موزون مین (یعنی شعر مین ارکان وادتاد واسباب وفواصل ہے) بسبب
تقابل کے سات ارکان وادتاد واسباب وفواصل موزون ہوکے متعین ہوجاتا
اور اشتراک محال ہیئت سے اشتراک ہیئت بھی کہ ضروری ہے وجود اوسکا شعر مین
معلوم ہوجاویگا اور قافیہ تشابہ اواخر ادوار کا ہے اور مراد تشابہ سے
یہان پر اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات مقاطع کے یا اوس چیز کے
کہ حکم مقاطع مین ہو لفظ مین یا معنے مین اور مراد ادوار سے یا مصارع ہین کہ
قافیہ اونمین اعتبار کرین یا ابیات ہین یا دو تو یا وہ ادوار کہ اجزا اک بیت
کے ہون مانند مسمطات چار خانہ کے اور اک دور مین تعین قافیہ
عند السامع ممکن نہین بلکہ تعین اوسکا عند السامع موقوف ہے اوپر
دور آخر کے یا زیادہ کے **فصل ثالث** بعضون نے قصد وزن
وقافیہ تعریف شعر مین معتبر جانا ہے اور کلام بعض سے معلوم ہوتا ہے
کہ شعر وہ کلام ہے کہ بنفسہ صالح ہو واسطے موزون ومقفی ہونے
کے قائل نے قصد موزون ومقفی ہونے کا کیا ہو یا نہ کیا ہو پس کلام
موزون یا کلام موزون ومقفی کہ صادر ہو ساہی ومنکر وشاک ونایم ومجنون
سے اور اوس شخص سے کہ بے قصد در دیتا اوس سے کلام موزون صادر
ہوا ہو حد شعر مین داخل ہوگا کہ فی نفسہ صلاحیت موزون ومقفی ہونے
کی رکھتا ہے مگر اس صورت مین بعض آیات قرآن مجید اور بعض احادیث
شریف کہ موزون معلوم ہوتے ہین داخل ہوتے ہین حد شعر مین اور
منافی ہے اسکے قول حضرت حق سبحانہ وتعالے کا وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ
ان ہو الا ذکر وقران مبین جواب اسکا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ مراد نفی
تعلیم تا لیت شعر ہو کما ہو پس منافیہ نہوگا موزون ومقفی ہونے مین
آیات کے - دوسرے یہ کہ وہ آیات کہ موزون معلوم ہوتے ہین یا اونمین
وہ تغیرات وغیرہ ہین کہ عروض وقافیہ عرب مین جائز نہین یا انقطاع وصل

مقیاس الاشعار ۔۔۔ اور اسیطرح احادیث مین بھی
کہ بسبب اوسکے کلام موزون نہین رہتا اور اسیطرح احادیث مین بھی
(ملا محسن علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مراد اس بات سے کہ حضرت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے شعر نہین کہا یہ ہے کہ اون حضرت نے کلام شعری
نہین فرمایا نہ یہ کہ کلام موزون نہین فرمایا اسواسطے کہ اطلاق شعر کا اوپر
دو لو معنون کے ہے اور اون حضرت سے کلمات موزون منقول ہین
مثل قول آنحضرت ؎ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب × اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب × ھَلْ
اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ × وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ ترجمہ مین ہون نبی
نہین جھوٹ بولتا ہون مین + مین ہون بیٹا عبد المطلب کا آیا ہوا تو نگر
انگشت خون آلودہ اور راہ خدا مین ملاقات نہین کی تو نے۔ اور یہ استفہامیہ
ہے قصہ اسکا یہ ہے کہ وہ حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے ناگاہ
انگشت ہاے مبارک حالت مشی مین اک سنگ سے ٹھوکر کھا کر
خون آلودہ ہوگئین اوسوقت بے اختیار یہ کلام باغت نظام زبان
اقدس پر جاری ہوا) اور یہ بحر رجز مین ہو سکتا ہے اوسوقت
کہ بضرورت استقامت وزن ہمزہ وصل اصبع کو ساقط نہ کرین کما جاز
والا وزن شعر نہوگا اگر کوئی کہے کہ فاعلن مستفعلن سے بہ زحاف
رفع ہو سکتا ہے اگر الف گرائین تو ہم جواب دینگے کہ یہ زحاف خاص
فارسی کا ہے نہ عربی کا ۔ اوس زمانے مین تو یہ زحاف وضع بھی
نہین ہوا تھا کیونکہ یہ زحاف ایجاد متاخرین فارس ہے ۔ پس
وزن و قافیہ کوئی نقص کلام مین نہین لاتا اگر وزن و قافیہ باعث
نقص کلام ہوتا تو حضرات معصومین علیہم السلام ہرگز کلام موزون
نفرماتے حالانکہ اون حضرات سے اکثر کلام موزون منقول ہین چنانچہ
امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا تو دیوان ہی موجود
ہے اور صدیقہ کبری حضرت فاطمہ زہرا کہ سیدہ نساء العالمین ہین

کلام موزون اس خاتون دوسرا سے منقول ہین اور حضرت امام موسے
رضا علیہ السلام سے بھی کلام موزون منقول ہے قاضی میر حسین میبذی
خطبہ شرح دیوان مرتضوی مین نقل کرتے ہین کہ اک دن مجلس عرش
آیین حضرت سید المرسلین مین ذکر شعر ہوا اون حضرت نے فرمایا
هُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہٗ حَسَنٌ وَ قَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ یعنے شعر کلام ہے پس حسن
اوسکا حسن ہے اور قبیح اوسکا قبیح ہے پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ شعر
شرع شریف مین قبیح ہو اور کیسے منقول ہے اون حضرت سے کہ
فرمایا اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً یعنے یہ تحقیق کہ بعض شعر حکمت ہے اور یہ
حدیث صحیح ہے اور خلیل مدون اس فن عروض کا کہتا ہے کَانَ الشِّعْرُ
اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنے تھا شعر محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور محاضرات راغب اصفہانی مین مذکور ہے کان ابوبکر و
عمر شاعرین و علیا اشعرہما اور صاحب تفسیر مجمع البیان نے شعبی سے
بھی اس روایت کو نقل کیا ہے اور تفسیر صافی مین ملا محسن کاشانی کہتے ہین
لَیْسَ الْمُرَادُ بِالشِّعْرِ الْمَذْمُوْمِ الْکَلَامُ الْمَنْظُوْمُ بِاعْتِبَارِ نَظْمِہٖ کَیْفَ وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ
لَحِکْمَۃً یعنی من المنظوم وان منہ لموعظۃ وان منہ لثناء علی اللہ تعالی وعلی
اولیائہ بل باعتبار التشبیب بالحرام ومدح من لا یستحق وغیر ذلک
یعنے مراد شعر مذموم سے کلام منظوم باعتبار منظوم ہونے کے نہین ہے
اور کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ بعض شعر حکمت ہے یعنے بعض کلام
منظوم حکمت ہے اور بعض شعر وعظ ہے اور بعض شعر مشتمل ہے اوپر
ثنا حضرت خدا سے عز وجل کے اور اوپر اونکے اولیا کے بلکہ مذموم ہونا
اوسکا باعتبار تشبیب وتمہید بامر حرام ہے اور مدح کرنا غیر مستحق کے اور
امثال غیر مستحق کے کذا فی شمس الضحی بیشک وہ شعر کہ جو مشتمل بہ مضامین
کذب وباطل ہین مذموم ہین باعتبار مضامین مذموم نہ باعتبار منظوم پس ہم

کہتے ہین کہ مضامین مذموم نظم پر کیا موقوف ہین نثر مین کب جائز ہین لہذا مطلق شعر کو اگر کوئی لغو کہے تو یہ بات خود لغو ہے چونکہ بواسطہ شعر مضمون شعر جلد تر محفوظ ہوتا ہے پس اوس زمانہ مین بھی مثل اس زمانے کے یہ بات شایع ہوگی کہ بعض شعرا سے لغو مضامین لغو بواسطہ شعر شایع کرتے ہونگے اور معلوم ہو کہ بعض نے قافیہ کو داخل تعریف شعر مین کیا ہے اور سکاکی نے اس قول کو ترجیح دی ہے کتاب مفتاح مین اور یونانیون کے اشعار مین قافیہ معتبر نہین چنانچہ حشوی شاعر نے اک کتاب زبان فارسی مین جمع کی کہ جو مشتمل ہے اوپر اشعار غیر مقفی کے اور اوسکا پوند نامہ نام رکھا پس اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتبار قافیہ فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ لوازم شعر سے ہے بسبب اصطلاح لیکن فصول ذاتی بعض انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ و قطعہ و غزل و رباعی و مثنوی وغیرہ کے یعنے جسمین دو مصراع مقفی یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اوسمین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور اک مصراع اور ایک فرد مین فصول ذاتی سے نہین بلکہ انکو موزون کہینگے اور اعتبار قافیہ نہوگا البتہ کلام و تخییل و وزن تعلق ماہیت شعر سے رکھتا ہے عموماً اور قافیہ خصوصاً بسبب اصطلاح اور علم اقسام و انواع شعر کا جیسے مثنوی و غزل و قصیدہ و قطعہ و رباعی و فرد و مستزاد و مسمط و ترکیب بند و ترجیع بند اور علم صنایع و بدایع اور علم نقد شعر[1] یہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر سے رکھتے ہین

فصل - منقول ہے کہ اول شعر زبان سریانی مین حضرت آدم علی نبینا وآلہ و علیہ السلام نے فرمایا مرثیہ ہابیل مین کہ ترجمہ اوسکا زبان عربی مین اس طور پر ہے تغیرت البلاد و من علیہا فوجہ الارض مغبر قبیح اور بقول بعض اول شعر زبان عربی مین ہرم بن قحطان نے کہا جیسا کہ کتب تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام بغدادی

[1] علم نقد شعر یعنی علم تعرف و شناخت خلل کہ اوسمین سرقات شعرا کا ذکر کرتے ہین ۱۲ منہ

کہ اک عالمان لغت سے ہے کہتا ہی کہ شعر زبان عربی مین اول جس شخص نے کہا
یعرب بن قحطان بن عامر بن سالح بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ ہے اور
او سے ابو عبیدہ سے روایت ہی کہ یعرب بن قحطان کی چار سو برس کی عمر ہوئی
اور وجہ تسمیہ یعرب یہ ہی کہ بعد طوفان حضرت نوح کے لغات عربی نے عرب
مین بن قحطان سے شہرت پائی اور یہ شخص عرب مین موجد فصاحت و بلاغت
کا ہوا اور یہ شخص سوا مقفے و مسجع کے کوئی بات نہ کرتا تھا اور ساتھ موزونیت
کلام کے کمال رغبت رکھتا تھا اس شخص نے ابتدائً یہ دو بیتین **بیت**

	جد بین جہل او جد بین علم فی مرج طور او طور اہلم		ما الحو الا لاب واقی ما بین خلق واتیع وحلم	

اک محفل خاص مین کہ اکابر و اعیان اوسمین حاضر تھے انشا کین چونکہ اون
لوگون نے کبھی سخن موزون نہ سنا تھا متعجب و متحیر ہوکر کہا ایہا الیعرب ہمنے
کبھی ایسا سخن مطبوع و مرغوب تجھسے نہین سنا تھا یہ کہان سے لایا تو اوسنے
کہا کہ مین نے اپنے شعور سے اسکو پیدا کیا از بسکہ کلام موزون و مقفی و
مسجع شعور یعرب سے ظاہر ہوا لہذا نام اس کلام کا شعر رکھا اور ناظم کو اوسکے
شاعر کہا اور اول جس شخص نے کہ شعر فارسی مین کہا بہرام گور جد سوم
نوشیروان عادل ہے شعر اوسکا یہ ہی ؎ منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ
نام بہرام ترا و پدرت بوجبلہ۔ کہتے ہین کہ مصرع ثانی جواب مصرع اولے
مین دل ارام معشوقہ بہرام نے کہا اور شجرہ ملوک عجم مین لائے ہین کہ نوشیروان
بن قباد بن بلاش بن فیروز بن بہرام گور۔ اور وہ داماد نعمان بن منذر کا تھا
اور اوسنے نشو و نما عرب مین پایا اور وہ فصیح شاعر تھا اور بعض کا قول ہے کہ اول
شعر زبان پارسی مین ابو حفص حکیم بن احوص سعدی نے کہا ہی اور سغد
بالضم نام ایک شہر کا ہی ولایت سمرقند سے اور ابو حفص سعدی جو واضع آلہ
موسیقار کا ہی اور وہ تین سو سنہ ۳۰۰ ہجری مین ہوا ہے ذکر اوسکا ابو نصر فارابی نے

اپنی کتاب مین کیا ہے شعر اوسکا یہ ہے ؎ آہوئی کوہے در دشت چگونہ دودا + چون ندارد یار بے یار چگونہ رددا + بروزن فاعلاتن مفعولن فعلاتن فعلن + فاعلاتن فاعلاتن فعلاتن فعلن + حجت اس قائل کی اس دعوے کی صحت پر یہ ہے کہ اگر بہرام شعر کہتا ہوتا تو زمانہ خسرو پرویز مین باربد اور نکیسا کہ یہ دونون سطربان خسرو پرویز تھے لحن خسروانی مین اور نغمات و اغانی مین کوئی مصراع یا بیت کلام بہرام سے لاتے و کیف ما کان اتفاق ہے کہ شعر عربی مقدم ہے اوپر شعر فارسی کے اور اہل فارس فصاحت و بلاغت مین تبع اہل عرب کے ہین نوع اول علم عروض و اقسام شعر مین

باب اول

شعر کی دس قسمین ہین۔ فرد۔ رباعی۔ غزل۔ قصیدہ۔ قطعہ۔ مثنوی ترجیع بند۔ ترکیب بند۔ مستزاد۔ مسمط۔ اوران انواع کے تحت مین بیت۔ مطلع۔ حسن مطلع۔ مقطع۔ اور ذیل صنایع مین (مسمط چار خانہ وغیرہ لیکن) فرد۔ بمعنی تنہا اور اصطلاح مین وہ شعر کہ دو مصرع رکھتا ہو اور دونون مصرع اوسکے با یکدگر مقفے نہون مثال من جدم میر انشاء اللہ خان مغفور ؎ جا سے مسیح گرچہ بود چرخ چار مین + حقا کہ تا مقام ابوذر نمی رسد رباعی۔ بضم اول اور اصطلاح شعراے عجم مین وہ دو شعر کہ اوپر وزن معینہ رباعی کے ہون عام اس بات سے کہ تیسرے مصرع مین قافیہ ہو یا نہو مثال من جناب والد علام طاب ثراہ ؎ جو پھول کبھی نہ بوستان سے نکلے + اس دور مین جور آسمان سے نکلے + صد شکر کہ شہر لکھنو تھا جنت + آدم ٹھہرے سکر ہم جنان سے نکلے + یہ رباعی ہنگام ورود عظیم آباد نظم فرمائے گئے مثال او کفین مغفور سے کہ جسکا تیسرا مصراع بھی مقفے ہے ؎

کونین پہ خالق کا ولی غالب ہے ہے علم خدا روح علی قالب ہے

اللہ ہے مطلوب نبی طالب ہے کیا ذات علی ابن ابی طالب ہے

اور یہ رباعی ذو قافیتین بھی ہے

غزل لفتحتین ۔ بازی کرنا ساتھ محبوب کے اور حکایت کرنا جوانی سے اور حدیث صحبت و عشق زنان سے ہے اور اصطلاح مین بھی مشتمل باین معنی چند اشعار اک وزن و قافیہ مین اور بیت اول مین دونون مصرع مقفے ہوتے ہین یا مردّف بھی اور دیگر ابیات کے اواخر مصاریع مقفے ہوتے ہین یا مردّف بھی اور اشعار غزل کمتر تین بیتون سے اور زیادہ بارہ بیتون سے نہین ہوتی اور اکثر تا نہ بیت مثال ۔ میر انشاء اللہ خان مغفور سے ۔

غزل

نگاہت رنگ مستی بر در میخانہ میریزد بانازی کہ صہبا از لب پیمانہ میریزد
ز آہ شعلہ سامانم الحذر گوئید کاین آتش بیک دم آبروے برق بیتابانہ میریزد
ہمین چشمک کہ برق شعلہ خیزش خوشہ چین باشد بناے خانمان صبر اے جانانہ میریزد
تو خود واقف نئے زین ماجرا ہر گز چہ میدانی کہ خون بیگناہان نرگس مستانہ میریزد
روانم ملتہب تا از فروغ شمع حسنت شد بجائے گل بیالینم پر پروانہ میریزد
نکردی چشم خویش اے بے مروت آشنائی را سر اشکست از دیدہ درین رہ داد ہر بیگانہ میریزد
بجائے آب از رخ می فشاند نور عرفان را برہمن زادہ طرح تازہ در بتخانہ میریزد
بیاد آن حریفانے کہ رفتند از جہان ساقی نخستین جرعہ بر خاک بیاکانہ میریزد
ندانم بیشتر طاقت مگو احوال خود انشا مرا خون جگر از چشم این افسانہ میریزد

(قصیدہ) لغت مین بمعنی مغز سطبر و غلیظ اور اصطلاح اہل فارس وہ نظم کہ دونون مصراع بیت اول جسکے مقفّے ہون (یعنے دونون مصرع سر سے آخر تک مقفے ہون) اور مصرع ثانی ابیات دیگر کے ہم قافیہ ہون پہلی بیت کے سنات بہرحال قصیدہ مین مدح یا ذم یا وعظ یا حکایت یا مثل اسکے بیان ہو اور کمتر پندرہ یا اونیس بیتون سے نہ ہوا اور زیادہ کے لیے کوئی حد نہین اور

لیکن بعض فصحاے اہل عجم نے حد قصیدہ کی ایک سو بیس شعر تک مقرر کی ہے
اور اہل شگون قصیدہ و قطعہ کے اشعار طاق رکھتے ہین مسعود جانکر اور جفت نہین
رکھتے منحوس سمجھکر اور کبھی قصیدہ کو حرف آخر قافیہ کے ساتھ منسوب
کرتے ہین مثلاً کہتے ہین قصیدہ لامیہ یا بائیہ اگر قافیہ ساحل وکامل یا جب
اور تب ہو اور اسیطرح غزل کو بھی ساتھ ان حروف مذکورہ کے لامیہ
و بائیہ کہتے ہین اور قصیدہ دو طرح پر ہوتا ہے کبھی با تمہید ہوتا ہے اوسکو
قصیدۂ تمہیدیہ کہتے ہین اور کبھی بدون تمہید ہوتا ہے اوسکو خطابیہ کہتے ہین
اور تمہید لغت مین بمعنے فرش گستردن ہے اور فرش نہین بچھایا جاتا لیکن
واسطے جلیس کے اور اس جگہ جلیس سے مراد مدح ممدوح اور نام ممدوح ہے
اور قصیدہ مین فصاحت و بلاغت و متانت ضرور ہے بخلاف غزل کہ
اوسمین صرف فصاحت ہونی چاہیے اور کبھی اوائل قصیدہ مین تشبیب
ہوتی ہے اور تشبیب بمعنی جوان کردن لغت مین ہے اور اصطلاح مین
ذکر ایام جوانی و شورش عشق و ولولۂ شوق و شوخی حسن عام ہے کہ قصیدہ
مین ہو یا غزل مین یا دیگر اقسام شعر مین لیکن جس قصیدہ مین تشبیب نہو
اور آغاز اوسکا عین مقصود سے ہو اوسے مجذوذ و مقتضب کہتے ہین
اور قصیدہ مین ایک بیت ہوتی ہے کہ وہ بہتر ہوتی ہے تمام
ابیات قصیدہ سے اسطور پر کہ تمام ابیات قصیدہ اوس بیت پر مبنی ہوتے
ہین پس اوسکو بیت القصیدہ کہتے ہین کذا فی المعجم اور اسیطرح جو بیت
منتخب ہو غزل مین اوسی بیت الغزل کہتے ہین اور جو قصیدہ با تمہید ہوتا ہے
اوسمین جس مقام سے تمہید کو ختم کرکے رجوع اصل ممدوح کی جانب کیا جاتا ہے
اوسکو عربی مین تخلص اور فارسی مین گریز کہتے ہین مثال قصیدۂ باتمہید
من جناب والد علام مغفور بجواب قصیدہ رشید وطواط۔

قصیدہ

ثبات عهد مجو از زمان سست نهاد که بند مهر گره عهد اوست بهر گشاد

نظر بحل تراکیب عنصری بگشا بخوان ز صفحهٔ ترکیب حرف کون و فساد

بنای خلق موالید بر ترکب جسم در ائتلاف عناصر نهفته طبع تضاد

منافقانه به کیفیت مزاج بهم عیان تخالف میل از طبایع اضداد

ز بهم تعانق موضوع ثابت از محمول مدار حکم توحّد برابط اسناد

به قلم مصوره بر صفحهٔ ز هیچ حرف وجود برآب نقش صور بست در محل مواد

به تختگاه دولت جلوه کرد خسرو روح نهاد همچو سلیمان دل تو تخت بباد

مدار عمر تو بر باد داشت همچو حباب که روح تو کند از باد هر دم استمداد

ز باد چاره عزیزی طلب کند ترویج دلت چراغ نهد در مهب صرصر عاد

زبان کشیده ترا تیغ از نیام برون دهان زخم دهد از زبان تیغ تو یاد

ز حدت غضبت ساخت تیغ سخت ولی سپرد نفس تو آهن بکوره حداد

بهم خواص موالید و عنصرت در طبع نمود چشمهٔ تیغ تو آب در فولاد

بصفحه ز آب نشانی ترا سهولت ترک باوج عنصر قبولت اثر ز طبع جماد

ترا ز معرض طاعت ابا ز صفت اندام خبر ز طاعت جسمیت و چه ز صفت اجساد

بطبع عین صور صفحهٔ تو آهن روی بعکس خط بصریت ترا بنیاد

ز درک سفلیات حس عقل معترف به قصور گرفته خوی مشاعر ترا بحکم عناد

عدول تو به قضیه مراد تحصیل که ستم بهم ایجاب سلب راست کساد

بحکم سالب ضرورت که دا امکانت مصدّق است کز ایجاب بست سلب اثر

قبول نقش جلا یافت قدس را ازل نداشت عقل هیولای تو استعداد

دعا ز عقل تو دور از احاطه واقع تو و حقایق اشیا مقام استبعاد

بصفحه غلط مجروی است حرف رقم چو خامه نقش سیه کاری است خط موهوم

بفکر آخرت اکنون بکن رجوع ضمیر که مرجعی است مقدم ترتب برتبه معاد

چه هدیه کرد عناصر که باز پس نگرفت چه داد چرخ که آنرا نه کرد استرداد

قبائی جہر و نقش از نقش قدم
بعالم ملکوتش مصوری سوا د

یکے است بسملہ از بہر سورۂ عالم
یکے است فاتحہ از بہر مصحف ایجاد

مرایں مجمع حقایق شود نہ وا قع
چو سورۂ کلیہ آن در احاطہ افراد

شود بمصرف تحریر وصف تو ہمہ حرف
بود برائے رقم گر ز ہفت بحر مداد

ز رشحات نمیش دل گشت فلک بر سر کان
بجنب دست تو مر بحر راست و کف باد

زبان کشیدہ چو در رسالت و امثالی مدد
بہ نظم سبحہ ز اوصاف تو گرفت احاد

محمد است مرا آب و گل محبت علی
مرا ولائے نبی در جبلت است و نہاد

مرا است شاہد مقصود در کنار امید
مرا است پیرہن از میوۂ شاخ نخل مراد

امامتش بعقیدت طہارتش در دل
محبتش بعزیزت ولائے او بہ فواد

چو شمع چشم حسود تو خالی از بصر است
پر است چشم ولا دیدہ اش نگر ز رماد

شمار وصف تو و لا تقف بغایت حد
فضائے مدح تو و لا تناہی الابعاد

نزاد مہر کہ بخت علی ز مادر دہر
نزادہ است ز انسان کہ ہست اولاد

سپہر شفقت و لعنت را بکلک قدر
کہ تا ابد عددش را رقم کند تعداد

مرا ز جور ستمگارہ دار بان شاہا
کہ برمنے آہ ز امارہ سپر و بیداد

شود ز بند غم ازاد گر بحق دہیم
سخن یکے ز شفاعت کنی بحشر ارشاد

اعانتی ز تو گر باشدم بقسمت بخت
دگر ز چرخ مرا نیست حاجت امداد

اور مثال قصیدۂ نے تمہید جسکو خطابیہ کہتے ہین مطلع سے مدح ممدوح آغاز کرتے ہین خطابا بین عرفی علیہ الرحمہ نعت حضرت سرور کائنات مین سے

اے مہر تو جان آفرینش
نعت تو زبان آفرینش

لطف تو چمن طراز امکان
خشم تو خزان آفرینش

جود تو ہمہ بخش عالم کون
علمت ہمہ دان آفرینش

مہمانئے میزبان جود ت
عید رمضان آفرینش

نظارۂ چہرۂ حسود ت
وجہ غثیان آفرینش

الی آخرہ

(قطعہ) بکسر اول و سکون ثانی پارہ از ہر چیز و بالفتح خطا مگر بعض فصحائے متاخرین کے عندیہ میں جائز بھی ہے — اور اصطلاح میں دو بیتیں کہ اس سے کم نہ ہون اور زیادہ کے لیے کوئی حد نہیں مثل قصیدہ کی اور مطلع رکھتا یا نہ رکھتا ہو وجہ تسمیہ یہ ہے کہ گویا وہ ٹکڑا النظم کا غزل یا قصیدہ سے منقطع ہوا ہے مثال منہ مولف بدون مطلع کے

الحمد اللہ منبر پالان اشتر کا عروج — جلوہ طوبا کے جنت حق نے دکھلایا ہے آج
پھر لطیف امیر و خطبہ عید غدیر — صاحب معراج نے اجلاس فرمایا ہے آج
ہے نبی کے ہات مین دست زبردست خدا — زور بازو شرع دایان عجب پایا ہے آج
جلوہ گر بالائے منبر ہین محمدؐ اور علیؑ — عرش پر باہم خدا کا نور اور سایا ہے آج
کہتے ہین نہ گفت ہوئی شان حیدر ہین بجا — گوش نے ور زبان امت کو یہ آیا ہے آج
اتممت محبوب کے حق مین خدا کے عرش سے — حکم اتممت علیکم لکھتے آیا ہے آج
ایک بیعت ہے علیؑ کی حاصل دنیا و دین — مثل سایل النس جان نے ہات پہیلایا ہے آج
مومنو کو ہو مبارک ہر برس عید غدیر — اوج یہ دُر مضامین نذر کو لایا ہے آج

مثال قطعہ با مطلع نہ جدم میر انشاء اللہ خان مغفور سے

والا مناقبے کہ بری از معائب است — آغا جواد المتخلص بہ حاجب است
امروز ہمچو صیغۂ معروف ذات اوست — مذکور رفتگان ہمہ مجہول غایب است

تنبیہ قصیدہ و قطع مین دو یا سات یا نو شعرون کے بعد قافیہ مکرر لانا جائز سمجھتے ہین دیکھو قصیدہ حکیم سنائی جسکا مطلع ہے — عاشقی نے کفر در شرع طریقت کافر است — کافری بگزین گرت شور طریقت در سر است

(مثنوی) اصل مین مثنیٰ بفتح میم و سکون ثائے مثلثہ و فتحہ نون و الف مقصورہ اک اسم ہے کہ معدول ہے اثنین اثنین سے کہ ترجمہ اوسکا دو دو ہین الف مقصورہ کو مطابق قاعدہ کے حالت الحاق یائے نسبت مین واو کے ساتھہ بدل کیا مثنوی ہوا چونکہ ابیات مثنوی مین ہر بیت مین دو قافیے متفق علیحدہ ہوتے ہین بیت دیگر سے لہذا ابیات مختلف القوافی کا مثنوی نام رکہا اور مزدوج بھی اور اصطلاح مین عبارت ہے اسی طرح کے اشعار سے کہ ایک وزن پر ہون اوزان معینہ مثنوی مین مثل شاہنامہ

فردوسی علیہ الرحمہ اور سکندرنامہ کی اور مثنوی کہنا نزدیک اساتذہ کے
جمیع اقسام شعر سے مشکل تہا اور اب سہل ترین اقسام شعر سے ہے
پس ہم کہتے ہین کہ مشکل ہونا مثنوی کا نزدیک اساتذہ کے بحیثیت مجموع
مثنوی کے ہوگا کیونکہ یہ اب بھی بحیثیت مجموعی مشکل ہے نہ باعتبار نفس
مثنوی فافہم بہرحال اساتذۂ فارس نے مثنویان سات وزنون مین
کہی ہین اسی جہت سے اکثر شعرا کا یہ عندیہ ہی کہ جسطرح رباعی چوبیس
وزنون پر منحصر ہی اوسی طور پر مثنوی بھی سات وزنون سے مخصوص ہی
اگرچہ عروض مین مثنوی کے لیئے کسی بحر کی قید نہین لیکن اتباع الفاس کا
متتبعین کو سوا اون اوزان ہفتگانہ کے اور کسی وزن مین مثنوی کہنے کا
حکم نہ دے گا اسلیے کہ ضبط قواعد کی اصل استعمال ہی ہے کیونکہ پہلے وجود
استعمال ہی کی جستجو کی جاتی ہی جبپر قواعد منضبط ہوتے ہین فافہم
وہ سات وزن یہ ہین اول وزن بحر ہزج مسدس مکفوف وموقوف
یامقصور یامحذوف یعنے مفاعیلن مفاعیلن فعولان یا فعولن جیسے ؎
الہی غنچۂ امید بکشائے ۔ گلی از روضۂ جاوید بنمائے ۔ پس اجتماع
کف ووقف سے اور قصر وحذف سے شعر ناموزون نہین ہوتا
مثنوی شیرین خسرو نظامی اور یوسف زلیخاے جامی اور مثنوی زلالی
اسی وزن پر ہی ثانی وزن بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض یا مکفوف
موقوف یامقصور یامحذوف یعنے مفعول مفاعلن فعولان یا فعولن جیسے
آگاہ نئی تب درون را ۔ نشتر چہ زنی رگ برون را ۔ یا آخرم اشتر مکفوف
موقوف یامقصور یا اخرم اشتر محذوف یعنے مفعولن فاعلن فعولان
اور مفعولن فاعلن فعولن پس اجتماع سے اون اوزان کے شعر ناموزون
نہین ہوتا مثنوی تحفۃ العراقین خاقانی اور مثنوی لیلی ومجنون نظامی
اور مثنوی نلدمن فیضی اسی وزن پر ہی ثالث وزن بحر رمل مسدس

مقصور یا محذوف یعنے فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن مثنوی مولوی روم اور منطق الطیر شیخ فریدالدین عطار اور زنان و حلوائی شیخ بہاؤالدین عاملی اسی وزن پر ہے منہ شعر بشنو از نے چون حکایت میکند وز جدائی ہا شکایت میکند رابع اسی بحر رمل کا وزن مسدس مخبون مقصور یا محذوف و مقطوع جسے ابتر کہتے ہین یعنے فاعلاتن فعلاتن فعلان یا فعِلن بکسور العین یا فعلن بسکون العین چنانچہ مثنوی سبحۃ الابرار جامی اسی وزن پر ہی شعر منہ ای بیادیکہ بصحرا بارد + زانچہ حاصل کہ بدریا بارد + اجتماع سے اوزان مذکورہ کے شعر ناموزون نہین ہوتا خامس وزن بحر سریع مطوی موقوف یا مکسوف یعنی مفتعلن مفتعلن فاعلان یا فاعلن یا مطوی مقطوع مکسوف یعنے مفتعلن مفعولن فاعلن یا مطوی اصلم یعنے مفتعلن مفتعلن فعلن بسکون العین یا مطوی مسکن مکسوف جسے مقطوع و مکسوف بھی کہ سکتے ہین یعنے مفعولن مفعولن فاعلن مثال اوسکی نظامی سے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہست کلید در گنج حکیم ان اوزان کے اجتماع سے شعر ناموزون نہین ہوتا مخزن اسرار نظامی اور قرآن السعدین امیر خسرو اور مطلع الانوار اسی بحر مین ہین سادس وزن بحر خفیف مخبون فعلاتن مفاعلن فعلاتن یا مخبون مقصور فعلاتن مفاعلن فعلات یا مخبون محذوف فعلاتن مفاعلن فعِلن بکسور العین یا مخبون مقطوع فعلاتن مفاعلن فعلن بسکون العین اجتماع سے ان اوزان کے شعر ناموزون نہین ہوتا مثنوی حدیقۂ سنائی اور ہفت پیکر نظامی اور ہشت بہشت امیر خسرو دہلوی اسی وزن پر ہی سابع وزن بحر متقارب مثمن مقصور یا محذوف یعنے فعولن فعولن فعولن فعول یا فعل شاہنامہ فردوسی و حملہ حیدری ملا رفیع باذل علیہما الرحمہ اسی وزن پر ہے بعض متاخرین نے علاوہ ان سات وزنون کے اور وزنون مین بھی مثنویان کہی ہین چنانچہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ کی مثنوی سے

شیر و شکر بحر متدارک مثمن مین ہے جسکے بعض اجزا مخبون اور بعض اجزا
مقطوع یا مخبون مسکن اور عروض و ضرب مخبون مذال اور مخبون مسکن
مذال ہی مثال یارب یارب یہ بہائی زار * آن نامہ سیاہ خطا کردار
بر وزن فعِلن فعِلن فعلن فعلان یا فعلان اور میر نجات مرحوم کی مثنوی گل کشتی
بحر رمل مثمن مخبون محذوف یعنے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن کے وزن پر ہے
مثال سرو بازو دل بر و زمن پرفن بانند بہرے * شیر اندام ہیتے نوچہ کشتی
گیری چونکہ یہ مصنفین متاخرین ثقات شعرا سے ہین پس ایس امر مین
انکا بھی اتباع کرسکتے ہین ترجیع بند ترجیع لغۃً رجوع کرنا اور اصطلاح مین
رجوع کرنا غزل سے طرف بند کے اور بند عبارت ہو اک شعر اجنبی سے
کہ چند غزلیات متحد الوزن و مختلف القوافی مین بعد ہر غزل کے مکرر واقع ہو
اور اس شعر کے دونون مصرع باہم دگر مقفیٰ ہون اور قافیے اوس شعر کے
غیر قافیہ جمیع غزلیات ہون اور وہ شعر از روے معنی سیاق آخر ہر غزل کے
مربوط ہو اور ہر غزل بے مقطع لیکن غزل آخر کہ اوسمین مقطع ہوگا اور تعداد
اشعار ہر غزل یکسان ہو اور حد تعداد اشعار غزل پانچ سے بارہ تک ہو

مثال من حافظ شیراز بند اول

اے سرو سمنبر گل اندام — از عارض تو خجل مہ تمام
باز آی کہ ہجر جان گداز است — بردا ز دلِ من قرار و آرام
باہم و غم فراق جانان — تا خود بہ کجا رسد سرانجام
جز محنت و درد گو نیامست — دور از تو نصیب ما ز ایام
حالی چو نمی شود مہیا — کام دلم از تو ای دلارام
آن بہ کہ ز صبر رخ نتابم — باشد کہ مراد دل بیابم

بند دوم

ور تیغ عشق گر ببرندم — من دل ز غم تو بر نگیرم

پیوسته کمان ابروانت — از غمزه همیشه تیر خیزم

نتوان بقلم نوشت شوقت — گر پیش فلک شود دبیرم

پیرم غم عشقم ارچه طفلست — طفلیست غم عشقم ارچه پیرم

چون کرد زمانه ستمگار — دور از تو به بند غم اسیرم

آن به که ز صبر الحذر

ترکیب بند

لغت میں ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کے وصل کرنا اور اصطلاح میں چند غزلیات متحد الوزن و مختلف القوافی اور ہر غزل بے مقطع سوا غزل آخر کے کہ اوسمیں مقطع ہوگا اور تعداد اشعار ہر غزل برابر اور بعد ہر غزل اک شعر غیر مکرر کہ جو آخر شعر ہر غزل سے مربوط ہو اسکی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک وہ کہ بعد ہر غزل کے ہر شعر اپنے جیسے بند کیے ہیں باہم دگر مختلف القافیہ ہو یا متفق القافیہ ہوگا مستغرق فی اشعارہا

لیکن اول مثال میں خواجہ سلمان سے

آئینہ جمال جهان گشت لقاے روے تو — آئینہ ندیده ام من لطیفاے روے تو

برگ گلست در جهان کو برخ تو اند سے — ماند اگر نماند بالقاے روے تو

در دو جهان بجان ترا خلق همی خریدمن — هر دو جهان نهاده ام نیم بهاے روے تو

روے تو دید چشم من در پے دیده رفت دل — هست گناه چشم من نیست گناے روے تو

چون بہ شبیج روے ابر از کف پادشاه ما — ور شرفست دیدم گل ز حیاے روے تو

کسری و جم بہ جنب او هر دو شہ در توانی اند — حاتم و معن پرورش هر دو گداے راستین

بند دوم

وه چه شود اگر شوم کشته براے چون توئی — صد چو من ار فدا شود بعد لقاے چون توئی

چشم بهشت بیک نظر بیش هزار جان دهد — چون کم ازین قدر بود فیض عطاے چون توئی

از گل روی نازکت پرده چو برکشد صبا   نیست صبا کہ او بود پردہ گشای چون تولی

گر بدہم بعشق تو جان نقد رخیان بود   زان بدہم کہ دانمش نیست سزای چون تولی

خود نبود جفا زیغا صہ بر آنکہ او بود   بندہ شاہ و نیز ندلاف نوای چون تولی

ہست ز آبروی او بر لب جوی سلطنت

سرو جلال جاہ را نشو و نمای راستین

لیکن ثانی مثال من ہفت بند ملا کاشی علیہ الرحمہ یا وہ نظم کہ جو حکم میں ان غزلیات کے ہونے جیسے فی زماننا نظم مراثی ہر چند کہ یہ طریقہ خاص ایجاد اہل ہند کا ہے لیکن استاد الکل سے الکل جناب میر مظفر حسین صاحب ضمیر طاب ثراہ اس اختراع میں سو جد اول رزم و بزم و سراپا وغیرہ کے ہوئے چنانچہ

شاہد مقال یہ بیت اون مرحوم کی ہے

سو میں کہوں لاکھوں میں ہی ور دہی میرا   اس طرز میں جو ہوئے شاگرد ہیں میرا

بہرحال ان ہفت بندین سے دو بند نقل کیے جاتے ہیں

سلام ای سایہ ات خورشید رب العالمین   آسمان عز و تمکین آفتاب داد و دین

مقصد تنزیل و مبلغ مرکز اسرار غیب   مطلع تنا و مشاہد مقطع حبل المتین

مفتی ہر چار دفتر خواجہ ہر ہشت خلد   داور ہر شش جہت اعظم امیر المومنین

صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق   بہترین نسل آدم نفس خیر المرسلین

صاحب یوفون بالنذر آفتاب انما   قرۃ العین لعمرک نازش روح الامین

در جہان از روی حشمت چون جہاندار جہان   بر زمین از روی رفعت آسمانی بر زمین

مثل تو چون شبہ ایزد در ہمہ عالم محال   کور بود ممکن نہ الا رحمۃ للعالمین

کاتب دیوان امرت سوسی دریا شکاف   پردہ دار بام قصرت عیسی گردون نشین

از عطای دست فیاض تو دریا مستفیض   وز ریاض نزہت طبع تو رضوان خوشہ چین

نقش بند کاف و نون از بہر فطرت تا کنون   ناکشیدہ چون سر رخسار تو نقش ببین

عالم علم لدنی شہسوار کو کشف   ناصر دین نفس پیغمبر امام المتقین۔

رویش و نے احوال دل خویش بگو	در لعل لبش کام دل خویش بگو	تا بتوالی زلیست
رفتم بربار گفتمش دلدارم	داغی ز غم عشق تو در دل دارم	در من نگریست
گفتا تو کدام در دمندی چه کسے	صد عاشق چو تو در سلاسل دارم	گو نام تو چیست

مثال ثانی مستزاد بعد ہر مصرع کے فارسی میں

ای دولت وصلت سبب فیروزی نے روی ریا وقت است که شمع بزم افروزی از روی وفا
بر چمن تو هست آرزوئی دگرم ای راحت جان تا چند بداغ انتظار م سوزی بر خیز و بیا
مثال اسکی اردو میں مؤلف رباعی ثابت ہوئی آبرو ہمیشہ ہاتھ کی آنسو ہو گواہ
تسبیح گہر پلک ہی چشم نم کی سبحان اللہ میزان قبول میں تو لا نکلا اشول
بے اوج قدر اشک کی رتی کمی کی ماشاء اللہ اور امیر خسرو کے اک قطعہ مستزاد میں
معنی بیت کے فقرہ مستزاد پر موقوف ہین لیکن یہ معتبر نہین یہ بات اونھین
سات مخصوص ہو وہ یہ ہے تا خط سبز رخت بیرون جست از یادہ عشق خویش بعاشق داد
رخ گلگون کرد وہ جو ئے جمال تو مگر آب نماند کا سبزہ کہ زیر آب بود بیرون آمد
توجیہ قید مثمن فی المصراع اگر بحر مسدس مین دو رکن فی مصراع زیادہ کرین گے
تو وہ دہ رکنی بحر ہو جائیگی اور اصول دائرہ سے خارج ہو گی حالانکہ یہ ممتنع ہی
اور اگر ایک رکن بڑہائینگے تو وہ بحر مثمن ہو جائیگی اور از بسکہ مثمن بحر موضوع
مسلم ہی پس مستزاد ہونا ثابت نہ ہو گا لہذا مستزاد مثمن ہو گی اور اگر بحر مربع ہی
اور اوسمین دو رکن فی مصراع زیادہ کرین تو وہ بحر مثمن ہو جائیگی اور
اگر ایک رکن فی مصراع بڑہائین تو وہ بحر مسدس ہو جائیگی اور مسدس و مثمن
ہونا بحر کا مسلم ہی پس ثبوت مستزاد نہ ہو گا البتہ اگر ثبوت مستزاد کے لیے
کوئی وجہ ہو تو مضائقہ نہین جیسے وہ ہو شعر بہ تکلف ہے بڑھ جاتا ہے جیسے یاد
پس اسکے ثبوت مین رکن دوم یعنے نگا ہے بر وضع ہی اور تسبیع نہین آتی
مگر آخر مین اور بحر مثمن جو مستزاد ہو گی تو یہ دو رکن فی مصراع یا یک یا دو رکن
فی مصراع اور مضاعف در مضاعف بھی بعض بحر آگئی ہی لیکن ایک رکن

نی مصراع اور تین تین رکن فی مصراع زیادہ نہین کرسکتے اسلیے کہ صورت اول مین بحر دہ رکنی ہوجایگی
اور صورت ثانی مین بحر چودہ رکنی ہوجایگی حالانکہ یہ دونون صورتین اصول
دائرہ سے خارج ہین لیکن بیت مین قید مثمن کی اس جہت سے ہو کہ فارسی مین
اصل اکثر بحور کی مثمن ہو بحیثیت عذوبت شعر اور تصرف مین اصل سے مغایرت
ہوتی ہو پس مثمن مین اگر تصرف مستزاد کی جہت سے مغایرت ہوگی تو
اوسے عذوبت ثمین معتدل رہیگی لیکن مسدس مین یہ دونون قباحتین جمع
ہونگی ایک کمی وزن کی اور دوسری تصرف مستزاد پس اس جہت سے
طبیعت زیادہ متنفر ہوگی مسمّط بضم میم و فتح سین و تشدید میم دوم مفتوح
و طاے مہملہ دُر در رشتہ کشیدہ شدہ و سلک مروارید اور اصطلاح
شعرا مین اک قسم اقسام شعر سے ہو اور دوسری انواع صنایع سے ہو
اور اوسکو مسمّط چارخانہ کہتے ہین اور جو قسم شعر سے ہو اوسکو صرف
مسمّط کہتے ہین پس مسمّط یہ ہے کہ شاعر کسی بیت کے توالی اصلی کی بنا چند مصاریع
متفق الوزن و قافیہ پر رکھے اور قافیہ اصلی بیت کا مخالف مصاریع متقدم کے ہو
اور وہ بیت مطلع ہوگی یا غیر مطلع پس جن بندون مین مصاریع متقدم مع
بیت اصلی طاق ہونگے اور وہ بیت مطلع ہوگی تو مصاریع متقدم ہم قافیہ
ہونگی ساتھ اوس بیت مطلع کے اور جو بیت غیر مطلع ہوگی بندہاے
دیگر مین تو مصاریع متقدم ہم قافیہ ہونگے بیت اصلی کے پہلے مصرع سے
اور قافیہ مصراع آخر بیت اصلی کا ہر بند مین متفق لقافیہ بند اول ہوگا
اور مخالف اپنے مصاریع متقدم سے اور جن بندون مین مصاریع متقدم
مع بیت اصلی جفت ہونگی تو مصاریع متقدم ہم قافیہ ہونگی اور بیت
اصلی کے قافیے مختلف ہونگے مصاریع متقدم سے لیکن کبھی متفق بھی ہوتے ہین
حالت تدلیس مین حالانکہ وہ مصاریع مع بیت اصلی جفت ہوتے ہین
اور حال مربع و مثلث کا مثل مصاریع طاق کے ہو بلحاظ مطلع و غیر مطلع

فافہم پس سمط کی آٹھ قسمیں ہیں اور مصاریع سمط تین سے کمتر اور دس سے زیادہ نہیں ہوتی معشر متسع مثمن مسبع مسدس مخمس مربع مثلث لیکن معشر بضم میم و فتح عین مہملہ و شین معجمہ مفتوح و مشدد بمعنے وہ گوشہ اور اصطلاح میں نظم دہ مصراعی ہیں فائق

شورش سودا گرفت باز گریبان من
آنچہ کہ از عقل بود کار بہ سامان من
خرمن آرام سوخت آتش افغان من
تا غم ہجر آتشے زد بدل و جان من
ہم نقصان این خبر جانب آن سر برید

سوی بیابان کشید پا لکے بدامان من
گشت پریشان تر از حال پریشان من
مردم آبی نمود دیدہ گریان من
کورہ آہنگر است سینہ سوزان من
نزد من او را شنیدہ ہمہ غذا آورید

متسع بضم میم و فتح تاے فوقانیہ و تشدید سین مفتوحہ نہ تن شدہ من جراح اور اصطلاح میں نظم نہ مصراعی من شجرۃ العروض

فایز باوج سدرہ اگر جبرئیل بود
فرمان بر کلیم اگر رود نیل بود
در نار اگر نشستہ نگاشتن خلیل بود
ایوب اگر بدرد مصیبت علیل بود
ہر گوشہ ہر کہ بود خدا ایش کفیل بود

در سیرگاہ ختم رسل سلسبیل بود
در مدح پاک صاحب قدر جلیل بود
در سنگ صیغ یاد دم اصحاب فیل بود
در زیر تیغ حادثہ یحیی قتیل بود

بند دوم متسع ملہ

خورشید بہ فراز فلک لالہ در چمن
در سنگ لعل و گوہر نایاب در عدن
نیرنگ آب و سبزہ بہار گل و سمن
رخسار و چشم و گوش و جبین و لب و دہن
بر اقتدار صانع عالم دلیل بود

آئینہ در دیار حلب مشک در ختن
در شیشہ بادہ شمع بفانوس انجمن
لیلی میان محمل و یوسف بہ پیرہن
کردم نگاہ آنچہ بامکان چشم من

مثمن بضم میم و فتح ثاے مثلثہ و تشدید میم مفتوحہ ہشت پہلو و ہشت کردہ شدہ اور اصطلاح میں نظم ہشت مصراعی من الظہوری

ای شاہ مصر دور ز کنعان چگونہ
ای یوسف از جدائی اخوان چگونہ

با حسن خویش در تہ زندان چگونہ | در زیر گل چو چشمۂ حیوان چگونہ
ای بخت خویش بخواب پریشان چگونہ | تو درمیان روضۂ رضوان چگونہ
چون کار رفتگان دگرے نیست کار تو | محشر شتاب میکند از انتظار تو

مسبع بضم میم و فتح سین مہملہ و بائے موحدہ مفتوح ہفت بخش کردہ شدہ
اور اصطلاح مین نظم ہفت مصراعی سن تحریرہ

ای باعث مرگ ناگہانی
گر تیغ تفرق سن برانی
تا چند کنم عرق فشانی
باز آ باز آ ز لن ترانی
وے دشمن دوستان جانی
یا کم ز تو لطف زندگانی
بنما رخ خود بہ مہربانی

بند دوم منہ

گاہے رخ خستہ می ندیدم
صد کوہ دلم بسر کشیدم
از راحت و عیش نا امیدم
ہر چند کہ از جہان بریدم
ہر سو کہ بپائے خود دویدم
در کوچہ درد و غم رسیدم
عشق است بلائے ناگہانی

مسدس بضم میم و فتح سین تشدید دال مفتوح شش پہلو اور اصطلاح مین نظم شش مصراعی سن جناب والا مقام مرحوم بہ ستایش روضۂ حضرت خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا روحی فداہ

تا لبریش از در این روضۂ عالی راہے است | چرخ قندیل در حلقۂ بابش ماہے است
بر درش بہر ملک از سجدہ ترقی خواہے است | مرقد محترم و مشہد والا جاہے است
شدہ ادب پاس اینجا کہ عجب درگاہے است | سجدہ گاہ ملک در روضۂ شاہنشاہے است

بند دوم منہ علیہ الرحمہ

سرے اینجا بعصا آمد و رہائے کرد | چشم یعقوب ازین مقبرہ نورانی کرد
جبرئیل از پر خود مروحہ جنبانی کرد | ایزد از آیہ تطہیر ثنا خوانی کرد
لیک ادب اسلے آخرہ

مخمس بضم میم و فتح خائے معجمہ و تشدید میم مفتوح پنج گوشہ گردہ اور اصطلاح مین نظم پنج مصراعی منہ علیہ الرحمہ بستایش روضۂ آنحضرت ص

سرم را مو بمو گردید طاری طرفه سودائی — دماغم میگدازد بهر عرش برین پائی

تنم را نیست یکدم راحت و آرام در جائی — دلم را برد از جا جذبهٔ شوق تمنائی

هوای خاک بوس آستان عرش فرسائی — البصا

جهان بر کرسی نه پایه گردون نهم پائی — که من بالاتر از عرش معلی یافتم جائی

ز دنیا و ز ما فیها ندارم هیچ پروائی — دلم را برد از جا جذبهٔ شوق تمنائی

هوای خاک بوس آستان عرش فرسائی

بند دوم مخمس منه علیه الرحمه

چه روضه کز زمین بوسش سلیمانی کند موری — فلک را جز طواف آن ز گردش نیست منظوری

به نکهت جنت حوری برفعت عرش پر نوری — بصورت بیت معموری بمعنی سورهٔ نوری

کلیم الله را طوری کلام الله را جائی

مربع بضم میم و فتح رای مهمله و تشدید موحده مفتوح چار گوشه اور اصطلاح مین نظم چہار مصراعی من دقائق الانشا

فصل بهار آمد هست از پی زیب چمن — قابل نظاره شد جلوهٔ سرو و سمن

جانب گلشن بیا ای صفت فتنه زن — یوسف گل میدهد نکهت خلق حسن

بند دوم مربعه

زآمدن نو بهار باغ چو بتخانه شد — گشت رخ گل چو شمع باد چو پروانه شد

پیشهٔ بلبل کنون گفتن افسانه شد — گل ز خوشی پاره کرد بر تن خود پیرهن

مثلث بضم میم و فتح تای مثلثه و لام مشدد بمعنی سه کرده شده اور اصطلاح مین نظم سه مصراعی ع آگاه کنید یو قارا * ای پرده بغمزه هوش ما را * آموخته صد فسون ادا را * بند دوم مثلث فریاد ز نرگس سیاهت * پیچیده بشرم یک نگاهت * سطے کرده هزار مدعا را * لیکن مسمط چار خانه وه بیت ہے کہ جسمین چار قافیه ہون تین قافیه جداگانه اور چوتھا موافق قصیده خواه غزل کے مثال من سعدی ع من مانده ام مهجور ازو درمانده و رنجور ازو * گویا که نیشی دور ازو در استخوانم میرود * اور کبھی چار قافیون سے زیاده بھی ہوتے ہین مثال ع چه یاری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزاری * بهاری حسن گلزاری فتن فتنه فتانی

قول صاحب المعجم ہے کہ یہ سجع ہے اور اسکو مسجع کہنا چاہیے نہ مسمط لیکن محقق فرماتے ہین کہ غیر شعر مین یعنے نثر مین جب اعتبار قافیہ کا کرین اوسکو سجع کہنا چاہیے اور سجع بمعنی آواز قمری - اور سجع کی چار قسمین ہین - متوازی اور مطرف اور مردوف اور اعنات - اول متوازی اوسمین حرف روی اور وزن و عدد مین برابری چاہیے جیسے گل و مل اور بہار و نہار اور صبوری و دوری اور مہجوری و مجبوری اور نظر و شکر اور متوازی بضم میم و فتح تاے قرشت و کسر راے سجعہ باہم برابر شدہ دوم مطرف اوسمین موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہیے اور وزن و عدد حروف مختلف جیسے وقار و اطوار اور مثال و مال اور بود و وجود اور مطرف بضم میم و فتح طای حطی و راے مہملہ مشدد دو اسپ کہ جسکا سر و دم سفید ہو یا سیاہ اور دیگر اعضا برنگ دیگر سوم مردوف یعنی آخر سجع مین دو فقرہ جو ہمقافیہ ہون اونمین حرف رابطہ لائین کہ جو مقام ردیف مین دو نو جگہ ہو یا ایک حرف رابطہ لائین اور اوسی پر فقرہ ثانی معطوف ہو - مثال اول خلاصہ مطلوبات بنی آدم قیام زندگیست و دلیل شاہد زندگی دوام بندگیست - مثال دوم طاعتش موجب قربت است و شکر اندرش مزید نعمت - چہارم سجع اعنات (یعنے قافیہ میں سوا حرف روی کے اور کسی حرف کا لزوم کرین جیسے قلم و علم - حالانکہ قلم کا قافیہ رقم کے ساتھ ہوسکتا ہے پس اسکو لزوم ما لا یلزم بھی کہتے ہین - اور متوازن اوسمین موافقت دو لفظون کی وزن و عدد حروف مین چاہیے اور روی مختلف جیسے اعمار و ارزاق اور مراتب و مراسم اور تحریر و تسوید اسے موازنہ بھی کہتے ہین اور یہ نثر مرجزسے فافہم کمافی القرآن المجید) و آتیناھم الکتاب المبین وھدیناھم الصراط المستقیم اور نظم مین صنعت سجع کو ترصیع بھی کہتے ہین جیسا کہ قول صاحب المعجم ہے پس مولف حقیر کہتا ہے کہ نظم مین اسکو صنعت ترصیع کہنا چاہیے اور نثر مین صنعت سجع تاکہ فرق ہے صنعت نظم و نثر مین والا اقوال اول مین بھی کوئی قباحت نہین اور دوسری نوع مین سجع کہتے ہین کہ ایک مصراع ذو معنیین ہو کسی مسمی کے علم مین جیسے سجع اسم مولف من مولفہ صادق آل محمد جعفر حسن جناب والد مرحوم سجع اسم ناطق حسین مرحوم امروہوی

رحل زانوئی ہمیں مصحف ناطق حسینؑ اور نظم سجع میں مستحسن یہ امر ہے کہ فعل ماضی و
مضارع و حرف ضمیر و حرف رابطہ حتی المقدور نہ لائیں اور اگر لائیں معیوب نہیں جیسا
کہ کنیز فاطمہ اور نواب سلیمان خان نے اپنا سجع خود کہا اور خوب کہا ؎ سزد کہ فخر کند
آسمان بدورانم + کنیز فاطمہ و نادرسلیمانم + لیکن فعل ماضی کا سجع میں لانا بندرت ہی
بیت اگرچہ عام ہے ہر قسم کے شعر کو کہتے ہین لیکن خاصۃً وہ شعر کہ مثنوی کا ہو اور دونو
مصرع باہمدیگر مقفے ہون مثال ہین مثنوی سحر حلال مصنفہ جناب ملا اہلی شیرازی ؎
ساقی ازان شیشہ منصور دم + در رگ و ریشہ من صور دم + اور **مطلع** پہلا شعر قصیدہ
و غزل کا کہ جسکے دونو مصرع باہمدگر مقفے ہون اور اسی کو مصرع بھی کہتے ہین اور
حسن **مطلع** وہ شعر کہ بعد مطلع کے واقع ہوا اور **مقطع** وہ شعر کہ جسمین تخلص شاعر کا ہو
اور وہ اکثر آخر کلام مین واقع ہوتا ہی اور کبھی وسط کلام مین اور کبھی تخلص کو مطلع مین بھی
بھی لاتے ہین باینہمہ ایسی غزل کے آخر مین بھی مقطع ہوتا ہے بطریق عادت کے والا
درحقیقت ضرورت نہیں ہے

باب ثانی شرح ارکان مین

اور بعض مصطلحات عروض کے بیان ہین جو مشتمل اور فوائد پر بھی ہے اور اوسمین کئی فصلین ہین

فصل اولے اقل شعر اک مقدار ہے کلام منظوم سے کہ جب شاعر اوس سے فارغ ہوتا ہے
دوسری مقدار مثل اوسکے شروع کرتا ہے اور ہر مقدار کے حرف اخر کو اک جنس سے
نگاہ رکھتا ہے اور شعر کی ان دونو مقدارون کو اک بیت کہتے ہین اور بیت کے معنے
لغت مین گھر کے ہین اور اشتقاق بیت کا بیوتت سے ہی اور بیوتت بمعنے
شب گذاشتن ہے اور گھر کو اسی سبب سے بیت کہتے ہین کہ گھر جگہ رات بسر کرنے کی
ہے اور مردم کو غالباً رات کے وقت ملازمت گھر کے قیام کی ہوتی ہے نہ ملازمت
اوس جگہ کے قیام کی جہان گھر نہو پس اوسیطرح بیت شعر اک بنا ہے کلام منظوم
سے کہ ملازمت اوسکے تحفظ کی بیشتر رہتی ہے کلام منثور سے اور ہر بیت کے دو حصہ
برابر ہوتے ہین جسکو ہمنے دو مقدارون کے سات ابھی تعبیر کیا ہی پس وہ
متحرکات و سواکن مین اک دوسرے کے برابر ہوتے ہین اور ہر حصہ کو اک مصرع کہتے ہیں

اور مصرع لغت عرب مین احد مصراعی الباب یعنی اک پارہ ہوتا ہے در دو پارہ سے
پس در دو پارہ سے جس پارہ کو چاہین باز و فراز کر سکین بے دوسرے کے اور
جب دونو کو فراز کرین اک در ہو اسیطرح بیت شعر سے بھی جس مصراع کو چاہین
انشا کرین بے دوسرے کے اور جب دونو کو ملائین اک بیت ہو اور جب یہ مقدمہ
معلوم ہوا جاننا چاہیے کہ عروضی پہلے مصرع کے رکن اول کو صدر اور رکن آخر کو
عروض کہتے ہین اور دوسرے مصرع کے رکن اول کو ابتدا کہتے ہین اور مطلع بھی
اور رکن آخر کو ضرب کہتے ہین اور عجز بھی اور باقی ارکان جو درمیان صدر و عروض
کے ہین اور درمیان مطلع و ضرب کے ہین اونکین حشویت اور حشو کہتے ہین (یعنی
حشویت پنبہ میان ابرہ و استر و اگین یعنے بھرتی اول و آخر کے درمیان ہین اور
مراد لفظ صدر و ابتدا سے آغاز اک مصرع کا ہے اور اختلاف اسما واسطے آسانی
تمیز کے ہی اور ہو سکتا ہے کہ دونو مصرعون کے سرے کے رکنون کو صدر کہین
یا ابتدا اور پہلے مصرع کے رکن آخر کو اسواسطے عروض کہتے ہین کہ قیام بیت کا اوس سے
ہے اور عروض کے معنی چوب خیمہ کے ہین کہ خیمہ اوسکے ساتھ قائم ہوتا ہے پس
جب پہلا مصرع اوس رکن پر تمام ہوگا معلوم ہوگا کہ یہ بیت کس وزن پر آئیگی
اور کس بحر سے منشعب ہوگی اور چونکہ دوسرے مصرع کو پہلے مصراع پر عرض کرتے
ہین تاکہ موافقت وزن مین مثل اوسی کے ہو جائے پس مصرع آخر کے رکن آخر
کو ضرب کہتے ہین اوسی وجہ سے کہ یہ پہلے مصرع کے رکن آخر کا مثل ہے اور بعض
تصرفات اسکے مبحث قوافی مین بیان ہونگی اور ضرب المثل (یعنے مثل چیزی آوردن
در کلام) لغت عرب مین اک نوع مثل ہے اور علی الاکثر یہ رکن آخر مصرع آخر کا قافیہ
ہوتا ہے اور قوافی چند انواع پر ہوتے ہین پس رکن آخر مصرع آخر کا اک ضرب
ہو ضروب اواخر ابیات سے یعنی اک نوع ہے انواع قوافی سے۔

فصل ثانی

اور ازبسکہ ہمنے بیت کو گھر کے ساتھ تشبیہ دی اور خانہ عرب خیمہ و خبا سے ہوتا ہے
کہ شاخ درخت سے بناتے ہین یا بالون سے بنتے ہین اور خیمہ کو طناب و میخ سے استوار

کرتے ہین اور خیمہ کے دونوں دامنون کے درمیان مین جبکہ وہ فراخ و کشادہ ہو تو فاصلہ بھی ضروری ہوتا ہے پس مدار اوزان عروض کا اور بنا متحرکات و سواکن شعر کے ان تینون رکنون پر رکھی گئی یعنے سبب اور وتد اور فاصلہ پر اور سبب طناب کو کہتے ہین اور وتد میخ چوبین کو اور فاصلہ جدائی و فراخی درمیان مین دو چیزون کے اور اصطلاح عروض مین کلمہ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور اوسکی دو قسمین ہین۔ خفیف اور ثقیل سبب خفیف کلمہ دو حرفی کو کہتے ہین جسکا پہلا حرف متحرک اور دوسرا حرف ساکن ہو جیسے (دل) اسواسطے کہ یہ خفیف و سبک ہی تلفظ مین اور آلہ نطق اوسکے تلفظ سے جلد تر فارغ ہوتا ہے پس اصول عروض مین اوسکی آٹھ مثالین ہین فاع لن۔ فاعلاتن۔ سے مس تف مستفعلن سے عی لن مفاعیلن سے مف عو مفعولات سے اور صورت اوسکے لکھنے کی عروضیون کی اصطلاح مین ہا ہے یک چشمی ہے جسکو ارقام ہندسہ مین صفر کہتے ہین اور اک الف ہے کہ جسکو حساب مین اک شمار کرتے ہین مثال اوسکی یہ ہے ۱ہ ہا علامت متحرک کی اور الف علامت ساکن کی اور اسواسطے اوس ہے کو علامت متحرک کی قرار دی کہ بعض کلمات تازی و پارسی کے اواخر مین (ہے) علامت حرکت کی ہو لیکن تازی مین جیساکہ نص قرآن مجید ہے ما اغنی عنی مالیہ ہلک عنی سلطانیہ جب چاہا کہ یای مالی و سلطانی کو متحرک کرین ہا اوسکے آخر مین الحاق کی تاکہ ما قبل کے فتحہ کی دلیل ہو اور محل وقف لیکن فارسی مین جیساکہ ہمہ و رسہ کہ ان کلمات مین (ہے) فتحہ ما قبل کی دلالت کے لیے ہی ملفوظ نہین ہوتی اور سوا قافیہ کے ضرورت کسی حرف کے سات محسوب نہین ہوتی کما یجئ ذکرہا فی القافیہ الف کو اسواسطے دلیل ساکن کی گردانا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اور جب متحرک ہوتا ہی اوسے ہمزہ کہتے ہین اور علم الف کا اوس سے ساقط ہوتا ہی۔ اور سبب ثقیل وہ کلمہ دو حرفی جسکے دونو حرف متحرک ہون اور بعد اوسکے کوئی ساکن تلفظ مین نہ آئے جیسے دلم مین دال اور لام متحرک ہی یا ہمہ و رسہ کہ ہا انکے تلفظ مین نہین آتی لیکن محض واسطے اظہار

حرکت ماقبل کے ہی یا مثل ان کلمات کے - اور اصول عروض فارسی مین اسکی کوئی
مثال نہین اسلیے کہ سبب ثقیل اصول عروض فارسی سے نہین ہے لیکن عروض تازی
مین دو مثالین ہین - عل مفا علتن سے اور مت متفا علن سے اور صورت اوسکے
خط کی عروض مین دو صفر ہین جیسے ٥ ٥ اور اسواسطے اسکو ثقیل کہتے ہین کہ دو حرف
متحرک تلفظ مین گران تر ہوتے ہین اک حرف متحرک و ساکن سے اور کلمہ سہ حرفی کو
وتد کہتے ہین اور اسکی بہی دو قسمین ہین - مجموع و مفروق لیکن وتد مجموع اوسے
کہتے ہین جسکے پہلے دونو حرف متحرک اور تیسرا حرف ساکن ہو جیسے وفا دلا اور اسکی
اصول افاعیل مین چار مثالین ہین مفا مفاعیلن سے علا فا علاتن سے فعو فعولن سے
علن مستفعلن و فاعلن و متفاعلن سے اور صورت اوسکے تحریر کی دو صفر ہین اور
ایک خط جیسے ٥ ٥ ا - اور اسکو وتد مجموع اسوجہ سے کہتے ہین کہ دو حرف متحرک
بہم جمع ہوے ہین اور اسی کو وتد مقرون بہی کہتے ہین اور وتد مفروق وہ کلمہ سہ حرفی
کہ جسکے سرے کا حرف متحرک اور حرف وسط ساکن اور حرف آخر متحرک ہو ایسا متحرک
کہ بعد اوسکے کوئی ساکن ملفوظ نہو جیسے آلہ و تالہ - کہ ہا انکی بہی ملفوظ نہین ہوتی
صحت واسطے اظہار حرکت کے ہی اور اسکی عروض مین تین مثالین ہین - لات مفعولات
سے تفع مس تفع لن سے فاع فاع لاتن سے صورت اوسکے خط کی عروض مین دو صفر
اور ایک خط درمیان دو صفر کے باین مثال ٥ ا ٥ - اور چونکہ دونو متحرک اوسکے
آپس مین جدائی رکہتے ہین لہذا اوسکو وتد مفروق کہا اور فاصلہ کی بہی دو قسمین ہین
صغری اور کبری - فاصلہ صغری کلمہ چہار حرفی کو کہتے ہین جسکے تینون حرف اول کے
متحرک اور چوتہا حرف ساکن ہو جیسے بردم و بہرم یا صلحا و شرفا اور اسکی اصول
اوزان عرب مین دو مثالین ہین علتن مفاعلتن سے اور متفا متفاعلن سے اور
اصول عروض فارسی مین کوئی اسکی مثال نہین اور اسکی تحریر عروض مین تین صفر
اور ایک خط اسطرح ٥ ٥ ٥ ا - اور فاصلہ کبری کلمہ پنج حرفی کو کہتے ہین جسکے چار حرف
اول کے متحرک اور پانچوان حرف ساکن ہو جیسے نشنود یا فعلتن اور اس فعل کی اصول

عروض عربی و فارسی مین کوئی مثال نہین اور یہ اشعار تجزیے زحافات خبل جسکو مکالفہ
بھی کہتے ہین حاصل نہین ہوتا اور وہ زحاف خبل نہین آتا لیکن مستفعلن و
مفعولات مین پس مستفعلن سے فعلتن اور مفعولات سے فعلات باقی رہتا ہے
باجتماع خبن وطی مکانعجم **ذکر فصل الزحافات** اور ان دونو کو فاصلہ اس جہت سے
کہتے ہین کہ غایت متحرکات متواترکی کہ اشعار عرب مین ہوتی ہے یہ دونو فعل ہین
اور چونکہ تحرک متواترکی دو صورتین ہین یا سہ حرف یا چہار حرف پس اول کو صغریٰ
اور دوم کو کبریٰ کہا۔ **فصل ثالث علت تقدیم سبب خفیف** کے ارکان عروض
مین یہ ہے کہ اقل حروف کہ مردم سات اوسکے ناطق ہوسکتے ہین دو حرف ہین
حرف اولین متحرک تاکہ سات اوسکے ابتدائی کلام کرین اور دوسرا حرف ساکن تاکہ
اوسکے اوپر خاموش ہون کیونکہ ابتدا سوا حرف متحرک کے نہین ہوسکتی سوا اسکے
کہ حاصل نطق کیا ہے کہ نقل کرنا حال خاموشی سے طرف حال گویائی کے اور یہ
بدون تحریک آلہ گویائی ممکن نہین اور محال ہے کہ تحریک آلت نطق سے حرف
ساکن پیدا ہو اور جسطرح ابتدا سوا حرف متحرک کے ممکن نہین اوسیطرح وقف سوا
حرف ساکن کے ممکن نہین اور وہ حرف ساکن اوس جگہ پر کہ متحقق ہوئی جیسے نعم
اور اوس جگہ کہ مقدر ہو جیسے جملہ رحمہ کہ بضرورت سکون (ہا) اوسمین الحاق کرتے
ہین اور (ہا) اگرچہ تلفظ مین نہین آتی لیکن وقف متکلم کا اوپر ساکن کے مقدر
ہوتا ہے اور بحکم اس بات کے کہ بنا سے کلام آمیزش وازدواج پر ہی اور مقصود
سخن سے سمجھنا معانی مختلف کا ہے اور یہ مراد جبتک کلمات ابہم مین وصل نہو
میسر نہین ہوسکتی اور حرکت آثارات وصل سے ہی اور سکون علامات وقف سے
پس ضرور ہوئی یہ بات کہ متحرکات زیادہ ہون سواکن سے اور صناعت شعر مین رعایت
اعتدال کی اس زیادت مین بھی لازم ہوتی ہے اور جب شاعر اپنے نظم مین سبب خفیف
سے بڑھا وتد مجموع لایا اور جب وتد مجموع سے تدرج کیا فاصلہ صغریٰ تک پہونچا اور
یہ زیادت متحرکات سواکن شعری کی حد اعتدال تمام مین ہی اور جب اسپر بھی زیادتی

ہوگی تجاوز ہوگا اعتدال سے کسواسطے کہ حد اعتدال مین زیادت ایک چیز کی اوپر ایک
چیز کے یہان تک نہین ہوسکتی کہ سہ چند اوس چیز کی ہوجاوے لیکن ازبسکہ فاصلہ
کبری ساتھ ایک حرف متحرک کے اوپر فاصلہ صغری کے زیادہ افزون نہین پس
بہت قریب اعتدال کے اوسکو بھی منجملہ ارکان قرار دیا نہ منجملہ اصول ارکان اور جب
حرکات متواتر پانچ ہون تجاوز حد اعتدال سے حد کثرت تک پہنچے اور اس جہت سے
طبع راست بالکلیہ اوس سے پناہ ڈھونڈھی اور تنفر کرے اور لاجرم کسی شعر مین
مستعمل نہو اور وہ شخص کہ جسنے یہ تکلفات فارسی مین پانچ متحرک کے ہین خاطر ریجانیکے
اور قریب شعر استشہاد کی ہے بیت شکر زان زولب تو بچش اگر توبلہ کنی
بسرک تو بنگرست بپر اگر توگلہ کنی + من عنصری کذا فی المعجم لیکن یہ ترہات شعر
سے ہے اور نہایت ناپسندیدہ ہے اور اعتبار سے ساقط ہے اور اسی علت سے
ارکان عروضی منحصر ہین دو سبب اور دو وتد اور دو فاصلہ پر اور مثالین ان سب کی
اسطور پر مجموع درست کی گئین واسطے سہولت تفہیم کے (از لب گہر ریز زبدہ شنود)

فصل رابع اخفش کہ اک اہل نحو و ادب سے ہے اوسکے نزدیک فواصل کا وجود
نہین بلکہ وہ کہتا ہے کہ فاصلہ صغری مرکب ہے دو سبب سے اک ثقیل اک خفیف
اور فاصلہ کبری مرکب ہے سبب ثقیل و وتد مجموع سے حالانکہ اصول کو مرکب نہین
ہونا چاہیے۔ فقیہ نظر۔ من مؤلف واقعی کہ فاصلہ صغری کو عموما بین القولین
مرکب نہین کہسکتے باین جہت کہ وہ عربی مین اصول ارکان سے ہے مؤید اس قول
کا منتہا علن ہے البتہ فاصلہ کبری عربی مین اصول ارکان سے نہین بلکہ منجملہ عوارض
ارکان سے ہے پس اوسکو بعرض عربی مین مرکب کہسکتے ہین اور فارسی مین تو دونو
فاصلے اصول ارکان سے نہین بلکہ منجملہ عوارض ارکان فاصلہ صغری بھی ہے اور
فاصلہ کبری بھی لیکن فاصلہ کبری بجہت ثقالت نہایت ناپسندیدہ ہے پس
فارسی مین ان دونو کو مرکب کہسکتے ہین فافہم۔ اور اوسی اخفش کا قول ہے
کہ اسباب تین ہین اور اوتاد تین ہین اور فواصل تین ہین۔ سبب خفیف

متوسط و ثقیل و تد مجموع و مفروق و کثرت - فاصلہ صغری و کبری و عظمی - مثال سبب
متوسط کی - ایک متحرک اور دو ساکن جیسے کار بار مثال وتد کثرت - دو متحرک اور
دو ساکن جیسے نہان عیان - مثال فاصلہ عظمی پانچ حرف متحرک اور ایک ساکن
جیسے دو مصراع سکلفت و ناخوش و قبیح کہ قبل ازین مذکور ہوا یہ تحقیق کہ یہ شخص حقایق
و دقایق علم تقطیع سے وقوف تمام نہین رکھتا تھا یا کیفیت استعمال دو ساکن دو سہ ساکن
سے کہ اشعار مین واقع ہوتے ہین غافل تھا اور ہم شرح تقطیع مین اس قسم کو
بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے - الحق کہ ارکان عروض مین دو سبب اور دو وتد اور
دو فاصلہ ہے اور کچھ مزید نہین ہے اور جسنے کہ فاصلہ عظمی کہا ہے خود ایک جنون یا کمال
اور ایک جہل مفرط ہے اور فساد اس قول کا قبل ازین مذکور ہوا اس جگہ حاجت اعادہ کی
نہین اور ابراہیم عروضی فاصلہ کبری کو فاصلہ بضاد معجمہ کہتا ہے اور ابن جبار دونو
فاصلون کو بضاد معجمہ کہتا ہے اور فرق دونون مین صغری و کبری کے لفظ کے ساتھ
کرتا ہے - وجہ حصر یہ ہے کہ زبان عرب مین الفاظ کی یہی چھ قسمین مقرر ہین یعنی دو سبب
دو وتد دو فاصلے کوئی لفظ عربی ان چھ حالتون سے خالی نہین ہو سکتا ہے اہل فارس
انکے یہان جو تین قسمین اور نکالی گئین یعنے سبب متوسط اور وتد کثرت اور فاصلہ عظمی
تیسری قسم کا تو وجود ہی نہین لیکن دو تو پہلی قسمین وہ بھی معتبر نہین شعر مین اگر اصلی
حالت پر نہین رہتین چنانچہ تقطیع کے وقت سبب متوسط کے تیسرے حرف کو متحرک
کرکے وتد مفروق اور وتد کثرت کے چوتھے حرف کو گرا کر وتد مجموع بنا لیتے ہین فصل فا
ازانجا کہ سبب ثقیل اصول عروض فارسی سے نہین اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل
اور کسی جزو سے ملیگا تین حرف متحرک یا زیادہ تین حرفون سے جمع ہونگے اور یہ شعر
فارسی مین اعتدال سے خارج ہے لہذا فاصلہ صغری و کبری اصول عروض فارسی سے
نہین اور یہ امثلہ اسکے فارسی مین کلمہ مفرد نہین بلکہ بآمیزش کلمہ دیگر ہین البتہ فاصلہ
صغری اصول عروض عربی سے ہے کما قلت پس یہی وجہ ہے کہ رکن مفاعلتن و متفاعلتن
کے اصول ہونے کی عربی مین اور اصول سے ساقط ہونے کی فارسی مین اور فاصلہ کبری

اصول عروض عربی سے نہین اگرچہ حروف متحرک و متوالی اشعار عرب مین چار تک
مستعمل ہین البتہ چار سے زیادہ مستعمل نہین اور اون حروف متحرک و متوالی مین
چوتھا حرف بطریق زحاف کے پڑتا ہے اصلی نہین ہوتا مثل فعلتن کے کہ مستفعلن
سے ساتھ خبن و طی کے بنتا ہے اور اس اجتماع خبن و طی کو خبل کہتے ہین اور
اہل عرب باوجود استعمال ثقیل جانتے ہین چنانچہ اسی استعمال و ثقل کی جہت سے
مکانفہ مین معاً جواز اسقاط ہر دو ساکن ہے اور معاً جواز القائے ہر دو ساکن بھی ہے
اور اسقاط احدہما لا بعینہ بھی جائز ہے کما یجیٔ ذکرہ فی فصل التغیر ۳ اور شعر
فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک و متوالی سے مستعمل نہین بجہت خفت زبان فارسی
کے اور وہ بھی اصلی نہین ہوتا بلکہ تیسرا حرف متحرک بطریق زحاف پڑتا ہے مثل
فعلاتن و فعلن متحرک العین کے کہ فاعلاتن و فاعلن سے بخبن حاصل ہوتے ہین
اور اوسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین حرف اوسط جائز ہے بشرط عدم التباس
و ابطال نظام کما سیاتی ذکرہ فی زحاف التسکین اس بیان سے حکم تحریک اول
و اواسط شعر کا بخوبی معلوم ہو گیا الفصل السادس باقی رہا حکم تحریک اواخر شعر
کا یعنے اعاریض و ضروب کا پس حکم اوسکا یہ ہی کہ عربی و فارسی مین آخر کسی شعر کا
متحرک نہین ہوتا جیسا کہ اول شعر ساکن نہین ہو سکتا اسلئے کہ ابتدا بہ سکون محالات
سے ہے اسیطرح تحریک آخر شعر کی مسلم نہین بنا بر اصول قواعد عروض کے لیکن بربنائے
قیاس از روے وضع تحریک آخر رکن کی تالیفات مین چار حال سے خالی نہوگی یا
بیک حرکت یا بدو حرکت یا بسہ حرکت یا بچہار حرکت لیکن دو حرکتین مثلاً اسطرح کہ ایک
رکن مین سبب ثقیل موخر ہو وتد مجموع سے جیسے مفاعل بتحریک عین و لام یہ دو حرکت
یہ ناجائز ہے یا سبب ثقیل موخر ہو وتد مفروق سے جیسے فاع ل ت بتحریک عین و لام
و تا بہ سہ حرکت یہ بھی ناجائز ہے یا جب دو سبب ثقیل موخر ہون وتد مجموع سے تالیفات
سباعی مین جیسے علن م ت م ت بتحریک ہر یک چہار حرف آخر یہ بھی ناجائز ہے
بجہت جمع ہو جانے فاصلہ کبری کے نفس رکن مین اور یا بآمیزش رکن مابعد

پس یہی باعث ہے کہ سبب ثقیل کو اصول مین کسی رکن کے آخر مین نہین لائے
ہین کسواسطے کہ جب سبب ثقیل کسی اور رکن مابعد سے ملیگا چار حرکت متحرک
جمع ہونگے مثلاً مفاعل مفاعیلن حالانکہ یہ جائز نہین کما قیل - اور ازروے
زحاف بھی دو حرکتون کا یا تین حرکتون کا یا چار حرکتون کا جمع ہوتا آخر رکن
مین جائز نہین چنانچہ معاقبہ و مراقبہ مین سقوط ہر دو ساکن اسی جہت سے
ناجائز ہے کہ مفاعیلن بہ قبض و کف مفاعل رہیگا دو حرکتین آخر رکن مین
جمع ہونگی اور جب مابعد کا رکن کہ اوسمین اول وتد مجموع ہوگا اس رکن سے
ملیگا فاصلہ کبری ہو جائیگا اور یہ ممتنع ہے جائز نہین اور تین حرکتین یا چار
حرکتین آخر مین ازروے زحاف نہین جمع ہو سکتین اس جہت سے کہ کوئی
زحافات مفرد و مرکب سے ایسا نہین کہ جسکا یہ عمل ہو لیکن ایک حرکت آخر
رکن مین ازروے زحاف جائز ہے بین القومین بلا خلاف جیسے مفاعیل بفتح
لام مکفوف سات شرط اس بات کے کہ وہ رکن مزاحف اوائل شعر مین واقع ہو
باستثنا سے اعاریض و ضروب کسواسطے کہ اعاریض و ضروب مین تو تحرک بالآخر
ممتنع ہے بلا خلاف کما قالت اور یہی وجہ ہے کہ معاقبہ و مراقبہ مین اور ورنہ اسکے
مفاعیل مکفوف لانا جائز ہے لیکن ازروے وضع کے تحریک آخر رکن کی بھی
جائز ہے سات شرط اس بات کے کہ جب رکن اصلی مین تحرک بالآخر ہو اوسکے
اول دو سبب خفیف متوالی ہون تا دو خفیفین جمع ہون مقدم اور بعد اوسکے تحرک
بالآخر ہو تو مضائقہ نہین اور کوئی ایسا رکن نہین تالیفات مین لیکن مفعولات بفتح تا
بلا تنوین پس حاصل یہ ہوا کہ سوا مفعولات کے تحرک بالآخر کسی رکن مین جائز نہین
وضع مین اور آخر مفعولات متحرک ہی بجہت واقع ہونے وتد مفروق کے آخر رکن مین [illegible]
شرط یہی کہ اوسط شعر مین یہ رکن واقع ہو ورنہ اعاریض و ضروب کے حالانکہ مفعولات اوائل [illegible]
ضروب مین واقع ہوتا ہی پس وجہ اوسکی یہ ہی کہ مفعولات مین وتد مفروق بحسب اقتضا تالیف [illegible]
وتد مفروق مقدم دو سبب خفیف لاحق منفصل مین ہے اوسطرح تالیف دیگر مقتضی اسکے علیحدہ [illegible]

یعنے دو سبب مقدم ہون وتد مفروق سے جیسے مفعولات کما سیاتی ذکرہ فی فصل الثانی لیکن
الا بعد تالیف مفعولات سے ثقل تحرک بالآخر دفع کیا گیا بخلاف وقف بمقام اعاریض
و ضروب عربی و فارسی مین پس یہ بدون وقف مستعمل نہین ہوتا اعاریض و ضروب
مین اور یہی وجہ ہے کہ مفعولات کو بضم التاء بلا تنوین کہتے ہین کسواسطے کہ اگر
متحرک نہ کہین تو لامحالہ ساکن کہینگے کہ ضد تحریک کی سکون ہے حالانکہ ساکن
نہین کہسکتے اسلیے کہ وتد مفروق کا آخر حرف متحرک ہوتا ہے نہ ساکن پس ضرور
ہوا کہ تامی مفعولات کو متحرک رکھتے اولا بہ نظر اقتضاے تالیف بشرط دو سبب
خفیف متوالی باول رکن کما قالت اور ثانیاً تسکین بہ نظر دفع ثقل تحرک آخر شعر
جیسا کہ معمول عروضیان عرب و فارس کا ہے اور یہی مناسب تھا از روے
قیاس صحیح کے اور بلا تنوین اسلیے کہا کہ اگر تاے مفعولات مین نون تنوین لاحق
کرین تو آٹھ حرف ہوجائینگے اور چار سبب متوالی جمع ہونگے اصل مین حالانکہ
یہ اصول عروض عربی و فارسی سے خارج ہے کسواسطے کہ ارکان اصول بالجملہ
خماسی ہین یا سباعی اور ثمانی نہین ہین الحمدللہ کما ھو اھلہ و مستحقہ

الفصل السابع بحکم اس بات کے کہ کلام منظوم اور ہر کسی ارکان سہ گانہ کے
علی سبیل الانفراد خوش آیندہ و مقبول طبایع و ملذ نہین ہوتا یعنے تنہا تکرار یک جزو
سے وزن مستعذب نفوس نہین ہوتا مثال اسباب خفیف منفرد کی جیسے شعر
تا کے بارا درغم داری ✽ تا کے بر ما آری خواری ✽ یہ وزن فعلن فعلن فعلن
فعلن سب رکن مسکن العین دو بار بحر متدارک مثمن مخبون مسکن یا مقطوع۔
مثال اسباب ثقیل کی شعر مین محالات سے ہے البتہ نثر مین یہ مثال ہے سے
پسر تو زچہ نشدہ زسبے ہنر تو ✽ مثال تنہا اوتاد مجموع کے شعر سے
چرا عجب ندارم از نگار من ✽ کہ یگنہ بہ ورق شدا زکن رمن ✽ یہ وزن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن دو بار بحر ہزج مسدس مقبوض۔ مثال تنہا اوتاد مفروق کی
مصرع انچہ از ستم بردی من رسید ✽ بر وزن فاعلات فاعلات فاعلات

رمل مسدس مکفوف و مقصور اسلیے کہ تحریک باخر شعر نہین ہو سکتی - مثال تنہا فاصلہ صغری کی شعر - بکنم صنما چو دلم سندی ✤ بکشم ز تو ہر چہ کنی زرہی بروزن فعلن فعلن فعلن فعلن سبب رکن متحرک العین بحر متدارک مثمن مخبون

مثال تنہا فاصلہ کبری کی - مصرع منم من ز برمن نہ بروی ✤ بروزن فعلتن فعلتن فعلتن رجز مسدس مخبول - پس اسی جہت سے رکن رباعی کو جیسے فعلن اور رکن سداسی کو جیسے مفعولن و مفاعلن کہ تکرار اسباب و اوتاد سے بنی ہین اصول شعر سے نہین شمار کرتے اگرچہ مشتقات فعلیہ سے ہین

اور جو رکن کہ دراز ہوگا مثلاً مفعولاتن پس وہ بہی ملذ ہوگا اسوجہ سے کہ اقتضائے ملالت کرتا ہے پس زیادہ سباعی سے اور کم خماسی سے اصول مین کوئی رکن نہین

مثال خماسی کی - جیسے فعولن فاعلن - مثال سباعی کی - جیسے مفاعیلن فاعلاتن

الفصل الثامن ہرگاہ کہ اجزا سے سہ گانہ علی سبیل الانفراد مقبول طبائع نہ ہوئی تو اونکو آپس مین ترکیب دی تا اینکہ اوسنے ترکیب اون اوزان کی حاصل ہوئی کہ کلام منظوم اوپر اون اوزان کے مقبول طبائع و مستعذب نفوس آیا پس انقسام عقلی بشرط مستعذب نفوس و طبائع ان ارکان سہ گانہ کی ترکیب مین بایکدگر تین صورتون سے زیادہ نہین - ترکیب وتد و سبب - ترکیب وتد و فاصلہ - ترکیب سبب و فاصلہ - اور یہ ترکیب سبب و فاصلہ باطل ہوئی اسلیے کہ فاصلہ فی نفسہ مرکب ہے دو سبب سے جب ایک سبب اور ساتھ اوسکے ترکیب دین اک جز و حاصل ہوگا مرکب اسباب منفردہ سے اور قاعدہ ہر ایک رکن کی ترکیب کا ساتھ ایک رکن کے مختل ہوگا پس دو سبب اور ایک وتد اوسکے مقام پر لائے تا اینکہ تین ترکیبین حاصل ہوئین - ایک سبب اور ایک وتد اور دو سبب اور ایک وتد اور ایک وتد اور فاصلہ - اور ان تین ترکیبون سے دس وزن حاصل ہوئے کہ بنا جملہ اشعار عرب و عجم کی انپر ہے اور عروضی انکو اجزا اور افاعیل عروض اور اصول افاعیل و تفاعیل و مفاعیل و امثال و مثال کہتا

اورکان یا اوزان دسوا دو افاعیل سالمہ کہتے ہین اور خلیل بن احمد جو واضع
اس فن کا ہے اوسنے انکو فواصل سالمہ کہا ہے (یعنے اجزا سے جدا گانہ سالم
اون تغیرات سے کہ علم عروض مین واقع ہوتے ہین) اور چونکہ یہ ارکان فعل
سے مشتق ہین اسی جہت سے انکا نام افاعیل و تفاعیل رکہا جیسے اہل موسیقی نہا
اور تونے وغیرہ کو تا دیون یعنے تن سے عبارت کرتے ہین۔ اوران افاعیل
دہگانہ سے دو وزن ترکیب سبب و وتد سے حاصل ہوئی یعنے جب سبب کو
اوپر وتد کے مقدم رکہا فاعلن حاصل ہوا بروزن یاسمن اور خط اوسکا عروض
مین ایک صفر ہے اور ایک خط کہ بعد اوسکے دو صفر ایک خط بآین مثال ٥۱٥٥۱
اور جب وتد کو سبب پر مقدم کیا فعولن حاصل ہوا بروزن نگارم اور خط اوسکا
عروض مین دو صفر ایک خط پہر ایک صفر اور ایک خط بآین طور ٥٥۱٥۱۔ اور
ہر ایک ان دو وزن سے مرکب ہے پانچ حرف سے تین متحرک اور دو ساکن اور
اصول اوزان عروض مین کوئی جزو کمتر پنج حرفی سے نہین ہوتا پس سوا خفا کے
کے رباعی وثلاثی کا وجود نہین اور ترکیب دو سبب اور ایک وتد سے چہ جزو
حاصل ہوسکتے ہین ترکیب دو سبب اور ایک وتد مقرون سے اور تین دو سبب
اور ایک وتد مفروق سے لیکن تین اول جب دو سبب خفیف کو اوپر ایک وتد
مقرون کے مقدم رکہا مستفعلن حاصل ہوا بروزن دلدارمن اور خط اوسکا
عروض مین ایک صفر ایک خط پہر ایک صفر ایک خط بعد اوسکے دو صفر ایک خط
بآین نہج۔ ٥۱٥۱٥٥۱۔ اور پہر وتد مقرون کو اسباب پر مقدم رکہا مفاعیلن
حاصل ہوا بروزن نگارینم اور خط اوسکا عروض مین دو صفر ایک خط پہر دوبارہ
ایک صفر ایک خط بآین طریق ٥٥۱٥۱٥۱۔ اور پہر وتد کو درمیان دو سبب
خفیف کے لائے فاعلاتن حاصل ہوا بروزن اسے نگارم خط اوسکا عروض یہ
ایک صفر ایک خط پہر دو صفر ایک خط بعدہ ایک صفر ایک خط اس طرح ہے ۱٥۱٥٥۱٥۱
لیکن تین وزن آخر جب دو سبب خفیف کو اوپر ایک وتد مفروق کے مقدم کیا

مفعولات حاصل ہوا بروزن بل شد تازہ اور خطا اوسکا عروض مین دو بار ایک صفر
ایک خط پہر دو صفر اور ایک خط درمیان باین مثال ٥٥ا٥ا٥ا٥ - اور پھر وتد
مفروق کو اوپر دو سبب خفیف کے مقدم رکھا فاع لاتن حاصل ہوا بروزن یار جانی
اور پھر وتد مفروق کو درمیان دو سبب خفیف کے لائے تو مس تفع لن حاصل ہوا
اور یہ دونون فعل وزن و خط مین موافق اون دونون فعلون کے ہین کہ ترکیب
دو سبب اور ایک وتد مجموع سے حاصل ہوے لیکن ترکیب مین مخالفت ہین
اور مخالفت ترکیب سے مخالفت اجزا کی لازم آئی جیسا کہ اپنی جگہہ پر مذکور ہو گی
اور خلیل نے چونکہ لتبہ یہ فواصل سالمہ مین اوزان کا اعتبار کیا ہے افاعیل عروض
کو آٹھہ لایا ہے اور چونکہ ہمنے اجزاء افعال دونو کو شمار کیا ہے پس ہم فواصل
کو دس کہتے ہین اسیلیے اگرچہ اوزان تلفظ مین اٹھ سے زیادہ نہین لیکن بحقیقت
اجزا دس ہین اور یہ چہہ فعل کہ شمار کیے ہمنے مرکب ہین چار متحرک اور تین ساکن
سے اور اصول افعال عروض مین کوئی جزو زیادہ بہفت حرفی سے نہین اور انکو
سباعی کہتے ہین اور ترکیب ایک وتد و فاصلہ سے دو فعل حاصل ہوے جب
وتد کو اوپر فاصلہ کے مقدم رکھا مفاعلتن حاصل ہوا بروزن نیا چکنم صورت
اوسکے خط کی عروض مین یہ ہے دو صفر ایک خط پھر تین صفر ایک خط اسطرح سے
٥٥ا٥٥٥ا - اور جب فاصلہ کو وتد پر مقدم رکھا متفاعلن حاصل ہوا بروزن
چکنم تیا صورت اوسکے خط کی عروض مین یہ ہے تین صفر ایک خط پھر دو صفر
ایک خط باین طریق ٥٥٥ا٥٥ا - اور یہ دونو جزو مرکب ہین پانچ متحرک اور
دو ساکن سے اور اسی جہت سے ایران دونون وزنون کے شعر پارسی خوش نہین
آتا اور ترتیب افاعیل وہ گانہ کی یہ ہے خماسی فعولن فاعلن سباعی مفاعیلن
مستفعلن فاعلاتن مفاعلتن متفاعلن مفعولات بلا تنوین بضم تا فاع لاتن -
مس تفع لن پس ارکان اصلی عروض عربی کے بحقیقت دس ٹھہرے جو مذکور ہوے
اور تلفظ مین آٹھہ اسیلیے کہ فاعلاتن و مستفعلن متصل و منفصل متحد ہین تلفظ مین

اور ارکان اصلی عروض فارسی کے بتحقیق سات ہین فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات بضم التاء بلا تنوین اور تلفظ مین پانچ اسلیے کہ فاعلاتن و مستفعلن متصل و منفصل متحد ہین تلفظ مین اور فارسی مین فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن کو اصول سے ساقط کیا ہے

الفصل التاسع

اور ان خماسے و سباعی سے بر بنائے قیاس بتیس تالیفین ممکن ہین آٹھ تالیفین خماسے کی اور چوبیس تالیفین سباعی کی لیکن تالیفات خماسی کہ آٹھ ہین باین شمار چار تقدیم سبب خفیف یا سبب ثقیل وتد مجموع یا وتد مفروق پر اور چار تقدیم وتد مجموع یا وتد مفروق سبب خفیف یا سبب ثقیل پر۔ اور یہ بیان جدا جدا امثلہ کے لکھنے سے بخوبی ذہن نشین طلبا ہوتا ہے

باین ترتیب

تقدیم سبب خفیف وتد مجموع پر	فاعلن
تقدیم سبب ثقیل وتد مجموع پر	علعلن
تقدیم سبب خفیف وتد مفروق پر	فافاع
تقدیم سبب ثقیل وتد مفروق پر	علفاع
تقدیم وتد مجموع سبب خفیف پر	فعولن
تقدیم وتد مجموع سبب ثقیل پر	فعوعل
تقدیم وتد مفروق سبب خفیف پر	فاع فا
تقدیم وتد مفروق سبب ثقیل پر	فاع عل

پس ان امثلہ مین دو صورتین مستعمل ہین ایک یہ کہ وتد مجموع مقدم ہو سبب خفیف پر۔ دوسرے یہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وتد مجموع پر اول فعولن ثانی فاعلن اور یہ دونون اصول شعر تازی سے ہین لیکن ثانی اصول شعر فارسی سے نہین کما قلت باقی رہین چھ شکلین اور وہ سب نامستعمل ہین اسلیے کہ تالیف وتد مجموع کی سات سبب ثقیل کے یہ تقدیم و تاخیر سبب ثقیل دونو صورتون مین

ناخوش ہے کسواسطے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی حرکات اربع لازم آتی ہی اورتاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر رکن مع ماقبل متحرک ہوتا ہے اور دو حرکتین آخر رکن مین جمع ہوتی ہین حالانکہ یہ جائز نہین اور تالیف سبب ثقیل کی سات وتد مفروق کے بہ تقدیم وتاخیر سبب ثقیل ان دونو شکلون سے شکل اول مین آخر رکن متحرک ہوتا ہے اور شرط جواز کی نہین پائی جاتی یعنے قبل اوسکے دو سبب خفیف نہین ہین کسلیے کہ یہ رکن تمامتر سباعی نہین اور شکل ثانی مین آخر رکن مع ماقبل متحرک ہوتا ہے دو حرکتین آخر رکن مین جمع ہوتی ہین یہ بھی ناجائز ہے اور تالیف سبب خفیف کی سات وتد مفروق کے اسمین بھی وہی قباحت تحریک آخر کی سات تعداد ان شرط جواز کے پائی جاتی ہے اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع لن کی سات فاعلن کی ہوتی ہے اور تکرار تازیبا ہے خوب نہین کیونکہ یہی تکرار تو فاع لاتن وہس تفع لن مفروقی مین بھی ہے سات مجموعی کے حالانکہ وہان جائز ہی اور یہان ناجائز — جواب من مؤلف وجہ یہ ہی کہ رکن مین لانا وتد مفروق کا خالی ثقل سے نہین ہوتا اسلیے کہ یہ بہ نسبت وتد مجموع کے فی نفسہ ثقیل ہے لیکن تدارک دفع ثقل اسباب خفیف سے کیا جاتا ہے نہ ایک سبب سے کیونکہ تعداد ایک سبب کے حروف کی ایک وتد مفروق کے حروف کی تعداد سے کم ہے پس قلت کثرت پر کیونکر غالب آسکتی ہے اور خماسے مین دو سبب خفیف لا نہین سکتے کہ سباعی ہو جائیگا لہذا فاع لن مفروقی خارج ہوا اعتدال سے فافہم اور اسیطرح مستفع لن مفروقی مین بھی کہ باہم دو ثقل جمع ہوتے ہین ایک سبب ثقیل دوسرا وتد مفروق اور ظاہر ہے کہ یہ دونو ثقیل ہین پس تدارک دفع ثقل ایک سبب خفیف سے کہ آخر مین رہتا ہی ممکن نہین فافہم لیکن سباعی کہ اوس از روے قیاس بناء سباعی مین تقدیم وتاخیر وتوسیط اسباب کر چوبیس تا لیفین ممکن ہین مثلا دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون

پہ ایک شکل ہوئی اور جب وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو تو دو شکلیں ہوئیں اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے واقع ہو تین ۳ شکلیں ہوئیں اور جب وتد مفروق بجائے وتد مجموع ان تینوں شکلوں میں آئے چھ شکلیں ہوئیں اور یہا لیقین خالی ثقل و گرانی سے ہیں اور جب دو سبب ثقیل بجائے دو سبب خفیف ان چھ شکلوں میں آئے بارہ شکلیں ہوئیں اب دو شکلیں ان اسیا سبکی اور اور باقی رہیں ایک شکل سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل موخر اور دوسری شکل سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر لیں جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل جب دونو وتدوں سے ملے بارہ شکلیں نکلیں ویسے ہی ان دونوں کے انضمام سے دونو وتدوں کے ساتھ بھی بارہ شکلیں اور نکلیں اور یہ بارہ اور بارہ چوبیس ۲۴ تا لیقین ہوئیں اور یہ بیان جدا جدا احصا کرنے سے بخوبی ذہن نشین مستعد یان ہوتا ہے۔

تقدیم دو سبب خفیف وتد مجموع پر	مستفعلان
تقدیم سبب خفیف کی سبب ثقیل و وتد مجموع پر	فام تُ علن
تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر	مفاعیلن
تقدیم وتد مجموع سبب خفیف و ثقیل پر	علن فام تُ
وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف	فاعلاتن
وتد مجموع درمیان اول سبب خفیف آخر سبب ثقیل	فاعلن م تُ
تقدیم دو سبب خفیف وتد مفروق پر	مفعولاتُ
تقدیم سبب خفیف کے سبب ثقیل و وتد مفروق پر	فام تُ فاع
تقدیم وتد مفروق دو سبب خفیف پر	فاع لاتن
تقدیم وتد مفروق کے اوپر سبب خفیف و ثقیل کے	فاع فام تُ
وتد مفروق میان دو سبب خفیف	مس تفع لن
وتد مفروق درمیان اول سبب خفیف آخر ثقیل	فا فاع م تُ

تقدیم دو سبب ثقیل وتد مجموع پر	م ت م تعلن
تقدیم سبب ثقیل کی سبب خفیف و وتد مجموع پر	متفاعلن
تقدیم وتد مجموع دو سبب ثقیل پر	علن م ت م ت
تقدیم وتد مجموع کی اوپر سبب ثقیل وخفیف کے	متفاعلتن
وتد مجموع درمیان دو سبب ثقیل	م ت علن م ت
وتد مجموع درمیان اول سبب ثقیل آخر خفیف	م ت علن فا
تقدیم دو سبب ثقیل وتد مفروق پر	م ت م ت فاع
تقدیم سبب ثقیل کی سبب خفیف و وتد مفروق پر	م ت فا فاع
تقدیم وتد مفروق دو سبب ثقیل پر	فاع م ت م ت
تقدیم وتد مفروق کی اوپر سبب ثقیل وخفیف کے	فاع م ت فا
وتد مفروق درمیان دو سبب ثقیل	م ت فاع م ت
وتد مفروق درمیان اول سبب ثقیل آخر خفیف	م ت فاع فا

یہ چوبیس تالیفات سباعی مؤلف ہین دو سبب اور ایک وتد سے اور نہین چاہیے کہ دونون سبب ثقیل ہون بسبب جمع ہونے توالی حرکات اربع کے آخر مین یا اول مین یا بجہت جمع ہونے دو حرکتون کے آخر مین کہ وہ باعث رکن دیگر چار حرکتین ہو جائنگی یا بجہت تحریک آخر رکن کے یا بجہت تقدیم سبب ثقیل سبب خفیف پر

پس ان تالیفات بست وچہار سے بسبب توالی حرکات اربع کے تالیف ہفتم وہشتم ودہم ویازدہم کہ یہ مجموع چار ہین خارج ہوئین اعتدال سے بلا خلاف اور بجہت جمع ہونے دو حرکتون کے آخر مین نہم ودوازدہم چاردہم پانزدہم ہفدہم ہیجدہم کہ یہ مجموع چھ ہین خارج ہوئین اعتدال سے بلا خلاف اور بجہت تحریک آخر رکن کے سات عدم شرط جواز کے یعنی سات نہ ہونے دو سبب خفیف متوالی کے اول رکن مین تالیف دہم دوبارہ اور شانزدہم وبست ودوم کہ یہ مجموع تین ہین خارج ہوئین اعتدال سے بلا خلاف اور جو تالیفین کہ جنمین

سبب ثقیل مقدم ہے سبب خفیف پر وہ تالیفات نوزدہم و بستم و بست ویکم و بست دوم
و بست و چہارم مجموع پانچ ہین بحکم اس قاعدہ کے کہ ثقل کو فوق خفت پر نہین ہونا چاہیئے
یہ پانچون خارج ہوئین اعتدال سے نزدیک عروضیان فارسی کے فضلا اور نزدیک عروضیان
عرب کے انہین سے خاصکر دو داخل اصطلاح رہین یعنے متفاعلن و مفاعلتن بجہت
اسکے کہ انمین سبب خفیف و وتد مجموع سے تدارک دفع ثقل کیا گیا ہے سات ترتیب
مناسب کی اور انہین عیوب ثقل کم ہے بہ نسبت تالیفات دیگر کے کہ جو اس جنس
سے ہین یعنے تالیف بست ویکم و بست دوم و بست و سوم و بست و چہارم کہ یہ
عیوب ثقل سے مملو ہین سات ترتیب نامناسب کے اور اس جگہ حاجت زیادہ
تفصیل کی نہین ہے بصر خبیر اندک غور مین سمجھ لیگا اسلیے کہ تالیفات مین وجوہ
عیوب ثقل اور وجوہ عیوب ترتیب نامناسب کا اکثر بیان ہوا ہے اب باقی رہین
تالیفات سے اول دوم سوم چہارم پنجم ششم یعنی مستفعلن مفاعیلن فاعلاتن
مفعولات بضم تا بالتنوین فاع لاتن مس تفع لن یہ سب متفق علیہ اصول سے
ہین عربی و فارسی مین — **توضیح بالایجاز** حاصل ان بیانات کا یہی بطور
کلیہ کے کہ اصول عرب مین از روے وضع اوایل ارکان مین چار حرف
متحرک و متوالی کا جمع ہونا جائز نہین الا بطریق زحاف اور اوسکو بھی خالی
ثقل سے نہین جانتے اور آخر رکن مین از روے وضع سات شرط تقدیم دو
سبب خفیف متوالی کے ایک حرف متحرک جائز ہے سوا عروض و ضرب کے
کہ وہان آخر رکن ساکن کرلینگے اور بطریق زحاف بھی ایک حرف متحرک آخر رکن
مین جائز ہے سوا عروض و ضرب کے اور اصول عروض فارسی مین از روے
وضع اوائل ارکان مین تین حرف متحرک کا جمع ہونا جائز نہین الا بطریق
زحاف اور اوسمین بھی تسکین حرف اوسط کرلیتے ہین واسطے دفع ثقل کے
اور آخر ارکان مین از روے وضع ایک حرف متحرک جائز ہے ساتھ شرط
تقدیم دو سبب خفیف متوالی کے سوا عروض و ضرب کے اور بطریق زحاف

بھی ایک حرف متحرک آخر رکن مین جائز ہے سوا عروض و ضرب کے خاصہم
اور اون ارکان دو گانہ سے مس تفع لن منفصل یا مفروقی یا منقطع مختص ہے
بحر خفیف و مجتث وجدید سے اور فاع لاتن منفصل یا مفروقی یا منقطع خاص
ہے بحر مضارع و قریب و مشاکل سے اور اونہین ارکان عشرہ سے بحر منفک
ہوے ہین

باب ثالث

اور اوسمین چند فصلین ہین **فصل** ارکان عشرہ مذکورہ دو حال سے خالی نہین
سالم ہوتی ہین یا مزاحف۔ لیکن سالم اونہین کہتے ہین کہ جنمین کسی قسم کا تغیر
نہوا ہو اور اونہین کو اوزان سالم اور اصول بھی کہتے ہین جیسے مفاعیلن و
مستفعلن وغیرہ کما مر لیکن مزاحف بفتح حاے حطی وہ رکن کہ جسمین تغیر واقع
ہوا ہو ماخوذ زحف سے بفتح زاے معجمہ و سکون حاے حطی معنے اوسکے لغتا
ہین نشانے سے دور پڑنا تیر کا ہے جیسے لغت عرب مین سہم زاحف اوس
تیر کو کہتے ہین کہ جو نشانے سے دور پڑے اور شک نہین کہ رکن بعد تغیر کے
اصل سے دور ہوتا ہے اور زحافات و ازاحیف و زحافات یہ جمعین زحف
کے ہین اور زواحف و زحوف بھی جمعین آئے ہین کذا فی مصباح المنیر لیکن
اطلاق زحافات کا مفرد پر متفق علیہ ہے من عروض سیفی مرحوم اور اصطلاح
مین زحافات چند تغیرات کو کہتے ہین کہ اصول افاعیل مین واقع ہوتے ہین
اور جیساکہ انکو تغیرات کہتے ہین علل بھی کہتے ہین اور جس رکن مین تغیر
و علت و زحف واقع ہو اوسکو متغیر بفتح یاے تحتانی اور معلول و مزاحف
کہتے ہین جیساکہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین لیکن بعض زحافات اوس تغیر
کو کہتے ہین کہ بنا مین جائز ہو یعنی ارکان اصلی نا متغیر ہین لیکن شعر بغیر اوسکے
بہتر ہو اور یہ شرط بنا بر اصول اہل عرب کے ہے بخلاف اصول فارسی کے کہ
ارکان مزاحف کو بہتر جانتے ہین اوزان سالم سے اور اوزان مزاحف کو بھی

اصول سے جانتے ہین یا حکم اصول ہین بلکہ اوزان سالم کو بمقابلہ مزاحف خالی ثقل سے نہین جانتے جیسا کہ ودا یر مزاحفہ فارسیہ سے ظاہر ہوگا - اور بعضی ساکن کرنے کو اور ساقط کرنے کو حرف آخر سبب کے عام ہر کہ خفیف ہو یا ثقیل علل کہتے ہین اور باقی کو زحاف اور چونکہ حرف دوسرا سبب کا حرف اول و ثالث و سادس رکن کا نہین ہو سکتا پس واسطے وقوع سکون و اسقاط کے چار موضع باقی رہے - دوسرا چوتھا یا پانچوان ساتوان حرف پس ان حروف کی تغیرات کو بعضے علل کہتے ہین اور ہر ایک تغیر کو ان تغیرات سے علت کہتے ہین اور بعضے ان سبکو زحاف کہتے ہین لیکن راجح قول اول ہے جیسا کہ مختار جمہور ہے اور جملہ تغیرات یا موضوعات عرب ہین یا موضوعات عجم لیکن موضوعات عرب کہ مشترک بہ فارسی ہین سوا خبل کے اور اون زحافات کے جو وافر و کامل سے تعلق خاص رکھتے ہین اصول اشعار عجم سے نہین ہین اگر کسی نے اونکا استعمال کیا بھی ہے تو تقلیداً للعرب محض اپنے مہارت کے اظہار کے لیے اور موضوعات فارسی خاص ہین فارسی سے عربی مین نہین آتے اور سبقت موضوعات عرب کو ہے موضوعات عجم پر خلیل ابن احمد بصری کہ مستخرج عروض عربی ہے اکثر اشعار عرب سے واقف تھا اوسنے تغیرات لغت عرب کا احصا کیا ہے اونکے لئے القاب مناسب وضع کیے ہین اور لغت فارسی مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض تغیرات کو عرب سے اخذ کیا ہے اور بعض مین کچھ فرق کیا ہے یعنی (خفیف بیتر ہین) اور بعض تغیرات کو اونکی لغت کے سات مختص ہین اضافہ کیا ہے اور وضع القاب مین باہم خلاف کیا ہے یعنی ایک نے کچھ نام رکھا ہے اور دوسرے نے کچھ نام رکھا ہے پس بیان کرنا تعداد والقاب تغیرات لغت فارسی کا اسطور پر کہ متفق علیہ جمہور کا ہو مشکل ہے اور علیحدہ کرنا عروض فارسی کا عروض عربی سے متعذر ہے اسواسطے کہ لغت فارسی لغت عربی کے سات ہمیشگی نام رکھتا ہے کما قال المحقق -

بیان مؤلف

واقعی اس امر کے عسیر و متعذر ہونے مین کوئی شک نہین لیکن علیحدگی تغیرات مخصوصہ عرب کی تغیرات مخصوصہ فارسی سے اور دیگر تغیرات مشترکہ عربی و فارسی کا لازم ہے اگر یہ نہ ہوا تو کچھ بھی نہوا - کیونکہ بغیر اسکے حصر و ضبط ممکن نہین اور عروض کا ماحصل زحافات ہین جب یہ غیر محصور اور باہم مخلوط بیان ہونگے ہرگز افادہ تام نہ دینگے پس جو شخص ان مخلوط کی فقط تعریفین یاد کر چکا ہے اوس سے یہ غلطی ممکن ہے کہ زحافات مختصہ عرب کو فارسی اور اردو اشعار مین لے آئے یا مختصات فارسی کو عربی اشعار مین استعمال کر جاوے - یا آنکہ جو محل استعمال سے ناواقف ہو وہ صدر و مطلع کے زحاف مخصوصہ حشو مین لاسکے یا عروض و ضرب مین استعمال کرے یا عکس اسکا واقع ہو یعنی زحاف مختصہ عروض و ضرب کو صدر و مطلع مین یا حشو مین لائے - چنانچہ اسی خرابی کی جہت سے بہت کم ایسے لوگ ہونگے کہ جنھین عروض مین دستگاہ کامل حاصل ہو کیونکہ جسقدر کتابین ابتک اس فن مین لکھی گئی ہین کسی مصنف نے توجہ تام اسکی طرف نہین کی بلکہ اہمال کیا یہی امر باعث خرابی مذکور کا ہوا ہے - مؤلف مستہام پر فرض ہوا کہ پہلے اختلاف زحافات کا جو بین القومین عربی و فارسی مین ہوا ہے ذکر کرے بعد اسکے جملہ زحافات کی تعریفات اور باہمی تعلقات اور ایک دوسرے کا ربط اور ہر ایک زحاف کا محل استعمال بیان کرے اور زحافات مختصہ عربی و فارسی کو اور تغیرات مشترکہ کو علیحدہ علیحدہ ساتھ حصر و ضبط کے لکھے اور پھر وہ تغیرات عربی و فارسی جنکے واسطے القاب وضع نہین ہوے انکو بحسب ترکیب مصرعی تقریر مین لائے اور ذکر ان سب کا قواعد کے تحت مین ذیل ارکان مین واقع ہو تاکہ انکے یاد کرنے مین سہولت تام ہو اور جو انکی اصلی فواید ہین وہ حاصل ہو جائین - وقع الشروع بالتقدیر

فصل محمد بن قیس مصنف المعجم فی اشعار العرب والعجم نے چھتیس زحافات

لکھے ہین یا تذییل موضوعات عرب اور ثمرہ موضوعات عجم) لیکن موضوعات عربیہ
خبن طی قبض کف خرم ثلم معاقبت مراقبت صدر عجز طرفان ذ طرفین خرب شتر
تشعیث قطع قصر حذف وقف کسف یا کشف صلم اسباغ یا تسبیغ یا اشباع اذالت
یا تذییل - زحافات شکل خبل خزم تخلیع یا خلع کو بیان ارکان مین لکھا ہے اور بقیہ
زحاف مرکبہ اونہین زحافات مذکورہ مین دراصل داخل و شامل ہین لیکن ترفیل
کہ اسکو بھی رکن مستفعلن کے بیان مین لکھا ہے اور شمار مین ذکر نہین کیا
حالانکہ ضروری تھا اور صدر و عجز کے بیان مین فرق کیا ہے محقق علیہ الرحمہ
ذکر اسکا اپنے اپنے مقام پر آئیگا - لیکن موضوعات عجم رفع طمس تخنیق یا تشبیق
حذذ یا جدع یا جبّ سلخ نحر جحف جب تربیع ہتم زلل یا ازالہ - انہین مخصوصہ
فارسی کی تغیرات ہین یا یہی کہتے ہین کہ بعد خلیل کے وضع ہوئی مصنف عجم نے
جملہ زحافات مذکورہ سے جو دو زحاف کو مختص باعاریض و ضروب لکھا ہو وہ یہہ ہین
قصر حذف ہتم جدع زلل تربیع نحر سلخ طمس جحف اسباغ اذالت ترفیل اور
باقی اوسنے کا لا تمام اجزاے بیت مین جائز لکھا ہے کچھ اختصاص اوائل
ارکان کا نہین بنا بر این تحقیق کے کسف وقف قطع زحافات عامہ سے
مشہور ہے - مولف کہتا ہو کہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ قصر و حذف بھی فارسی مین
زحافات عامہ سے ہین چنانچہ امثلہ بحور مین ذکر اسکا آئیگا اب یہان مخالفت
ہوتی ہے قول محقق سے کہ انہون نے وقف و کسف و قطع و قصر و حذف کو
مختص باعاریض و ضروب لکھا ہے - جواب محقق کی طرف سے یہہ ہے کہ وضع خلیل ان
زحافات کو لکھا ہو جسطرح پر وہ مخصوص عرب مین ہے لیکن فارسی مین انکو عامہ
قرار دینا تجملہ تصرفات فارسیہ ہے فاہم فصل محقق علیہ الرحمہ نے معیار الاشعار
مین جو تعریف زحافات لکھے ہین بنا اوسی احصا پر خلیل کے کہ جو مستخرج عروض
عربی ہے یا ہین تفصیل اسکی خبن طی قبض کف اضمار عصب اسکان وقص خزم ثلم
شتر تشعیث قصر حذف قطع حذذ یا حذذ وقف کسف یا کشف صلم تسبیغ یا

اسبیغ یا اشباع بشین معجمہ و عین مہملہ اذالہ یا تذئیل ترفیل - مرکب شکل خلع ثقل
خزل نقص وقص خرم شتر خرب قصم جم عقص تبر قطف تشعیث محقق فرماتے ہین
کہ تشعیث مین نظر ہے مفرد ہے یا مرکب لیکن مولف کے نزدیک اسکے مفرد ہونے
مین کوئی شک نہین ہے کما یجیئی ذکرہ فی فصل الزحاف - اور انہین تغیرات
عرب کے بیان مین خرم کو بزاے نقطہ دار بھی لکھا ہے اور یہ خاص ہے ابتداے مصاریع
سے لیکن محقق نے اسکو متعلق احوال ارکان سے جانا ہے نہ اجزاے ارکان سے
سے بعد چند زحافات عربی و فارسی کے اور بھی لکھے ہین لیکن زحافات عربی کہ مشترک
بفارسی ہین یہ ہین - معاقبہ صدر عجز طرفین مراقبہ - انہین طرفین مرکب ہے اور
سب مفرد لیکن زحافات مختصہ فارسی عرج طمس درس تسکین نام تسبیغ و تخنیق اور
تخنیق زلل جب ہین - انہین تین اول کے مفرد اور چار آخر کے مرکب لیکن
تخنیق بقول محقق مرکب ہی اور بقول زجاج مفرد اور یہی خوب ہے اگرچہ مرکب
ہونے کی دلیل بھی خالی قوت سے نہین فرق اسکا آگے ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی
اور بعض رسالون مین مثل شرح خزرجیہ وغیرہ کے چند زحافات اور بیان کیے گئے
لیکن بڑا سے نام مکانفہ جسے خبل بھی کہتے ہین اور یہ مرکب ہی اور مخصوص ہے
عروض عربی سے اور تشعیث یہ مفرد ہے اور مخصوص ہے عروض عربی سے -
اور کبل مرکب ہی اور مشترک بین الفریقین - **فصل** اب ہم بموجب اور ترتیب
کے جسکا ہمنے وعدہ کیا ہے ان تغیرات کو یہ تعداد بیان کرتے ہین - معلوم ہو کہ جملہ زحافات
موضوعہ عربی و فارسی تین قسم کے ہوتے ہین - اول زحافات مشترکہ عربی و فارسی
اور وہ گنتی مین تینتیس ہین - ثانی زحاف مخصوصہ عرب جسمین بعض زحافات بعض
ارکان کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہین اور وہ شمار مین پندرہ ہین - ثالث زحاف
مخصوصہ فارس اور وہ حساب مین سترہ ہین - اور زحافات فصل چہارم مین انہین
پانچ مشترک بہ فارسی اور ایک مخصوص بعرب پس یہ درحقیقت قسمت اول و ثانی مین
شامل ٹھہرے بہرحال تینون قسمین تین حال سے خالی نہین یا عام الوقوع ہین یا مختص

یا اوائل یا خاص بعروض و ضرب اور یہ تینون حال دو حال سے خالی نہین مفرد ہین یا مرکب ذکر انکا بالتفصیل فصل آئندہ مین ہوگا مع توجیہ وحصر وضبط ذیل ارکان مین یہان اسیقدر سمجھ لینا کافی ہے آپ فہرست اول وثانی معائینہ ہو۔

تنبیہ

ان دونون فہرستون مین چندان ترتیب ذیل ارکان کی نہین ہے ذکر زحافات مین لیکن ترتیب زحافون کے مفرد اور مرکب ہونے کی ہے اور فصل آئندہ تا جو مشتمل بحصر و ضبط ہے اسمین ترتیب ذیل ارکان کی ہے ذکر زحافات مین لیکن چندان ترتیب زحافون کے مفرد اور مرکب ہونے کی نہین ہے اور علم ان سب ترتیبون کا جسکا ہے وہ دیکھا تھا ضروری تھا لہذا ذکران سب کا لازم ہوا قطع نظر تکرار مسائل کے اگرچہ تکرار معلوم ہوتی ہے لیکن وہ بھی واسطے حفظ مسائل کے ضروریات سے ہے فہو المقصود لیس

اول فہرست زحافات

زحافات مشترکہ عربی و فارسی ۱۲

عام الوقوع

مفرد ۴ خبن طی قبض کف

مرکب ۱ شکل

مختصہ صدر و مطلع

مفرد ۲ خرم و ثلم

مرکب ۲ خرب شتر اثرم

خاص بعروض و ضرب

مفرد ۱۱ قطع تسبیغ ترفیل تذییل وقف کشف صلم قصر حذف بتر تشعیث

مرکب ۲ خلع کبل

زحافات مخصوصہ عرب ۱۵

عام الوقوع

مفرد +

مرکب ۱ خبل

مختصہ صدر و مطلع

مفرد ۱ خزم بڑا سے سمجھ

مرکب +

خاص بعروض و ضرب

مفرد +

مرکب ۱ بتر

زحافات بحر وافر

نام زحاف	معانی لغوی	معانی اصطلاحی یعنی تعریفات
خبن	لوردیدن و امن تا کوتاہ شود من صراح -	اسقاط حرف دوم سبب خفیف سے کہ اول رکن مین ہو پس فاعلن سے فعلن بکسر العین اور فاعلاتن سے فعلاتن بکسر عین باقی رہتا ہے اور مستفعلن مجموعی اور مس تفع لن مفروقی سے متفعلن باقی رہکر بسبب غیر مانوس ہونے کے مفاعلن سے بدل ہوتا ہی اور یہی قاعدہ ہر جگہ لحاظ رکھنا چاہیے اور مفعولات سے معولات مضموم التا باقی رہکر فعولات مضموم التا یا مفاعیل مضموم اللام سے بدل ہوتا ہے اور فاع لاتن منفصل مین خبن نہین آسکتا باین جہت کہ اسمین اول وتد مفروق ہے نہ سبب خفیف اور اسیطرح جس بحر کے ارکان مین اول سبب خفیف نہوگا یہ زحاف نہ آئیگا اوران ارکان متغیرہ کو مخبون کہتے ہین -
طے	پیچیدن من صراح	اسقاط حرف چارم ساکن دو سبب خفیف متوالی سے کہ اول رکن مین ہو پس مستفعلن سے مستعلن بدل مفتعلن سے اور مفعولات سے مفعلات بدل فاعلات سے ہوتا ہی اور مس تفع لن منفصل مین طے نہین آتا اسلیے کہ اول رکن مین دو سبب خفیف نہین ہین اور بحر کامل مین آتا ہی اوران ارکان کو مطوی کہتے ہیں

قبض — بشتاب رفتن مرغ من صراح — اسقاط حرف پنجم ساکن سبب خفیف سے جیسا مفاعیلن سے مفاعلن اور فعولن سے فعول مضموم اللام باقی رہتا ہے سبب ثقل اسواسطے کہ مانوس ہے اور یہی قاعدہ ہر جگہ لحاظ رکھنا چاہیے اور ان ارکان کو مقبوض کہتے ہین-

کف — لاغر کردن من منتخب — اسقاط حرف ہفتم ساکن سبب خفیف سے پس مفاعیلن سے مفاعیل بضم لام بے ثقل اور مس تفع لن منفصل سے مس تفعل بضم لام بے ثقل باقی رہتا ہے اور ان ارکان کو مکفوف کہتے ہین

مشکل — پای چہار پایہ بہ رسن بستن از من منتخب و بمعنی مانند من صراح — اجتماع خبن و کف اور یہ نہین ہو سکتا لیکن فاعلاتن مجموعی اور مس تفع لن مفروقی مین پس حرف دوم خبن سے اور حرف ہفتم کف سے ساقط ہوگا اول فعلات بکسر عین و ضم تا بلا ثقل رہیگا کہ مانوس ہے- اور ثانی متفعل بضم لام مفاعل مضموم اللام سے ثقل ہوکر حاصل ہوگا کہ غیر مانوس تھا- ان رکنون کو مشکل کہتے ہین -

مختصہ صدر و مطلع

مفرد

خرم — بینی الرای جملہ شگافتن پرہ بینی و بریدن آن من منتخب — اسقاط حرف اول وتد مجموع کہ اوائل مین ہو (یعنے صدر و مطلع مین) اگر مفاعیلن تنہا مین ہو تو بعد اسقاط میم فاعیلن کو مفعولن سے نقل کریگا

والا اس موضع مین ملقب بہ لقب خاص ہوتا ہے اس رکن کو اخرم کہتے ہین۔

ثلم	رخنہ کردن من صراح	اسقاط حرف اول وتد مجموع کہ اول رکن مین ہو خاص رکن فعولن مین پس بعد اسقاط (فا-) عولن رہکر نقل ہوتا ہے فعلن سے اور اس رکن کو اثلم کہتے ہین۔

ترکیب

خرب	بالفتح ویرانی گوش شگافتن من صراح	اجتماع خرم وکف خاص رکن مفاعیلن مین جب حرف اول میم - خرم سے اور حرف ہفتم - نون - کف سے ساقط ہوگا فاعیل بضم لام رہکر مفعول مضموم اللام سے نقل ہوگا اس رکن کو اخرب کہتے ہین۔
شتر	بالفتح بہ گشتگی چشم از بالا و پائین من منتخب	اجتماع خرم وقبض خاص رکن مفاعلن مین جب حرف اول میم خرم سے اور حرف پنجم یا قبض سے ساقط ہوگا فاعلن باقی نقل حاصل ہوگا ایسے رکن کو اشتر کہتے ہین۔
ثرم	بفتحتین افتادن دندان پیش و بالفتح شکستن دندان پیش - من منتخب و صراح	اجتماع خرم وقبض خاص رکن فعولن مین جب حرف اول - فا - خرم سے اور حرف پنجم - نون) قبض سے دور ہوگا عول بضم لام باقی رہکر فاع بکسر عین خواہ فعل بضم لام سے منقول ہوگا ایسے رکن کو اثرم کہتے ہین۔

خاص بہ عروض وضرب مع

قطع	بریدن من صراح	اسقاط حرف آخر وتد مجموع مع اسکان ما قبل پس مستفعلن سے مستفعل بہ سکون لام مفعولن سے اور متفاعلن سے متفاعل مسکون اللام فعلاتن سے اور فاعلن سے

		فاعل بسکون اللام فعلان سے نقل ہوتا ہے ان ارکان کو مقطوع کہتے ہیں ۔
تذییل یا اذالت	فروہشتن دامن من صراح	زیادت الف کی وتد مجموع میں کہ آخر رکن میں ہو پیش از حرف ساکن وتد مجموع پس متفاعلن سے متفاعلان اور فاعلن سے فاعلان اور مستفعلن سے مستفعلان ہوتا ہے ایسے ارکان کو مذال کہتے ہیں ۔ تنبیہ ۔ اس زیادت میں شرط یہ ہے کہ بیت دائرہ سے خارج نہ ہونے پائے ۔
ترفیل	پرکردن چاہ از آب من صراح و بمعنی بزرگ داشتن منہ	زیادہ کرنا ایک سبب خفیف کا آخر رکن میں وتد مجموع پر (یعنی وتد مجموع کے بعد) پس مستفعلن تن اور متفاعلن تن اور فاعلن تن اول مستفعلاتن سے اور ثانی متفاعلاتن سے اور ثالث فاعلاتن سے منقول ہوتا ہے ان ارکان کو مرفل کہتے ہیں ۔ تنبیہ یہاں بھی وہی [illegible]
تسبیغ	تمام کردن من منتخب	الحاق سبب خفیف خاص آخر رکن فاعلن میں یعنی فاعلن تن ہو کر فاعلاتن تن کہ نقل ہوگا اس رکن کو مسبغ کہتے ہیں [illegible]
وقف	ایستادہ من منتخب	اسکان متحرک دوم وتد مفروق آخر رکن میں پس مفعولات بسکون التا ہو کر مفعولان سے نقل ہوگا مخفف واسطے تفریق موقوف وغیر موقوف کے ڈالا ہے نقل بھی مانوس ہے اور ثانی سے فاعلات مکشوف کو کہ بمقام اعاریض [illegible]

وفروب واقع ہو وقف کرتے ہین اور نقل کرتے ہین فاعلان سے اوسے فرق مذکور کی جہت سے) ایسے ارکان کو موقوف کہتے ہین
تنبیہ - یہ زحاف مفعولات سے خاص ہے پس لانا اسکا فاعلات مکفوف ہین) اسے منجملہ تصرفات فارسیہ کے سوا اور کیا کہسکتے ہین

کسف یا کشف — اول بمعنی بریدن منتخب وثانی بمعنی برہنہ کردن منہ — اسقاط متحرک دوم وتد مفروق یعنی تا سے مفعولات پس مفعولا رہکر مفعولن سے نقل ہوگا اور یہ بھی خاص ہے اسی رکن سے اس رکن کو مکسوف یا مکشوف کہتے ہین -

صلم — گوش از بن برکندن من صراح — اسقاط وتد مفروق آخر رکن سے پس مفعولات سے مفعو باقی رہیگا نقل ہوگا فعلن سے اور یہ بھی خاص ہے اسی رکن سے اور ایسے رکن کو اصلم کہتے ہین

قصر — کوتاہی من منتخب — اسقاط حرف سبب خفیف کہ آخر رکن ہین ہو سات اسکان ماقبل کے پس فاعلاتن سے فاعلات مسکون التا اور مستفع لاتن مفروقے سے بھی فاعلات مسکون التا اور مفاعیلن سے مفاعیل مسکون اللام باقی رہتا ہے ان ارکان کو مقصور کہتے ہین

حذف — انداختن چیزے از چیزے من صراح — اسقاط سبب خفیف آخر رکن سے پس فاعلاتن مجموعی ومفروقے سے فاعلا رہکر منقول فاعلن سے ہوگا لیکن تحریر مین فع ی ہوگا

اصطلاح	معنی	تشریح
		اول فاعلن) ثانی فاع لن اور مفاعیلن سے مفاعیل بہ سکون لام ہوکر باقی رہتا ہے اور فعولن سے فعو رہکر فعل سے منقول ہوتا ہے ان ارکان کو محذوف کہتے ہین
تسبیغ یا اسباغ یا اشباع بشین معجمہ و عین مہملہ	اول و ثانی بمعنی بچہ افگندن شترکہ بزاد ن نزدیک آمدہ باشد من صراح - وثالث بمعنی سیر کردن - من منتخب	زیادہ کرنا الف کا سبب خفیف مین کہ آخر رکن مین ہو پس مفاعیلن سے مفاعیلان ہوتا ہے اور فاعلاتن سے فاعلاتان اور فاع لاتن مفروقے سے فاع لاتان دونو منقول فاعلیان سے ہوتے ہین اور فعولن سے فعولان ہوتا ہے ایسی ارکان کو مسبغ یا مسبوغ کہتے ہین - تنبیہ - اس زحاف مین بھی وہی شرط ہے کہ بیت دائرہ سے نہ خارج ہونے پائے
تشعیث	پراگندہ کردن من صراح	اسقاط دوسرے حرف متحرک وتد مجموع کا خاص رکن فاعلاتن سے پس فاعلتن باقی رہکر مفعولن سے نقل ہوگا اور یہی مذہب صحیح ہے اس رکن کو مشعث کہتے ہین -

مرکب

اصطلاح	معنی	تشریح
خلع یا تخلیع	بیرون کردن جامہ موزہ و نعل من صراح	اجتماع خبن و قطع فاعلن اور مستفعلن مین پس اول سے بعد اسقاط الف و نون بحالت تسکین لام کے کہ ما قبل نون سے ہے فعل بکسر عین باقی رہیگا نقل ہوگا فعل مفتوح العین سے اسلیے کہ فتح اخف الحرکات ہے

اور ثانی سے بعد اسقاط سین و نون یکون
لام متفعل) رہیگا نقل ہوگا فعولن سے
ان رکنون کو مخلع کہتے ہین —

کبل بالفتح	محبوس داشتن من منتخب و بمعنی پوستین کوتاہ منتہے	اجتماع خبن و قطع خاص رکن مستفعلن مین کہ قبل ازین مذکور ہوا فعولن حاصل ہوگا اس رکن کو مکبول کہتے ہین —

زحافات مخصوصہ عرب

عام الوقوع

مفرد

مرکب

خبل	دست و پا بریدن من منتخب و بمعنی تباہی من صراح	اجتماع خبن و طی اور یہ نہین ہوسکتا لیکن مستفعلن اور مفعولات مین پس خبن سے حرف دوم اور طے سے حرف چہارم ساقط ہوکر متعلن اور معلات بضم تا رہیگا نقل ہوگا فعلتن اور فعلات مضموم التا سے اور متفاعلن مین بعد لانے اضمار کے خبل لاتے ہین پس فعلتن باقی رہتا ہے ایسے رکنون کو مخبول کہتے ہین —

مختصہ صدر و مطلع

مفرد

خزم بزای معجمہ	علقہ در بینی شتر کردن من منتخب	اول ہر مصراع مین ایک حرف سے چار حرف تک زیادت اور چار حرف تک کی زیادت بہ ندرت ہوتی ہے اور خاص ہے

اشعار عرب سے لیکن زیادت ایک حرف
کی فارسی مین قدما لائے ہین اتباعاً للعرب
استعمال متاخرین مین نہین ہے ایسے
رکن کو اخزم کہتے ہین -

مرکب

خاص با عاریض و ضروب

مفرد

مرکب

بتر — بالفتح بریدن من صراح وبفتحتین بریده دُم منه — اجتماع حذف و قطع رکن فاعلاتن و فعولن مین سبب اول سے بعمل حذف تن گر جائیگا
اور قطع کے عمل سے الف آخر فاعلا ساقط
سکون ما قبل کے ساقط ہو گا فاعل ہیگا
نقل ہو گا فعلن سے اور ثانی سے لن
بعمل حذف ساقط ہو گا اور قطع کے عمل سے
واو فعو گر یگا سات سکون ما قبل کے عو
باقی رہیگا نقل ہو گا فع سے ایسے رکن
کو ابتر کہتے ہین -

زحافات مخصوصہ بحر وافر

عام الوقوع

مفرد

عصب بالصاد مہملہ — [illegible] — اسکان حرف پنجم رکن سبب ثقیل ہی کہ لامحالہ
متحرک ہو گا اور ایسا کوئی رکن نہین لیکن مفاعلتن

اور مفاعلتن نہین آتا مگر بحر وافر مین لہذا
یہ زحاف خاص ہے بحر وافر سے پس مفاعلتن
کو بعد سکون لام نقل کرتے ہین مفاعیلن سے
اور اس رکن کو معصوب کہتے ہین ۔

مرکب

عقل — بہم بستن بازو و ساق شتر — اسقاط حرف پنجم متحرک کہ لا محالہ سبب ثقیل مین
من صراح
ہوگا باجتماع عصب و قبض اور ایسا کوئی
رکن نہین لیکن مفاعلتن) یہان بھی وہی
وجہ اختصاص کی ہے جو اول مذکور ہوئی
پس مفاعلتن سے مفاعتن رہتا ہے
نقل ہوتا ہے مفاعلن سے اس رکن کو
معقول کہتے ہین ۔

نقص — کم کردن من منتخب — اجتماع عصب و کف رکن مفاعلتن مین
لام عصب سے ساکن ہوگا اور نون کف
سے گر یگا مفاعلت بہ سکون لام و ضم تا
باقی رہکر مفاعیل مضموم اللام سے نقل ہوگا
اس رکن کو منقوص کہتے ہین یہان بھی وہی
وجہ اختصاص کی ہے ۔

مختصہ صدر و مطلع

مفرد

عضب بضاد معجمہ — شکستن شاخ گوسپند — اسقاط حروف اول وتد مجموع کہ اول
من منتخب و بریدن من — رکن مین ہو بعل خرم خاص مفاعلتن مین
صراح — پس بعد اسقاط میم فاعلتن رہ کر مفتعلن سے

نقل ہوتا ہے اس رکن کو اعضب کہتے ہیں۔

مرکب

قصم بقاف و صاد مہملہ	بالفتح شکستن من منتخب و بفتحتین شکستگی دندان پیش	اجتماع خرم و عصب بصاد مہملہ رکن مفاعلتن مین میم خرم سے ساقط ہوگا اور حرف پنجم لام عصب سے ساکن ہوگا فاعلتن رہکر مفعولن سے نقل ہوگا ایسے رکن کو قصم کہتے ہیں
جمم بفتحتین	بے شاخ شدن گوسپند من منتخب	اجتماع خرم و عقل رکن مفاعلتن مین میم خرم سے ساقط ہوگا اور حرف پنجم لام عقل سے دور ہوگا فاعتن رہکر فاعلن سے بدلا جائیگا اسے اجم کہتے ہین ۔
عقص بالفتح	تافتن و پیچیدن موے و کلالہ کردن آن من منتخب	اجتماع خرم و نقص مفاعلتن مین میم خرم سے ساقط ہوگا اور نقص سے حرف پنجم ساکن ہوکر حرف ہفتم دور ہوگا فاعلت بہ سکون لام و ضم تا رہکر مفعول مضموم اللام سے منقول ہوگا اسے اعقص کہتے ہین ۔

خاص بہ عروض و ضرب

مفرد

مرکب

قطف	بالفتح بریدن خوشہ انگور و مانند آن من صراح	اجتماع عصب و حذف مفاعلتن مین پہلے بعمل عصب حرف پنجم لام ساکن ہوگا اور تن بعمل حذف رہوگا مفاعل [illegible] فعولن سے منقول [illegible] [illegible] ہوگا اسے مقطوف کہتے ہین ۔

زحافات مخصوصہ بحر کامل

عام الوقوع

مفرد

اضمار — لاغر کردن من منتخب — اسکان حرف دوم سبب ثقیل کہ لامحالہ متحرک ہوگا اول رکن مین اور کوئی ایسا رکن نہین لیکن متفاعلن اور متفاعلن نہین آتا مگر بحر کامل مین۔ یہی وجہ اس زحاف کے اختصاص کی ہے بحر کامل سے پس متفاعلن کو بعد سکون تا نقل کرتے ہین مستفعلن سے اور اس رکن کو مضمر کہتے ہین۔

مرکب

وقص — گردن شکستن من صحاح — اسقاط حرف دوم متحرک اول رکن سے باضمار و خبن اور نہین ایسا کوئی رکن لیکن متفاعلن پس متفاعلن سے مفاعلن بے نقل حاصل ہوتا ہے اس رکن کو موقوص کہتے ہین یہان بھی وہی وجہ اختصاص کی ہے جو پہلے مذکور ہوئی۔

خزل — بریدہ شدن من صراح — اجتماع اضمار و طی متفاعلن مین پہلے تا باضمار ساکن ہوگی بعدہ طے سے حرف چہارم ساقط ہوگا پس متفعلن رہکر مفتعلن سے نقل ہوگا ایسے رکن کو مخزول کہتے ہین یہان بھی وہی وجہ اختصاص کی ہے۔

مختصہ صدر و مطلع
خاص بہ اعاریض و ضروب
مفرد

حذذ	بازداشتن کوتاہی و بیکی دم شتر من صراح	اسقاط وتد مجموع متفاعلن سے سبب متفا نقل ہوگا فعلن متحرک العین سے اس رکن کو احذ کہتے ہیں —

زحافات مخصوصہ فارس
عام الوقوع
مفرد

رفع	برداشتن من صراح	گرانا پہلے سبب خفیف کا دو سبب خفیف متوالی سے کہ اول رکن میں ہوں اور نہیں ایسے رکن لیکن مفعولات اور مستفعلن پس مفعولات سے عولات اور مستفعلن سے تفعلن رہیگا اول نقل ہوگا مفعول مضموم سے اور ثانی فاعلن سے ان ارکان کو مرفوع کہتے ہیں —

مرکب

تسکین	ساکن کردن	ساکن کرنا حرف اوسط کا تین حرف متحرک متوالی سے اسواسطے کہ اہل فارس جس جگہ تین حرف متحرک پے در پے جمع ہوتے ہیں تسکین حرف اوسط کر لیتے ہیں بطریق جواز لیکن اوس جگہ کہ کوئی مانع ہو (مثل التباس کے اور ابطال نظام کی) اور رکن میں تین

حرف متحرک متوالی جمع ہوتے ہین یا مخبن
جیسے فعلن مسکون العین مین فاعلن سے
یا بہ طی جیسے مستعلن بحرکت عین مستفعلن سے
اول فعلن مسکون العین ہوکر باقی رہتا ہے
اور ثانی مسکون العین ہوکر مفعولن سے بدل
ہوتا ہے پہلے کو مخبون مسکن اور دوسرے کو
مطوی مسکن کہتے ہین۔

تخنیق یا تخنیق — اول بمعنی گلو فشردن من صراح و ثانی بمعنی تازیانہ زدن من منتخب — قائم مقام خرم جمیع اجزاے بیت مین نزدیک اہل عجم کے بخلاف اہل عرب کہ وہ خرم کو سوا صدر و مطلع کے نہین لاتے لیکن تخنیق سے معلوم ہوا کہ حشو مین بھی لاتے ہین
پس مفاعیلن سے باسقاط میم فاعیلن ہو کر
مفعولن سے نقل ہوتا ہے پس جب خصوصاً
صدر و مطلع و حشو مین لائین چاہیے کہ
خرم کہین اور عموماً جمیع اجزاے بیت مین
لائین تو تخنیق کہین۔
اور دوسری صورت تخنیق کی جو دو رکنون کے
آمیزش سے ہوتی ہے جسکی ضرورت اوزان
رباعی مین ہوتی ہے آگے ذکر اسکا آئیگا

+

مختصہ صدر و مطلع
خاص بہ عروض و ضرب
مفرد

عرج بفتحتین — تنگ شدن من منتخب — ساکن کرنا متحرک دوم وتد مجموع کا تاکہ وتد مجموع

مشتمل اوپر ایک متحرک اور دو ساکن کے
ہو جائے یعنے اوس وتد مجموع مین ایک
متحرک اور دو ساکن ہو جائین مثلاً مستفعلن
مین لام کہ متحرک دوم وتد مجموع ہے اسکو
ساکن کرین اور نقل کرین مفعولان سے اور
احتیاج مقطوع مذال کہنے کی یا مقطوع
مسبّغ کہنے کی نہ رہی کیونکہ ایک ہی رکن مین
بعد تغیر بہ نقصان کے پھر تغیر بہ زیادت
شنیع و قبیح ہے ایسے رکن کو اعج کہتے ہین

طمس — ناپدید کردن من منتخب — گرانا وتد مجموع سے دو نو متحرک حرفون کا
اونکے دو نو حرکتون سمیت اور ایک حرف
ساکن آخر کا باقی رکھنا مثلاً مستفعلن و
فاعلن سے عین ولام مع حرکات گرائین
پس مستفن بہ سکون فا ونون اور فلن بسکون
لام و نون باقی رہیگا نقل ہوگا فعلان اور
فاع سے اور حاجت اخذ مسبغ کہنے کی نہ رہیگی
کیونکہ ایک ہی رکن مین بعد تغیر بہ نقصان کے
پھر تغیر بہ زیادت کس غرض سے بہر حال
شنیع و قبیح ہونا اسکا ظاہر ہے ایسے رکن کو
مطموس کہتے ہین۔

درس بالفتح کہنہ شدن من صراح وبالکسر دوم شتر من منتخب — گرانا دو حرکتون کا اور ایک حرف اول کا دوم مجموع سے اور باقی رکھنا دو ساکنون کا یعنے
دو حرف ساکن کا بقیہ وتد مجموع سے فعلاتحبو[illegible]

وتد مفروق کا پس نہین ایسا رکن لیکن
مفعولات جب سفعو گر جائیگا لات بسکون
تا باقی رہیگا نقل ہوگا فاع مسکون ایسے
اس رکن کو مجدوع یا مجذوع کہتے ہین۔

نحر — کشتن شتر و بریدن سینہ و بر سینہ زدن من صراح — گرانا دو سبب خفیف و تا کی مفعولات کا پس لا باقی رہیگا نقل ہوگا فع سے ایسے رکن کو منحور کہتے ہین۔

سلخ — پوست کشیدن من منتخب — گرانا دو سبب خفیف کا آخر رکن سے کہ جسکے اول مین وتد مفروق ہوا اور ساکن کرنا آخر حرف وتد مفروق کا پس نہین ایسا رکن الا فاع لا مفروقی پس بعد سقوط لاتن فاع مسکون ایسا باقی رہیگا ایسے رکن کو مسلوخ کہتے ہین۔

طمس — دور شدن من منتخب — گرانا عین متحرک کا ساتھ دو نو سبب خفیف کے فاع لاتن منفصل سے جب (ع لاتن) فاع لاتن سے دور ہوگا فا رہکر فع سے منقول ہوگا ایسے رکن کو مطموس مجم کہتے ہین

مرکب

جب — شق کردن من منتخب — محذوف مرتین یعنے دوبار حذف کا لانا رکن مفاعیلن مین پس آخر مفاعیلن سے دونو سبب دور ہو جاینگے تو مفا باقی رہیگا فعل سے لا جائیگا ایسے رکن کو مجبوب کہتے ہین۔

ہتم — شکستن دندان از بن من صراح — اجتماع حذف و قصر رکن مفاعیلن مین پس بعمل حذف لن گر جائیگا اور (یا) مع حرکت

		ماقبل یعنے مع حرکت عین بعمل قصر گر جائیگی — مفاع بسکون عین رہیگا نقل ہوگا فعول بسکون اللام سے ایسے رکن کو اہتم کہتے ہین
بتر مجسم بفتحتین	بریدہ دم من صراح وبالفتح بریدن ست	اجتماع خرم وہتم رکن مفاعیلن مین اور اجتماع ثلم وحذف رکن فعولن مین پس مفاعیلن سے فا رہکر فع سے بدلا جائیگا اور فعولن سے عو رہکر فع سے منقول ہوگا لیکن فارسی مین ثلم وحذف کہنا اچھا نہین بلکہ تخنیق محذوف کہنا چاہیے ایسے رکنون کو ابتر کہتے ہین —
زلل	نقصان وبے گوشت شدن ران من منتخب	اجتماع تخنیق وحذف وقصر رکن مفاعیلن مین پس میم بعمل تخنیق گر جائیگا اور لن حذف سے اور یا مع حرکت ماقبل بعمل قصر ساقط ہوگی فاع مسکون العین باقی رہیگا اور اسی کو اجتماع خرم وہتم بہی کہتے ہین لیکن یہ خوب نہین اجتماع تخنیق وہتم کہنا چاہیے اور اس رکن کو ازل کہتے ہین —
مجحف	بفتح جیم وحاے حطی بردن ونقصان کردن من منتخب	پہلے فاعلاتن مین خبن لائین بعد اوسکے فعلا کہ فاصلہ صغری ہو جائیگا اوسے دور کرین تن باقی رہیگا اوسے نقل کرینگے فع سے اس رکن کو مجحوف کہتے ہین —
ربع	باز ایستادن وخود را باز کشیدن وبضم را مہملہ وفتح باے موحدہ شتر بچہ کہ در بہار زاید من منتخب	اجتماع خبن وحذف وقطع فاعلاتن مین پس بعمل خبن الف ساقط ہوگا اور بعمل حذف تن اور بعمل قطع الف فعلا کا دور ہوگا اور

تا قبل اوسکا کہ لام ہے ساکن ہوگا فعل
بکسر عین باقی رہیگا اور منقول ہوگا
مفتوح العین سے تاکہ التباس نہو فعل
مفتوح العین مخلع سے کہ جو فاعلن سے حاصل
ہوتا ہے اس رکن کو مربوع کہتے ہین۔

فصل آخر زحافات عام الوقوع میں جو ہر بحر میں پیش آتے ہیں

معاقبہ بالضم و فتح عین مہملہ

شعر مین جب دو ساکن دو سبب خفیف
متوالی مین جمع ہون اوسکی دو صورتین ہین
اول ثابت رکھنا اون دونو ساکنون کا معاً
جائز ہے ثانی سقوط ہر دو معاً ناجائز بلکہ
سقوط احدہما لابعینہ جائز و القای احدہما لا
بعینہ واجب لیکن اوّل جیسے مستفعلن
کہ اس رکن مین سین و فا کا ثابت رکھنا
جائز ہے اور مفاعیلن مین یا و نون کا سالم
رکھنا جائز ہے لیکن ثانی سقوط احدہما لا
بعینہ جوازاً و القا سے احدہما لابعینہ وجوباً
ایک رکن مین یا دو رکنون مین لیکن ایک
رکن مین بہ خبن یا بہ طی اور بہ قبض یا کف
مثلاً مستفعلن و مفاعیلن ہر ایک مین
از روے وضع کے یا از روی زحاف کے
لیکن از روے وضع یعنی ارکان اصلی
تا تغیر مین جائز ہے کہ مستفعلن سے خواہ
ساکن اول یعنے سین کو بخبن گرائین اور بہ

متفعلن کو مفاعلن بہ نقل پڑھین خواہ
ساکن دوم یعنے فا کو بہ طی گرائین اور مستفعلن
کو مفتعلن بہ نقل پڑھین اور مفاعیلن کو
خواہ باسقاط ساکن اول یعنے یا گرا کر بعمل
قبض مفاعلن پڑھین خواہ اسقاط ساکن
دوم یعنے نون بکف گرا کر مفاعیل پڑھین
لیکن سقوط دونو ساکنون کا معاً جائز نہین
ہے کہ متعلن و مفاعل پڑھین کسواسطے
کہ اس صورت مین رکن اول منجر بفاصلہ
کبری ہو جائیگا آمیزش رکن مابعد جیسے
مفاعل مفاعل سوا اسکے آخر رکن بہ دو حرکت
متحرک ہوگا حالانکہ یہ بین القوسین جائز
نہین لیکن اور وسے زحاف سات ضمار
وعصب کے رکن متفاعلن و مفاعلتن مین
جب رکن اول مین تا ساکن ہو باضمار اور
رکن ثانی مین لام ساکن ہو بہ عصب تو
دونو رکنون مین دو ساکن دو سبب متوالی
مین جمع ہونگے اور یہ دونو ساکن بھی اسیطرح
رکن اول مین بہ خبن یا بہ طی اور رکن ثانی
مین بہ قبض یا بہ کف ساقط ہونگے نہ دونو
بجہت جمع ہونے فاصلہ کبری کے نفس
رکن مین یا بآمیزش رکن مابعد لیکن سقوط
احدہما لا بعینہ جوازاً دو رکنون مین بجہت

مشتمل ہوے دو رکنون کے یہ کف یا خبن
فاعلاتن فاعلاتن مین یا دونون ساکنون
کو دونو رکنون مین سالم رکھین جسطور پر کہ ہین
یا بکف نون سبب اول کو ساقط کرین کہ
یہ ساکن اول ہے جیسے فاعلات فاعلاتن
یا بخبن الف سبب ثانی کو ساقط کرین کہ
یہ ساکن ثانی ہے جیسے فاعلاتن فعلاتن
یہ تینون صورتین معاقبہ کی ہین لیکن جائز
نہین کہ دونو ساکنون کو ساقط کر دین جیسے
فاعلات فعلاتن کیونکہ یہ بحر بفاصلہ کبری
ہو جائیگا اور یہ باوجود اصول ہونیکے
عربی مین خالی ثقل سے نہین اور عروض
فارسی مین تو نہایت ثقیل ہے کہ اصول
شعر سے نہین اور فاصلہ صغری اور سبب
ثقیل بھی اصول شعر فارسی سے نہین —

صدر بالفتح	بالائے ہر چیز منتخب	وہ رکن کہ معاقبہ مین مخبون ہوگا دو رکنون مین جیسے فاعلاتن فعلاتن اسکو صدر کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا
عجز بالفتح و کسر جیم و ضم آن	بمعنے سرین و پس ہر چیزے منتخب	جو رکن کہ معاقبہ مین مکفوف ہو دو رکنون مین فاعلاتن فاعلاتن کے جیسے فعلات فاعلاتن اسکو عجز کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط آخر رکن سے ہوا ہے —

طرفین بالزحاف یعنے دو طرف

جو رکن کہ معاقبہ مین مشکول ہو جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن پس ایک جانب اس رکن کے خبن لائے ہین اور جانب دوم مین کفت اور فشکل اجتماع خبن وکف کا نام ہے۔

تنبیہ یہ زحاف مرکب ہی اس جگہ بفردات مین بجہت مناسبت زحافات ماقبل لکھا گیا ہی۔

بری بمعنی پاک

جو رکن کہ معاقبہ سے سالم رہیگا کسواسطے کہ سالم وثابت رکھنا بھی جائز ہے جیسا کہ اول کہا گیا اسکو بری کہتے ہین اور واقعی کہ حذف سے بری رہا۔

تنبیہ اسکو منجملہ تغیرات نہین سمجھنا چاہیئے بلکہ یہ بجگہ بحسب اقتضاے مقام لکھا گیا ہی

فائدہ معاقبہ نو بحرون مین آتا ہے رمل ہزج منسرح خفیف مجتث طویل مدید کامل وافر مین لیکن کامل و وافر مین باضمار وعصب بصاد مہملہ۔

مراقبہ بضم میم وفتح قاف بروزن مفاعلہ یکدگر نگہبانی کردن

شعر مین جب دو ساکن دو سبب خفیف متوالی ومجاور مین جمع ہون پس ثابت رکھنا اون دونون ساکنون کا معاً ناجائز اور سقوط بھی اون دونو کا معاً ناجائز بلکہ سقوط احدہما لا بعینہ واجب پس مفاعیلن جیسا اول بحر مضارع مین پڑے جیسا کہ ہی تو کف یا خرب لانا واجب ہوتا ہے یعنی مفاعیل یا مفعول

بنانا لازم ہوتا ہے مفاعیلن سے اور مفعولات
سے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب
مین واقع ہو جیسا کہ ہے خبن یا طی لانا
لازم ہوتا ہے یعنی فعولات یا فاعلات نقل
معولات اور مفعلات سے ان دونون کا
بنانا مفعولات سے لازم ہے چنانچہ بحر مضارع
دائرہ سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب
دائرہ سے مطوی نکلی ہے چنانچہ اندروے
استعمال یہ کلیہ ہے کہ مفعولات کو بین القوسین
سالم نہین لاتے اور نہ باسقاط ہر دو ساکن
لاتے ہین اور اسیطرح مضارع مین بین القوسین
رکن اول سالم نہین ہوتا اور نہ باسقاط
ہر دو ساکن ہو سکتا ہے اور یہ بھی کلیہ ہے
کہ ہزج مسدس اخرب مین رکن اخرب
کے بعد رکن سالم نہین ہوتا بالخاصہ جیسا
کہ بیان اسکا آگے آئیگا اور وجہ عدم اثبات
ہر دو ساکن کی استعمال ہے اور تحفظ ترکیب
دائرہ مزاحفہ کا اور وجہ عدم اسقاط ہر دو
ساکن کی اجتماع فواصل یا سبب ثقیل کہ
با میزش رکن مابعد منجر بفاصلہ ہوگا اور سبب
فائدہ: مراقبہ اکثہ بحرون مین ہوتا ہے
اوائل بحر مضارع و مقتضب مین اور مشاکل
و قریب و جدید مین لازم ہے اور سریع و منسرح

مین غالب ہی اور خفیف مین جائز کذا فی شرح خزرجیہ

مرکب از دو طرفین اور مکانفہ)
طرفین صنعت مفردات مین بسبب اقتضائے مقام مذکور ہوا

مکانفہ از کنفست	باہمدگر قرار گرفتن مستخب	عبارت ہی جائز رکہنا تین حال کا اون دونو ساکنون مین کہ دو سبب متوالی و مجاور مین ہون اوّل سقوط ہر دو ساکن دو سبب متوالی معاً جائز ثانی ابقاے ہر دو ساکن بھی معاً جائز ثالث سقوط احدہما لا بعینہ بھی جائز — اور مکانفہ سریع و منسرح و بسیط و رجز مین آتا ہے — کذا فی شرح خزرجیہ اور مکانفہ خاص واسطے عروض عرب کے ہی کیونکہ بعد سقوط ہر دو ساکن دو سبب متوالی وہ رکن متحرک بفاصلہ صغری یا بفاصلہ کبری باین سبب ثقیل ہو جائیگا اور یہ اصول عرب سے ہی اگرچہ وہ فاصلہ کبری کو خالی ثقل سے نہین جانتے ہین چنانچہ خبل اجتماع خبن وطی کا نام ہے رکن مستفعلن و مفعولات مین پس فعلات و فعلتن باقی رہیگا منقول معلات و متعلن سے لیکن پانچ متحرک کا جمع ہونا جائز دیکہا عرب کے بھی نہایت ثقیل ہے اگر کوئی کہے کہ اہل عرب نے اسقاط ہر دو ساکن معاقبہ و مراقبہ مین جائز نہ رکہا اور مکانفہ مین جائز رکہا

حالانکہ جو سبب وہان عدم اسقاط ہر دو ساکن
کا تھا یہان بھی ہے جواب اوسکا یہ ہے
کہ معاقبہ و مراقبہ مین عدم جواز اسقاط ہر دو
ساکن بجہت خیال ثقل تھا اسیلیے کہ اہل عرب
نزدیک بھی فواصل و سبب ثقیل کا ثقل مسلم ہی
چنانچہ سبب ثقیل کے نام سے ظاہر ہے اور
سبب ثقیل ترکیب فواصل مین داخل ہے
اور جواز اس نظر سے کہ فاصلہ اور سبب ثقیل
چونکہ اصول سے ہین بحال بھی رکھا پس
دو اعتباروں سے دو مقامون پر تصرف
و غیر تصرف مین کیا قباحت ہی۔

فصل زحافات کے بیان مین

دس ارکان جو قبل ازین مذکور ہوے جب انمین کوئی تغیر و تصرف ہوتا ہے تو
اوسکو زحاف اور ارکان متغیرہ کو مزاحف کہتے ہین اور فروع بھی۔ اور معنی زحاف
اس فن مین دور ہونا رکن کا ہے اصل سے جیسے لغت عرب مین سہم زاحف اوس
تیر کو کہتے ہین جو نشانے سے دور پڑتا ہو کما مر الغرض تغیر دو حال سے خالی نہین ہوتا
یا بہ نقصان ہے یا بہ زیادت لیکن اول تغیر بالنقصان کے تین صورتین ہوتی ہین
یا نقصان بحرکت (جیسے تا سے متفاعلن کا باضمار ساکن کرنا اور نقل کرنا مستفعلن سے)
یا نقصان بحرف (جیسے سین مستفعلن کو بخبن گرا کر مفاعلن سے بدلنا) یا نقصان
بہ جزو (اور جزو سے مراد سبب و وتد ہین عام ہے کہ خفیف ہو یا ثقیل یا مجموع
ہو یا مفروق) اور یہ تین طرح کے زحاف ان تین قسمون سے خالی نہین ہوسکتے
یا عام ہوسکتے ہین (جو بیت مین علی السویہ ہر مقام پر آسکتے ہین کسی خاص رکن سے

مخصوص نہیں ہوتے) یا مختص ہوتے ہین صدر و مطلع سے) سوا ان دو نو رکنون کے اور کسی رکن مین نہین آتے) یا خاص ہوتے ہین عروض و ضرب سے) سوا اواخر شعر کے اور کہین نہین آتے البتہ فارسی مین جب کسی مصراع کے ارکان مستزاد ہوتے ہین تو یہ زحاف لیطا ہر حشو مین معلوم ہوتے ہین لیکن درحقیقت وہ آخر ہی مین ہوتے ہین (جیسے ہوشم بہ نگاہی بردہ جانا نہ چنین باید - بروزن مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن) اور ان تینون قسمون کے زحاف دو حال سے خالی نہین ہوتے یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب - مفرد وہ تغیر کہ ایک سی زیادہ رکن مین نہو اور مرکب بالعکس (یعنے ایک تغیر سے زیادہ رکن مین ہو - اور یہ مرکب ثنائی ہوتا ہے یا ثلاثی - (یعنے ایک رکن مین دو تغیر واقع ہوتے ہین یا تین اور یہ مرکب موسوم ہوتا ہے یا غیر موسوم ذکر انکا بالتفصیل آگے آئیگا لیکن تغیر بہ زیادت یہ بھی دو حال سے خالی نہین ہوتا یا مختص ہوتا ہے صدر و ابتدا سے یا خاص ہوتا ہے عروض و ضرب سے اور ان دونون قسمون کے زحاف مفرد ہی ہوتے ہین مرکب نہین ہوتے (یعنے وقوع انکا کسی دوسرے زحاف کے وقوع پر مستلزم نہین ہوتا - بہرحال جملہ زحافات موضوعات عرب سی ہین یا موضوعات عجم سے ہین جو باعتبار تلفظ اسٹھ ہین جنہین فہرس مین مندرج کیا ہے - انہین چھ زحاف ایسے ہین کہ جنسے کوئی فرع تازہ نہین نکلتے لیکن وہ زحافات مخصوص استعمال بعض تغیرات - چند قواعد و ضوابط عروض کے اصول و مقیاس ہین اور وہ مشترک ہین بین القومین سوا امکانیہ کے - انکو ہم فصل آخر زحافات مین بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے اور انہین سے پندرہ زحاف مخصوص اہل عرب ہین جنہین زحافات بحر وافر و کامل بھی داخل ہین - اور یہ اہل فارس کے استعمال مین نہین اگر کسی نے انکا استعمال کیا بھی ہے تو اتباعًا للعرب بطریق ندرت محض باظہار مہارت - (اور النادر کالمعدوم ہمیشہ مسلم ہے) اور اسیطرح اٹھارہ زحاف مخصوص اہل فارس ہین عربی مین مطلقًا مستعمل نہین اور جو بیس زحاف انہین سے درمیان عربی و فارسی و اردو کے مشترک ہین کیونکہ اہل اردو متبع ہین الفارا

کے جملہ احکام عروض فارسی مین - پہلے ہم انہین زحافات مشترکہ کو بیان کرتے
ہین اور یہ زحاف اونہین تین قسمون پر اور اونہین دو حالتون پر منقسم ہین جو اوپر مذکور ہوا
(وہ تینون قسمین) یعنے عام الوقوع - یا مختص بہ صدر و مطلع - یا خاص بعروض و ضرب
(وہ دو حالتین) یعنے مفرد یا مرکب - پس قسم اول سے عام زحافات پانچ ہین
جنمین چار مفرد ہین اور ایک مرکب لیکن مفرد خبن طی قبض کف لیکن مرکب شکل -

تعریفات مع توجیہہ حصر و ضبط

چونکہ یہ پانچون زحاف سبب خفیف کے حرف ساکن ہین واقع ہوتے ہین اور ارکان
اصلی مین حرف ساکن سبب کا دوسرا یا چوتھا یا پانچوان یا ساتوان حرف ہوگا -
پہلا اور تیسرا اور چھٹا حرف نہین ہوسکتا وجہ حرف اول تو ظاہر ہے کہ ابتدا بہ سکون
محالات سے ہی اور بعد سکون حرف دوم حرف سوم یا حرف اول سبب کا ہوگا یا حرف
اول وتد کا ہوگا اور وہ بھی ساکن نہین ہوسکتا اور حرف ششم اسوجہ سے کہ اصول
افاعیل مین کوئی رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین - اگر کہا جاسے کہ مفعولن
ایسا رکن ہے تو ہم کہینگے کہ یہ رکن مزاحفہ ہے نہ سالم اور یہان بحث اصلی رکن سالم سے ہے
فافہم - پس سبب خفیف کا ساکن حرف جو شمار مین دوسرا حرف رکن کا ہے اگر وہ
ساقط ہوگا تو اوسکو (خبن) کہینگے اور جس رکن مین خبن واقع ہوگا اوسے مخبون
کہینگے) اور اگر چوتھا حرف گریگا تو اوسکو طی اور رکن متغیرہ کو مطوی کہینگے اور اگر
پانچوان حرف ساقط ہوگا تو اوسکو قبض اور رکن متغیرہ کو مقبوض کہینگے اور اگر ساتوان
حرف گریگا تو اوسکو کف اور رکن متغیرہ کو مکفوف کہینگے (اور خبن و طی کے اجتماع کو
خبل کہتے ہین اسکا ذکر زحافات مخصوصہ عرب مین آئیگا اسجگہ برعایت مقام اتنا لکھدیا گیا)
اور خبن و کف کے اجتماع کو شکل اور جس رکن مین وہ دونو واقع ہونگے اوسے مشکول کہینگے

ہر ایک کی مثالین مع بدل

عروضیون کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی رکن متغیر ہوکر غیر مانوس رہجاتا ہے تو اوسکو لفظ
مانوس سے جو اوسکا ہم وزن ہو بدل لیتے ہین مثلاً خبن کے پانچ رکن (مستفعلن متفعل

ومنفعل اور مفعولات اور فاعلاتن متفعل اور فاعلن سے مستفعلن متفعل ومنفعل
اور مفعولات کے مخبونات (متفعلن اور متفع لن اور معولات) کو غیر مانوس ہونے کی وجہ سے
مفاعلن ومفاع لن وفعولات سے بدل لیتے ہیں۔ اور فاعلاتن متفعل وفاعلن کے
مخبون (فعلاتن وفعلن) کو مانوس ہونے کی وجہ سے نہیں بدلتے اور اسی طور پر شکل کے
دو رکن (مس تفع لن منفعل اور فاعلاتن متفعل) سے مس تفع لن کے مشکول (متفع ل)
کو مفاعل مضموم اللام سے بدلتے ہیں اور فاعلاتن متفعل کے مشکول (فعلات مضموم التا)
کو نہیں بدلتے اور طی کے تین رکن (مستفعلن اور مفعولات اور مستفاعلن مفتعل) مطوی ہوکر
مستعلن ومتفعلن ومفعلات غیر مانوس رہتے ہیں پس دونو پہلے مفتعلن سے اور
تیسرا فاعلات سے نقل ہوتا ہے اور قبض کے دونو رکن (فعولن ومفاعیلن) مقبوض
ہوکر اور کف کے چاروں رکن (فاعلاتن متفعل اور فاع لاتن منفصل اور مس تفع لن
منفصل اور مفاعیلن) مکفوف ہوکر بدلے نہیں جاتے اسواسطے کہ ارکان مقبوض فعول
مضموم اللام اور مفاعلن اور ارکان مکفوف فاعلات مضموم التا مفاعیل مضموم اللام
مس تفع ل مضموم اللام یہ سب مانوس ہی رہتے ہیں۔

معانی زحافات مع ذکر وقوع بحور

خلیل نے ان تغیرات کے احوال پر نظر کرکے اکثر کا نام علتہا سے بدن چارپایہ کی مناسبت
سے رکھا ہی جو زحافات اوایل مصاریع سے مخصوص ہیں انکو علتہا سے مقدم بدن چارپایہ
سے لیا ہے اور جو زحاف خاص اواخر مصاریع سے ہیں انکو علتہای موخر بدن چارپایہ
لیا ہے اور جو زحافات عام الوقوع ہیں انکو علتہا سے عامہ بدن چارپایہ سے لیا ہے
اور بعض زحافات کا نام بہ مناسبت احوال کواکب واشجار وطیور ولسان رکھا ہی
اور جملہ ارکان متغیرہ کا لقب یا بروزن مفعول یا مفتعل یا افعل بالفتح ہے
جیسے مجنون ومسبغ واشترم وغیرہم اور یہ کلیہ ہے پس خبن بالفتح لپیٹنا دامن کا تا کوتاہ
ہو جائے من صراح۔ اور مخبون دامن نوردیدہ۔ فایدہ سبب خفیف کا حرف ساکن
دوسرا حرف رکن کا نہیں ہوتا مگر او نہیں پانچ رکنوں میں جو مذکور ہوے لہذا خبن سوا

اونکے اور کسی رکن مین نہین آتا اور وہ پانچون رکن نہین واقع ہوتے مگر ان گیارہ بحرون مین متدارک رجز رمل مدید بسیط سریع خفیف منسرح مجتث مقتضب جدید الحاصل خبن کو ان بحور مین امکان وقوع ہے پس طی بہ تشدید یاے تحتانی لپیٹنا مثل صراح اور مطوی لوز دیدہ - فائدہ حرف چارم سبب خفیف مین نہین ہوتا الا ان تین رکنون مین مستفعلن و مفعولات متفاعلن مفتعلن اور یہ ارکان نہین ہوتے لیکن ان بحور ستہ مین رجز بسیط سریع منسرح مقتضب کامل مین اس زحاف کو ان بحور مین امکان وقوع ہے - پس قبض بالفتح جلد چلنا مرغ کا مثل صراح اور مقبوض فراہم گرفتہ اور بمعنی فراہم گرفتہ مثل معیار الاشعار - فائدہ حرف پنجم ساکن سبب خفیف سے نہین مگر ان دو رکنون مین فعولن و مفاعیلن فقط اور یہ دونون رکن نہین مگر ان بحور ستہ مین ہزج طویل متقارب مضارع قریب مشاکل الحاصل اس زحاف کو ان بحرون مین امکان وقوع ہے پس کف کوتاہ ہونا دندان شتر کا پھیری سے مثل صراح اور بمعنی باز داشتن مثل معیار الاشعار اور مکفوف باز داشتہ فائدہ حرف ہفتم ساکن سبب نہین ہوتا لیکن ان چار رکنون مین مفاعیلن و فاعلاتن و فع لاتن و مس تفع لن اور یہ نہین ہوتے لیکن ان بحور عشرہ مین ہزج طویل مضارع رمل مدید خفیف مجتث جدید قریب مشاکل الحاصل اس زحاف کو انہین امکان وقوع ہے پس شکل پیٹنے پاؤن بیار پایہ کے رسی مین باندھنا مثل منتخب اور مشکول پیٹنے بیار پایہ ہاتھ پاؤن بندھا ہوا اور اسیکو طرفین یا طرفان بھی کہتے ہین ذکر اسکا فصل آخر زحافات مین آئیگا بہر حال شکل نہین واقع ہوتا مگر ان دو رکنون مین مس تفع لن منفصل و فاعلاتن متصل اور یہ نہین واقع ہوتے لیکن ان بحور خمسہ مین رمل مدید خفیف مجتث جدید الحاصل شکل کو انہین امکان وقوع ہے اور یہ زحافات ثنائی مرکب موسوم سی ہے

قسم دوم

جو زحافات صدر و مطلع سے مخصوص ہین وہ بھی پانچ ہین انمین دو مفرد ہین اور تین مرکب لیکن مفرد خرم مع الراے مہملہ اور ثلم لیکن مرکب خرب شتر -

تعریفات

مفاعیلن کا میم گرانے کو خرم اور فعولن کی فے گرا دینے کو ثلم کہتے ہین اور مفاعیلن
مین خرم و کف کے مجتمع ہونے کو خرب اور خرم و قبض کے جمع ہونے کو شتر کہتے ہین اور
فعولن مین ثلم و قبض کے جمع ہونے کو ثرم کہتے ہین — اصل یہ ہے کہ جس رکن
کے سر پر وتد مجموع ہو اوسکے پہلے حرف کے گرانے کو خرم کہتے ہین چونکہ یہ زحاف
تین رکنون مین واقع ہوتا ہے ہر جگہ اسکا اک نیا نام ہوتا ہے چنانچہ مفاعیلن مین
خرم اور فعولن مین ثلم (اور مفاعلتن مین عضب بفتح ضاد معجمہ - جسکا بیان مخصات
عرب مین آئیگا) جدا جدا اک نام رکہا گیا ہے واسطے آسانی تمیز کے اور تفریق ارکان
کا بھی یہی اقتضا تہا کہ ایک ہی نام ہر رکن مختلف مین نہو - جن ارکان مین یہ زحاف
واقع ہونگے اونہین اخرم اثلم اخرب اشتر اثرم کہینگے -

امثلہ مع بدل

مفاعیلن سے (فاعیلن) اخرم ہوکر مفعولن سے اور اخرب ہوکر فاعیل مضموم اللام
مفعول مضموم اللام سے بدلا جائیگا اور اشتر ہوکر فاعلن بغیر نقل رہیگا - اور فعولن
سے عولن اثلم ہوکر فعلن سے اور عول اثرم ہوکر فعل سے بدلا جائیگا استعمال عرب مین
یہ پانچون زحاف صدر و مطلع سے مخصوص ہین لیکن انہین سے زحاف خرم کبھی حشو
مین بھی آجاتا ہے جیسا کہ شواہد بحر طویل مین بعض اشعار عربی سے معلوم ہوگا لیکن
فارسی مین عموماً بجائے خرم زحاف تخنیق ایجاد کیا گیا ہے پس ان پانچ زحافون کے
نام لینے کی ضرورت نہین باینہمہ وہ لوگ انہین نامون کے ساتھ عموماً مقام حشو
و عروض و ضرب مین استعمال کرتے ہین اور جو رکن مزاحف مسکون الآخر ہین -
(یعنے فاعلن اشتر و مفعولن اخرم و فعلن اثلم انہین حشو مین اور عروض و ضرب
مین بھی استعمال کرتے ہین انہین نامون کے ساتھ -

معانی زحاف مع ذکر وقوع بحور

خرم شگافتہ کردن پرہ بینی کا اور قطع کرنا اوسی بینی کا من منتخب اور اخرم یعنی نکلاس معیار الاشعار

اور ثلم بالفتح ثا سے مثلثہ رخنہ کرنا ہن صراح اثلم سوراخدار منہ شتر بالفتح بر گشتگی چشم از بالا و پائین من منتخب اشتر جسکی پلکین کھلی ہوئی ہون خرب بالفتح گوش شگافتن من صراح اخرب کن کٹا۔ ثرم بالفتح و بفتحتین افتادن دندان پیش از پیش من صراح و منتخب اثرم دانت گرا ہوا۔ **فایدہ** خرم خرب شتر رکن مفاعیلن سے مخصوص ہے اور یہ رکن نہین واقع ہوتا لیکن ان بحور اربع مین ہزج مضارع قریب مقتضب مین انکا نہین امکان وقوع ہے اور ثلم و ثرم رکن فعولن سے مخصوص ہین اور یہ دونو بحر طویل و متقارب سے مخصوص ہین پس انہین اونکو امکان وقوع ہے۔ **تنبیہ** اور انہین خرب شتر ثرم زحافات مرکب ثنا سے موسوم سے ہین)

قسم سوم

جو زحافات عروض و ضرب سے خاص ہین تیرہ ہین انہین سے گیارہ مفرد ہین اور دو مرکب لیکن مفرد قطع تذئیل ترفیل تتمیم وقف کسف صلم قصر حذف تشبیغ تشعیث لیکن مرکب خلع کبل۔

انہین سے چھہ زحاف قطع تذئیل ترفیل تتمیم خلع کبل اون ارکان سے مخصوص ہین جنکے آخر مین وتد مجموع ہے یعنی فاعلن مستفعلن و متفاعلن) پس اگر انہین سے وتد مجموع کے تیسرے حرف کو گرائین اور دوسرے حرف متحرک ما قبل کو ساکن کرین تو اوسکو قطع کہتے ہین اور اگر وتد کے دوسرے حرف کے بعد ایک الف بڑھائین تو اوسکو اذالہ اور تذئیل کہتے ہین اور اگر وتد کے بعد ایک سبب خفیف بڑھائین تو اوسکو ترفیل کہتے ہین اور یہی عمل صرف فاعلن مین اسکو تتمیم کہتے ہین اور ترفیل بھی پس تتمیم رکن فاعلن سے مخصوص ہے لیکن فاعلن تتمیم سے مخصوص نہین اور اگر خبن و قطع جمع ہون تو اوسکو خلع اور کبل بھی کہتے ہین۔ (چونکہ متفاعلن مین خبن نہین آسکتا لہذا اوسمین خلع بھی نہ آئیگا۔ (حذذ بھی زحاف مخصوص وتد مجموع سے ہے) لیکن ذکر اوسکا زحافات مختصہ بحر کامل مین آئیگا اور لہذہ ذکر اوسکا زحافات مخصوصہ فارسی مین بھی آئیگا) ارکان متغیرہ کو مقطوع مذال مرفل متمم مخلع مکبول) کہینگے۔

امثلہ مع بدل

فاعلن سے فاعل مسکون اللام مقطوع ہوکر فعلان سے اور فاعلن تن متمم ہوکر یا مرفل ہوکر فاعلاتن سے منقول ہوگا اور مذال ہوکر فاعلان اور مخلع ہوکر فعل ہوگا اور مستفعلن سے مستفعل مسکون اللام مقطوع ہوکر مفعولن سے اور مستفعلن تن مرفل ہوکر مستفعلاتن سے او مستفعل مسکون اللام مخلع یا مبدل ہوکر فعولن سے بدلا جائیگا اور مذال ہوکر مستفعلان ہوجائیگا۔ اور متفاعلن سے متفاعل مسکون اللام مقطوع ہوکر فعلاتن سے اور متفاعلاتن مرفل ہوکر متفاعلاتن سے منقول ہوگا اور مذال ہوکر متفاعلان ہوجائیگا اور مخلع نہیں ہوسکتا اسلیے کہ متفاعلن میں سبب خفیف نہیں ہے — تنبیہ بعض اجتماع خبن و قطع کو خاص رکن فاعلن میں خلع کہتے ہیں اور خاص رکن مستفعلن میں کبل اور بعض دونوں کو خلع کہتے ہیں۔ اور یہ دونوں مرکب ناموں سے موسوم ہیں۔

معانی زحاف

تطع بالفتح بریدن من صراح تذییل یا اذالت یا اذالہ فروہشتن دامن من صراح ترفیل بپرکردن جامہ از آب و بزرگ داشتن من صراح تتمیم تمام کردن من منتخب تخلیع یا خلع بیرون کردن جامہ و موزہ و نعل من صراح کبل بالفتح محبوس داشتن من منتخب و بفتحتین پوستین کوتاہ شدہ — اور مقطوع بریدہ اور مذال دامن فروہشتہ اور مرفل بزرگ داشتہ او متمم تمام کردہ شدہ اور مخلع موزہ و نعل و جامہ بیرون کردہ شدہ اور مکبول حبس کردہ

اور تین زحاف وقف کسف صلم ان ارکان سے مخصوص ہیں جنکے آخر میں وتد مفروق ہے اور ایسا کوئی رکن نہیں لیکن مفعولات لہذا یہ تینوں زحاف اسی رکن سے خاص ہیں پس اگر وتد مفروق کے تیسرے حرف کو ساکن کرے تو وقف ہے اور ساقط کرے تو کسف ہے اور اگر پورا وتد گرادے تو صلم ہے رکن کو ان حالتوں میں موقوف مکسوف اصلم کہتے ہیں

مثالیں مع بدل

مفعولات مسکون التا موقوف ہوکر مفعولان سے اور مفعولا مکسوف ہوکر مفعولن سے اور مفعو اصلم ہوکر فعلن سے بدلا جائیگا۔

معانی زحاف

وقف استادہ من منتخب کسف یا کشف اول بمعنی بریدن منہ وثانی بمعنی برہنہ کردن صلم گوش از بیخ برکندن من صراح اور موقوف وقف کردہ شدہ اور مکسوف بریدہ اور اصلم ہردو گوش برکندہ۔

اور تین زحاف قصر و حذف و تشبیع یا اشباع اون ارکان سے مخصوص ہین جنکے آخر مین سبب خفیف ہے جیسے فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفعولن پس اگر ان ارکان مین سبب خفیف کا ساکن حرف گر جائے اور حرف ماقبل کہ متحرک ہے ساکن ہوجائے تو اوسکو قصر کہتے ہین اور اگر پورا سبب گر جاوے تو اوسکو حذف کہتے ہین اور اگر سبب خفیف کے وسط مین اک الف بڑہائین تو اوسکو تشبیع کہتے ہین اور ارکان متغیرہ کو مقصور محذوف مسبغ یا مسبوغ کہتے ہین یا مشبع بشین معجمہ و عین مہملہ۔

امثلہ سہ بدل

فعولن سے فعول بسکون اللام مقصور اور فعولان مسبغ رہیگا اور فعو محذوف ہوکر فعل متحرک العین و سکون اللام سے بدل جائیگا اور مفاعیلن سے مفاعیل مقصور محذوف ہوکر فعولان سے اور مفاعی محذوف ہوکر فعولن سے منقول ہوگا اور مسبغ ہوکر مفاعیلان ہوجائیگا اور فاعلاتن مقصور اور فاعلاتن مستفعلن سے فاعلات بسکون التا مقصور ہوکر فاعلات سے اور فاعلا محذوف ہوکر فاعلن اور مسبغ ہوکر فاعلاتان فاعلیان سے منقول ہوگا۔

معانی زحاف

قصر بالفتح کوتاہی من منتخب حذف انداختن چیزے از چیزے من صراح تشبیع سیر افگندن شتر کہ بزادن نزدیک آمدہ باشد منہ اشباع بہ شین معجمہ و عین مہملہ بمعنی سیر کردن من منتخب مشابہ تسبیغ کو بعض نے اشباع لکھا ہے لیکن درحقیقت زحاف ایک ہی نام دو ہین مقصور کوتاہ کردہ شدہ محذوف بعضی از جزو بیفگندہ مسبغ شتر بچہ افگندہ باشد نزدیک زادن۔ فائدہ واضح ہو کہ تغیر بزیادت مین دو شرطین ہین

ایک یہ کہ وہ رکن سالم ہو یعنی جزو اخر اوس رکن کا سالم ہو اسواسطے کہ اگر جزو آخر رکن کا
سالم نہوگا تو لامحالہ اوسمین تغیر بہ نقصان ہوگا پس نقصان کے بعد زیادت قبیح
و معیوب ہوگی اور یہ جائز نہین - دوسری شرط یہ ہے کہ جس مصرع کے آخر رکن مین تغیر
بہ زیادت لائین اوس مصرع کا وزن تام نہو - تاکہ بحر دائرہ سے خارج نہ ہو اور ذکر
اسکا بہ تفصیل حکم اواخر اشعار فارسی مین آئیگا -

اور ایک زحاف تشعیث ہے جو رکن فاعلاتن سے مخصوص ہے چنانچہ فاعلاتن
کو جب مفعولن کے وزن پر کرلیتے ہین تو اوسکو تشعیث کہتے ہین اور رکن کو مشعث
اور تشعیث مین چار مذہب ہین - اخفش کے نزدیک اسمین خرم ہے یعنی وتد علا کا
عین گر گیا ہے اس صورت مین فالاتن باقی رہیگا - اور قطرب کے نزدیک اسمین
قطع ہے یعنی وتد علا کے الف کو گرا کر لام کو ساکن کردیا ہے اس نہج پر فاعلتن باقی
رہیگا - اور خلیل مدون فن عروض کے نزدیک وتد علا کا دوسرا حرف یعنے لام
گر گیا ہے اس صورت مین فاعاتن باقی رہیگا اور زجاج کے نزدیک یہ رکن مخبون
مسکن ہے یعنی اول اسکو مخبون کرکے فعلاتن بنایا اور پھر عین کو ساکن کردیا بزحاف
تسکین فعلاتن باقی رہا اور ہر صورت مین مفعولن سے نقل ہوا - محقق علیہ الرحمہ
نے اول کے تینون قولون پر ایراد کیا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ خرم اوس رکن
مین آتا ہے جسکے سرے پر وتد مجموع ہو اور خرم صدر و مطلع سے مخصوص ہے اور یہان
دونو امر مفقود ہین بلکہ تشعیث عروض و ضرب سے مخصوص ہے پس اخفش کا مذہب
صحیح نہین - اور قطع اوس رکن مین آتا ہے جسکے آخر مین وتد مجموع ہو اور یہان
وسط مین ہے پس قطرب کی بھی رائے صحیح نہ ٹھہری - اور وتد مجموع کا دوسرا حرف
کسی اور جگہ گرا نہین - پس خلیل کا قول بے دلیل ہے بہرحال یہ تینون مذہب مخدوش
ٹھہرے لیکن زجاج کے مذہب پر کوئی اعتراض نہین کیا بلکہ اوسیکے قول کو ترجیح
دی چنانچہ لکھا ہے کہ یہ قیاس سے نزدیک تر ہے حالانکہ مولف مستہام کے نزدیک
یہ بھی مخدوش ہے کسواسطے کہ خبن و تسکین اون زحافات سے ہے جو بیت مین

سب جگہ آتے ہین یعنی عام الوقوع ہوتے ہین اور تشعیث عروض وضرب سے مخصوص ہے پس معہذے نزدیک خلیل ہی کا مذہب صحیح ہے اور یہ اعتراض کہ وتد مجموع کا دوسرا حرف سوا فاعلاتن کے اور کسی رکن سے نہین گرا۔ قابل نقض نہین ہے جبکہ خلیل نے تشعیث کو فاعلاتن سے مخصوص کیا ہو سوا اسکے محقق علیہ الرحمہ نے زحاف درسے طمس و معج مین خود ایسا ہی کیا ہے جسکا بیان ان زحافات مین آیگا انشاء اللہ اور تشعیث پراگندہ کردن من منتخب اور مشعث پراگندہ کردہ شدہ - لیکن زحافات مخصوصہ عرب یہ بھی او نہین تین قسمون اور دو حالتون سے خالی نہین جو اولًا مذکور ہوئین اور وہ چند(ہ) ہین انمین سے آٹھ زحاف عصب بصاد مہملہ عقل نقص عضب بضاد معجمہ قصم جم عقص قطف بحر وافر سے اور چار زحاف اضمار وقص خزل حذذ بحر کامل سے خاص ہین ایک زحاف خبل رکن مستفعلن سے اور مفعولات سے مخصوص ہے ایک زحاف تشعیث رکن فاعلاتن مع فعولن سے مخصوص ہے ایک زحاف خرم ہی بڑا ہی معجمہ پہلے ہم اسکو بیان کرتے ہین خزم بزا سے معجمہ اسکو ارکان سے کچھ علاقہ نہین بلکہ اسکو احوال ارکان سے جاننا چاہیے کسواسطے کہ زیادت اسکی تقطیع مین شمار نہین کیجاتی وقوع زیادت خزم کا قبل صدر و مطلع کے ایک حرف سے چار حرف تک جائز ہے لیکن زیادت چار حرف کے بہ ندرت ہی فارسی مین یہ زحاف مستعمل نہین لیکن قدما ہی فارسی سے بہ دو سے کے شاعر نے اتباعًا للعرب بیک حرف اسکو اپنے شعر مین جگہ دی ہی شعر

میان کشش نازکت چہ سایہ بوسے ○ گوسے اتیکد گر گسستے

اور مرادی شاعر بھی لایا ہے شعر سند سے ○ از چشم رنج چہ فریاد و سود کہ مرگ کند بیسر او تاختن + شعر اول بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلن بحر خفیف مشکول و ابتر سے ہے - سیم خزم کا اول مصراع مین ہے کہ تقطیع مین محسوب نہین ہوا شعر ثانی بروزن مفتعلن مفتعلن فاعلات بحر سریع مطوی سے ہے کاف بیانیہ مصراع ثانی کے اول مین خزم ہے کہ تقطیع مین محسوب نہین ہوتا یہ زحاف بھی گویا مختصہ صدر و مطلع سے ہی اور مفرد ہی معنی اسکے حلقہ دربینی شتر کردن من منتخب

مناسبت ظاہر ہے جس رکن اول میں یہ واقع ہوگا اوسے اخزم کہینگے اور خزم رسن
دربینی کردن اور اخزم رسن دربینی کردہ شتر جیسے مکانفہ بھی کہتے ہیں سات تحفظ
اسے کہ کسی رکن میں پانچ حرف متحرک پے درپے نہ جمع ہوتے پائیں اور ان بحور سے مختص ہے
جنمیں رکن مستفعلن و مفعولات ہیں اور خبل اجتماع خبن وطے کا نام ہے اور یہ زحاف
مرکب ثنائی موسوم سے ہے اور عام الوقوع ہے ارکان متغیرہ کو مخبول کہینگے اور یہ وہی
خبل ہے کہ جسکا ذکر قبل ازیں آچکا ہے ــ

مثالیں مع بدل

مستفعلن و مفعولات سے متعلن و معلات مخبول ہوکر فعلتن اور فعلات سے منقول
ہونگے اور فعلتن سے فعلتان مخبول مذال ہوگا اور خبل بالفتح دست و پا بریدن
من منتخب و بمعنی تباہی من صراح اور مخبول دست و پا بریدہ ــ
بتر تعریفہ اجتماع حذف و قطع کا نام ہے رکن فاعلاتن اور رکن فعولن میں ــ
اور ارکان متغیرہ کو ابتر کہتے ہیں ــ

مثالیں

فاعلاتن سے فاعل سکون اللام ابتر ہوکر فعلن سے نقل ہوگا اور فعولن سے فع ابتر
ہوکر بغیر نقل باقی رہیگا یہ زحاف خاص ہے عروض و ضرب سے اور مرکب ثنائے
موسوم ہے اور بتر بالفتح بریدن من صراح اور المنتخب بریدہ دم سے اور ابتر دم بریدہ
رکن مفاعلتن کے زحافات مخصوصہ ثمانیہ سے جو بحر وافر سے بھی مخصوص ہیں ایسے
کہ مفاعلتن نہیں واقع ہوتا لیکن بحر وافر میں عصب و عقل و نقص عام الوقوع
ہیں پہلا مفرد اور اخیر کے دو تو مرکب ، اور تحتہ صدر و مطلع عضب لشاد سجمہ
مفرد اور قصم جم عقص مرکب اور خاص بہ عروض و ضرب قطف کہ یہ بھی مرکب ہے

تعریفات مع بدل و معانی

اگر مفاعلتن کے لام کو ساکن کرکے مفاعیلن سے بدلیں تو اسکو عصب کہتے ہیں
اور رکن کو معصوب اور عصب بفتاد مہملہ عصابہ اسے سر ـ برسبستن من صراح

وچار پایہ یا ریک سیان از گوسفندکے من معیار الاشعار اور معصوب بسیار گرسنہ و عصب بمعنی داغ کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہائے درخت و ریختن برگہائے درخت بضرب چوب وغیرہ من منتخب ۔

اور اگر رکن معصوب کو مقبوض کرکے مفاعلتن کو مفاعلن سے نقل کرین تو اسکو عقل کہتے ہین اور رکن کو معقول اور عقل بمعنی بہم بستن بازو و ساق شتر بہ رسن من صراح اور معقول شتر باز و ساق بستہ بہ عقال اسے بہ رسن ۔

اور اگر رکن معصوب کو مکفوف کرکے مفاعلت مضموم التا کو مفاعیل مضموم اللام سے بدل لین تو اسکو نقص کہتے ہین اور رکن کو منقوص اور نقص بمعنی کم کردن من منتخب اور منقوص ناقص کردہ ۔

اور اگر سر سے کے حرف کو یعنی میم مفاعلتن کو گرا کر فاعلتن کو مفتعلن سے بدل لین تو اسکو عضب کہتے ہین اور رکن کو اعضب اور عضب بضاد معجمہ شکستن شاخ گوسپند من منتخب و بریدن من صراح + یہ وہی عضب ہے جسکا بیان بحث خرم مین قبل از آچکا ہے درحقیقت کہ یہ زحاف خرم ہے خاص رکن مفاعلتن مین اور اعضب بمعنی گوسپند شاخ شکستہ ۔

اور اگر عضب و عصب کو جمع کرکے فاعلتن مسکون اللام کو مفعولن سے نقل کرین تو اسکو قصم اور رکن کو اقصم کہتے ہین اور قصم بقاف و صاد مہملہ بالفتح شکستن و بفتحتین شکستگی دندان من منتخب اور اقصم بمعنی دندان شکستہ ۔

اور اگر عضب و عقل کو جمع کرکے فاعلتن کو فاعلن سے بدلین تو اسکو جمم اور رکن کو اجم کہتے ہین اور جمم بفتحتین بے شاخ شدن گوسپند من منتخب اور اجم بمعنی گوسپند بی شاخ

اور اگر عضب و نقص کو جمع کرکے فاعلت مسکون اللام و مضموم التا کو مفعول مضموم اللام سے نقل کرین تو اسکو عقص اور رکن کو اعقص کہتے ہین اور عقص بالفتح تافتن یا در پیچیدن موے و کلالہ کردن آن من منتخب اور اعقص بمعنی تو پیچیدہ موے ۔

اور اگر رکن معصوب کو محذوف کرکے مفاعل مسکون اللام کو فعولن سے بدل لین تو

اسکو قطف اور رکن کو مقطوف کہتے ہیں اور قطف بریدن خوشہ انگور و مانند آن
ہے صراح اور مقطوف یعنی خوشہ انگور بریدہ یا میوہ از درخت چیدہ - انہیں قسم
ہم عقص قطف زحافات مرکبہ ثنائیہ سے موسوم سمجھے ہیں -
رکن متفاعلن کے زحافات مخصوصہ اربعہ سے جو بحر کامل سے بقید تخصیص ہیں اسلیے
کہ رکن متفاعلن سوا اسکے واقع نہیں ہوتا بحر کامل میں چار وقص خزل عام الوقوع ہیں
پہلا مشترک و اخیر والا دو ترکیب اور ... مفرد -

زحافات مختصہ بحر کامل -

پس اگر متفاعلن کی تے کو ساکن کرکے متفاعلن سے نقل کریں تو اسکو اضمار اور رکن کو
مضمر کہتے ہیں اور اضمار یعنی لاغر کردن اسپ منتخب اور مضمر لاغر کردہ -
اور اگر رکن مضمر میں عین بھی لا ساکن تو متفاعلن باقی رہیگا بغیر نقل اسکو وقص اور
رکن متغیرہ کو موقوص کہتے ہیں - اور وقص یعنی گردن شکستن ہے صراح اور موقوص
گردن شکستہ -
اور اگر رکن مضمر میں طے بھی لائیں اور متفعلن ساکن الف کو نقل کریں مفتعلن سے
اسکو خزل اور رکن کو مخزول کہتے ہیں اور خزل بریدہ شدن ہے صراح اور مخزول
بریدہ شدہ - یہ اخیر والے دو زحافات مرکبہ ثنائیہ سے موسوم ہیں -
اور اگر وتد مجموع کو آخر رکن سے ساقط کریں اور متفا کو نقل کریں فعلن متحرک العین سے
اسکو حذذ یا حذ اور رکن کو احذ کہتے ہیں اور حذذ کو تازی میں دم شتر و حیوان
میں منتخب اور حذ بتشدید ذال معجمہ از ہم بریدن ہے اور احذ یعنی دنبال بریدہ جسکو
دم کٹا کہتے ہیں اردو میں یا خفیف الذنب یعنی جسکے دم کم ہوں جیسا کہ قول جوہری کا ہے
یہ وہی حذذ ہے جسکا بیان اوپر آچکا ہے واضح ہو کہ حذذ زحافات مختصہ بحر کامل سے ہے
عربی میں اور فارسی میں اسکو اردو میں لانا منجملہ تصرفات فارسیہ ہے چنانچہ ذکر اسکا
زحافات مختصہ فارسیہ میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ - اور سوا ان چار زحافات
مخصوصہ کے اور زحاف بھی اس بحر میں آتے ہیں جو باشتراک بحور دیگر قبل ازین بیان

ہو چکے ہین اور وہ قطع ہے تذییل ہے ترفیل ہے خبل ہے لیکن خبل بعد جماد
آتا ہے اور فعلاتن بدون نقل باقی رہتا ہے ۔ لیکن زحافات مختصہ اہل فارس
بھی اونہین تین قسمون سے دو قسمون پر منقسم اور اونکیں دو حالتون پر بٹے ہین
جو اوپر مذکور ہوئین ۔ اور دو قسمون پر منقسم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ فارسی مین مختص
باوایل مضاریع کوئی زحاف وضع نہین ہوا تا اینکہ جو زحافات عرب مختص ہو اوایل
مضاریع مین سوا زحافات مختصہ عرب اور مخصوصہ بحر وافر و کامل کے وہ سب فارسی
مین عام الوقوع ہین فافہم ۔ انہین چار زحاف تسکین تخنیق عج طلس نام نہادہ محقق
علیہ الرحمہ داخل ہین اور یہ زحافات مجموع ستر ہ ہین ۔ انمین عام تین ہین رفع تسکین
تخنیق ۔ پہلا مفرد اور اخیر والے دونو مرکب اور انمین خاص ہے عروض وضرب چودہ
ہین مفرد آٹھ حذف قصر جدع نحر سلخ طلس ہتم عج طمس درس مرکب چھ جب ہتم تحریم
ذلل جمعت ربع پس قسم اول عام الوقوع ۔

تعریفات مع بدل ومعانی

رفع مستفعلن متصل ومفعولات سے مخصوص ہے اگر پہلا سبب گر جائے دو سبب
متوالی سے تو اوسکو رفع رکن کو مرفوع کہتے ہین اور رفع بمعنی برداشتن من طراح
اور مرفوع یعنی اوٹھا یا ہوا اور یہ مفرد ہے پس مستفعلن سے مرفوع ہو کر فاعلن سے
اور مفعولات سے عولات مرفوع ہو کر مفعول مضموم اللام سے نقل ہوتے ہین اور
تسکین یعنی ساکن کرنا حرف اوسط کا تین حروف متحرک سے کہ بیچ در پیے ہون
اور ایسے رکن کو مسکن کہتے ہین یعنے ساکن کیا گیا ۔ اور رکن مین تین متحرک متوالی
جمع ہوتے ہین یا بہ خبن جیسے فعلن اور فعلاتن (فاعلن و فاعلاتن سے) یا بہ طی
جیسے مفتعلن مستفعلن سے اول مسکون العین ہو کر فعلن سے اور ثانی وثالث
مسکون العین ہو کر مفعولن سے نقل ہوتے ہین رکن اول وثانی کو مخبون مسکن اور رکن
ثالث کو مطوی مسکن کہتے ہین اور تسکین بمعنی ساکن کردن من منتخب از لسبکم تسکین
منحصر وموقوف ہے وقوع خبن پر یا وقوع طے پر لہذا مرکب ہے اور تغیر عام ہے جہان کہین

میں متحرک متوالی جمع ہوں تسکین حرف وسط جائز ہے نزدیک اہل فارسی کی بلا لحاظ
لیکن اوس جگہ کہ کوئی امر مانع ہو مثل التباس اور ابطال نظام کے لیکن التباس
یعنے تسکین اوسط سے بحر بدل جاوے اور باعث اشتباہ ہو جیسے فعلات فاعلاتن
فعلات فاعلاتن رمل مشکول اس وزن پر یہ مصراع ہے ع بس ازانکہ من نامم
بچہ کار خواہی آمد ٭ اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہ وزن ہو جائیگا مفعول فاع لاتن
مفعول فاع لاتن اور یہ مضارع اخرب ہی اور اس وزن پر یہ مصراع ہے ع
سن خوب می شناسم پیران پارسا را ٭ لیکن ابطال نظام ارکان مثلاً کوئی قصیدہ
کہ بنی ہو اس وزن کی تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اور یہ وزن جزو مطوی
و مقطوع ہے اس مقام پر تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا شاعر نے التزام
کیا ہے باطل ہوگا بس ان دو صورتوں مین تسکین حرف اوسط نہین چاہیے
جیسا کہ فی الجملہ قاعدہ لغت فارسی کا یہ ہے کہ اکثر تغیرات سے تمام کو سب بیتون مین
ایک وزن پر اور نسق پر لاتے ہین اور مغایرت زحافات مین روا نہین رکھتے
بخلاف اہل عرب کے اسواسطے کہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کا متحمل نہین بسبب
خفت کے اور لغت عربی کا متحمل اختلافات کا ہی بجہت رزانت کے البتہ وزن
متحرک و ساکن کو جمع کرتے ہین ایک بحر مین مثلاً ایک جگہ الفاظ بر وزن فعلن متحرک العین
یا فعلاتن متحرک العین ہون اور ایک جگہ بر وزن فعلن مسکون العین یا فعلاتن
مسکون العین منقول مفعولن سے واقع ہون جیسے فعلن فعلن فعلن فعلن ایک
متحرک العین ایک مسکون العین یا فعلاتن مفعولن فعلاتن مفعولن تو غلطا انکا وہی
واجب کوئی مانع نہ ہو یعنی اختلاف بحر بن نہ پڑے اور اشتباہ واقع نہو کما قیل
اور علت اس تسکین حرف اوسط کی یہ ہی کہ اصول اوزان فارسی مین جو شمار کیے ہین عربی
انمین سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نہین بس توالی حرکات ثلثہ انمین اصلی نہین ہے
بلکہ تغیر کی جہت سے ہی مثلاً فاعلن مین جب الف ساقط ہوگا تین حرف متحرک
فعلن مین زحاف کی جہت سے جمع ہونگے نہ اصلی ۔

تنبیہ تسکین حرف اوسط توالی حرکات ثلثہ مین حکم مطرد ہے بقول محقق علیہ الرحمہ
الحق ایسا ہی کتب لغات و منظومات اہل فارس سے پایا جاتا ہے جیسے ہریان
حیوان دوران میلان جولان جریان طیران سیلان خفقان یرقان غلیان حیران
عطشان ہیجان فیضان یہ جملہ الفاظ دراصل بہ توالی حرکات ثلثہ ہین لیکن فارسی
مین بہ تسکین اوسط مستعمل ہین من برہان و بہار عجم گویا اہل فارس کی عادت اور
معمول یہی ہے — اور عربی مین بھی یہ قاعدہ پایا جاتا ہے یعنے جو کلمہ بروزن فعل
بضم فا و عین و لام مع التنوین کے ہو جیسے قفل و عضد و زبیر انمین تسکین حرف
اوسط بلاخلاف جائز ہے من فصول اکبری و شافیہ و رضی وغیرہ اسجگہ سے ظاہر
ہوتا ہے کہ تسکین بین الفریقین مشترک ہے — بات یہ ہے کہ فارسی مین کثیر بہت
عربی کے اور حکم کثرت پر کیا جاتا ہے معہذا تسکین زحافات فارسی مین محسوب ہے
بعض بیخبران علم نے اس مصراع مین سے سال تاریخش بہ زبر و بینہ شد زیب نظم
طور سینا بے کلیم اللہ و منبر بے انیس — مصنفہ جناب سید والد علام طاب ثراہ و حشرہ
مع الائمۃ المعصومین علیہم السلام — کلمہ زبر کہ بہ سکون بائے موحدہ نظم ہوا ہے
بحسب قاعدہ صحیح ہے اسپر ایراد کیا کہ بفتحتین ہونا چاہیے اعوذ باللہ من ظلام الجہل
(دفع دخل) بعض الفاظ مثل رمضان وغیرہ جو کلام اہل فارس مین بحرکات ہین
انکو از روے استعمال یو ہین ہونا چاہیے جسطور پر ہین اور قاعدہ مذکور مطرد ہے
نہ کلیہ فافہم ان زحافات سے اک تخنیق یا تجنیق ہے کہ رکن مفاعیلن و فعولن سے
مخصوص ہے بتعریفہ وتد مجموع کے پہلے حرف کے گرانے کو کہتے ہین جو سرے پر
رکن کے واقع ہو یعنی تمام اجزاے بیت سے اور یہ قایم مقام خرم ہے وہ عربی مین
صدر و مطلع سے مخصوص ہے اور یہ سب رکنون مین آسکتے ہی دوسری صورت
تخنیق کی یہ ہے کہ جب وتد صدر رکن مین واقع ہو جیسے مفاعیلن و فعولن مین سے
اور قبل اس وتد مفاعیلن کے اک حرف متحرک ہو کہ اس وتد کے حرف اول یعنی
میم سے ملے پس باجتماع متحرک ثلثہ میم کو کہ حرف اول وتد مذکور ہے ساکن کرین —

اور یہ اوسوقت مین ہوتا ہے کہ بحر ہزج مین اول رکن مین خرب لائین اور مفعول
بنا ئین تو مفعول مفاعیلن ہوگا پس نام مضموم کو میم مفاعلتن سے ملائین اور ساکن
کرین میم کو فتح دور کرکے پس مفعولم فاعلن ہوگا نقل کرینگے مفعولن مفعولن سے اور
اسیطرح اگر رکن اول مکفوف ہو مثلا مفاعیل مفاعیل سے مفاعیلم فاعیل کو نقل
کرین مفاعیلن مفعول سے جیساکہ اوزان رباعی مین ہوتا ہے بہرحال رکن دوم
کو تخنیق کھینچے اور اول مشابہ بہ سالم ہوگا لیکن یہ فرع جداگانہ مین داخل نہوگا
اسلیے کہ رکن اصلی سے رکن فرع جبکہ بعینہ حاصل ہو تو بمصداق تحصیل حاصل
اوسکو فرع کہنا لاحاصل ہے قطع نظر اسکے جسمین تخنیق واقع ہوئی ہے وہ دوسرا ہی
رکن ہے پہلا تو مکفوف ہی یا اخرب — اور تخنیق بمعنی گلو فشردن من صراح اور
اسکو بعض نے تجمیق بفتح تاے ثمناۃ و حاے حطی کہا ہے بمعنی تازیانہ و رسن
و چوب خرما زدن منہ اور رکن کو مخنق کہتے ہین بمعنی گلو فشردہ یا مجنق بمعنی تازیانہ زدہ

امثلہ

مفاعیلن سے مفعول بالضم لام مخنق مکفوف مفعولن مخنق فاعلن مخنق مقبوض فعلان بسکون العین از
مخنق مقصور فعلن بسکون العین مخنق محذوف مفعولان مخنق مسبغ فاعلان مخنق مقصور
مذال اور فعولن سے فع مخنق محذوف جسے باجتماع ثلم و حذف ابتر بھی کہتے ہین فعل
بہ سکون حرف دوم و تحریک اخر مخنق مقبوض فعلان بسکون العین مخنق مسبغ جسے
اثلم مسبغ بھی کہتے ہین —

قسم دوم زحافات فارسی سے کہ خاص ہاین عروض و ضرب سے

انمین سے چار زحاف رکن مفاعیلن سے مخصوص ہین چنانچہ آخر مفاعیلن کی بحذف
مرتین اگر دو نو سبب خفیف حذف کرین تو اوسکو جب کہتے ہین اور رکن متغیر کو مجبوب
اور جب بمعنی خصی کردن من منتخب اور مجبوب خصی کردہ شدہ — اور اگر اسی رکن مین
پہلے حذف لائین اور پھر قصر تو اسکو ہتم اور رکن متغیر کو اہتم کہتے ہین اور ہتم بمعنی
شکستن دندان از بن من صراح اور اہتم بمعنی از بن دندان شکستہ اور اسی رکن مین

جب تخنیق وجب جمع ہون تو اسکو بتر اور رکن کو ابتر کہتے ہین اسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہین لیکن وہ بتر اور سقا اور یہ بتر اور ہے یہ تینون مرکب ثنا سے موسوم ہین

تنبیہ میرے نزدیک اسکو بتر منجم کہنا چاہیے اور یہ فعولن مین بھی باجتماع ثلم وحذف واقع ہوتا ہے پس خاص ان دونون رکنون مین یعنے فاعلاتن وفعولن مین یہ بتر مجوزہ اہل فارس ہے اور خاص رکن فاعلاتن مین باجتماع حذف وقطع مصطلح اہل عرب ہے پس یہ ایک اعتبار سے عربی اور ایک اعتبار سے فارسی ٹھہرا اور اگر رکن مفاعیلن مین ہتم وتخنیق جمع ہون یعنی خرم حذف وقصر اور سکون زلل بازال اور رکن متغیرہ کو ازل کہتے ہین اور زلل بمعنی گوشت شدن ران من منتخب اور ازل بمعنی ناقص سرین کیونکہ کتاب والمراۃ زلاء زنے راگویند کہ بر ران ہا سے ہیمہ زیر ہیچ گوشت نہ دارد وحروف زیرین این جزو محذوف است آنرا بآن غرزنے نیمہ زیر تشبیہ کردند اور یہ زحاف مرکب ثلاثی موسوم ہے —

امثلہ مع بدل

مفاعیلن سے مفاعیلن مجبوب فعل سے اور مفعل سکون العین اہتم فعول سکون اللام اور فا ابتر فع سے منقول ہوگا اور فاع سکون العین ازل بدون نقل حاصل ہوگا ان چارون زحاف سے رباعی مخصوص ہے لیکن یہ چارون رباعی سے مخصوص نہین غزل وغیرہ کی بھی عروض وضرب مین آسکتے ہین البتہ رباعی کے عروض وضرب مین سوا ان زحافون کے اور کوئی نہین آتا —

تنبیہ واضح ہو کہ رکن فعولن سے بھی باجتماع ثلم وحذف یا باجتماع تخنیق وحذف فع حاصل ہوتا ہے فا سے اور اسجگہ بھی اجتماع ثلم وحذف کو ابتر کہتے ہین وجہ یہ ہے کہ حذف کو فارسی مین عموماً لاتے ہین باینہمہ اگر اسکو مخنق محذوف کہین تو یہ قیاس سے نزدیک تر ہے — اور ان زحافات سے ایک حذذ ہے کہ فارسی مین رکن مستفعلن وفاعلن سے مخصوص ہے اور عربی مین بحر کامل سے

خاص ستقات معنی اسکے وہی ہین جو زحافات مختصہ عرب کی ذیل مین بیان ہو چکے ہین

تعریف

گرانا اوس وتد مجموع کا جو آخر رکن مین ہو پس فارسی مین کوئی رکن ایسا نہین ہے سوا مستفعلن و فاعلن کے الحاصل مستفعلن سے مستف منقول ہوگا فعلن سے اور فاعلن سے فاع منقول ہوگا فع سے دونو کو احذ کہینگے۔

تنبیہ مؤلف مستہام کے نزدیک اسکو حذذ مجم اور احذ مجم کہنا چاہیئے۔ اور انہین زحافات سے دو زحافت جدع یا جذع اور نحر رکن مفعولات سے مخصوص ہین اگر مفعولات مین وقت لائین اور اول کے دونو سبب متوالی سے بھی گرائین تو اسکو جدع یا جذع اور رکن کو مجدوع یا مجذوع کہتے ہین اور اگر مفعولات کے دونو سبب متوالی گرا کر بجاے وقف کسف لائین تو اسکو نحر اور رکن کو منحور کہتے ہین

مثالین مع بدل

پس مفعولات سے لات مجدوع ہوکر فاع سے اور لا منحور ہوکر فع سے منقول ہوگا

معانی

جدع بدال حطلہ بالفتح بمعنی بینی وگوش ولب ودست بریدن من صراح وجذع بذال معجمہ بفتحتین انچہ بہ سال دوئم مجدوع بینی وگوش ولب ودست بریدہ مجذوع دو شتر در یک رسن بستہ اور نحر شتر کشتن و بریدن سینہ و بر سینہ زدن من منتخب اور منحور کشتہ یعنی نحر کردہ شدہ۔ اور انہین زحافات سے دو زحاف سلخ و طمس مجم رکن فاع لاتن منفصل سے مخصوص ہین۔ دونو سبب اور عین کی حرکت گرانے کو سلخ اور رکن کو مسلوخ کہتے ہین۔ اور دونو سبب اور عین گرانے کو طمس مجم اور رکن کو مطموس مجم کہتے ہین۔

امثلہ

پس فاع لاتن مسلوخ ہوکر فاع مسکون العین باقی رہتا ہے بدون نقل اور فا مطموس ہوکر فع سے منقول ہوتا ہے۔

معانی

سلخ بالفتح پوست کشیدن من منتخب مسلوخ پوست کشیده شده طمس ناپدید کردن و دور شدن شه مطموس ناپدید کرده –

تنبیہ اس طمس مین لفظ سبجم جسنے بڑہا دیا ہی واسطے تفریق علم کے نہ اس معنی کرکے کہ عربی مین بھی کوئی طمس ہے بلکہ اس نظر سے کہ یہ زحاف درحقیقت عروضیان عجم کا ایجاد ہے اور دوسرا طمس جسکا ذکر آگے آئیگا وہ امام محقق علیہ الرحمہ کا ہے۔ اور انھین زحافات سے دو زحاف جحف و ربع رکن فاعلاتن متصل سے مخصوص ہین – اگر فاعلاتن مین اول خبن لائین اور پھر فعلاتن سے فاصلہ گرا دین تو اسکو جحف اور رکن کو مجحوف کہتے ہین اور اگر فاعلاتن مین خبن اور بتر (یعنے حذف و قطع مجتمع ہون تو اسکو ربع اور رکن کو مربوع کہتے ہین

امثلہ

پس فاعلاتن سے تن مجحوف ہوکر فع سے نقل ہوگا اور فعل مکسور العین مربوع ہوکر باقی رہیگا اور کسرہ عین کا فتحہ کے سات نہ بدلا جائیگا تاکہ التباس نہو فعل مفتوح العین سے جو فاعلن سے حاصل ہوتا ہے –

معانی

جحف بالفتح جیم و حاء حطی سیلے باشد کہ ہرچہ در پیش او آید ببرد و بنابرآن گویند سیل جحاف کا فی المعجم چونکہ اس زحاف کی جہت سے اکثر حروف اس رکن کے ساقط ہوگئے اسیلئے اوسکا جحف نام رکھا اور مجحوف کو اسی سے لیا ہی یا بمعنی ناقص کردہ شدہ کیونکہ جحف کے معنی نقصان کردن کبھی آئے ہین من منتخب ربع بالفتح چہار یک غنیمت ستدن یعنے ربع مال گرفتن – و بضم و فتح با شتر بچہ کہ در بہار زاید و بالضم چہار یک از چیزے – و بضمتین نیز ہمین معنی من منتخب چونکہ فاعلاتن سے بہ قطع و حذف تین چار حرف باقی رہے یعنی فاعل جب ان چار حرفون سے الف اوسپہ خبن ساقط کیا تو اوسکے اوپر ربع مال لینے کی تعریف کی اور مربوع تربیع مال

اور یہ بھی مرکب ثلاثی ملقب ہے۔
اور انہیں زحافات سے تین زحاف عرج طمس ورس ہیں جنکا بہ آسانی سمجھنا
اک مقدمہ پر موقوف ہے جو مشتمل اور فواید پر بھی ہے۔

مقدمہ حکم اواخر اشعار فارسی مین

اواخر اشعار فارسی مین ایک حرف ساکن یا دو حرف ساکن کا جمع ہونا مقام
مصرعون مین اور خلط ان دونون کا یکدگر رواہے ایک بیت مین (جیسے
یہ شعر سلیم کا ؎ خاک از بسکہ رفتم از دل شد ✦ بچہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب
وزن بحر خفیف مخبون مشعث و محذوف مسبغ عروض فعلان مسکون العین اور
ضرب فعلان سکون العین ہے) بشرطیکہ کوئی مانع نہو۔ پس مانع اول
واقع ہونا دو ساکنون کا ایسے وزن مین جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین
درازی اوس سے زیادہ ممکن نہو۔ یعنے وزن تام ہو۔ جیسے بحر ہزج سے
مفاعیلن آٹھ بار یا بحر مضارع سے مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دو بار
جیسے جدید فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دو بار کہ یہ سب وزن تام ہین وقس علی ہذا جو وزن
تام ہو) پس ان اوزان مین الحاق ساکن دوم کا اخر مصراع مین خارج کرتا ہے
وزن کو دائرہ سے اور یہ جائز نہین (یعنے وقوع تسبیغ و اذالہ و ترفیل و تسمیم
جائز نہین) لیکن اشعار متاخرین مین الحاق ساکن دوم کا اخر مصراع مین کثرت
سے پایا جاتا ہے) جیسے یہ شعر سلیم کا ؎ تماشائی تو بخود کرد ہر کس را کہ می بینم
نشستہ ہر کہ در بزم تو جا لیش بشتر خالی است ✦ اور یہ من قبیل عیوب ہی اور بعضے
جب اخر مصراع مین دو حرف ساکن دیکھتے ہین مانند الف و نون کے جانتے ہین
کہ تسبیغ ہے یا اذال اور یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف و نون بمقام یک حرف ہی
بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا جیساکہ الف و
نون یا امثال الف و نون جب شعر کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کئے جاتے ہین مثلاً سعیان نہان زمین نگین جنون زبون بروزن فعل

محسوب ہوتے ہین - اور یہ بہی واضح رہے کہ مربع وزن تام مین داخل ہوگا اوس بحر کا کہ جسکا وزن تام مثمن ہوگا اسواسطے کہ دونو مصرع مربع کی درحقیقت اک مصراع مثمن ہین اوس بحر کے کہ جسکا وزن تام مثمن ہے اور اسیطرح مثلث وزن تام ہوگا اوس بحر کا کہ جسکا وزن تام مسدس ہے اور یہ عربی مین ہوتا ہے فارسی مین مثلث متروک ہے - لیکن جب یہ بحور مزاحف ہون تو تسبیغ و اذالہ لا سکتے ہین کسواسطے کہ اس صورت مین وزن دائرے سے خارج نہوگا بجہت کمی حروف کے کہ جو مزاحف ہونے سے کم ہوگئے ہونگے اصل حروف سے مثلاً مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن دو بار[۲] اس وزن مین چالیس حروف ہین اور یہ دراصل مفاعیلن آٹھ بار ہے پس اس وزن صحیح کے چھپن حرف ہین - اور اسیطرح حروف ہر وزن مصراع مزاحف کے اوسکے وزن صحیح کے حروف سے کم ہونگے پس اس صورت مین ایک حرف یا دو حرف کی زیادتی سے بیت یا مصراع دائرہ سے خارج نہوگا اور تسبیغ و اذالہ و ترفیل و تجمیم کا لانا جائز ہوگا - لیکن مانع دیگر خلط قافیہ ہے (یعنے مطلعہاے غزل و قصائد مین اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین - (یعنے دونو مصرعون مین قافیہ ہوتے ہین) پس انہین قافئے برابر چاہیئے ہین عروض و ضرب مین ایک جگہہ سالم اور ایک جگہہ مسبغ یا مذال وغیرہ نہین چاہیئے (یعنے اگر مصراع اول مین قافیہ اگر ہو تو مصراع دیگر مین قافیہ دگر ہونا چاہیئے نہ کار و بار - اور سوا مطلعون کے اور اشعار قصائد و غزل کے عروض مین خلط ہوسکتا ہے بشرطیکہ قافیہ تبدیل ہو جائے جیسے خاتمہاے ترجیع مین (یعنے بندہاے ترجیع مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے اک بیت مکرر بقافیہ مختلف ہوتی ہے جیسے نظم مراثی پس اگر ایک غزل کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر دگر کے ہو اور دوسرے غزل کے قافیہ مین دو ساکن مثل کار و بار کے واقع ہون تو کچھ مضایقہ نہین لیکن ہر غزل ترجیع کر ایک

وزن مین ہونا چاہیئے۔ الحاصل اختلاف اواخر مصاریع بہ تعدد حروف ساکن مقتضی اختلاف وزن کا نہین ہوتا جیسا کہ کہا گیا جب یہ قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب اواخر مصاریع مین دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر سالم یا جزو اخیر رکن آخر سالم ہوگا جیسے فاعلاتن و مستفعلن یا فعلاتن و مستفعلن پس ساکن دوم انمین بیشک تسبیغ یا اذالت پر حمل کیا جائیگا۔ اور معلوم ہو کہ ارکان اصول مین کوئی ایسا رکن نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون سوا مفعولات کے حالت وقف مین آخر شعر مین سو یہ بھی اصلی نہ ٹھہرا) لیکن اگر رکن عروض و ضرب کی جزو اخیر مین تغیر بہ نقصان ہوا ہو جیسے مفعولات موقوف یا فاعلات مقصور اسمین تسبیغ و اذالت نہ تصور کرنا چاہیے اسواسطے کہ بعد تغیر بالنقصان کے تغیر بہ زیادت شنیع و معیوب ہے پس اسی جہت سے سوا اون تغیرات کے (یعنے ورا تسبیغ و اذالت و ترفیل و تتمیم کے) تغیرات دیگر کی احتیاج ہوئی اور وہ تغیرات دیگر عرج طمس درس ہین اور ان علت اختصاص لغات فارسی کی ساتھ ان تغیرات کے یہ ہے کہ وقوع دو ساکنو کا باواخر مصاریع لغت تازی مین ہر مقام پہ جائز نہین (یعنے جس رکن آخر کے آخر مین تغیر بالنقصان ہوا ہو زیادت جائز نہین) اور جہان کہین جائز ہے علت اسکی مقرر ہوئی ہے بشرایط (یعنے رکن آخر سالم ہو یا جزو اخیر رکن آخر سالم ہو) مگر لغت فارسی مین سب جگہ جائز ہے بغیر شرایط مذکور پس احتیاج ان تین زحافون کی مسلم ہوئی۔ پس عرج و طمس کہ رکن مستفعلن و فاعلاتن و فاعلن کے سوا اور کسی رکن مین نہین پائے جاتے لہذا انکو انہین رکنون کے ساتھ مخصوص کہنا چاہیے۔ لیکن عرج تعریفہ۔

ساکن کرنا دوسرے حرف متحرک وتد مجموع کا تاکہ وتد مجموع مین ایک متحرک اور دو ساکن جمع ہو جائین آخر رکن مین پس لام مستفعلن اور لام فعلا مخبون محذوف اور لام فعلن مخبون کے ساکن کرنے کو عرج کہتے ہین اور ارکان متغیرہ کو اعرج

امثلہ مع بدل

پس مستفعلن سے مستفعلن بہ سکون لام اعرج ہو کر نقل ہوگا مفعولان سے اور احتیاج مقطوع مذال کہنے کے یا مقطوع مسبغ کہنے کی نہ رہیگی (مذال اس جہت سے کہ اصل میں وتد مجموع آخر مستفعلان میں ہے اور مسبغ اس لحاظ سے کہ بالفعل حالت وقوع میں بعد قطع کے سبب خفیف آخر مستفعل میں) کیونکہ ایک ہی مقام پر نقصان و زیادت کا اجتماع شنیع و معیوب ہے۔

اور فاعلاتن سے فعلا مخبون و محذوف بہ سکون لام اعرج ہو کر فعول سے نقل ہوگا اور احتیاج مربوع مذال کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ نقصان و زیادت ایک ہی جگہ پر معیوب ہے

اور فاعلن سے فعلن مخبون بہ سکون لام اعرج ہو کر فعول سے نقل ہوگا اور احتیاج مخلع مذال کہنے کی نہ رہیگی۔ لیکن طمس (تعریفہ) وتد مجموع سے دو متحرک حرفوں کا گرانا دو نو حرکتوں سمیت۔ اور باقی رکھنا ایک حرف ساکن کا آخر رکن سے پس مستفعلن کے عین و لام گرانے کو ساتھ اونکی دونو حرکتوں کے اور نون ساکن کے باقی رکھنے کو آخر رکن میں طمس کہتے ہیں اور اسیطرح فاعلا محذوف کے عین و لام گرانے کو اونکی دونو حرکتوں کے ساتھ اور الف ساکن کے باقی رکھنے کو آخر رکن میں طمس کہتے ہیں اور اسیطرح فاعلن کے عین و لام گرانے کو ساتھ اونکی دونو حرکتوں کے اور نون ساکن کے باقی رکھنے کو آخر رکن میں طمس کہتے ہیں۔

امثلہ مع بدل

پس مستفعلن سے مستفن بہ اسقاط عین و لام مع حرکات مطموس ہو کر فعلان سے منقول ہوگا اور احتیاج مسبغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ نقصان کے بعد زیادت معیوب ہے

اور فاعلاتن سے فاعلا محذوف بہ اسقاط عین و لام مع حرکات مطموس ہو کر فاع سے منقول ہوگا اور احتیاج مجحوف مسبغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ ایک ہی رکن میں زیادت باسباغ اور نقصان بہ جحف معیوب ہے۔

اور فاعلن بہ اسقاط عین و لام مع حرکات مطموس ہو کر فاع سے منقول ہوگا اور
حاجت اعذ ندال کہنے کی نہ رہیگی اوسی جہت سے کہ کمی و بیشی کا ایک جگہ ہونا معیوب ہے

معنی

عرج بفتحتین لنگ شدن من منتخب اعرج لنگ شدہ طمس اسکی معنی وہی ہین جو اوپر گذرے

پس زحاف درس کہ رکن فاعلاتن سے مخصوص ہے (تعریفہ) گرانا دو حرکتون کا
اور ایک حرف اول وتد مجموع کا اور باقی رکھنا دو ساکن حرفون کا بقیہ وتد مجموع سے
یعنے جبکہ فعلاتن مشروط الخبن محذوف ہو کر فعلا رہے تو اس فعلا کا عین گرا دیا جائے
اور لام ساکن کیا جائے پس فلا بہ اجتماع ساکنین باقی رہیگا نقل ہوگا فاع سے
اور احتیاج مخبون و محذوف وسطہ بس و سبغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ ایک ہی رکن
مین زیادت باسبغ اور نقصان بخبن و حذف معیوب ہے۔ ایسے رکن کو مدروس
کہتے ہین ۔ (معنی) درس بالفتح کہنہ شدن من صراح و بالکسر دم شتر من منتخب
مدروس کہنہ شدہ ۔

فاعلاتن مشروط الخبن کی توجیہ

وہ فاعلاتن کہ جسمین خبن کا لانا لازم و مشروط ہے مثل بحر خفیف و مجتث وغیرہ
کے بر بنائے استخراج بحور مذکورہ از راہ حقہ فارسیہ ہے و صدا اور استقلالا
جسکا ذکر بالتفصیل مبحث بحور مین آئیگا پس جو فعلاتن مشروط الخبن ان بحور
وغیرہ مین ہے جب اوسمین حذف لائین فعلا رہیگا اب اس مخبون و محذوف
سے گرانا دو حرکتون کا اور ایک حرف کا وتد مجموع سے اور دو ساکنون کا باقی
رکھنا اسیکا درس نام ہے ۔ ہر چند کہ فاع بحذف و طمس رکن فاعلاتن سے
بن سکتا ہے جو قبل ابھی مذکور ہوا لیکن وہ اس جگہ نہین بن سکتا اس جہت سے
کہ اس فعلاتن مین خبن مشروط ہے اور اوس فاعلاتن مین خبن مشروط نہین اگر
اگر کوئی کہے کہ درس کے ماننے کی کیا ضرورت ہے اسلیے کہ فاع بہ خبن و حذف و طمس
حاصل ہو سکتا ہے تو ہم کہینگے کہ یہ حاصل ہونا صحیح نہین (اس جہت سے کہ جب فاعلاتن

الف بہ خبن ساقط کیا فعلاتن رہا پھر تن بحذف حذف کیا فعلا رہا پھر طمس لائے
عین ولام اپنے دونو حرکتون سمیت گرگئے فا رہا نقل ہوا فع سے بعدہ بزیادت
الف فاع ہوا اگر اس زیادت کو تسبیغ کہیں تو دو قباحتیں لازم آئینگی ایک یہ کہ
جزو آخر رکن سالم نہ تھا حالانکہ یہ تسبیغ میں مشروط ہے۔ دوسری قباحت یہ کہ
جس جگہ خبن پایا گیا تھا اوسی جگہ الف تسبیغ زیادہ کیا گیا پس تغیر نقصان و زیادت
ایک مقام پر جمع ہوگئی پس اوس خبن کے لانے کا فایدہ جو بالنقصان تھا
بزیادت الف برطرف ہوگیا حالانکہ یہ قبیح و شنیع ہے لہذا وزن کے ماننے کی
ضرورت ہوئی اور یہ مرکب ثلاثی موسوم ہے۔
تنبیہ انصاف کی آنکھوں سے دیکھو تو (فاع) جسے محقق علیہ الرحمہ نے وزن کہا ہے
خبون محذوف مطموس مسبغ ہے کیونکہ واسطے کہ فاعلاتن مخبون ہوکر فعلاتن اور
فعلاتن محذوف ہوکر فعلا اور فعلا مطموس ہوکر باسقاط عین ولام فا رہ کر فع سے
منقول ہوکر بتسبیغ فاع ہو سکتا ہے لیکن اس جہت سے کہ اس حالت میں
ایک ہی رکن میں ایک ہی مقام پر کمی و بیشی ماننی پڑیگی اور فایدہ کمی و بیشی کا مختل
ہوگا اور یہ معیوب ہے لہذا اک نیا زحاف ماننا پڑا (یعنے فعلا مخبون و محذوف کے
سقوط عین و سکون لام کے قائل ہوے۔ از آنجاکہ بیان تشعیث میں محقق علیہ الرحمہ
نے مذہب خلیل پر ایراد کیا ہے کہ اسکی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی کسی اور رکن میں
لہذا اسکے ماننے میں تامل ہے) حالانکہ زحاف بھی اوسی قسم کا ہے کہ اسکی نظیر بھی
کسی اور رکن میں نہیں پائی جاتی بلکہ اسیطرح کا زحاف سلخ بھی ہے کہ جسکی نظیر
کسی اور رکن میں نہیں پائی جاتی۔ پس وہی ایراد یہاں بھی وارد ہوتا ہے۔
اور محقق علیہ الرحمہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مدروس کو مدروس ہی کہنا چاہئے
ہماری مراد یہ نہیں کہ مدروس کو مدروس نہیں کہنا چاہیے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے
کہ جسطرح فاعلاتن میں وزن اک ایسا نیا تغیر ہے جو اور کسی رکن میں نہیں پایا جاتا
اوسی طرح فاعلاتن میں تشعیث بھی اک ایسا نیا تغیر ہے جو اور کسی رکن میں نہیں پایا جاتا پس خلیل ہی کا صحیح نکلا

سوال اس رو کے رفع کرنے مین عرج وطمس کو کیون پیش نہین کیا ۔ حالانکہ وہ دونو بھی اسی قسم کے نئے زحاف ہین (یعنے مفعولان) جیسے محقق نے عرج کہا ہے مقطوع مسبغ ہے کسواسطے کہ مستفعلن مقطوع ہوکر مفعولن اور مفعولن مسبغ مفعولان ہوسکتا ہے مگر اس صورت مین اجتماع نقصان وزیادت کا اخر رکن مین ایک ہی مقام پر ہوگا اور فائدہ کمی وبیشی کا برطرف ہوگا اور یہ معیوب ہے لہذا اک نئے زحاف کے ماننے کی ضرورت ہوئی (یعنی تسکین لام مستفعلن کے قائل ہوے) اسیطرح فعلات جیسے محقق نے مطموس کہا ہے اسکو احذ مسبغ کہسکتے ہین کیونکہ مستفعلن احذ ہوکر فعلن اور فعلن مسبغ ہوکر فعلان ہوسکتا ہے لیکن یہان بھی اوسی تحفظ عیب کے باعث سے اک نئے زحاف کے ماننے کی ضرورت ہوئی (یعنی سقوط عین ولام کا قائل ہونا پڑا ۔

جواب ان دونو کے نئے ہونے مین تو کوئی شک نہین اور نہ اس بات مین کچھ کلام ہوسکتا ہے کہ یہ دونو زحاف اوسی قسم سے نہین ہین کیونکہ انمین سقوط حروف وحرکات ہے لیکن دلیل محقق کی رد مذہب خلیل مین نہ پایا جاتا نظیر تھا کسی اور رکن مین) پس اس بات کا رد ان زحافون سے نہین ہوسکتا اسلیئے کہ ان دونو زحافون کے نظائر اور رکنون مین بھی پائے جاتے ہین (یعنی سوا مستفعلن کے فاعلاتن وفاعلن مین بھی وہی ضرورت جو عرج وطمس کے نام رکھنے کا باعث ہوئی ہے پائی جاتی ہے البتہ درس اوس رد کے رد کرنے کیلئے پیش ہوسکتا تھا سو پیش کیا گیا اس جہت سے کہ اوسکی نظیر سوا فاعلاتن کے اور کسی رکن مین نہین پائی جاتی اور وہی کافی ہے فافہم ۔

فصل آخر زحافات

معاقبہ لغت مین تعاقب ۔ اون دو شخصون کے ساتھ وقت سے لیا ہے جو سفر مین ایک مرکب پر باری باری سوار ہوتے ہین شریک ہون جب ایک شخص اوترے تو دوسرا سوار ہو اور جو چیز بعد اک چیز کے آئے تو معاقبت مین وہی بعد کی چیز سمجھی جائیگی کذا فی الجمع

اور اصطلاح مین یہ ہو کہ شعر مین جب دو ساکن دو سبب خفیف متوالی مین اور مین
جمع ہون او ہمین ان دو صورتون کا جائز رکھنا (یعنے اول ثابت رکھنا اون دونو
ساکنون کا معاً از روے جواز ثانی سقوط احدہما لا بعینہ جوازاً و البقاسے احدہما
لا بعینہ وجوباً و لزوماً لیکن اول جیسے مستفعلن مین سین و فا کا باقی اور ثابت
رکھنا جوازاً لیکن ثانی سقوط احدہما لا بعینہ جوازاً و البقاسے احدہما لا بعینہ
وجوباً و لزوماً + ایک رکن مین + یا دو رکنو مین + لیکن ایک رکن مین بہ خبن
یا بہ طے۔ اور بہ قبض یا بکف مثلاً مستفعلن و مفاعیلن ہر ایک مین از روے
وضع۔ یعنے ارکان اصلی نا متغیر ہیں) جائز ہے کہ مستفعلن سے خواہ ساکن اول
(یعنے سین کو بخبن گرائین اور مستفعلن کو مفاعلن سے نقل پڑھین خواہ ساکن دوم
یعنے (فا کو بہ طی گرائین اور مستفعلن کو مفتعلن سے نقل پڑھین) اور اسیطرح
مفاعیلن کو خواہ باسقاط ساکن اول (یعنے یا گرا کر بہ عمل قبض مفاعلن پڑھین
خواہ باسقاط ساکن دوم یعنے (نون) بہ علت گرا کر مفاعیل پڑھین لیکن سقوط
دونون ساکنون کا معاً جائز نہین ہے کہ متعلن و مفاعل پڑھین کس اسلیے کہ
اس صورت مین رکن اول متجر بہ فاصلہ کبری ہو جائیگا اور ثانی بآمیزش رکن
مابعد متجر بفاصلہ کبری ہو جائیگا جیسے مفاعل مفاعل حالانکہ یہ نا جائز ہے نزدیک
عروضیان فارس کے کیونکہ اونکے یہان فاصلہ کبری و صغری اور سبب ثقیل
اصول شعر سے نہین ہے اور عربی مین اگرچہ اصول شعر سے ہو لیکن ثقیل جائز ہے
یا ازروے زحافات ساتھ اضمار و عصب کے رکن متفاعلن و مفاعلتن مین (یعنے جب
رکن اول مین تا ساکن ہو بہ اضمار اور رکن ثانی مین لام ساکن ہو بہ عصب تو دونو
رکنو مین دو سبب پا در پا جمع ہونگے اور یہ دونو ساکن بھی اسیطرح پر رکن اول مین بہ خبن
یا بہ طے اور رکن ثانی مین بہ قبض یا بہ کف ساقط ہونگے دو نہ بجہت جمع ہونے فاصلہ کبری کے
کے نفس رکن مین یا بہ آمیزش رکن مابعد کی قلت۔ اور سقوط احدہما لا بعینہ جوازاً دو
رکنون مین بجہت متصل ہونے دو رکنون کے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن مین یا دونو ساکنون

دونو رکنون مین سالم رکہین جسطور پر کہ ہین یا یہ کہ نون سبب اول کو ساقط کرین
کہ یہ ساکن اول ہے جیسے فاعلات فاعلاتن یا یہ کہ الف سبب ثانی کو ساقط
کرین کہ یہ ساکن ثانی ہے جیسے فاعلاتن فعلاتن یہ تینون صورتین معاقبہ کی ہین لیکن
جائز نہین کہ دونو ساکنون کو گرادین معاً جیسے فاعلات فعلاتن کیونکہ یہ منجر بفاصلہ
کبری ہوجائیگا صدر بالفتح اور اصطلاح مین جو رکن کہ معاقبہ مین مجزون ہو دو
رکنون مین جیسے فاعلاتن فعلاتن اسکو صدر کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط صدر رکن
سے ہوا ہی عجز بالفتح و بہرسہ حرکت بمعنی ناتوانی اور اصطلاح مین جو رکن کہ معاقبہ مین
مکفوف ہو دو رکنون مین جیسے فاعلات فاعلاتن اسکو عجز کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط آخر
رکن سے ہوا ہے — طرفین دو طرف اصطلاح مین جو رکن کہ معاقبہ مین مشکول ہو
تین رکنون مین جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن اسکو طرفین یا طرفان کہتے ہین اسلیے
کہ دونو طرف رکن کے تغیر واقع ہوا ہے — بری بمعنی پاک برارت سے من غیاث — اصطلاح مین
وہ رکن کہ معاقبہ مین سالم رہی باوجود جواز معاقبہ اور دونو حرف ساکن معاقبت کی برقرار
رہین اور کسی کو ساقط نکرین اوسکو بری کہتے ہین کما قال المحقق لیکن محمد بن قیس نے
کتاب المعجم مین اسکے برخلاف لکھا ہی یعنے ہرگاہ ایک حرف ساکن ساقط ہو معاقبت
مین لیں وہ حرف کہ پیچھے اوس حرف کے ہو اوسکو صدر کہتے ہین اور ہرگاہ ایک حرف
ساکن گرے معاقبت مین لیں وہ حرف کہ قبل اوسکے ہو اوسکو عجز کہتے ہین اور ہرگاہ دو حرف
ساکن ایک رکن سے گرین معاقبت مین لیں وہ دو حرف کہ دونو طرف اوس رکن کے ہوین
اونکو طرفان کہتے ہین اور یہ مسئلہ بخوبی ذہن نشین ہوتا ہی پس کہتے ہین ہم کہ فاعلات فاعلاتن
صدر ہی اسواسطے کہ نون فاعلاتن اول سے ساقط ہوا ہی بمعاقبت الف فاعلاتن کہ پیچھے
اوسکے ہے اور فاعلاتن فعلاتن عجز ہی اسواسطے کہ فاعلاتن دوم سے الف ساقط ہوا بمعاقبت
نون فاعلاتن کہ قبل اوسکے ہی اور فاعلاتن فعلات فاعلاتن طرفان ہی اسواسطے کہ اس درمیانی
فاعلاتن سے الف و نون ساقط ہوے ہین بمعاقبت نون فاعلاتن اول والف فاعلاتن آخر
تنبیہ محقق علام نے بموجب سکاکی صاحب مفتاح اور موافق زمخشری صاحب قسطاس کے اعتبار

اجزاے رکن کا کیا ہی کما مر اور صاحب العجم نے اعتبار قبلیت و بعدیت رکن کیا ہی لیکن جو رکن پہلے ہو
اور اوسمین سے ایک حرف معاقبت حرف دیگر کہ وہ رکن دوم مین ہوگی پس پہلا رکن کہ آگے صدر
مین ہے اوسی اعتبار سے اسی صدر کہنا چاہیے اور جو رکن کہ بعد ہو رکن اول سے وہ مقام عجز مین ہی پس اوس رکن
جو حرف معاقبت حرف دیگر کا اول رکن مین ہوگی اوسے عجز کہنا چاہیے فافہم فائدہ معاقبہ
نو بحر وننمین آتا ہی رمل رجز منسرح خفیف مجتث طویل مدید کامل وافر مین لیکن اکثر بین مین بطور اظہار
و عصب بصاد مہملہ ۔ مراقبہ اس اسم کو مراقبت کرا کی نفی سے لیا ہی جب ایک شریک مین قریب
ہوتا ہی رقیب اوسکا شریک سے برابر ہوتا ہی اور جب ایک شریک بھی برابر ہوتا ہی ترتیب اوسکا نظر
مین فرد ہوتا ہی کذا فی العجم اور معنی لغوی اسکی باہم یکدیگر نگہبانی کرنا ست منتخب اور اصطلاح مین جب کہ دو ساکن
دو سبب خفیف متوالی مین جمع ہون پس ثابت رکھنا اون دونون کا معًا نا جائز اور سقوط بھی دونون کا
معًا نا جائز بلکہ سقوط احدہما لا بعینہ لازم ۔ پس مفاعیلن جب اول بحر مضارع مین واقع ہوتا
ہے کف یا خرب لانا لازم ہے جیسے مفاعیل و مفعول اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین واقع ہو
جیسا کہ ہی خبن یا طی لانا لازم ہی جیسے فعولات یا فاعلات منقول معولات اور مفعلات سے چنانچہ
بحر مضارع دائرہ سے مکفوف نکلی ہی اور بحر مقتضب دائرہ سے مطوی نکلی ہی اور یہ استخراج دائرہ عرب حقہ شد
جہت لزوم ہی فائدہ ۔ مراقبہ آٹھ بحر وننمین آتا ہی اوائل بحر مضارع و مقتضب مین اور مشاکل و
قریب جدید مین لازم ہی اور سریع و منسرح مین غالب اور خفیف مین جائز کذا فی شرح خزرجیہ
مکالفہ باہم گرفتار گرفتن من منتخب اور مشتق کشف سے ہی اسکو غلام مصطفے مشہور بہ نقشبند مولف
شرح خزرجیہ نے لکھا ہی اور اصطلاح مین عبارت ہی جائز رکھنا تین حال کا اون دو ساکنون مین کہ دو
متوالی مین ہون اول سقوط ہر دو ساکن دو سبب خفیف متوالی معًا ثانی ابقا ہر دو ساکن
دو سبب متوالی معًا ثالث سقوط احدہما لا بعینہ ۔ مثال اول اجتماع خبن و طی جسے خبل بھی
کہتے ہین رکن مفعولات و مستفعلن مین پس فعلات و فعلتن باقی رہیگا منقول معلات و
متعلن سے پس رکن اول متحرک بفاصلہ صغری اور رکن ثانی متحرک بفاصلہ کبری ہوگا لیکن بہت سے
کہ فاصلہ صغری اصل عربی سے ہی اور فاصلہ کبری قریب بہ اصول نہیں باوجود تسلیم ثقل
یہ دونو عروضیان عرب کے نزدیک جائز ہین البتہ پانچ متحرک کا جمع ہونا کہ اثقل ہی نزدیک اہل عرب بھی جائز نہین

فصل کل تعداد اصول و فروع کے بیان مین

واضح ہو کہ کل ارکان اصول و فروع ایک سو چھپن ہین ۱۵۶ انمین دس ۱۰ ارکان اصول
ہین جنمین سات اصول ارکان فارسی کے داخل ہین اور ایک سو چھیالیس ۱۴۶ فروع ارکان
کے اور ان فروع ارکان مین چھپن ۵۶ فروع زحافات مفردہ ہین - اور اٹھائیس فروع
زحافات مرکبہ ملقبہ ہین - اور باسٹھ فروع زحافات مرکب غیر ملقب ہین جنکے لیے
اور ان تینون قسمون مین ایک سو چھتیس فروع زحافات عامہ ہین - اور فروع زحافات مختص
صدر و مطلع نو ہین - اور جو فروع زحافات خاص ہین عروض و ضرب سے ایک سَو
ہین اور یہ سب اصول و فروع یا عروض عرب کے ہین یا عروض فارسی کے پس عربی کے
اصول ارکان وہی دس ہین اور فروع عربی کے ایک سو ایک ہین جس مین فروع
زحافات عامہ چوبیس ۲۴ ہین اور فروع زحافات مختصہ صدر و مطلع نو ہین - اور وہ فروع
کہ خاص ہین عروض و ضرب سے اڑسٹھ ہین لیکن اصول ارکان فارسی سات ہین اور فروع فارسی تینتالیس ہین جنمین
فروع زحافات عامہ بارہ ہین اور فروع زحافات مختصہ صدر و مطلع سے کوئی
فروع نہین ہوا ان خاص عروض و ضرب کے فروع اکتیس ۳۱ ہین پس اصول و فروع
عربی ایک سو گیارہ ٹھہرے اور اصول و فروع فارسی پچاس ٹھہرے اس حساب سے
اصول و فروع ایک سو اکسٹھ ہونگے لیکن ازبسکہ اصول سبعہ فارسی اصول عشرہ
عربی مین داخل ہین پس انکا علحدہ شمار کرنا عبث ہوا ور جبکہ یہ تعداد مذکورہ بالا مین
شامل ہین تو وہی تعداد ایک سو چھپن کی برقرار رہیگی اب ہم اس تعداد کو
بتفصیل مندرجہ قلمبند کرتے ہین تاکہ فائدہ حصر و ضبط کا بخوبی حاصل ہو عربی مین اصول
افاعیل دس ہین جنہین خلیل ابن احمد نے مقرر کیا ہے جو صدر کتاب مین مذکور
ہوچکے ہین انہین مین سے تین رکن (فاعلن مفاعلتن متفاعلن) چھوڑکر باقی افاعیل
سبعہ فعولن مفاعیلن فاعلاتن فاع لاتن مستفعلن مس تفع لن مفعولاتُ مضموم التاء
بلا تنوین عروض فارسی کے اصول ہین - اور فروع بزحافات عروض فارسی بالخصوص

ایک سو چوالیس (۱۴۴) ہیں جو نقصان حروف بالنقصان حرکت یا زیادت حروف کی جہت سے بحالت منفردہ و مرکبہ بعمومیت و خصوصیت اوائل و اواخر شعر انھیں دس اصول ارکان سے نکلے ہیں اور متفرع ہوئے ہیں لہذا القاب فروع سے ملقب ہوئے اور یہ جملہ فروع تین قسموں پر منقسم ہیں اوّل فروع زحافات مفردہ

۱ فعولن سے پانچ (۱ فعول مضموم اللام مقبوض ۲ فعلن بسکون العین اثلم ۳ فعول بسکون اللام مقصور ۴ فعل بتحریک عین و سکون لام محذوف ۵ فعولان مسبغ

۲ فاعلن سے چھ (۱ فعلن متحرک العین مخبون ۲ فعلن بسکون العین مقطوع ۳ فع مرفوع ۴ فاعلان مذال ۵ فاعلاتن متمم یا مرفل ۶ فاع مطموس

۳ مفاعیلن سے چھ (۱ مفاعلن مقبوض ۲ مفاعیل مضموم اللام مکفوف ۳ مفعولن اخرم ۴ فعولان یا مفاعیل مقصور ۵ فعولن محذوف ۶ مفاعیلان مسبغ

۴ فاعلاتن مجموعی سے چھ (۱ فعلاتن مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مکفوف ۳ فاعلان مقصور ۴ فاعلن محذوف ۵ فع مجحوف ۶ فاعلیان مسبغ

۵ فاع لاتن مفروقی سے چھ (۱ فاع لات مضموم التا مکفوف ۲ فاع لان مقصور ۳ فاع لن محذوف ۴ فع مطموس یا مجحوف ۵ فاع مسکون العین مسلوخ ۶ فاع لیان مسبغ

۶ مستفعلن مجموعی سے نو (۱ مفاعلن مخبون ۲ مفتعلن مطوی ۳ مفعولن مقطوع ۴ فعلن بسکون العین اخذ ۵ فاعلن مرفوع ۶ فعلان بسکون العین مطموس ۷ مفعولان اخرج ۸ مستفعلان مذال ۹ مستفعلاتن مرفل

۷ مس تفع لن مفروقی سے تین (۱ مفاع لن مخبون ۲ مس تفع لن مضموم اللام مکفوف ۳ مفعولن مقصور

تنبیہ عروضیوں نے اس فرع آخر کا ذکر نہیں کیا ہے

۸ مفعولات سے آٹھ (۱ فعولات یا مفاعیل بضم تا و لام مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مطوی ۳ مفعولان موقوف ۴ مفعولن مکسوف ۵ فعلن بسکون العین اثلم ۶ مفعول مضموم اللام مرفوع ۷ فاع بسکون العین مجدوع ۸ فع منحور

مضموم القاف بلا تنوین

۹ مفاعلتن سے دو (۱ مفاعیلن معصوب ۲ مفتعلن معقوص بقول بعض

۱۰ مستفاعلن سے پانچ (۱ مستفعلن مضمر ۲ فعلاتن مقطوع ۳ فعلن متحرک العین اخذ ۴ مستفاعلان مذال ۵ مستفاعلاتن مرفل

ثانی عشر فرع زحافات مرکبہ ملقبہ کے اظہار میں (یعنے ان زحافوں کے مجموعہ کا ایک لقب خاص رکھا گیا ہے

۱ فعولن سے تین (۱ فعل یا فلع بسکون حرف دوم و تحریک آخر اثرم ۲ فعلن بسکون العین مخنق ۳ فع ابتر باجتماع حذف و قطع

۲ فاعلن سے ایک (۱ فعل مفتوح العین و سکون اللام مخلع

۳ مفاعیلن سے سات (۱ فاعلن اشتر ۲ مفعول مضموم اللام اخرب ۳ مفعولن تخنیق ۴ فعولن بسکون اللام اہتم باجتماع حذف و قصر ۵ فاع بسکون العین ازل ۶ فعل متحرک العین و سکون اللام مجبوب بحذف مرتین ۷ فع ابتر باجتماع خرم و جب

۴ فاعلاتن متصل سے چار (۱ فعلات بکسر عین و ضم تا مشکول ۲ فعلن بسکون العین ابتر باجتماع حذف و قطع ۳ مفعولن مشعث ۴ فعل بتحریک عین مربوع

۵ فاع لاتن منفصل سے ایک فعلن بسکون العین ابتر باجتماع حذف و قصر بقول صاحب المعجم

۶ مستفعلن متصل سے دو (۱ فعلتن مخبول ۲ فعولن مخلع یا مکبول

۷ مس تفع لن منفصل سے ایک (مفاع ل بضم لام مشکول

۸ مفعولات مضموم التا سے ایک فعلات بتحریک عین و ضم تا مخبول

۹ مفاعلتن سے چھ (۱ مفاعیل بضم لام منقوص ۲ مفاعلن معقول ۳ فعولن اقصم ۴ مفعول بضم لام عقص ۵ فاعلن اجم ۶ فعولن مقطوف۔

۱۰ مستفاعلن سے دو (مفاعلن موقوص ۲ مفتعلن مخزول۔

مجبول مذال ۹ فاعلان مرفوع مذال ۱۰ مفاعلاتن مخبون مرفل
۱۱ مستفعلاتن مطوی مرفل۔

۷ مستفع لن مستقطع سے تین (۱ فعولن مخبون مقصور ۲ مفاع لان مخبون مذال ۳ مفاع لاتن
مخبون مرفل عروضیوں نے آخر کی دونوں فرعوں کا ذکر نہیں کیا

۸ مفعولات سے آٹھ (۱ فعولات مخبون موقوف ۲ فاعلان مطوی موقوف ۳ فعولن مخبون
مکشوف یا مکسوف ۴ فاعلن مطوی مکسوف ۵ فعلن بتحریک عین
مجبول مکسوف ۶ فعلان بتحریک عین مجبول موقوف ۷ فعلان بسکون العین
مجبول مسکن موقوف ۸ فعلن بسکون العین مجبول مسکن مکسوف۔

۹ مفاعلتن تنبیہ اس رکن سے کوئی فرع زحاف مرکب غیر مسموم سے متفرع نہیں
۱۰ مستفاعلن سے گیارہ (۱ مفعولن مضمر مقطوع ۲ فعلن مسکون العین مضمر احذ ۳ مستفعلان
مضمر مذال ۴ مفاعلاتن موقوص مرفل مفتعلاتن مخزول مرفل
۹ فعلتن مضمر مجبول افعلتان مضمر مجبول مسبغ یا مشبع ۱۱ فعولن
موقوص مقطوع عروضیوں نے ان تین اخیر فرعوں کا ذکر نہیں کیا

اور یہ سب قسموں تین حال سے خالی نہیں اول فروع زحافات عامہ کہ بتیس ۳۲ ہیں
ثانی فروع زحافات مختصہ صدر و مطلع کہ نو ہیں ثالث خاص عروض و ضرب کے
فروع کہ ستر ہیں اور ان تینوں حالوں کے فروع دو صورتوں سے خالی نہیں یا اہل عرب
سے متفرع ہیں یا اہل فارس سے لیکن فروع مختص اہل عرب کہ گنتے ہیں ایک ایک
منقسم انھیں تین حالوں پر۔ اول فروع عامہ عرب کہ چوبیس ہیں۔

۱ فعولن سے ایک ۱ فعول مضموم اللام مقبوض۔
۲ فاعلن سے ایک ۱ فعلن متحرک العین مخبون۔
۳ مفاعیلن سے دو ۱ مفاعلن مقبوض ۲ مفاعیل مضموم اللام مکفوف
۴ فاعلاتن متصل سے تین ۱ فعلاتن متحرک العین مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مکفوف
۳ فعلات بکسر عین و ضمہ تا مشکل۔

۴ مفاعلاتن ... مفتعلان مخزول مرفل ۵ مستفعلان ... مستفعلاتن مضمر مرفل ۶

۵ فاع لاتن منفصل سے ایک (۱) فاع لات مضموم التا مکفوف

۶ مستفعلن متصل سے تین (۱) مفاعلن مخبون ۲ مفتعلن مطوی ۳ فعلتن مخبول باجتماع خبن وطے اسی کو مکانفہ بھی کہتے ہیں

۷ متفع لن منفصل سے تین (۱) مفاعین مخبون ۲ متفع ل مضموم اللام مکفوف ۳ مفاع ل بضم لام مشکول

۸ مفعولات سے تین (۱) فعولات یا مفاعیل بضم تا ولام مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مطوی ۳ فعلات بتحریک عین وضم تا مخبول اسی کو مکانفہ بھی کہتے ہیں

۹ مفاعلتن سے تین (۱) فعولات مفاعیلن معصوب ۲ مفاعیل بضم لام منقوص ۳ مفاعلن معقول

۱۰ متفاعلن سے چار (۱) مستفعلن مضمر ۲ متفاعل موقوص ۳ مفتعلن مخزول ۴ فعلاتن بضم مخبول

تنبیہ عروضیوں نے اس اخیر فرع کا ذکر نہیں کیا ہے

ثانی فروع عربی مختصہ صدر و مطلع کہ تعداد میں نو ہیں۔

تنبیہ اصول ارکان عشرہ سے کسی رکن سے فروع زحافات مختصہ صدر وابتدا متفرع نہیں سوا ان تین رکنوں کے۔

۱ فعولن سے دو (۱) فعلن بسکون العین اثلم ۲ فاع یا فعل بہ سکون حرف دوم و تحریک آخر اخرم۔

۲ مفاعیلن سے تین (۱) مفعول مضموم اللام اخرب ۲ مفعولن اخرم ۳ مفاعلن اشتر۔

۳ مفاعلتن سے چار (۱) مفتعلن اعضب ۲ مفعولن اقصم ۳ مفعول مضموم اللام اعقص ۴ فاعلن اجم

ثالث فروع عربی جو خاص ہیں عروض و ضرب سے شمار میں اٹھارہ ہیں۔

فعولن سے چار (۱) فعول بسکون اللام مقصور ۲ فعل بتحریک عین و سکون لام محذوف ۳ فع ابتر باجتماع حذف و قطع ۴ فعولان مسبغ۔

فاعلن سے چھ (۱) فعلن بسکون العین مقطوع ۲ فعل مفتوح العین مخلع ۳ فاعلان مذال ۴ فعلان متحرک العین مخبون مذال ۵ فاعلاتن مرفل ۶ فعلاتن مخبون

تم یا مخبون مرفل

۳ مفاعیلن سے پانچ ۱ فعولان یا مفاعیل بسکون اللام مقصور ۲ فعولن محذوف ۳ مفاعیلان مسبغ ۴ مفاعلان مقبوض مذال ۵ مفاعلاتن مقبوض مرفل عروضیون نے اس فرع کا ذکر نہیں کیا ہے۔

فاعلاتن سے گیارہ ۱ فاعلان مقصور ۲ فعلان بکسر العین مخبون مقصور ۳ فاعلن محذوف ۴ فعلن بتحریک العین مخبون محذوف ۵ فعلن بسکون العین ابتر باجتماع حذف و قطع ۶ مفعولن مشعث ۷ فعلان بسکون العین مشعث مقصور ۸ فعلن بسکون العین مشعث محذوف ۹ مفعولان مشعث مسبغ ۱۰ فعلیان متحرک العین مخبون مسبغ ۱۱ فاعلیان مسبغ

فاع لاتن منقطع سے پانچ ۱ فاع لات بسکون التا مقصور ۲ فاع لن محذوف ۳ فعلن بسکون العین ابتر بقول صاحب المعجم بہ حذف و قصر ۴ فاع لیان مقبوض مسبغ عروضیون نے ان دو فرعونکا ذکر نہیں کیا ہے۔

مستفعلن سے نو ۱ مفعولن مقطوع ۲ فعولن مخلع یا مکبول ۳ مستفعلان مذال ۴ مفاعلان مخبون مذال ۵ مفتعلان مطوی مذال ۶ فعلتان مخبل مذال ۷ مستفعلاتن مرفل ۸ مفاعلاتن مخبون مرفل ۹ مفتعلاتن مطوی مرفل۔

مس تفع لن منقطع سے چار ۱ فعولن مخبون مقصور ۲ مفعولن مقصور ۳ فاع لان مخبون مذال ۴ مفاع لاتن مخبون مرفل عروضیون نے ان دو اخیر فرعون کا ذکر نہیں کیا ہے

مفعولات سے نو ۱ مفعولان موقوف ۲ فعولان یا مفاعیل بوقف آخر مخبون موقوف ۳ فاعلان مطوی موقوف ۴ مفعولن مکسوف

۵ فعولن مخبون مکسوف ۶ فاعلن مطوی مکسوف ۷ فعلن به تحریک عین مخبول مکسوف ۸ فعلان به تحریک عین مخبول موقوف ۹ فعلن به سکون عین اثلم۔

مفاعلتن سے ایک (فعولن مقطوف۔

متفاعلن سے جودہ۔ (فعلاتن مقطوع ۲ مفعولن مضمر مقطوع ۳ فعلن متحرک العین احذ ۴ فعلن مسکون العین مضمر اخذ ۵ متفاعلان مذال ۶ مستفعلان مضمر مذال ۷ مفاعلان موقوص مذال ۸ مفتعلان مخزول مذال ۹ متفاعلاتن مرفل ۱۰ مستفعلاتن مضمر مرفل ۱۱ مفاعلاتن موقوص مرفل ۱۲ مفتعلاتن مخزول مرفل ۱۳ فعولن موقوص مقطوع ۱۴ فعلاتن مضمر مخبول مسبغ [illegible] رفیعیات سے ان دونوں فرعوں کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن فروع مختص اہل فارس کہ بموجب حساب کے تینتالیس ہیں دونوں تین حالوں سے دو حالوں پر منقسم ہیں اسواسطے کہ فارسی ہیں زحافات مختصہ صدر و مطلع نہیں اول فروع عامہ فارس کہ بارہ ہیں

افعولن سے دو (فعلن مسکون العین مخنق ۲ فاع یا فعل بہ سکون حرف دوم و تحریک آخر مخنق مقبوض۔

۳ فاعلن سے ایک (فعلن مسکون العین مخبون مسکن۔

۴ مفاعیلن سے تین (مفعولن مخنق ۲ فاعلن مخنق مقبوض ۳ مفعول مضموم اللام مخنق مکفوف

۵ مفاعلاتن سے ایک (مفعولن مخبون مسکن۔

۶ مستفعلن سے دو (فاعلن مرفوع ۲ مفعولن مطوی مسکن

۷ مفعولات بضم تا سے تین (فعلات بہ سکون عین مخبون مسکن موقوف ۲ فعلن مسکون العین مخبول مسکن کسوف ۳ مفعو بضم لام مرفوع

تنبیہ فروع عامہ فارسی سے کوئی فرع علاوہ لائق منفصل کی

نہین اور مستفع لن منفصل کی عام وخاص دونون قسمون سے کوئی فرع نہین۔
اور رکن فاعلاتن کو محض واسطے بیان فرع کے لکھا ہے ورنہ وہ خارج از
مبحث ہی اس لیے کہ اصول ارکان فارسی سے نہین ہے

ثانی فروع فارسی خاص عروض وضرب سے کہ اکتیس ہین۔
فعولن سے دو (۱ فع مخنوق محذوف یا ابتر باجتماع ثلم وحذف ۲ فعلان سکون العین
مخنوق مسبغ یا اثلم مسبغ
فاعلن سے چار (۱ فعلان سکون مخبون مسکن مذال ۲ فعول سکون اللام مخبون اعرج
۳ فاع سکون العین مطموس ۴ فع اخذ
مفاعیلن سے آٹھ (۱ فعول سکون اللام اہتم باجتماع حذف وقصر ۲ فاع
سکون العین ازل ۳ فعل متحرک العین وسکون اللام مجبوب ۴ فع
ابتر باجتماع خرم وجب یا مخنوق مجبوب ۵ فعلان یا مفعول سکون اللام
مخنوق مقصور ۶ فعلن سکون العین مخنوق محذوف ۷ مفعولان مخنوق مسبغ
۸ فاعلان مخنوق مشعوش مذال یا اشتر مذال۔
فاعلاتن سے چار (۱ فعول سکون اللام مخبون محذوف اعرج ۲ فعل متحرک عین
مربوع ۳ فاع محذوف مطموس یا محذوف مدروس یا مجحوف مسبغ
۴ فع مجحوف یا مخبون محذوف مطموس یا محذوف اخذ۔
فاع لاتن منقطع سے تین (۱ فاع سکون العین مسلخ ۲ فع مطموس مجم ۳ مفعولان
مقبوض مسکن مسبغ (تنبیہ عروضیون نے اس فرع آخر کا ذکر نہین کیا ہے۔
مستفعلن سے آٹھ (۱ ایک فاعلان مرفوع مذال ۲ مفعولان مطوی مسکن ۳ فعلان
سکون العین مطموس ۴ مفعولان اعرج ۵ فعلن سکون العین اجذ
۶ فعل متحرک العین مخبون اجذ ۷ فاع سکون العین اجذ مقصور
۸ فع اجذ محذوف۔
مفعولات بضم تا سے دو (۱ فاع سکون عین مجدوع ۲ فع منحور۔

فصل ہر فرع کے حصر و ضبط کے ذکر میں

واضح ہو کہ نقصان و زیادت کے رو سے کسی رکن میں پانچ حرف تک کمی ہو اور زیادتی ایک یا دو حرف تک ہو جیسا اس کلیہ سے کوئی رکن متغیرہ کم دو حرف سے اور زیادہ نو حرف سے نہ ہوگا پس باعتبار اس کمی و زیادتی کے جملہ فروع کی آٹھ قسمیں ہونگی ۱ دو حرفی ۲ سہ حرفی ۳ چہار حرفی ۴ پنج حرفی ۵ شش حرفی ۶ ہفت حرفی ۷ ہشت حرفی ۸ نہ حرفے

اب ہم ان فروع کو ایک جدول میں مندرج کرتے ہیں تاکہ ہر رکن متغیرہ کا حصر و ضبط بخوبی ثابت ہو جائے مثلاً فاعلن یا فعولن کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ کس کس رکن اصلی سے کتنے زحافوں کے سبب سے یہ صورت ہو جاتی ہے۔ اور سوا اسکے یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ ان ارکان متغیرہ میں کتنے فروع مشتبہ بہ سالم ہو گئے ہیں حالانکہ وہ ارکان سالم سے نہیں ہیں پس ایسے ارکان متغیر مشتبہ بہ سالم سترہ ہیں ۱ فاعلاتن مشعث فاعلن سے ۲ مستفعلن مخبون مفاعلن سے ۳ مفاعیلن معصوب مفاعلتن سے ۴ مفاعیلن مفعول ہین رکن اول مکفوف الاصل بالحاق رکن دومی کہ مخنق ہے (تنبیہ چونکہ یہ مفاعیلن در اصل مفاعیل مکفوف ہے پس اسکا علیحدہ شمار نہیں ہوسکتا اسلئے کہ رکن دوم مخنق ہے اور اسکا نام سوا مکفوف کے اور کچھ نہیں) ۵ فاعلن اشتر ۶ فاعلن مخنق مقبوض مفاعیلن سے ۷ فاعلن محذوف فاعلاتن سے ۸ فاعلن محذوف فاع لاتن سے ۹ فاعلن مرفوع مستفعلن سے ۱۰ فاعلن مطوی مکسوف مفعولات سے ۱۱ فاعلن احذ مفاعلتن سے ۱۲ فعولن محذوف مفاعیلن سے ۱۳ فعولن مخلع یا مکبول مستفعلن سے ۱۴ فعولن مخبون مقصور مس تفع لن سے ۱۵ فعولن مجبول مکسوف مفعولات سے ۱۶ فعولن مقطوف مفاعلتن سے ۱۷ فعولن موقوص مقطوع متفاعلن سے

اس جدول میں جملہ فروع باعتبار اشکال خاص تینتالیس ہیں جو باعتبارات مختلف اسمائے مختلف کے ساتھ موسوم ہو کر ایک سو چھیالیس ہوتے ہیں اور صورت انکی یہ ہے مثلاً فع کہ فی نفسہ ایک ہی رکن ہے لیکن آٹھ اعتباروں سے جو جدول میں مندرج ہے

فصل اصول و فروع مستعذبہ کے بیان مین

جو فروع مذکور ہوتے اونمین جو فرعین ایک ہی رکن اصلی سے متفرع ہو کر باہمدگر
متشابہ ہین اگر اونکے اعتبارات مختلف سے قطع نظر کی جائے تو کچھ فرعین اس تعداد
سے کم ہو جائینگے اسلیے محمد بن قیس اپنی کتاب المعجم فی اشعار العرب والعجم مین لکھتا ہے کہ جسطرح
اصول ارکان عربی و فارسی معدود ہین اوسیطرح فروع مستعذبہ بھی محدود ہین بتعداد
افاعیل عروض فارسی مع اصول و فروع جنپر بنا جملہ اشعار عرب و عجم کی ہے تینتیس سے
زیادہ نہین سات اصول ہفتگانہ اور چھبیس فروع ہے اور جو اشعار قدماے فارس مین انکے
اصول و فروع پر مبنی ہین مثل فعلاتن و مستفعلان و مستفعلاتن و مفاعلاتن و متفاعلن
اور جو اسی قسم سے ہون اصول اشعار عجم سے نہین ہین جنکو مستعرب (یعنے اہل فارس
جو عربی دان سمجھے) نے تقلیدًا للعرب ان رکنون کو اپنے اشعار مین لائے ہین سو وہ
معتبر نہین (اور چونکہ حکم استعمال یا تحکم دیر ہو عجب نہین کہ ان فروع کو اپنی حد سے آگے
بڑھائے) تفصیل اون چھبیس کی یہ ہے مفاعیل مفاعیل فعولن فاعلن مفعولن
مفاعلن فعلاتن فاعلاتن فعلات فعلن فعلن فاعلان فعلان فعلان فعولان مفعولان
مستفعلان فعول فعل فعل فعل فاع فع مفاعیلان فاعلیان اور یہ حصر باعتبار اشکال
اسلیے کہ فع اور فاع و فعل و فعول وغیرہ باعتبار مختلف اسماے متعدد سے
موسوم ہونگے جنپر تیرہ زحافات قاسمہ بنتے ہین جو اوپر مذکور ہو چکے ہین

باب رابع زحافات و فروعات ارکان عشرہ کے بیان مین بذیل ارکان

فصل اول فروع رکن فعولن کے بیان مین جون زحافات سے جو اپنی تعریف کے
بموجب اس رکن سے ملحق ہوتے ہین اور انکے الحاق سے اوزان متعددہ
منشعب ہوتے ہین اونہین اوزان منشعبہ کو فروع کہتے ہین پس اس رکن کے زحافات
مجموع نو ہین اور اون زحافات تسعہ سے سات زحافات عرب ہین جنمین
عامہ ایک قبض ہے اور مختص بہ اوائل دو ثلم ۔ ثرم اور خاص بہ عاریض و ضرب

رابع ہین قطع حلع از الف تد وصل ئد اور زحافات فارسی چار عام ایک ... حالا
یہ مشترک عربی ہین ہی ہے لیکن فارسی ہین بکثرت ہے اور خاص بہ اعاریض وضروب
ہین عرج طمس وخذ وسحج پس زحافات مثشبہ وشتم یہین عربی وفارسی فرع عرب
سات ہین اور فرع فارسی پانچ مجموع بارہ ہوسے لیکن فرع عرب کہ سات ہین

عرب	اول	فعلن متحرک العین	مخبون
	ثانی	فعلن مسکون العین	مقطوع
ایضاً	ثالث	فاعلان	مذال
	رابع	فعلان متحرک العین	مخبون مذال
	خامس	فعل بفتح العین	مخلع یا مجتمان خبن
	سادس	فاعلاتن	متمم یا مرفل
	سابع	فعلاتن	مخبون متمم یا مخبون مرفل

لیکن فروعات فارسی کہ پانچ ہین

فع اول فعلن مسکون العین مخبون مسکن

فایدہ معلوم ہو کہ یہ زحاف تسکین عربی مین بھی پایا جاتا ہے لیکن فارسی مین
بکثرت پس بخیال کثرت اسکو زحافات فارسی مین لکھا اگرچہ فی الحقیقت مشترک
ہے بین القومین چنانچہ بحر متدارک مین ذکر اسکا آتے گا انشاء اللہ تعالیٰ

فخ ثانی فعلان مسکون العین مخبون مسکن مذال بین القومین
یا منقطع مذال لیکن فارسی ہین اسلیے کہ قطع
فارسی مین زحاف عامہ سے ہے بقول صاحب
معجم اور عامہ قرار دیا منجملہ تصرفات فارسیہ سے

ثالث فاع مسکون العین اخذ مذال بقول صاحب معجم اور بقول فصحا
اور مطموس بقول محقق اور یہی اولیٰ ہے

رابع فعل مسکون اللام مخبون اعرج من جامع القواعد

خامس

اب ہم انہین سے جو فرع جس بحر مین مستعمل ہے اُسے بیان کرتے ہین واضح ہو کہ رکن فاعلن نہین آتا لیکن فع بحور ثلثہ مین متدارک یا تدارک یا رکض یا غریب

فاعلن آٹھ بار یہ مجزو و مشطور بھی آتی ہے

مدید مثمن — فاعلاتن فاعلن چار بار

ایضاً مجزو — فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دو بار

ایضاً مشطور — فاعلاتن فاعلن دو بار

بسیط مثمن — مستفعلن فاعلن چار بار

ایضاً مجزو — مستفعلن فاعلن مستفعلن دو بار

ایضاً مشطور — نہین آتی ہے

پس ان فروع سے فعلن متحرک العین مخبون یہ فرع مدید وافی و مجزو و مشطور مین اور بسیط وافی و مجزو مین اور رکض وافی و مجزو و مشطور مین آتی ہی من محقق فعلن مسکون العین مخبون مسکن یہ بھی انھین ثلثہ مین بحالات مذکورہ آتی ہے من مولف فعلن مسکون العین مقطوع رکض کے حالات ثلثہ مین اور صرف بسیط وافی مین اور مدید وافی مشطور مین آتی ہے فاعلن کے ہونے سے آخر مین بسیط مجزو اور مدید مجزو مین نہین آتی فاعلن کے نہونے سے آخر مین من مولف فاعلان مذال فعلان یہ متحرک العین مخبون مذال فعلان مسکون العین مخبون مسکن مذال فعلان مسکون العین مقطوع مذال یہ سب اواخر مدید وافی و مشطور اور بسیط وافی مین بہ تکلف آتی ہین لیکن حالت مجزو مین نہین آسکتین فاعلن کے نہونے سے آخر مین من مولف اور غریب کے حالات ثلثہ مین یہ سب فرعین آتی ہین من محقق فع احذ فاع مسطور پس فعل متحرک العین مخلع فاعلاتن مرفل یا مشعث فعلاتن مخبون مرفل یا مخبون مشعث غریب مین حالات ثلثہ مین اور بسیط وافی مین اور مدید وافی و مشطور مین بہ ندرت امکان وقوع ہے فاعلن کے ہونے کی جہت سے آخر مین بخلاف بسیط و مدید مجزو کے امکان وقوع نہین فاعلن کے نہونے کی جہت سے آخر مین من مولف فصل مفاعیلن

چون زحاف سے جو بوجہ اپنی تعریف کے رکن میں آسکتے ہیں اور انکے وقوع سے اون
متعدد و متشعب ہوتے ہیں جنکو فروع کہتے ہیں پس وہ مجموع ستر ہیں بارہ زحاف عرب
ہیں جنمیں عامہ لفظاً چار ہیں قبض کف معاقبت مراقبت مختصہ اوائل میں ہیں خرم شتر
خرب خاص اعاریض و ضروب پانچ قصر حذف تسبیغ اذالہ ترفیل اور زحاف فارسی
پانچ ہیں جنمیں عامہ ایک تخنیق خاص بہ اعاریض و ضروب چار زلل ہتم جب بتر اور
فروع منشعبہ بھی دو طرح پر ہیں عربی فارسی پس فروع عربیہ دس اور فروع فارسی
گیارہ مجموع اکیس ۲۱ ہوئے لیکن فروع عشرہ عرب

ع ع	اول	مفاعلن	مقبوض
	ثانی	مفاعیل	مضموم اللام مکفوف
ع م	ثالث	مفعولن	اخرم
	رابع	فاعلن	اشتر ای اجتماع خرم و قبض
	خامس	مفعول	مضموم اللام اخرب ای اجتماع خرم و مکفوف
ع خ	سادس	فعولان	یا مفاعیل مسکون اللام بلا نقل و فعولان بنقل مقصور
	سابع	فعولن	محذوف
	ثامن	مفاعیلان	مسبغ
	تاسع	مفاعلان	مقبوض مذال
	عاشر	مفاعلاتن	مقبوض مرفل

عروضیون نے اس فروع کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن فروع فارسی کہ گیارہ ہیں —

ف ع	اول	مفعولن	مخنق
	ثانی	فاعلن	مخنق مقبوض
	ثالث	مفعول	مضموم اللام مخنق مکفوف
ف خ	رابع	فعول	مسکون اللام اہتم ای اجتماع خرم و قصر
	خامس	فاع	مسکون العین ازل ای اجتماع

خرم و حذف و قصر یا خرم و ہتم یا تحقیق حذف قصر

سادس فعل متحرک العین و سکون اللام مجبوب الی محذوف قرین

سابع فع ابتر اے اجتماع خرم وجب یا مخنق محذوف ادعابھی

ثامن فعلان یا فعول مسکون اللام مخنق مقصور

تاسع فعلن مسکون العین مسکون العین مخنق محذوف

عاشر مفعولان مخنق مسبغ

حادی عشر فاعلان مخنق مقبوض مذال یا اشتر مذال

اور معاقبت و مراقبت کو فصل آخر زحافات میں بیان کر چکے ہیں کوئی فرع جدا گانہ نہیں نکلتے اب ہم انہیں سے جو فرع جس بحر میں مستعمل ہے اوسے بیان کرتے ہیں معلوم ہو کہ رکن مفاعیلن نہیں واقع ہوتا الا ان بحور خمسہ میں

ہزج مفاعیلن آٹھ بار

طویل فعولن مفاعیلن چار بار

مضارع مفاعیلن فاع لاتن چار بار

ایضاً مسدس بدو نوع اول مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار نوع ثانی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار

قریب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار

مشاکل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار

پس ان فرع سے مفاعلن مقبوض مفاعیل مضموم اللام مکفوف یہ دونوں فرعین ہزج و طویل و مضارع میں آتی ہیں من محقق اور قریب و مشاکل میں بھی آتے ہیں من مولف مفعولن اخرم یہ فرع تنہا ہزج میں آتی ہے من محقق اگرچہ مضارع و قریب میں بھی امکان وقوع ہے لیکن مستعمل نہیں من مولف البتہ مشاکل میں نہیں آسکتے بجہت نہونے مفاعیلن کے اوائل میں فاعلن اشتر مفعول مضموم اللام اخرب یہ دونوں فرعین ہزج و طویل میں آتے ہیں من محقق اور مضارع میں بھی مستعمل ہیں

من مولف اور قریب مین بھی ان دونونکو امکان و وقوع
ہی لیکن اشتر مستعمل نہین اور اخرب مستعمل ہے من مولف اور مشاکل مین نہین آسکتین بجہت نہ ہونے
مفاعیلن کے اوایل مین مین مولف فعولن محذوف ہزج و طویل مین آسکتے ہین محقق اور
مضارع مجزو یہ نوع اول مین آتی ہے من مولف اور قریب مین امکان و وقوع نہین بجہت
نہ ہونے مفاعیلن کے آخر مین اور مشاکل مین آتی ہے من مولف مفاعیلان مسبغ یہ ہزج
و طویل و مشاکل مین امکان و وقوع رکھتی ہے لیکن سوا ہزج و طویل کے مشاکل مین
مستعمل نہین اور مضارع مسدس یہ نوع اول مین امکان و وقوع ہے لیکن قریب
مین نہین آسکتے بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر مین من مولف فعولان مقصور فعول
ساکن اللام اثلم ہزج و مضارع مجزو یہ نوع اول مین آتی ہے من محقق اور طویل و مشاکل
مین امکان و وقوع ہے لیکن سوا مقصور کے مستعمل نہین اور قریب و مضارع مثمن و مسدس
و مجزو یہ نوع ثانی مین نہین آسکتی بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر مین من مولف فاع
مخنق ازل یہ طویل مین آتی ہے کذا فی الحدائق اور شارح مین بھی آتی ہے من مولف
اور مضارع مجزو یہ نوع اول اور مشاکل مین امکان و وقوع ہے لیکن مستعمل نہین
اور قریب و مضارع مجزو یہ نوع ثانی مین نہین آسکتی بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے
آخر مین من مولف فعل مجبوب ہزج و مضارع مجزو یہ نوع اول مین آتا ہے من محقق اور طویل
لیکن مستعمل نہین اور قریب مین نہین آسکتی بجہت نہ ہونے مفاعیلان کے آخر مین من مولف
فع ابتر مخنق مجبوب مفعولن مخنق فاعلن مخنق مقبوض مفعول مضموم اللام مخنق مکفوف
مفعول مسکون اللام مخنق مقصور فعلن مسکون العین مخنق محذوف یہ فرعین ہزج مکفوف
مین آتی ہین من محقق اور یہ سب ہزج مین آتی ہین من مولف اور ان فروع مثمن
فاعلن مخنق مقبوض اور مفعول بضم لام مخنق محذوف قریب مین بھی مستعمل ہین من محقق اور
یہ دونون فرعین طویل اور مضارع مثمن مجزو و بہر دو نوع و مربع مین بھی آسکتے ہین من
محقق فع مخنق مجبوب یا ابتر مفعول مسکون اللام مقصور فعلن مسکون العین محذوف
یہ تینون فرعین قریب مین نہین آسکتین بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر مین لیکن

مشاکل و طویل مین امکان و قوع آد بجہت ہونے مفاعیلن کے آخر مین لیکن مستعمل نہین اور
مضارع مثمن مین اور مسدس بنوع ثانی مین بھی امکان وقوع نہین بہ جہت نہونے مفاعیلن
کے آخر مین لیکن مضارع مسدس بنوع اول مین یہ تینون فرع مستعمل ہین یا من محقق بقول
محقق مسبغ ہزج مخفوف مین بقول محقق اور ہزج مین بقول مولف اور مضارع مین
حالت تسدیس فوع اول مین کہ رکن مفاعیلن آخر مین ہوگا مستعمل ہی مین محقق بخلاف
مضارع مثمن و مجزو بنوع ثانی و مشطور مین امکان وقوع نہین بجہت نہونے مفاعیلن کے
آخر مین مین واضح اور مشاکل مین بہ جہت ہونے مفاعیلن کے آخر مین امکان وقوع
لیکن مستعمل نہین اور قریب مین نہین آسکتے جہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر مین اور طویل
مین بھی امکان وقوع ہو لیکن مستعمل نہین من مولف مفاعلان مقبوض مذال فاعلان
مخنوع مقبوض مذال مفاعیلان مسبوغ ہزج و طویل غیر سالم مین اور مضارع مجزو بنوع
اول مین اور مشاکل غیر سالم مین امکان وقوع ہے بجہت ہونے مفاعیلن کے آخر مین
لیکن مثال مستعمل نہین اور مضارع مثمن و مجزو بنوع ثانی مین اور قریب مین امکان
وقوع نہین بجہت نہونے مفاعیلن کے آخر مین من مولف مفاعلاتن مقبوض مرفل
اس فرع کو ہزج و طویل و مضارع بنوع اول و مشاکل مین امکان وقوع ہے
بخلاف قریب کہ اوسمین امکان وقوع نہین بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر مین
من مولف ذکر اس فرع کا عروضیون نے نہین کیا ہے فافہم فصل
فاعلاتن مین بھی باتصل چون زحاف سے جو اپنی تعریف کے موافق اس رکن
مین آسکتے ہین اور اونکے وقوع سے فرع متعددہ منشعب ہوتے
ہین جنکو اوزان فروع کہتے ہین پس مجموع زحاف اٹھارہ ہین انمین سے زحاف
عوب بارہ ہین جنمین عامہ لعشاسات ہین خبن کف شکل معاقبت صدر عجز ظرفان اور
مخنقضہ اوایل سے بین القومین اس رکن کا کوئی زحاف نہین خاص بہ اعاریض
و ضروب پانچ ہین قصر حذف بتر تشبیغ تشعیث اور زحاف خاص بھی چھہ ہین جنمین
عامہ ایک تسکین اگرچہ یہ مشترک ہی بین القومین خاص بہ اعاریض و ضروب

پانچ عرج سریع و رمل مخمس مجحف اور فروع بھی دو طرح پر ہین عربی اور عجمی پس فروع عرب چودہ ہین اور فروع فارسی پانچ کل فروع انیس ہوئے لیکن فروع عرب کہ چودہ ہین

فروع عرب

اول — فعلان — مخبون

ثانی — فاعلات — بضم تا مکفوف

ثالث — فعلات — بکسر عین و ضم تا مشکول یعنی اجتماع خبن و کف

رابع — فاعلان — بہ سکون نون منقول فاعلات مسکون التا سے تاکہ التباس نہ ہو فاعلات مضموم التا سے کہ تا بین

خامس — فعلان — بکسر عین مخبون مقصور

سادس — فاعلن — محذوف

سابع — فعلن — بہ تحریک عین مخبون محذوف

ثامن — فعلن — بسکون العین ابتر یعنی اجتماع حذف و قطع

تاسع — فاعلیان — مسبغ منقول فاعلاتان سے

عاشر — فعلیان — بہ تحریک عین مخبون مسبغ منقول فعلاتان سے

حادی عشر — مفعولن — مشعث

ثانی عشر — مفعولان — مشعث مسبغ

ثالث عشر — فعلان — بہ سکون عین مشعث مقصور منقول مفعولن سے بسکون اللام

رابع عشر — فعلن — بسکون العین مشعث محذوف

لیکن فروع فارسی کہ پانچ ہین

فروع فارسی

اول — مفعولن — مخبون مسکن

ثانی — فعول — بسکون اللام مخبون محذوف اعرج

ثالث — فعل — بہ تحریک عین مربوع یعنی اجتماع خبن و حذف و قطع

رابع　　فاع　　بسکون عین مجحوف مسبغ یا محذوف مطموس
اور فعلاتن مشروط الخبن سے محذوف مدروس

خامس　　فع　　محذوف احذ یا مخبون محذوف مطموس
یا مجحوف اور یہی اولےٰ ہے

معاقبت وصدر وعجز وطرفان کو فصل معاقبت میں بیان کر چکے ہیں کوئی فرع جداگانہ نہیں لکلتی
فاسع الیسا رکن فاعلاتن مجموعی نہیں واقع ہوتا لیکن ان بحور خمسہ میں

رمل　　فاعلاتن آٹھ بار

مدید　　فاعلاتن فاعلن چار بار　مجزو فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دو بار
مشطور فاعلاتن فاعلن دو بار

خفیف　　فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن دو بار

مجتث　　مس تفع لن فاعلاتن چار بار مجزو مس تفع لن
فاعلاتن فاعلاتن دو بار مشطور مس تفع لن فاعلاتن دو بار

جدید　　یا غریب　　فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دو بار

اب ہم جو فروع ان بحروں میں مستعمل ہیں انہیں بیان کرتے ہیں فعلاتن مخبون اور فاعلات مسقوم الثانی کہ فیت فعلات مشعّم امشکول تینوں فرعیں رمل مدید وخفیف ومجتث میں واقع ہو سکتی ہیں من محقق اور جدید میں بھی امکان وقوع ہے لیکن اس بحر میں سوا خبن کے اور کوئی مستعمل نہیں نہ زحاف عامہ سے نہ خاصہ سے فاعلان مقصور یہ رمل میں آتی ہے صفحہ اور مدید مجزو میں اور خفیف ومجتث میں بہر حالت امکان وقوع ہے لیکن جدید میں نہیں آتی بجہت نہ ہونے فاعلاتن کے آخر میں من سولف فعلان مخبون مقصور یہ رمل میں آتی ہے من محقق اور مجتث میں بہر حالت اور مجزو غیر مثمن ومشطور میں امکان وقوع ہے بخلاف جدید و مدید مثمن مشطور کے کہ انہیں نہیں آسکتے بجہت نہ ہونے فاعلاتن کے آخر میں من سولف فاعلن محذوف فعلن مجحوف یا عین مخبون محذوف یہ دونوں رمل میں اور مدید مجزو غیر مثمن ومشطور میں اور

خفیف مین آتے ہین من محقق اور مجتث مین بھر سہ حالت امکان وقوع ہر اور جدید مین
نہین آسکتین کما قیل من مولف فعلن ابتریہ مدید مجزو غیر مثمن و مربع مین واقع ہوتی ہے
من محقق اور رمل و خفیف مین اور مجتث مین بھر سہ حالت امکان وقوع ہر لیکن جدید
مین نہین آ سکتے کما قیل من مولف فاعلیان مسبغ فعلیان متحرک العین مخبون مسبغ یہ
دونون رمل مین آتے ہین من محقق اور مدید مجزو غیر مثمن و مشطور مین اور خفیف مین اور
مجتث مین بحالات ثلثہ امکان وقوع ہے لیکن جدید مین نہین آ سکتین بسبب نہونے فاعلاتن
کے آخر مین کما قیل من مولف مفعولن مشعث خفیف مین اور مجتث مین بحالات ثلثہ آتی
ہے من محقق اور رمل مین اور مدید مجزو غیر مثمن و مشطور مین امکان وقوع ہر اور جدید مین
نہین آ سکتے کما قیل من مولف مفعولن مخبون مسکن یہ رمل مین اور خفیف مین اور مجتث
و مدید مین بھر سہ حالت اور جدید مین بھی امکان وقوع رکھتی ہر لیکن مستعمل نہین مفعولان
مشعث مسبغ فعلان مشعث مقصور فعلن مشعث محذوف یہ تینون فرعین رمل و خفیف
مین اور مجتث مین بھر سہ حالت آتے ہین من محقق اور مدید مجزو مین امکان وقوع
بخلاف جدید کے کما قیل من مولف فعول مسکون اللام مخبون محذوف اثرج فعل
متحرک العین مربوع فاع مخبون محذوف مدروس فع مجحوف یہ چارون فرعین
رمل مین اور مجتث مین بحالات ثلثہ آتے ہین من محقق اور مدید مجزو و غیر مثمن مشطور
مین اور خفیف مین امکان وقوع ہر بہ خلاف جدید کے کما قیل من مولف
فصل فاع لاتن مفروق یا منفصل یا منقطع چون زحاف جو موافق اپنی تعریف کے
اس رکن مین آ سکتے ہین اور انکے وقوع سے فروع متعددہ منشعب ہوسکتے ہین وہ
مجموع گیارہ ہین اور انہین سے زحاف عربیات ہین جنمین عامہ دو خبن کف اور حا
مختصہ اول سے کوئی نہین بین القومین خاص بأعاریض و ضروب پانچ قصر حذف
کسف تشبیغ وقف اور زحاف فارسی سے چار جنمین عامہ ایک تسکین خاص بأعاریض
و ضروب تین حبب سلخ طمس جحم — اور فروع بھی دو طرح پر ہین عربی فارسی
پس عربی چھ ہین اور فارسی تین مجموع نو ہوئے

ع خ

اول فاعلات مضموم التا مکفوف

ثانی فاعلان مقصور

ثالث فاعلن محذوف

رابع فعلن مسکون العین محذوف مقصور بقول محقق اور ابتر بقول صاحب المعجم اگرچہ علم بنا بر اصطلاح اہل فارس نہیں تو سہو ہی ہے جیسا کہ محقق نے کہا ہے کہ ابتر اجتماع حذف و قطع ہے وفاعلاتن مجموعی میں سببلکے قطع وتد مجموع میں آتا ہے اور یہاں وتد مفروق ہی فاع لاتن مفروقی میں لیکن بات یہ ہے کہ اجتماع ثلم و حذف رکن فعولن میں اور اجتماع خرم و جب رکن مفاعیلن میں ابتر ہے باصطلاح اہل فارس حالانکہ یہاں بھی اجتماع حذف و قطع نہیں ہے پس جسطرح کہ یہ دو رکن ابتر ہیں باصطلاح عجم اسیطرح اجتماع حذف و قصر رکن فاع لاتن مفروقی میں آتا ہے محفوظ سہو و نسیان سے فافہم

خامس فاع لیان مسبوغ ذکر اسکا عروضیوں نے نہیں کیا ہے من لطف مولف

سادس فاع لیّان مقبوض مسبغ ذکر اسکا عروضیوں نے نہیں کیا ہے من لطف مولف

لیکن مسبوع عجم کرتے ہیں

فخ

اول فاع مسکون العین مجبوب موقوف یا مسلوخ اور اسکا بھی ہے

ثانی فع مجبوب مکسوف یا مطموس عجم اور یہی اولی ہے

ثالث مفعولان مقبوض مسکن مسبغ ذکر اس کا عروضیوں نے نہیں کیا ہے من مولف

پس فاع لاتن مفرد ہی نہین واقع ہوتا لیکن ان بحرون مین۔

مضارع مفاعیلن فاع لاتن چار بار مجزو بہ نوع اول مفاعیلن فاع لاتن
مفاعیلن دو بار مجزو بنوع ثانی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار جیسا کہ
یہ وزن قریب بھی ہے مربع مفاعیلن فاع لاتن دو بار۔

قریب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن۔ دو بار

اب ہم جو فرع جس بحر مین مستعمل ہے اوسے بیان کرتے ہین پس فاع لات مکفوف مضارع
مثمن مجزو بنوع اول مین آتے ہین من محقق اور مضارع مجزو بنوع ثانی و مشطور مین
اور قریب مین نہین آتے لیکن بوقف باین جہت کہ آخر شعر کو ساکن ہونا چاہیے لیکن
مشاکل مین امکان وقوع ہے بدون وقف من مولف فاع لات مسکون التا
مقصور فاعلن محذوف مضارع مثمن و مجزو بنوع ثانی مین سوا مجزو بنوع اول کے
مستعمل ہے من مولف اور قریب مین امکان وقوع ہے لیکن مشاکل مین نہین آسکتے
بہ جہت نہ ہونے فاع لاتن کے آخر مین من مولف فعلن مسکون العین محذوف مقصور
فاع مسلوخ نوع مطموس سے ہم یہ فرعین مضارع مثمن و مسدس بنوع ثانی مین سوا مسدس
بنوع اول کے آتے ہین من محقق اور قریب مین بھی امکان وقوع ہے بخلاف مشاکل کہ
اوس مین نہین آسکتی کما قیل من مولف فاع لیان مسبغ یہ مضارع مثمن مزاحف و مجزو بنوع ثانی
مین سوا مجزو بنوع اول کے امکان وقوع رکھتے ہین اور قریب مزاحف مین مستعمل ہے
بخلاف مشاکل کما قیل من مولف فاع لتان مقبوض مسبغ اور مفعولان منقول فاعلیان
سے مفعولن مسکن بدال یہ دونون فرعین مضارع مثمن اور مضارع مجزو بنوع ثانی مین بھی
وزن قریب کا بھی قرار دے سکتے ہین واقع ہوتے ہین من مولف **فصل** مستفعلن جو کہ
با اصل جو کہ زحاف سے جو اپنی تعریف کے بموجب اس رکن سے ملحق ہوتے ہین اور
ان کے الحاق سے فرع متعدد منشعب ہوتے ہین سولہ ہین اور اون سولہ زحافون کو
گیارہ زحاف عرب مین جنہین عامہ لفظاً چار ہین خبل طی خبل مکالفہ مجتمعہ اول با
مین الفعولن کوئی زحاف وضع نہین ہوا خاص بہ اعاریض و ضرب لفظاً

قطع خلع کبل قصر حذف اذالت ترفیل اور حذف فارسی کے پانچ ہین جنمین خاصہ دو رفع تسکین خاص ہے اعاریض و ضروب ہین عروض طمس خذ و ہتم اور فروع بھی دو طرح پر ہین عربی و فارسی عربی بارہ ہین فارسی دس ہین مجموعہ بائیس ہوے لیکن فروع سب بارہ ہین

عع	اول	مفاعلن	مخبون
	ثانی	مفتعلن	مطوی
	ثالث	فعلتن	مخبول ہے اجتماع خبن و طے سے اسی کو مشکول بھی کہتے ہین
عخ	رابع	مفعولن	مقطوع
	خامس	فعولن	مخلع یا مکبول ہے اجتماع خبن و قطع
	سادس	مستفعلان	مذال
	سابع	مفاعلان	مخبون مذال
	ثامن	مفتعلان	مطوی مذال
	تاسع	فعلتان	مخبول مذال
	عاشر	مستفعلاتن	مرفل
	حادی عشر	مفاعلاتن	مخبون مرفل
	ثانی عشر	مفتعلاتن	مطوی مرفل

لیکن فروع فارسی کے یہ سات ہین

فع	اول	فاعلن	مرفوع
	ثانی	مفعولن	مطوی مسکن
فخ	ثالث	فاعلان	مرفوع مذال
	رابع	مفعولان	مطوی مسکن مذال
	خامس	فعلاتن	مسکون العین مطموس
	سادس	مفعولان	ازج
	سابع	فعلن	مسکون العین احذ

ثامن	فعل	بتحریک عین مخبون
تاسع	فاع	مسکون العین اخذ مقصور
عاشر	فع	اخذ محذوف

پس مستفعلن مجموعی نہین واقع ہوتا لیکن ان بحور خمسہ مین

رجز مستفعلن آٹھ بار

بسیط مثمن مستفعلن فاعلن چار بار مجزو مستفعلن فاعلن مستفعلن دو بار یہ مشطور نہین آتی ہی

مقتضب مثمن مفعولات مستفعلن چار بار مجزو مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار مشطور مفعولات مستفعلن دو بار

سریع مسدس الاصل مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار یہ بحر مثمن نہین آتی اور مشطور لیکن اسکا مثلث ہو کے آیا ہی لیکن فارسی مین متروک ہی

منسرح مثمن مستفعلن مفعولات چار بار مجزو مستفعلن مفعولات مستفعلن دو بار مشطور مستفعلن مفعولات دو بار

اب ہم جو فرع جس بحر مین مستعمل ہی اوسکو بیان کرتے ہین مفاعلن مخبون مفتعلن مطوی فعلتن مخبول تینون فرعین رجز و بسیط و سریع و منسرح مین آتی ہین من محقق اور مقتضب مین بھی امکان وقوع ہی من مولف مفعولن مقطوع فعولن مخلع یہ دونون فرعین رجز مین اور بسیط مجزو غیر مثمن مین آتے ہین من محقق اور منسرح مجزو غیر مثمن و مشطور مین اور مقتضب مثمن و مشطور مین سوا مجزو کے امکان وقوع ہی لیکن سریع مین نہین آسکتین بجہت ہونے مستفعلن کے آخر مین فعلن مسکون العین اخذ فعل بتحریک عین مخبون اخذ فاع اخذ مقصور فع اخذ محذوف ان چار فرعون کو رجز و بسیط مجزو غیر مثمن مین اور مقتضب مثمن و مشطور غیر مجزو مین اور منسرح مجزو غیر مثمن و مشطور مین امکان وقوع ہی بخلاف سریع کہ اوسمین نہین آسکتین مین مولف مستفعلان مذال مفاعلان مخبون مذال مفتعلان مطوی مذال فعلتان مخبول مذال مستفعلاتن مرفل ان پانچون کو رجز و بسیط مجزو و منسرح مجزو و مقتضب مثمن و مشطور مین امکان وقوع ہی لیکن سوا مرفل کے یہ سب فرعین بسیط مجزو مین آتی ہین

بحر اور فروع بھی دو طرح پر ہیں عربی اور فارسی عربی بارہ ہیں فارسی پانچ مجموعہ سترہ ہوئے لیکن فروع عرب

ع ع	اول	فعولات یا مفاعیل	بضم تا و لام مخبون
	ثانی	فاعلات بضموم التا	مطوی
	ثالث	فعلات بتحریک عین و بضم تا مخبول اسی کو منکا تفہ بھی کہتے ہیں	
ع خ	رابع	مفعولان	موقوف
	خامس	فعولان یا مفاعیل	بوقت آخر مخبون موقوف
	سادس	فاعلان یا فاعلات	مطوی موقوف
	سابع	مفعولن	مکشوف
	ثامن	فعولن	مخبون مکشوف
	تاسع	فاعلن	مطوی مکسوف
	عاشر	فعلن	بتحریک عین مخبول مکشوف
	حادی عشر	فعلان یا فعلات	بتحریک عین و سکون آخر مخبول موقوف
	ثانی عشر	فعلن	بسکون عین اصلم

لیکن فروع عجم کہ پانچ ہیں

وع	اول	فعلان یا فعلات	بسکون عین مخبول مسکن موقوف
	ثانی	فعلن	بسکون عین مخبول مکسوف مسکن
	ثالث	مفعل	بضم لام مرفوع
وخ	رابع	فاع	بسکون عین مجدوع
	خامس	فع	منحور

پس مفعولات ثمن میں واقع ہوتا لیکن ان بحور ثلثہ میں
منسرح مثمن مستفعلن مفعولات چار بار مجزو مستفعلن مفعولات دو بار مستفعلان
مقتضب دو بار مستفعلن مفعولات دو بار

مقتضب   مفعولات مستفعلن چہار بار   مجزو مفعولات مستفعلن دو بار

مشطور مفعولات مستفعلن دو بار

سریع مسدس الاصل   مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار

اب ہم جو فرع جس بحر میں آتی ہے اسکو بیان کرتے ہیں فعولات یا مفاعیل بضم اخیرین مجبون فاعلات بضم تا مطوی فعلات بتحریک عین وتا مجبول یہ تینون فرعین منسرح مجزو میں آتی ہیں سوا مثمن مشطور کے اور مقتضب میں بھی بہرسہ حالت امکان وقوع ہے اور سریع میں نہین آسکتیں جیسا کہ منسرح مثمن مشطور میں نہیں آسکتیں بجہت نہ ہوتے سکون کے آخر میں اور آخر شعر میں سکون لا محالہ چاہیے لیکن بہ وقت امکان وقوع ہے مفعولان موقوف فعولان یا مفاعیل مجبون موقوف یہ دونوں سریع اور منسرح مثمن ومشطور میں آتی ہیں من محقق اور منسرح مجزو ومقتضب میں بہرسہ حالت امکان وقوع نہیں بجہت نہونے مفعولات کے آخر میں سکون فاعلان یا فاعلات مطوی موقوف یہ دونوں فرعین سریع میں آتی ہیں من محقق اور منسرح مثمن مشطور میں بھی امکان وقوع ہے بخلاف منسرح مجزو اور مقتضب واسنے مجزو ومشطور انمیں امکان وقوع نہیں بجہت نہونے مفعولات کے آخر میں من مولف مفعولن مکسوف فعولن مجبون مکشوف فاعلن مطوی مکشوف یہ تینون سریع ومنسرح مثمن ومشطور میں آتی ہیں من محقق ومولف بخلاف منسرح مجزو ومقتضب کے انمیں نہیں آسکتا فیصل قاع مجدوع نبع منحور یہ دونوں سریع ومنسرح مثمن ومشطور میں آتی ہیں من محقق بخلاف منسرح مجزو ومقتضب کے انمیں بہرسہ حالت نہیں آتیں کما قیل **فصل** مفاعلتن مجبون زحاف سے سوا زحاف ثمانیہ مختصہ وحذف بحر وافر کے اور کوئی زحاف اس رکن میں نہیں آتا اور وہ زحاف ثمانیہ و مختصہ عربی ہیں اور یہ بحر فارسی کی نہیں پس کوئی زحاف بھی موضوعات عجم سے نہیں ہے اور اون زحافات ثمانیہ عرب سے جو آٹھ ہیں عصب بصاد مہملہ نقص عقل مختصہ اور آئیل چار ہیں عضب بضاد معجمہ قصم عقص جم خاص بہ اعاریض و ضروب ایک قطعہ

ع			
	اول	مفاعیلن	معصوب
	ثانی	مفاعیل	بضم لام منقوص ای اجتماع عصب وکف

	ثالث	مفاعلن	معقول ہے اے اجتماع عصب و قبض
م	رابع	مفتعلن	اعقص بضاد معجمہ ای وقوع خرم
	خامس	مفعولن	اقصم اے اجتماع عصب و عقص
	سادس	مفعول	مقصوم اللام اعقص ای اجتماع عصب و نقص
	سابع	فاعلن	اجسم اجتماع عصب و عقل
خ	ثامن	فعولن	مقطوف ای اجتماع عصب و حذف

اور مفاعلتن نہیں واقع ہوتا لیکن بحر وافر میں اور وزن وافی مفاعلتن چھ بار اور فارسی مین آٹھ بار چونکہ یہ رکن خاص ہے وافر سے اور یہ زحاف اس رکن کے ساتھ خاص ہین لہذا اس بحر کے ساتھ بھی یہ زحاف خاص ہوگئے

فصل متفاعلن چون زحاف سے چار زحاف عربی اس رکن کے لیے مخصوص ہین عامہ سے اضمار و وقص خزل خاص بہ اعاریض و ضروب ایک حذذ اور یہ زحافات غیر مخصوص سے ہامتہ خبل اور خاصۃ بالعروض والضرب اذالت ترفیل اور مختصہ اول سے کوئی زحاف واضع نے وضع نہین کیا یہ بحر فارسی کی نہین لہذا کوئی زحاف عجم بھی نہین لیکن فرع عرب کہ اظہار ایسے

ع	اول	مستفعلن	مضمر
	ثانی	فاعلن	موقوص اے اجتماع اضمار و خبن
	ثالث	مفتعلن	مخزول اے اجتماع اضمار و طے
	رابع	فعلاتن	مضمر مخبول عروضیون نے اس فرع کا ذکر نہین کیا
خ	خامس	فعلاتن	مقطوع
	سادس	مفعولن	مضمر مقطوع
	سابع	فعلن	متحرک العین احذ
	ثامن	فعلن	مسکون العین مضمر احذ
	تاسع	متفاعلان	مذال
	عاشر	مستفعلان	مضمر مذال

حادی عشر	فاعلان	موقوص مذال
ثانی عشر	متفعلان	مخزول مذال
ثالث عشر	متفاعلاتن	مرفل
رابع عشر	مستفعلاتن	مضمر مرفل
خامس عشر	مفاعلاتن	موقوص مرفل
سادس عشر	مفتعلاتن	مخزول مرفل
سابع عشر	فعولن	موقوص مقطوع
ثامن عشر	فعلتان	مضمر مخزول مسبغ عروضیوں نے ان دونوں فرعوں کا بھی ذکر نہیں کیا ہے

پس متفاعلن نہیں واقع ہوتا لیکن بحر کامل میں اور کامل متفاعلن چھ بار عربی میں اور آٹھ بار فارسی میں ہے چونکہ یہ رکن خاص ہے اس بحر کے ساتھ اور زحافات اس رکن کے ساتھ خاص ہیں پس یہ زحافات بھی خاص ہو گئے کامل کے فافہم

باب خامس بیان دوائر بحور از یکدیگر اور اسمیں چند فصلیں ہیں

فصل بحر لغت میں بمعنی دریاے پُرشور وجوی بزرگ اور اصطلاح عروض میں ایک وزن شعرا در اکثر پارہ کلام موزون کا اور مشابہت دونوں معنوں میں یہ ہے کہ جیسے دریا شامل ہے بانواع جواہر و نباتات اسیطرح بحر عروض شامل ہے بانواع شعر یا مردم جسطرح دریا میں حیران و سرگردان ہوتے ہیں بحر عروض میں بھی اوسی طور پر متفکر و پریشان ہوتے ہیں بسبب تغیر ارکان کے

فصل جو بحور موافق قیاس ہیں مطبوع ہیں اور جو مخالف قیاس ہیں نامطبوع ہیں از بسکہ تقدیم عروض عرب سے ہے وضع میں اور کل اصول میں اور اہل فارس تابع ہیں نہ واضع اگرچہ بنا بر اپنے مذاق کے کچھ تجاوز بھی کیا ہے عروض عرب سے فروع و اصول میں بعض تجاوز مناسب کہ صدر کتاب میں بیان ہوے اور بعض تجاوز نامناسب مخصوص بحور کہ ذکر اسکا تتمہ بیان بحور میں آئیگا بتفصیل انشاء اللہ تعالی لیکن بالاجمال بعض تجاوز مناسب غیر مناسب کی جانب بسبب اقتضاے مقام اشارہ کیا جائیگا اور واضح ہو کہ اسی تجاوز مناسب و غیر مناسب کی وجہ سے بعض بحور موافق قیاس ہیں اور بعض مخالف قیاس لیکن موافق قیاس کل بحور عرب ہیں کہ جنکا واضع

خلیل ابن احمد ہی اور مخالف قیاس بعض بحور العجم ہین کہ ذکر اسکا تتمہ بیان بحور مین ہوگا اور بحور
بحور العجم کہ موافق قیاس ہین او او نہین سے مراد بحور وزنہا سے فصل جملہ بحرین تکرار ارکان سے
پیدا ہوتی ہین لیکن وہ تکرار کہ معتدل سولہ ہی مخل ہے بطبع سے شعر از ملال آور ہے نہ کہ تاب تحمل طبع
وزن پس وزن حاصل ہوتا ہی ایک مصرع سے اور دو مصرعون سے ایک بیت اور ابیات سے قطعہ
شعر اور ارکان بہ عدد دو واسطے تکرار کے دو رکن ہین اور متوسط عدد تین رکن اور اکثر عدد چار رکن
پس ایک بیت آٹھ رکن سے مثمن ہوگی اور چھ رکن سے مسدس ہوگی اور چار رکن سے مربع ہوگی
اور سوا اسکے ابیات موحد و ثنائی عربی ہین اور دو ازدہ رکنی یا زیادہ اس سے فارسی ہین اگرچہ
لکھی گئی ہین الا مرغوب طبع نہین بلکہ محل مخل ہین فصل خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل ایک
رکن کی تکرار کے ہی یعنی جیسے تکرار فعولن فعولن کی ہی ویسی تکرار فعولن مفاعیلن کی ہی اسلیے کہ
مفاعیلن شبیہ فعولن کی ہی اسباب مین کہ دونو مین وتد مجموع و سبب خفیف ہی پس بحر ایک
رکن بسیط کی تکرار سے یعنی ایک رکن واحد سے حاصل ہوتی ہی یا خلط دو رکن متشابہ سے اور
خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا بہ کم ہوتا ہی یا بہ کیف لیکن بہ کم یعنی حروف ایک رکن کے
دوسرے رکن سے کم ہون کمیت مین لیکن بہ کیف یعنی حرکات و سکنات مین دونون رکنون کے
فرق ہو پس مشابہت بہ کمی حروف جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسلیے
کہ دونون وتد مجموع و سبب خفیف سے مولف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے
اور اسی طرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ فاعلن کے ہے بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ
فاعلن کے بحر بسیط مین پس تشابہ بکیفیت یعنی کیفیت حرکات و سکنات جیسا کہ تشابہ مستفعلن
کی ساتھ مفعولات کے سریع و منسرح و مقتضب مین اسواسطے کہ تالیف انکی دو سبب خفیف و ایک وتد
سے فرق اتنا ہی کہ ایک مین وتد مجموع ہی اور ایک مین وتد مفروق اور اسی طرح تشابہ کیفیت
فاعلاتن مستفعلن کا ہی ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع مین فصل انیس بحرون کے بیان مین
اوزان مذکورہ بالا کی باہمی ترکیب اور تکرار سے انیس بحرین نکلتی ہین اونمین سے پندرہ بحرونکا
خلیل مخترع ہی اور بقول بعضے سولہوین بحر متدارک کا مخترع اخفش ہی لیکن اصل یہ ہی کہ یہ بحر
بھی نکلی ہوئی خلیل ہی کی ہی اوسنے بوجہ عدم استعمال مہمل جانکر اہمال کیا اخفش نے مقلوب

طویل کے پھر اہل فارس نے تین بحریں ایجاد کین ایک قریب یوسف نیشاپوری نے دوسری جدید بزرجمہر نے جسکی وجہ سے اسے بزرجمہری بھی کہتے ہین تیسری مشاکل اسکے موجد کا نام معلوم نہین ہم یہ تعیین کر سکتے کہ تعلیل ان بحور ثلاثہ سے مطلع نہین ہوا البتہ عدم ذکر بجہت عدم استعمال اور اہمال بسبب مہمل ہونے کے معلوم ہوتا ہر بہرحال یہ تینون بحرین فارسی سے مخصوص ہین عربیہ مین مطلقا مستعمل نہین اور پانچ بحرین طویل مدید بسیط وافر کامل عربی سے مخصوص ہین فارسی مین شاذ نادر پائی جاتی ہین اور حکم اکثریت پر ہوتا ہر باقی گیارہ بحرین عربی و فارسی دار دو مین مشترک ہین بہرحال جملہ بحور مثمن الاصل ہین یا مسدس الاصل لیکن اہل فارس نے اختلاف کیا ہر یعنی بعض بحور جو عرب مین مسدس الاصل ہین اہل فارس اونکو مثمن لاتے ہین اور بعض کو بطور عرب مثمن رہنے دیا ہر اور بعض کو بطرز خاص مسدس کیا ہر اور بطور عرب بھی مسدس لاتے ہین۔ اور وہ بعض بحور جو اہل عرب کے یہان مثمن الاصل ہین اہل فارس انہین مسدس لاتے ہین اور بعض کو بطور عرب مثمن رہنے دیا ہر۔ یعنی جو بحور کہ عربی مین مسدس الاصل ہین اور اہل فارس نے انہین مثمن کیا ہر تو ہین ہزج رجز رمل وافر کامل منسرح مضارع مقتضب مجتث۔ اور جنہین بنابر اصل عرب مسدس رہنے دیا ہے وہ دو ہین سریع و خفیف۔ اگرچہ خفیف کو بہ ندرت مثمن بھی لائے ہین لیکن ندرت کا اعتبار نہین۔ اور جسکو بطرز خاص اہل فارس نے مسدس استعمال کیا ہر اور بطور عرب بھی مسدس لائے ہین وہ بحر مضارع ہے اسکو دو طرح پر مسدس کرتے ہین ایک بطرز خاص بحذف فاع لاتن رکن دوم یا ہین ہیچ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دوسرے بطرز عرب یا ہین طریق مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن اور جو بحور کہ عربی مین مثمن آتے ہین اور فارسی مین مسدس وہ ہین مدید بسیط اور جنکو بنابر اصل عرب مثمن رہنے دیا ہر وہ تین ہین متقارب متدارک طویل) ہرچند طویل کو بہ ندرت مسدس بھی لائے ہین لیکن یہ معتبر نہین اور متقارب و متدارک کے مسدس ہین معتبر ہے لیکن از رو ئے دائرہ نہین لیس از رو ئے بنا مثمن رہنا مسلم رہا اور اہل فارس نے اپنی تین بحرون کو مسدس وضع کیا اور مثمن مستعمل نہین اگرچہ بعض نے مثمن بھی پائی جاتی ہین لیکن معتبر نہین اب ہم ان بحرون کو مع اختلافات نقشہ مین درج کرتے ہین

نام بحر	اصلی ارکان بنابر عربی	اصلی ارکان بنابر فارسی
طویل عربی یا فارسی میں کم	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار
مدید	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دوبار	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دوبار
بسیط	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دوبار	مستفعلن فاعلن مستفعلن دوبار
وافر	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن دوبار	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن دوبار
کامل	متفاعلن متفاعلن متفاعلن دوبار	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن دوبار
ہزج	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دوبار	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دوبار
رجز	مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار
رمل	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن دوبار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن دوبار
سریع	مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار	مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار
خفیف	فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار	فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار
منسرح	مستفعلن مفعولات مستفعلن دوبار	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات دوبار
مضارع	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دوبار	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دوبار
	مسدس بطور عرب	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دوبار
	مسدس بطرز جاحظ فارسی	مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
مقتضب	مفعولات مستفعلن دوبار	مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن دوبار
مجتث	مس تفع لن فاعلاتن دوبار	مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار
متقارب یا تقارب	فعولن فعولن فعولن فعولن دوبار	فعولن فعولن فعولن فعولن دوبار
	مسدس	فعولن فعولن فعولن دوبار
متدارک یا تدارک	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دوبار	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دوبار
یا غریب یا رکض وغیرہ	مسدس	فاعلن فاعلن فاعلن دوبار
بحور فارسی	عربی میں مستعمل نہیں	اصلی ارکان فارسی کے
جدید یا غریب		فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دوبار

اصلی ارکان فارسی سے کے

قریب — مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دوبار

مشاکل یا متشاکل — فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دوبار

فصل بیان بیت مین اور اوسمین چند بحثین ہین بحث اول اجزاے بیت کے اسماء مین - رکن اول
مصراع اول کو صدر کہتے ہین اور رکن آخر مصراع اول کو عروض کہتے ہین اور رکن اول مصراع
دوم کو ابتدا کہتے ہین اور مطلع بھی اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین اور عجز بھی اور باقی
ارکان جو ان چار رکنون کے درمیان مین ہون انکو حشو کہتے ہین اور حشویت

بحث ثانی اجزاے بیت کے القاب مین بخصوص تغیر و عدم تغیر

جس رکن مین یا جس بحر مین باوجود جواز خرم کو نہ لاتین اور سالم رکھین پس اوس رکن اور بحر کو
موفور کہتے ہین اسلیے کہ وتد اوسکا بتمامی لایا گیا کسی طرح نقصان پس موفور ضد خرم ہے اور کبھی رکن
اخرم کو کہ جہان کہین بیت مین واقع ہو سوا عروض و ضرب کے یعنے صدر مین خواہ ابتدا مین خواہ حشو مین
واقع ہو اوسکو ابتدا کہتے ہین اور یہ ابتدا ضد موفور ہے جیسے موفور ضد خرم ہے کذا فی المعجم اور
کبھی رکن اول مصراع اول کو کہ اخرم ہو ابتدا بہ صدر کہتے ہین اور اگر رکن اخرم حشو مین
ہو اوسکو ابتدا و حشو کہتے ہین اور اگر رکن اخرم ابتدا مین ہو اوسکو ابتدا بہ ابتدا کہتے ہین اور
عروض و ضرب مین خرم نہین ہے تا عرب مین اگرچہ فارسی مین تمام ارکان بیت مین لانا جائز سمجھتے
ہین اور رکن اخرم کے برابر و مقابل جو رکن مقام حشو مین ہو اور اوسمین سبب خفیف ہو اور
وتد مجموع ہو یعنی پہلے وتد مجموع ہو بعدہ سبب خفیف پس ساکن سبب خفیف کو گرا دین مثلاً مفعول
مفاعلن یا فعلن فعول) ایسے رکن حشوی کو کہ ان امثلہ مین رکن ثانی ہے اعتماد کہتے ہین کذا
فی شرح خزرجیہ مصنفہ غلام مصطفی المعروف بہ نقشبند اور جو رکن معاقبہ مین بری ہے معاقبہ
سے اوسکو بری کہتے ہین کما مر اور سالم اوس رکن کو کہتے ہین کہ کوئی تغیر تغیرات بالنقصان
سے اوسمین نہ واقع ہو کذا فی المعجم اور صحیح اوس عروض و ضرب کو کہتے ہین کہ کوئی تغیر
تغیرات بالزیادت سے اور کوئی تغیر تغیرات بالنقصان سے اوسمین نہ واقع ہو منہ معری
وہ عروض و ضرب کہ تغیر بہ زیادت اوسمین ممکن ہو اور نہ لاوین یا ایک مین لاوین اور دوسرے

ہین نہ لاتین پس جو خالی ہوگا زیادت سے اوسے معرّیٰ کہتے ہین منتقض وہ عروض ضرب
کہ جسمین تغیر بہ نقصان ہوا ہو فصل اوس رکن کا نام ہے جو عروض بیت مین اسطرح پر
ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنی از روے استعمال ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض
لیکن صحیح جیسے ہزج و مضارع و مجتث مین عروض سالم ہوتا ہے اور بس لیکن منتقض جیسے
طویل ہین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس اور مقتضب مین عروض مطوی ہوتا ہے اور
بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین تنبیہ عربی مین عروض سالم لاتے ہین ہزج مین
اور ضرب سالم یا مزاحف لاتے ہین لیکن فارسی مین یہ خلط ہرگز جائز نہین اگر عروض سالم
لائینگے ضرب بھی سالم لائینگے اور اگر عروض مزاحف ہوگا ضرب بھی مزاحف ہوگی
غایت جو رکن ضرب کہ بیت مین سوا اُسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو
خواہ صحیح خواہ منتقض پس صحیح جیسے مضارع و مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس
پس منتقض جیسے مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے ضرب
کو غایت کہتے ہین تنبیہ ضرب مزاحف کا خلط ساتھ عروض سالم کے عربی مین جائز
لیکن فارسی مین ہرگز جائز نہین اگر ضرب سالم ہوگی عروض بھی سالم ہوگا اسی طرح سے
اگر ضرب مزاحف ہوگی عروض بھی مزاحف ہوگا اور اسیوجہ سے فصل و غایت عروض
فارسی مین نہین شاہد اس تقریر کے المعجم فی اشعار العرب و العجم ہے کہ اوسمین ذکر فصل
و غایت نہین فافہم

بحث ثالث القاب بیت کے بیان مین تعداد ارکان سے قطع نظر کرکے مصرّع (بضم
میم و فتح صاد مہملہ و تشدید راے مہملہ مفتوحہ و عین مہملہ ساکن) وہ بیت کہ جسکے دونو
مصرع متساوی ہون وزن مین اور دونون مقفّے ہون یعنے مطلع قصیدہ و مطلع و غزل
و ابیات مثنوی مقفّٰی وہ بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو
یعنے ایک رکن نصف اس مصرع سے متعلق ہو کلمۂ قطع اور نصف دوسرے مصرع
سے متعلق ہو تقطیع مین اور ایسی بیت کو مجازاً بیت کہتے ہین اور یہ مخصوص ہے عرب سے
معتدل اوس بیت کو کہتے ہین کہ عروض و ضرب جسکے ہم وزن و برابر ہون یا لیے

اگر عروض بروزن فعلن ہو تو ضرب بھی بروزن فعلن ہو یا اگر عروض بروزن فاعلاتن ہو
تو ضرب بھی بروزن فاعلاتن ہو کذا فی المعجم تام اوس بیت کو کہتے ہین کہ ہر مصراع اوسکا
مساوی دایرہ کے ہو عدد ارکان مین ساتھہ سلامتی ارکان کے یعنے اگر اصل مین مثمن سالم ہو
اپنے دایرہ مین تو اوسیطرح پر مثمن سالم ہے اور اگر دایرہ مین مسدس سالم ہے تو مسدس
سالم ہے جیسے عربی مین بحر طویل و رجز کہ دایرہ عربی مین پہلے بحر مثمن سالم ہے اور دوسرے
مسدس سالم اسی طرح فارسی مین جیسے بحر رجز اور جدید کہ دائرہ فارسی مین پہلے مثمن
سالم ہے اور دوسری مسدس سالم
وافی اوس بیت کو کہتے ہین کہ مصراع اوسکا عدد مین مساوی ہو ساتھہ اپنے ارکان دایرہ کے
خواہ سالم مستعمل ہو خواہ مزاحف پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے
اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے کہ جس وافی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگی من معیار الاشعار
اور بقول صاحب المعجم وافی اوسے کہتے ہین کہ جس بیت مین تخریب نہ ہوئی ہو یعنے
جسمین تغیر بالتخریب ہو وہ وافی نہین ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ بعض عروضیون کے نزدیک
دایرہ مزاحفہ کے زحافات معینہ اون بحور مزاحفہ دایرہ کی اصل ہین یا حکم اصل مین ہین
پس زحافات معینہ دایرہ کے مخرب نہ ہونگے بلکہ سوا اونکے جو اور تغیر لائے جاوینگے
وہ باعث تخریب ہونگے پس اس صورت مین وافی بھی فی الجملہ خاص سمجھی جاویگی
مبحث رابع مجموع ارکان بیت کے القاب مین یا مجموع ارکان بحر کے القاب مین
باعتبار تعداد ارکان عام اس سے کہ وہ سالم ہون یا مزاحف
سالم وہ کہ جسمین کسیطرح کا تغیر نہ ہوا ہو مزاحف وہ کہ جسمین کسی قسم کا تغیر ہوا ہو اور
ان دونون کی تعداد ارکان کے اعتبار سے چھہ قسمین ہوتی ہین اور بہ قید سالم و مزاحف
بارہ قسمین ہونگی لیکن چھہ قسمین مثمن مسدس مربع مثلث مثنے موحد مثمن آٹھہ رکن کی
بیت کو اور مسدس چھہ رکن کی بیت کو اور مربع چار رکن کی بیت کو اور مثلث تین رکن
کی بیت کو کہتے ہین ڈیڑھہ رکن کا ایک مصراع اور ڈیڑھہ رکن کا دوسرا مصراع اور
مثنے دو رکنے بیت کو اور موحد یک رکنی کو کہتے ہین جن عروضیان عرب کے نزدیک

بیت تمام اک چیز ہے جسکے دو حصہ ہوتا کچھ ضرور نہین لیکن یہ مذہب مخدوش ہے خلیل کے
نزدیک صحت سے دور ہے کہ یہ ذکرہ ان چھ قسمون سے کبھی مثمن مسدس مربع مثلث
ثنائی کا اطلاق وافی مجزو مشطور منہوک پر ہوتا ہی حالانکہ ہر بیت مثمن وافی اور ہر مسدس مجزو
اور ہر مربع و مثلث مشطور اور ہر ثنائی منہوک نہین ہو سکتی پس ان چارون کا بیان
بھی ضرور ہوا اگرچہ وافی کو ہم اوپر بیان کر چکے ہین لیکن یہان بہ حسب اقتضاے مقام پھر بیان
کرینگے اور ان اعتبارات اربع کی وجہ سے بہ حسب تعداد ارکان ہر بیت اور ہر بحر کے
چار قسمین ہوتی ہین وافی مجزو مشطور منہوک اور جب اونمین سے ہر ایک کے ساتھ
قید سالم ہونے کی اور مزاحف ہونے کی بڑھائی جاویگی تو آٹھ قسمین ہونگی لیکن
پہلے چار قسمون سے وافی اوس بیت کو کہتے ہین جسکے ارکان کی تعداد اصلی تعداد سے
جو لقشہ مین مندرج ہوتی ہی مساوی ہو کما مرّ اور مجزو اوس بیت کو کہتے ہین جسمین اصلی
ارکان سے دو رکن کم ہون پس مجزو ہونے سے مثمن بحر مسدس اور مسدس بحر مربع
ہوجائیگی (یعنے چار رکنی رہے گی) ازبسکہ اہل فارس مربع بحر بہت کم استعمال کرتے
ہین اسوجہ سے فارسی مین جو بحرین مثمن ہین وہی مجزو ہوتی ہین اور پانچون مسدس
بحرین (یعنے دو عربی کی خفیف و سریع اور تین فارسی کی جدید قریب مشاکل اہل فارس
کے یہان مجزو نہین ہوتین بہ خلاف اہل عرب کے کہ انکے یہان مربع بحر کثرت سے
مستعمل ہی لہذا وہ سب بحر و نکا سوا الطویل و منسرح اور سریع کے مجزو بھی استعمال
کرتے ہین بلکہ پانچ بحرین مدید ہزج مضارع مقتضب مجتث بغیر مجزو کیئے ہوے مستعمل ہی
نہین انکا مجزو کرنا عربی مین لازم ہے اور باقی آٹھ بحرین دونون طرح مجزو اور غیر مجزو
مستعمل ہین اور مشطور اوس بیت کو کہتے ہین جسکے ارکان کی تعداد اصلی تعداد سے
نصف رہے ہو یعنے آدھے ارکان اوسمین سے حذف ہوگئے ہون پس فارسی ہزج
رجز رمل کہ مثمن ہین دایرہ فارسی مین بعد کم ہوجانے نصف کے مربع باقی رہینگی
اسلیے کہ مربع نیمہ مثمن ہے اور جو بحر اصلی دایرہ مین مسدس ہو گی مثلث رہجاویگی
بعد کم ہوجانے نصف کے اور منہوک اوس بیت کو کہتے ہین کہ جسمین سے دو ثلث

ارکان حذف کیے گئے ہون پس ایک ثلث یعنے ایک تہائی بیت باقی رہے گی
تین ثلث بیت مسدس سے اسلیے کہ چھ رکن کی بحر مین تین ثلث ہوتے ہین (اور ثلث یعنی
تیسرا حصہ) پس جب دو ثلث یعنے چار رکن دور ہو نگے ایک ثلث یعنے دو رکن باقی
رہین گے معہذا بیت مسدس سے منہوک مثنے ہوگی یعنے دو رکنی بیت بخلاف مثمن کے اسکا
منہوک ہونا ممکن نہین کسواسطے کہ آٹھ رکنون مین ثلث کا وجود ہی نہین البتہ اگر نو رکن
ہوتی تو تین رکنون کا ایک ثلث ہوتا حالانکہ ایسا نہین ہے فافہم اور مجزو (دو جزو دور کردہ
شدہ) اور شطر نصف حصہ کو کہتے ہین پس مشطور (یعنے نصف حصہ دور کردہ شدہ) اور منہوک
(یعنے لاغر گھلا ہوا) پس یہ دونون قسمین مشطور و منہوک عربی سے مخصوص ہین فارسی
مین مطلق مستعمل نہین بلکہ عربی مین بھی سوا بحر رجز اور سریع کے اور کوئی بحر مشطور نہین
ہوتی اور سوا بحر رجز و منسرح کے اور کوئی بحر منہوک نہین ہوتی کسواسطے کہ مشطور
کے موجد نے مشطور کو رجز و سریع سے اور منہوک کے موجد نے منہوک کو رجز و منسرح سے
مخصوص رکہا ہے چونکہ یہ تینون بحرین عربی مین مسدس ہین اسلیے مشطور ہو کر مثلث
یعنے سہ رکنی اور منہوک ہو کر مثنے (یعنے دو رکنی) رہجاتی ہین اہل فارس نے بعض مثمن
بحرون کو شاذ و نادر مربع کیا ہو اگر معنوی لحاظ سے انہین مشطور کہین تو ہو سکتا ہے
کیونکہ انمین نصف ارکان کم ہوگئے ہین لیکن درحقیقت وہ مشطور نہین مربع ہین
کسواسطے کہ مشطور رجز و سریع سے مخصوص ہے قطع نظر اسکے مشطور مثلث ہوتا
ہے نہ مربع ہان اگر خاص بحر رجز مربع کو مشطور فارس کہین تو ہو سکتا ہے اسلیے
کہ بدیع بلخی نے اتباعاً للعرب چند شعر بحر رجز مین مثلث اور چند شعر مثنے کہے ہین اگرچہ
وہ ابیات حقیقت مین مشطور و منہوک ہین مگر ان ابیات سے اور ایک شخص کی تقلید سے
یہ نہین کہہ سکتے کہ مشطور و منہوک فارسی مین مستعمل ہین بلکہ خلیل عربی مین بھی مشطور و
منہوک کا قایل نہین اسکے نزدیک مشطور و منہوک نثر مسجع ہے اصل یہ ہے کہ خلیل کے
نزدیک ہر بیت مین دو حصہ برابر اور ہر حصہ مین دو رکنون کا ہونا واجب ہے یعنے
پہلے حصہ مین صدر و عروض کا ہونا اور دوسرے حصہ مین ابتدا و ضرب کا ہونا لازم

جانتا ہے اسی جہت سے وہ مشطور و منہوک کا قایل نہین اور ربیع لطفی نے فارسی مین بھی مشطور و منہوک کو
موحد بھی کہا ہے رجز مین لیکن مثل مشطور و منہوک یہ بھی معتبر نہین اور موحد بحر رجز سے مخصوص ہے
کسی نے بحر رجز کے سوا موحد نہین لایا ہے اور مثمن مین چار رکن اور مسدس مین دو رکن حشو کہلاتے
ہین اور مربع مین کوئی حشو نہین ہوتا اور بیت مشطور و منہوک کے دو حصہ نہین ہوتے بلکہ
مشطور مین پہلا رکن صدر بھی کہلاتا ہے اور مطلع بھی اور آخر کا رکن عروض بھی کہلاتا ہے
اور ضرب بھی اور بیچ کا رکن حشو کہلاتا ہے اور منہوک مین مثل مشطور کے حشو نہین ہے
لیکن بقید سالم و مزاحف بیت کی آٹھ قسمین ہین اول وافی سالم ثانی وافی مزاحف
ثالث مجزو سالم رابع مجزو مزاحف خامس مشطور سالم سادس مشطور مزاحف سابع
منہوک سالم ثامن منہوک مزاحف لیکن وافی سالم کا خاص نام تام ہے جیسا اوپر مذکور
ہوا **فصل** ان اوزان کے ذکر مین سے جو ایک رکن بسیط کی تکرار سے حاصل ہوتی
ہین انکو بحور مفرده کہتے ہین اور جو دو رکن متشابہ کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین انکو
بحور مرکبہ کہتے ہین لیکن جو رکن بسیط کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین وہ سات ہین اور
ان سات مین پانچ بسیط سباعی سے ہین ہزج رجز رمل وافر کامل اور دو بسیط خماسی
سے ہین متقارب متدارک لیکن جو رکن متشابہ کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین بارہ ہین اور
ان بارہ مین یا دو رکن متشابہ مختلف ہین یعنی ایک سباعی ہر اور ایک خماسی یا دونون رکن
متشابہ سباعی ہین پس دو رکن متشابہ مختلف کے بحور تین طویل مدید بسیط ہین اور وہ انکے
باقی دو رکن متشابہ سباعی سے نو ہین سریع منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث جدید
قریب مشاکل **فصل** خلیل ابن احمد نے ابتدا یہ خلط خماسی و سباعی ارکان متشابہ سے کی ہے
دایرہ مختلفہ عربی مین بعد اسکے سباعیات بسیط کو ملایا ہے دایرہ مولفہ عربی مین اور بعد
اسکے سباعیات بسیط کو لایا ہے دایرہ مجتلبہ مین اور بعد اسکے خلط سباعیات متشابہ کا
یکدگر کیا ہے دایرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیط پر دایرہ متفقہ مین
اور بسیط بالفتح جاے فراخ و گسترده شدن اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین
جو چیز غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جزو اسکا مشابہ کل کے ہو جیسے آب و آتش و خاک و باد

کہ یہ بسیطاین غیر مرکب ہین اور خلط یا تقطیع ملانا اور متشابہ کی تعریف قبل ازین بیان ہوئی ہی
اور اہل فارس نے دایرہ منتزعہ نکالا ہے خلط سباعیات متشابہ سے

فصل بیان دوایر

ہین اور وجہ تقدیم و تاخیر دوایر ہین اور وجہ تقدیم و تاخیر بحور از یکدگر اور فوایدہ دوایر کے
بیان ہین معلوم ہو کہ بنا طویل و مدید و بسیط کی دو جزو مختلف ہے ایک رکن سباعی
ہے ایک خماسی ہے اجزاے طویل فعولن مفاعیلن چار بار و مدید فاعلاتن فاعلن چار بار
و بسیط مستفعلن فاعلن چار بار یہ تینون بحرین عدد متحرکات و سواکن اور ترکیب اسباب
و اوتاد مین متفق و موافق ہین اور ایسی کو تشابہ کہتے ہین کما قیل پس ان بحور کو ایک دایرہ
مین رکہا اور بحکم اختلاف اجزا سے بحور دایرہ کا نام مختلفہ رکہا اور اس دایرہ کو تقدیم
سب دایرون پر اس وجہ سے ہے کہ بحرین اس دایرہ کی دراز ہین جملہ بحور دوایر سے
اگرچہ خلط خماسی و سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور اوسکو عروضی کوتاہ جانتے
ہین لیکن یہ تقدیم بہ نظر خلط نہین ہے بلکہ منظور درازی بحور ہے اس واسطے کہ اور
دوایر کے بحور مسدس ہین اور یہ مثمن ہین باقی رہی تقارب اوسکا دایرہ مثمن ہے تو وہ
خماسی ہے اور یہان ذکر سباعیات کا ہے - بہرحال بحور دایرہ مختلفہ دراز ہین سب
بحرون سے اور کثرت اجزا نزدیک عرب کے پسندیدہ تر ہے اسواسطے کہ کثرت معانی
کثرت الفاظ سے حاصل ہوتی ہے اور نام اس دایرہ کی بحرون کا طویل مدید بسیط
اس جہت سے رکہا تا ایک دوسرے سے ممتاز ہوا اور طویل کو طویل بہ جہت طوالت
کے کہا کہ طویل سے اسکو مثمن وضع کیا ہے اور یہ بحر مجزو نہین آتی بخلاف دیگر مثمنات کے
اور مدید بمعنے کشیدہ اور مدید طویل سے کشیدہ ہوئی ہے یا دو سبب جانبین ارکان سباعی
مین کشیدہ ہوے ہین اور بسیط بمعنے گسترانیدہ اور ابتداے رکن سباعی مین اسکے
دو سبب گسترانیدہ شدہ ہین اور طویل کو مدید پر اس جہت سے مقدم کیا کہ وتد طویل مین
مقدم ہی سبب پر اور ابتدا بہ اوتاد بہتر ہے اسباب سے اور مدید کی بسیط پر اس جہت
سے تقدیم کی کہ مدید مین وتد صدر سے نزدیک تر ہے بہ نسبت وتد بسیط کے پس اگر فعولن
مفاعیلن کو مکرر خط دایرہ پر لکہین تو یہ ایک وزن مصراع ہوگا اور بیت اوسکی لامحالہ مثمن

ہوگی اور جب اوس وزن مصرع کا آخر اول سے متصل ہو دایرہ مین از روے ترقیم
چاہیے کہ سطر ایک اجزاے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دایرہ سے پانچ بحرین نکلتی ہین تین لایق
استعمال اور دو مہمل اور اجزاے پنجگانہ اجزاے فعولن مفاعیلن ہین یعنے فعولن مین دو جزو ہین
ایک وتد مجموع اور سبب خفیف اور مفاعیلن مین تین جزو ہین اک وتد مجموع دو سبب خفیف ہیں
دونوں کے پانچ جزو ہوے پس اگر جزو اول سے شروع کرین بحر طویل ہوگی اور جزو دوم سے ابتدا کرین
تو بحر مدید ہوگی اور اگر جزو سوم سے ابتدا کرین بحر مقلوب طویل ہوگی اوسکو عریض و مستطیل بھی
کہتے ہین اور اگر ابتدا جزو چہارم سے ہو بحر بسیط ہوگے اگر ابتدا جزو پنجم سے ہو بحر عمیق ہوگی
اسکو مقلوب مدید و ممتد بھی کہتے ہین یہ وزن فاعلن فاعلاتن چار بار جملہ بحور اس دایرہ کے
فارسی مین متروک ہین اگر کسی نے کچھ ان بحور مین کہا بھی ہے تو بہ تقلید و تشبیہ عرب کہا ہے
اور عربی مین بھی سوا تین بحور طویل و مدید و بسیط کے کہ وہ مستعمل ہین یا عریض و عمیق نا مستعمل لیکن
عربی مین امرء القیس کا اک شعر بحر عریض مین بہ ندرت پایا گیا ہے معیار الاشعار مین ہے کہ ہراتی
کہتا ہے کہ مین نے فارسی مین یہ شعر پایا ہے ؎

نگار دل باے ربود از من دل من من بیدل چگونہ از او بوسہ ستانم

مختلفہ

ابتداے بحر بسیط مستفعلن فاعلن

ابتداے بحر عمیق یا ممتد یا مقلوب

فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر وافر و کامل سباعیات بسیطہ سے ہیں کہ مرکب ہر ایک پانچ متحرک اور دو ساکن سے اجزا ہے
وافر شش بار مفاعلتن اور اجزا اسکے کامل شش بار متفاعلن چونکہ اجزا ان بحر کے عدد
متحرکات و سواکن مین اور ترکیب ارکان مین مؤتلف و متفق ہین انکو ایک دایرہ مین لائے
اور نام دایرہ کا مؤتلفہ رکہا اور اس دایرہ کو نزدیک دایرہ مختلفہ کے اسلئے لائے کہ بحور
اسکے کثرت اجزا اور فرابیات مین مناسب بحور دایرہ طویل کے ہین اور وافر کو وافر اس
جہت سے کہا کہ اس بحر مین حرکات بہت ہین کہ ہر رکن مین پانچ متحرک ہین یا یہ کہ اس بحر
مین اشعار عرب بہت ہین اور کامل کو کامل اس جہت سے کہتے ہین کہ جس طرح اس بحر کو
دایرہ مین وضع کیا ہے اسی طرح تمام و کمال مستعمل ہے اور اختلاف اسامی واسطے
تمیز کے ہے کما قیل اور تقدیم وافر کو کامل پر اس جہت سے ہوئی کہ وتد وافر کا فاصلہ پر
مقدم ہے اور ابتدا بہ اوتاد خوشتر ہے بہ ابتدا بہ فواصل پس اگر ابتدا وتد سے کرین دایرہ
مین بحر وافر ہوگی اور اگر ابتدا فاصلہ سے کرین دایرہ مین تو بحر کامل کا وزن ہوگا اور بعضی
نحویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف آخر سے بھی ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک
فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن بہ تحریک ہر دو حرف آخر ہر رکن
الا یہ وزن مہمل و لغو و متروک ہے بسبب تحریک آخر سابتہ فقدان شرط مذکورہ کے وضع مین
کما قیل اور اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف آخر سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ
اہل فارس جسکو سبب خفیف آخر مین سمجھے ہوسے ہین وہ سبب خفیف نہین ہے بلکہ فاصلہ
ہے با امتزاج دو حرف متحرک ماقبل نزدیک اہل عرب کے اور اہل فارس کے نزدیک
ابتدا بہ سبب خفیف آخر ہو سکتی ہے کہ اہل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے بلکہ وہ فاصلہ کو
مرکب دو سببون سے جانتے ہین باینہمہ بہ جہت فقدان شرط مذکورہ تحریک حرف
جائز نہین ہو سکتے

شروع دایرہ ابتداے وافر مفاعلتن چھ بار

دایرہ مؤتلفہ عربی

پس دایرہ عربی مسدس

ابتداے کامل متفاعلن چھ بار

پس دایرہ فارسی مثمن

دایرہ مؤتلفہ مثمنہ فارسی

شروع دایرہ ابتداے بحر وافر مفاعلتن آٹھ بار

ابتداے کامل متفاعلن آٹھ بار

اور بنا ہزج و رجز و رمل کہ ارکان انکے بسیط ہیں اوپر بنای سباعیات طویل و مدید و بسیط کے ہے یعنی سباعیات طویل و مدید و بسیط سے بنا ہزج و رجز و رمل اجزائے ہزج چہ بار مفاعیلن رجز چہ بار مستفعلن و اجزاے رمل چہ بار فاعلاتن اور بہ حکم اتفاق ترکیب و حرکات و سکنات تینوں بحور کو ایک ہی دایرہ میں رکھا چونکہ اس دایرہ کے افاعیل بحور کو دایرہ طویل سے اجتلاب کیا ہے نام اس دایرہ کا مجتلبہ رکھا اور اجتلاب کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہ لیجانا اور وجہ تقدیم اس دایرہ ہزج کی دایرہ سریع پر یہ ہے کہ اوتاد بحور اس دایرہ کے سب مجموع ہیں اور ہر ایک بحور دایرہ سریع میں وتد مفروق ہے اور اوتاد مجموعہ قوی تر ہیں اوتاد مفروقہ سے اور تقدیم ہزج کی رجز پہ اس جہت سے کی کہ وتد ہزج کا مقدم ہے سبب خفیف پر اور رجز کو رمل پر اس جہت سے مقدم کیا کہ اجزا رجز رکن دوم ہزج سے منفک ہوے ہیں اور اجزاے رمل رکن سوم ہزج سے منفک ہوے ہیں اور ہزج کو اس جہت سے ہزج کہتے ہیں کہ اغلب آغانے و نشید

عرب اسی وزن بحر پر ہین اور ہزج د غنا ہین لغوید و تحسین آواز سے چارہ نہین ہے
اور ہزج بمعنے رزانیدن آواز و گردانیدن آواز ہے اور رجز کو رجز اس جہت سے
کہا کہ غالبًا یہ بحر حالات حقیقت حروب و شرح آخر و مفاخر اسلاف مین اور صفت
رجولیت مین اپنی اور اپنی قوم کی فراست کے اظہار مین مستعمل ہوتی ہے اور ان حالات
مین آواز مضطرب اور حرکات سریع ہونا چاہیئے ہین اور رجز لغت مین بمعنی اضطرا
ب و سرعت کے ہے اور رمل کو رمل اس جہت سے کہا کہ ارکان اوسکے باہم بافتہ ہین
ایک وتد درمیان دو سبب کے اور دو سبب درمیان دو وتد کے اور رمل بمعنے بوریا
بافتن لغت مین آیا ہے مناسبت دونون معنون کی ظاہر ہے پس دایرہ مین ابتدا یہ
وتد کرین تو بحر ہزج کا وزن ہوگا اور اگر ابتدا سبب اول سے کرین بحر رجز نکلے گی اور اگر
ابتدا سبب دوم سے کرین تو بحر رمل کا وزن ہوگا لیکن عربی مین از روے دایرہ مسدس
ہین اور فارسی مین مثمن کما قیل او دائرہ مثمن دایرہ مجتلبہ دایرہ کہتے ہین فارسی مین اس لیے
کہ مسدس سے اسمین ایک رکن زیادہ ہے اور بعضے اہل فارس ان بحرون سے
حرف ساکن سبب دوم کو مفاعیلن مستفعلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین جیسے
مفاعیل چار بار مفتعلن چار بار اور حرف ساکن سبب اول کو فاعلاتن سے دور کرتے
ہین جیسے فعلاتن چار بار اور جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل
رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم کیا عیل مفا
ہوا مفتعلن اسکے مقام پر لاتے اور جب ابتدا سبب آخر مفاعیلن سے کی علن مفاعی ہوا
اسکے جگہ پر فعلاتن لاتے اور اسکو دایرہ مجتلبہ زاید و مزاحف کہتے ہین اور کیفیت انکی
بخوبی دایرہ سے معلوم ہوگی اور بس
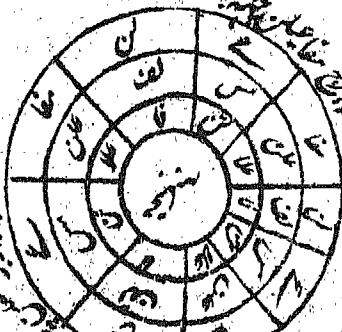
دایرہ مجتلبہ عربی مسدس

شروع دائرہ

دائرہ مجتلبہ زایدہ سالمہ فارسی مثمن ہے

شروع دایرہ
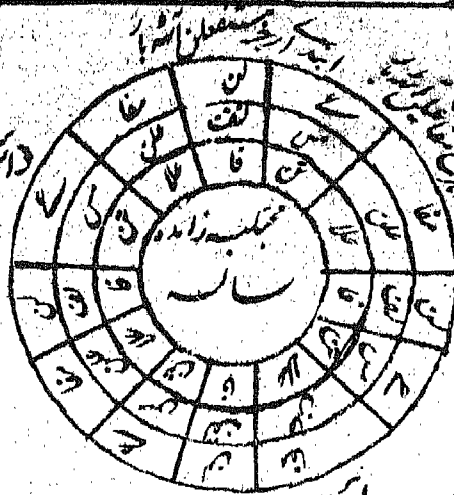
دایرہ مجتلبہ زایدہ مزاحفہ فارسی اوراسی کو مؤتلفہ بھی کہا ہے
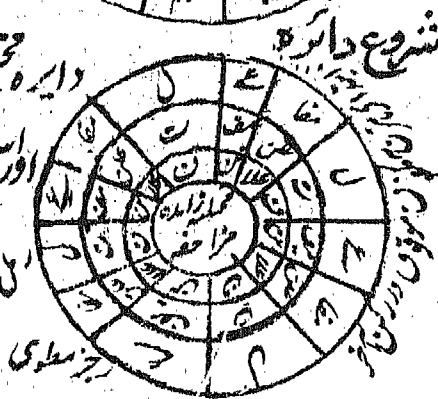
اور بچار سریع و منسرح و خفیف و مضارع و مقتضب و مجتث کے اور سباعیات متشابہہ
مختلف الترکیب کے (کہی گئی) اور ہر بحر مین ان بحور ستہ کے چار وتد مجموع اور دو وتد مفروق ہین
اور بحکم آنکہ یہ بحور باختلاف اجزا مین متفق ہین ان سب کو ایک دایرہ مین رکہا بسبب بعضے اجزا
متشابہہ بعض کے ہین لفظ مین اگرچہ مخالف ہین ترکیب مین جیسے مستفعلن مجموعی اور مس تفع لن
مفروقی یا فاعلاتن مجموعی اور فاع لاتن مفروقی کہ یہ دونون اس دایرہ مین واقع ہوے
ہین پس دونون مین مشابہہ پڑتا ہے اور سہروردی نے کہا ہے کہ بحرین اسکے مشتبہ ہین
اور اسی جہت سے انکو سباعیات متشابہہ کہا اور تشابہہ کے معنے قبل ازین مذکور ہوے
پس نام اس دایرہ کا مشتبہ رکہا اجزاے سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار
اور اجزاے منسرح مستفعلن مفعولات دوبار اجزاے خفیف فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن دوبار اجزاے مضارع مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دوبار

اجزائے مقتضب مفعولات مستفعلن مستفعلن دوبار اجزائے مجتث مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دوبار ہے سریع کو سریع اس جہت سے کہا کہ بنا اسکی دو سبب اور ایک وتد اور دو سبب اور ایک تد سے ہے اور انشاد ایسے وزن کا اقتضائے سرعت کرتا ہے اور سبب مقدم ہونے اسباب کے اوتاد پر لفظ سبک آتی ہیں اور منسرح کو منسرح اس جہت سے کہا کہ بنا اوسکی مانند بنائے سریع کے ہے بسہولت و روانی پڑہی جاتی ہے اور انسراح لغت مین بمعنی آسانی و روانی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکو منسرح اسواسطے کہا کہ یہ بحر نقصان اجزا مین یہانتک پہنچتی ہے کہ بقدر دو رکن رہجاتی ہے اور ضرورت شعری سے نکل جاتی ہے اسواسطے امثال اوسکی زبان عوام پر بہت گزرتی ہین اور کوئی اوسکو شعر سے نہین شمار کرتا جیسا کہ کہتے ہین عرب مین صو بشتری الباذنجان بر وزن مستفعلن مفعولات اور فارسی مین جیسا کہ کہتے ہین کہ میخرد بادنجان بر وزن مفاعلن مفعولات لیکن اسقدر اس بحر سے اشعار عرب مین اک بیت درست ہو سکنے ہی ہی اور انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن بھی آیا ہے ـــ اور خفیف کو خفیف اس وجہ سے کہا کہ حرکات مقرونہ مفروقہ اوسکے متصل ہین ساتھ حرکات اسباب کے دونون طرف سے جسطرح سریع و منسرح سبک ہے تلفظ مین یونہی طرح یہ بحر بھی سبک ہے تلفظ مین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ بحر سبکترین بحور ہے اس جہت سے کہ بیشتر اسامی طولانی کہ انتظام اونکا اور بحور مین دشوار ہے مثل عبدالرحمن و عبدالمجید کے اس بحر مین آسان ہے جیسے ـــ خواجہ عبدالرحمان بالسفر شد بر وزن فاعلاتن مس تفع لن فعلاتن اور ـــ خواجہ عبدالمجید کوئی کجاست بر وزن فاعلاتن مفاعلن فعلات اور سبب لانا ایک چیز کا ایک بحر مین دشوار ہوا اور دوسری مین آسان چاہیئے کہ اوسکو خفیف کہین ـــ اور مضارع کو مضارع اس سبب سے کہا کہ شبیہ شعر مین اور تقدیم اوتاد مین ہزج سے متشابہ ہے اگرچہ دایرہ عربی مین دونون مسدس الاصل ہین الا مربع مستعمل ہین اور مضارعت کے معنے مشابہت و مقابلت کے ہین و من مولف یا یہ کہ رکن مفاعیلن اس بحر مین بھی ہے اور بحر ہزج مین بھی ہے پس ایک چیز دو جگہ پائے گئے مضارعت صادق آئے یعنی شرکت اور مضارعت بمعنے شرکت کے ہے اور اقتضاب بمعنے بازبریدن ہے لغت مین اور کوئی بحر

رکن سوم سے کسی بحر کے منفک متخرج نہیں ہوتی ہے الا یہ بحر مقتضب کہ رکن سوم سریع سے
منفک ہوتی ہے اور مجتث کو مجتث اس جہت سے کہا کہ یہ جزو دوم خفیف سے منفک ہوئی
ہے اور اجتثاث بمعنے برکندن ہے اور اسم مقتضب و مجتث معنے مین باہم نزدیک ہین او
مختلف ہین لفظ مین واسطے امتیاز کے اور ایسے ہی ورا اس دایرہ کی اور بحرون کے نام بھی
واسطے امتیاز کے ہین جو قبل اسکے بیان ہوے — اور تقدیم سریع کو اپنے اخوات پر
اس جہت سے ہوئی کہ وتد مفروق اسمین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری بحرون کے
اور جو بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد پر ہے اور منسرح اسباب مین اسکے ساتھ موافق
ہے لہذا منسرح کو دایرہ مین ردیف سریع کیا اور منسرح کو خفیف و مضارع پر مقدم
کیا جیسا کہ دایرہ ہزج مین جزو رجز رکن دوم ہزج سے منفک ہوتی ہین اور رجز
رمل پر مقدم رکھا ہے اور خفیف کو مضارع پر مقدم کیا کہ وتد مفروق خفیف کا صدر سے
دور تر وتد مفروق مضارع سے ہے اور مضارع کو مقتضب پر اسواسطے مقدم رکھا کہ وتد
مفروق مضارع صدر سے دور تر ہے بہ نسبت مقتضب کے اور مضارع و مقتضب کو
اسواسطے نزدیک یکدگر رکھا کہ ان دونون بحرون مین شعر کسی قدر سخت ہوتے ہین
زجاج کہتا ہے کہ نہین میرے علم مین کوئی شخص ایسا اصحاب لغت سے کہ اسنے کوئی
قصیدہ عربی ان دو بحرون مین سنا ہو اور خلیل سے کسی شخص نے پوچھا کہ تمنے کسواسطے
بحر مضارع کو اس دایرہ مین مقدم نرکھا جیسا کہ طویل کو مدید پر اور ہزج کو رمل پر
مقدم کیا بجہت مقدم ہونے اوتاد مجموع کے طویل و ہزج مین — کہا خلیل نے
اس لیے کہ وتد مفروق مضارع مین صدر سے نزدیک تر ہے اور وتد مفروق
اول بیت کو ضعیف کرتا ہے — اور مقتضب مقدم ہوئی مجتث پر بجہت دور ہونے
وتد مفروق کے صدر سے بہ نسبت مجتث کے اور مجتث سب بحور کے بعد اس
جہت سے ہے کہ اسمین وتد مفروق صدر سے نزدیک تر ہے بہ نسبت جملہ بحور دایرہ
مشتبہ کے اور دایرہ مشتبہ کو دایرہ متقارب پر اس جہت سے مقدم کیا کہ اجزا
بحور دایرہ مشتبہ سباعی ہین اور اجزاے بحور دایرہ متقارب خماسی ہین اور

افاعیل سباعی قوی ترین افاعیل خماسی سے پس دایرہ مشتبہ سالمہ یہ ہے

دایرہ ۵

ابتدا اگر ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات شروع دایرہ

مشتبہ سالم

فایدہ تکرار رکن سباعی بسیط مفروقی سے یعنے وہ رکن کہ اوسمین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات اور فاع فاع لاتن مین اور تفع مس تفع لن مین۔ کوئی بحر نہین نکلتی ہے اور اصول مین مفروقی تین رکن ہین اور علت بحور کے نکلنے کی یہ ہے کہ وتد مفروق بیت کو ضعیف کرتا ہے لیکن اسکا تدارک خلط سباعیات مجموعی سے کیا جاتا ہے پس جب ہر رکن بیت مین وتد مفروق ہوگا تدارک دفع ضعف ممکن نہ ہوگا اگر کوئی کہے کہ × فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن × اور مفعولات مفعولات مفعولات اور مس تفع لن مس تفع لن مس تفع لن مسدس یا مثمن یا مربع یہ بحور ہمنے وضع کیے تو یہ دعوی صحیح نہ ہوگا بلکہ باطل و غلط سمجھا جائیگا فافہم البتہ خلط رکن مجموعے و مفروقے سے بحرین نکلتی ہین اور ارکان مجموعے مولف ہوتے ہین دو سبب خفیف و وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون وتد مجموع پر جیسے مستفعلن خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن خواہ درمیان سببین وتد مجموع ہو جیسے فاعلاتن اور اسی طرح ارکان مفروقے مولف ہوتے ہین دو سبب خفیف و وتد مفروق سے خواہ مقدم ہون دونون سبب جیسے مفعولات خواہ موخر ہون دونون سبب جیسے فاع لاتن خواہ دونون سببون کے درمیان مین وتد مفروق ہو جیسے مس تفع لن × پس تالیف بحرین مین شرط یہ ہے کہ ہر مصراع مین دو رکن مجموعے ہون اور ایک رکن مفروقے اور یہ معمول و مشہود عرب کا ہے اور فارسے مین کبھی خلط ساتھ شرط مذکور کے ہوتا ہے اور کبھی خلط رکن مجموعے و مفروقے کا ہر مصرع مین ہمعدد ہوتا ہے لیکن اس حال مین بھی دو رکن مفروقی متصل اول و آخر مصراعین ممنوع جانتے ہین اس جہت سے کہ تقاضا ضعف اول و آخر مصراعین لازم آتا ہے دایرہ مشتبہ مین اور روی قیاس خلط دو رکن مجموعی و ایک رکن مفروقی سے مسدس بحور نکلتے ہین اور موضع نکلنا بحور کا ممکن ہے کسواسطے کہ مستفعلن مستفعلن مفعولات یہ تین رکن دو رکن مجموعی اور ایک رکن مفروقے سے مولف تین جزو سے ہین ایسا ایک رکن مین تین تین جزو مجموع تو جزو ہوئے ہر جزو سے ابتدا ایک بحر کی ممکن ہے

الاول ابتدا کرین ساتھ دو سبب رکن مجموعی رکن اول کے تو یہ وزن ہوگا
مستفعلن مستفعلن مفعولات یہ وزن بحر سریع ہے الثانی ابتدا کرین سبب دوم رکن
اول سے تو یہ وزن ہوگا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن یہ بحر جدید ہے ایجاد
بزرجمہر عربی مین مستعمل نہین الثالث وتد رکن اول سے ابتدا کرین یہ وزن
ہوگا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن یہ بحر قریب ہی عربی مین مستعمل نہیں
الرابع ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین یہ وزن ہوگا مستفعلن مفعولات
مستفعلن یہ بحر منسرح ہے الخامس ابتدا سبب دوم رکن دوم مجموعی سے کرین یہ
وزن ہوگا۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن یہ بحر خفیف ہی السادس ابتدا
وتد رکن دوم مجموعی سے کرین یہ وزن ہوگا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن یہ بحر مضارع
ہے۔ السابع ابتدا کرین دو سبب رکن مفروقی سے یہ وزن ہوگا۔ مفعولات
مستفعلن مستفعلن یہ بحر مقتضب ہی الثامن ابتدا کرین سبب دوم رکن مفروقی سے
یہ وزن ہوگا مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن یہ بحر مجتث ہی التاسع ابتدا کرین
ساتھ اول رکن کے وتد مفروق سے یہ وزن ہوگا فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن یہ بحر مشاکل
ہے عربی مین مستعمل نہین۔ پس تین بحرین جدید و قریب و مشاکل فارسی مین مستعمل ہین

شروع دائرہ سے
جدید
منسرح
خفیف
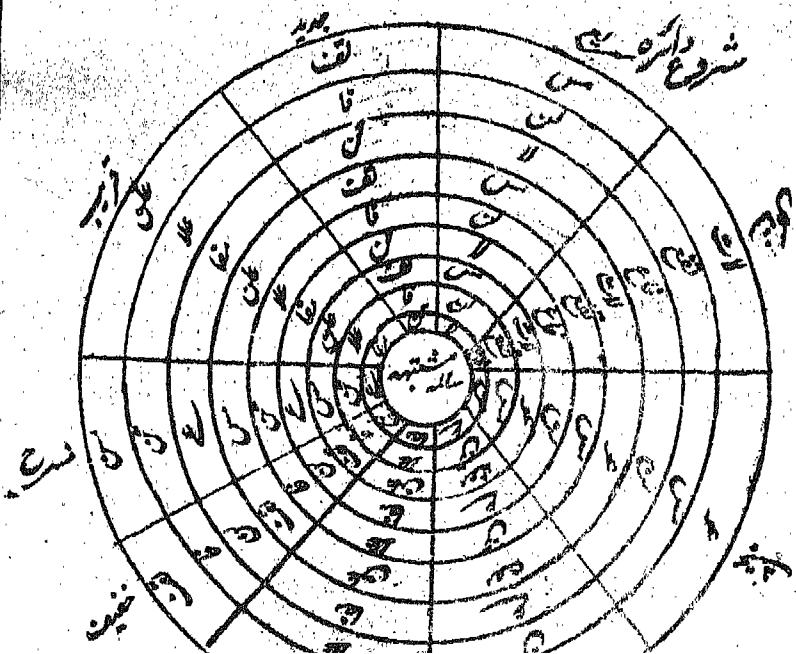
اور معلوم ہو کہ فارسی مین یہ بحور لسنعہ سالم مستعمل نہین ہین تا کہ سبب دوم عقب
ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہیں اور سریع و منسرح و مقتضب کو مطوی
مقید کرتے ہین اور قریب و مضارع کو بہ مکفوف اور خفیف و مجتث کو بہ مخبون +
اور یہ مزاحف لانا بحور کا مثمن و مسدس دونو کے واسطے ہے پس جب اہل فارس
بعض ان بحور لسنعہ سے مثمن استعمال کرتے ہین تو ایک مصراع ایک رکن مجموعی
و مفروقی سے ہوتا ہے دوبار اور وہ چھ بحرین ہین کہ مثمن ہوسکتے ہین از روی قیاس
منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور تین بحرین پہلی سریع و جدید
و قریب کہ انہین رکن مکرر اوائل مصاریع مین پڑا ہے مسدس یا ہمیشگی مثمن نہین
ہوسکتین اسلیے کہ دو رکنی بحور کہ مثمن ہوت او نہین ایک رکن کی تکرار دو بار نہین
ہوسکتی کسواسطے کہ اگر تکرار اک رکن کی دو بار ہوگی تو اک مصراع تین رکن واحد
چار بار ہوجائیگا اور بحر یک رکنی ہوجائیگی حالانکہ یہ بحور دو رکنی ہین پس دونو
رکنون کی تکرار برابر ہونی چاہیے جیسی کہ ہوتی ہے کسواسطے کہ تعدیل و مساوات
ایسے وقت مین ضروری ہی پس جب تین بحرین پہلی مثمن ہونی سے ساقط ہوئین
وہی چھ باقی رہین اور اون بحور ستہ سے خفیف کہ مثمن بہ ندرت ہی اور مسدس
بکثرت مستعمل ہے ساقط ہوگئے اور مشاکل فارسی مین اگرچہ
متروک ہی لیکن بہ نسبت مثمن کے بہ تسدیس زیادہ ہی پس یہ بھی ہوگئی اور مقتضب ساقط ہوگئی
کہ فارسی مین مستعمل نہین یہ بھی ساقط ہوگئی پس تین بحرین بحور ستہ سے باقی
رہین منسرح مضارع مجتث اور یہ بہت مستعمل ہین + اور ان بحور مثلثہ کے دائرہ کو کہ
مثمن و مزاحف لاتے ہین اوسمین مقتضب مثمن و مزاحف کو شریک کرتے ہین اس
نظر سے کہ مثمن مقتضب بزحاف فی الجملہ فارسی مین پائی جاتی ہے چنانچہ صاحب معجم
نے شریک کیا ہے اور اس دائرہ کو مشتبہ زایدہ اور مشتبہ مزاحفہ کہتے ہین اور
بعض دائرہ و تدو دائرہ منتزعہ بجہت نزع ارکان از یکدیگر اور دائرہ مشتبہ مثمنہ
مزاحفہ کہتے ہین کذا فی معیار الاشعار اور اس دائرہ کو دائرہ مختلفہ بھی کہتے ہین
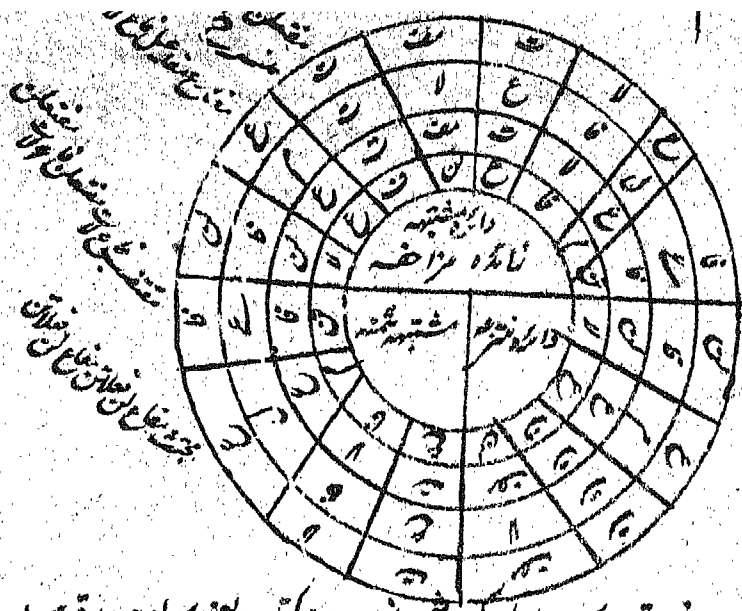
اور بعض عروضی تین بحرین اول کی جو مثمن نہیں ہیں مسدس ہیں یعنی سریع جدید قریب
اول کا ایک دائرہ مسدسہ علیحدہ لکھتے ہین اور اوسمین مشاکل کو شریک کرتے ہین
اور مقتضب کو بھی جیسا کہ قول صاحب معیار الاشعار کا ہے۔ اور اسکو دائرہ مزاحفہ
و دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ کہتے ہین اور کبھی اس دائرہ کو بعض دائرہ مشتبہہ
سالمہ کے لکھتے ہین اور دائرہ مشتبہہ سالمہ اولا لکھا گیا مؤلف کہتا ہے کہ ہمنے دائرہ
مثمنہ مزاحفہ مین بحسب مجوزہ صاحب المعجم شریک کر دیا ہے پس بلحاظ تکرار اس
دائرہ مسدسہ مین نہین شریک کیا جیسا کہ صاحب المعجم نے نہین شریک کیا۔

شروع دائرہ سریع مستفعلن مستفعلن فاع لات

جدید فعلاتن فعلاتن مستفعلن

قریب مفاعیل مفاعیل فاع لات

خفیف فعلاتن مفاع لن فعلاتن

اور بناے متقارب تین متحرک اور دو ساکن پر ہے اور اجزا اوسکے آٹھ بار فعولن صاحب المعجم کا قول ہے کہ سوا اسکے دائرہ خماسی سے خلیل نے کوئی اور بحر تخریج نہین کی بلکہ روایت کی ہے کہ کسی شخص نے خلیل سے پوچھا کہ کسواسطے سبب فعولن کو وتد پر مقدم نکیا اور ایک بحر جسکا وزن اس صورت مین فاعلن ہوتا نہ نکالی کہا خلیل نے کہ ابتدا قوی تر چاہیے آخر سے اور چونکہ یہ بحر زیادہ ایک وتد اور ایک سبب سے نہین کردہ تھی یہ بات کہ سبب خفیف کی تقدیم سے ابتدا ضعیف ہوجاتی لیکن متاخرین نے تصرف کیا اور برعکس متقارب متدارک نکالی اور بقول اصح یہ دونو بحرین خلیل نے وضع کین بلکہ خلیل نے دوسری بحر کا نام غریب و رکض و شقیق رکھا اور بعض نے نام اوسکا متدارک و محدث و مخترع و متدانی اور شقیق و خبیب و منتظم و متقاطر رکھا لیکن چند شعر عربی کے بعد خلیل کے دستیاب ہوے اس بحر مین اور اہل فارس نے بھی چند شعر بہ تکلف کہے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہ پائے بعد اوسکے اخفش نے خواہ اوروں نے شعر اس بحر مین پائے اور یہ بحر مقرر داستعمال کی اور متقارب کا نام متقارب اس جہت سے رکھا کہ اوتاد اوسکے اسباب سے قریب ہین ہر ایک سبب پیچھے ہر ایک وتد کے ہے اور متدارک کا نام متدارک اس جہت سے ہوا کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنے قریب یکدگر ہین اور اختلاف اسم واسطے امتیاز کے اور دائرہ کا نام متفقہ بحکم اتفاق اجزاے بحر رکھا یعنے دونو بحرون کے ہر رکن مین تین متحرک اور دو ساکن ہین اور دائرہ مین چار بار فعولن لکھا جائیگا

متفرع دائرہ

ابتدا سے متقارب

دائرہ متفقہ

فصل - دوایر نزدیک اہل عرب کے پانچ ہین - اول مختلفہ دوم موتلفہ سوم مجتلبہ
چہارم مشتبہہ پنجم متفقہ - اور اہل عجم کے نزدیک بہی پانچ ہین اول مجتلبہ سالمہ دوم
مجتلبہ مزاحفہ سوم مشتبہہ مثمنہ چہارم مشتبہہ مسدسہ پنجم متفقہ - لیکن صاحب المعجم نے
جو دوایر فارسی مین لکہے ہین مناسب ترین دایرہ موتلفہ دایرہ ہزج کو لکہا ہی یہ عربی
مین دایرہ مختلفہ تہا لیکن یہان اجتلاب کی ضرورت نہین کسواسطے کہ دایرہ مختلفہ عربی
جسکے دایرہ طویل فارسی مین نہین بجہت عدم استعمال بحور دایرہ مذکور پس اسکو
فارسی مین مجتلبہ کہنے کی حاجت نہین بلکہ بحکم اجزاے موتلف دایرہ ہزج کو یہان
موتلفہ کہنا چاہیے تہا جیساکہ کہا اور دایرہ مختلفہ دایرہ منسرح کو کہا ہی بحکم اختلاف
ارکان حالانکہ عربی مین یہ دایرہ مشتبہہ تہا اسکو یہان مختلفہ کہنا چاہیے تہا
جیساکہ کہا اسواسطے کہ فارسی مین دایرہ مختلفہ عربی نہین پس خوف اشتباہ
نام نہین اور دایرہ سریع کو منتزعہ کہا ہے بجہت اسکے کہ اس دایرہ کے بحور کو دایرہ
منسرح سے انتزاع کیا ہے اور دایرہ متقارب کو برقرار قدیم لینے لطور عرب متفقہ
کے اسم کے سات کہا ہی اور ہم بیان بحور مستعملہ فارسی مین انہین دوایر کے القاب
کے سات اشارہ کرینگے فصل بحور جنکا مستخرج ہونا ان دوایر سے ممکن ہی بائیس ہین
(دایرہ مختلفہ) سے پانچ طویل مدید عریض بسیط عمیق) موتلفہ) سے تین بحرین وافر
کامل جمیل (مجتلبہ) سے تین ہزج رجز رمل (مشتبہہ) سے نو بحرین سریع جدید
قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل - اور ان بحور سے بحر مضارع
و قریب و مشاکل مین، فاع لاتن منفصل ہے اور خفیف و مجتث مین مس تفع لن
منفصل ہے اور اس جگہ بخوبی فرق فاعلاتن و مستفعلن مجموعی سے ظاہر ہی فتال
اور (متفقہ) سے دو بحرین متقارب و متدارک ہین مجموعہ بائیس ہوئین اور
ان جملہ بحور سے عربی مین دایرہ مختلفہ کے بحور مثمن طویل مدید بسیط موضوع و مستعمل
عرب ہین اور عریض و عمیق متروک اور دایرہ موتلفہ کے بحور مسدس وافر کامل موضوع
و مستعمل عرب ہین - اور دایرہ مختلفہ سے تین بحرین مسدس ہزج رجز رمل موضوع

مستعمل عرب ہین اور مشتبہ سے چھ بحرین مسدس سریع و منسرح و خفیف و مضارع و مقتضب و مجتث موضوع و مستعمل عرب ہین اور متفقہ سے متقارب مثمن و متدارک مثمن دو بحرین یہ جملہ بحور مستعمل عرب ہین کہ تعداد ہین سولہ ہین اور فارسی مین بحور دائرہ مختلفہ عربی مستعمل نہین لیکن بہ قابت اور بہ شبہ عرب اور دائرہ موتلفہ مسدسہ عربی سے وافر مسدس اور کامل مسدس بھی مستعمل نہین شعراے قدیم فارس نے ان بحور خمسہ مین شعر کہے تو مرغوب طبع نہین ہوسکے لیکن وافر کامل بعد تثمین شعراے متاخرین مین مستعمل ہوئین چنانچہ ذکر اسکا مع اشعار تقبیل فصول آیندہ مین آئیگا انشاء اللہ تعالے اور بحر مہمل یعنے فاعلاتک متروک ہی بجہت لغو ہونے کے اور دائرہ مجتلبہ سے ہزج رجز رمل کو مثمن کرکے استعمال کیا ہی اور دائرہ مشتبہ سے منسرح مضارع مقتضب مجتث کو مثمن و مزاحف کرکے استعمال کیا ہے اور اوسی دائرہ سے سریع و خفیف کو بنا بر اصل عرب مسدس رہنے دیا لیکن مزاحف استعمال کیا اور جدید و قریب و مشاکل کو موضوع اہل عجم ہین مزاحف و مسدس استعمال کیا اور ان پانچ بحرون کو دائرہ مشتبہ سے انتزاع کرکے ایک دائرہ مین لائے اور اسکا نام منتزعہ رکھا بحکم اس بات کی کہ اسکو دائرہ مشتبہ سے انتزاع کیا ہے پس فارسی کے بحور مستعملہ چودہ ہوگئے + انھین سی تین جدید قریب مشاکل مختص با ہل عجم اور باقی گیارہ مشترک بعرب و فارسی ہین فافہم اب اسجگہ دائرہ مختلفہ عربی بطرز دیگر اور دائرہ مثمنہ وافر مع فارسی مین ہر بطرز جدید واقع ہوتا ہے

دائرہ مختلفہ عربی

دائرہ وافر مثمن فارسی

مفاعلتن ہر بار
تقطیع دائرہ

بنجہ یکدل من چہ شد صنما کجا ظلم

۱۰۰۰۰ ۱۰۰۰۰ ۱

دائرہ وافر
مثمن

۱۰۰۰۰ ۱۰۰۰۰ ۱

دائرہ مختلفہ عربی سے طویل مدید بسیط - اول بحر طویل یہ بحر دو رکنی ہی پہلا رکن فعولن مفاعیلن دوسرا رکن چار بار + اور فعولن کے زحاف ثانیہ سے پانچ زحاف خارج ہوگئے قصر حذف بتر تسبیغ تخبنق + اول دوم سوم چہارم اس جہت سے کہ فعولن حالت تثمین و تربیع آخر مین ہوگا اب رہی حالت تسدیس اوسمین امکان وقوع ہے لیکن یہ بحر سوا مثمن کے مسدس و مربع نہین آتے از روے استعمال + پنجم اس سبب سے کہ وہ زحاف فارسی ہے اور یہ بحر فارسی مین مستعمل نہین + باقی رہے وہ زحاف جو مستعمل ہین تین ہین عامہ سے قبض احد مختصہ اوایل سے ثلم ثرم + فروع انکے ربع فعول مضموم اللام مقبوض م فعلن سکون العین اثلم فعل بہ سکون حرف دوم و تحریک آخر اثرم + مفاعیلن کے ستره زحافون سے اسجگہ ۱۳ زحاف خارج ہوگئے شمار سے خرم شتر خرب مراقبت تخنیق ذلل ہتم جب بتر - اول دوم سوم اس جہت سے کہ مفاعیلن اول مین نہین اور چہارم کے ضرورت نہین اور پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم و نہم اس جہت سے کہ یہ زحاف فارسی ہین اور یہ بحر فارسی مین مستعمل نہین باقی رہے زحاف ثمانیہ آئینگے

مستعمل سات ہین (عامہ سے قبض کف معاقبت خاص بہ اعاریض و ضروب تقصر حذف تسبیغ اذالت اور آٹھوان ترفیل ازر دسے قیاس + اور خرم کو بھی با وجود نہونے اول کے برخلاف قیاس کبھی حشو مین لاتے ہین جیساکہ اشعار و امثلہ سے ظاہر ہوگا فروع انکے ع مفاعلن مقبوض مفاعیل مقصور مکفوف اللام خ فعولات فعولن مفاعیلان مفاعلان مفاعلاتن م مفعولن صدر

مقصور محذوف مسبغ مقبوض مذال مقبوض مرفل اخرم

و ابتدا مین فعول مقبوض یا فعلن اثلم یا فعل اثرم لاتے ہین لیکن مقبوض ہونا اکثر اور اثلم و اثرم ہونا نادر ہے من محقق علیہ الرحمہ اور کبھی صرف صدر مقبوض اور کبھی صرف ابتدا مقبوض ہوتی ہے اور اکثر دونو سالم بھی ہوتے ہین من مولف الاحقر + اور مفاعلن حشو کو مقبوض یا مکفوف لاتے ہین جیسے مفاعلن و مفاعیل اور فعولن حشوی کو یا مقبوض لاتے ہین جیسے فعول من محقق اور یا اثرم لاتے ہین جیسے فعل - اور کبھی ارکان حشو سالم بھی ہوتے ہین من مولف اور بطریق زحافات فارسی مین عروض مسبغ یا عروض معری سات ضرب مسبغ کے اور عروض سالم سات ضرب سالم کے یا سات ضرب مقبوض کے یا سات ضرب مقبوض مسبغ یا مذال کے + اور عروض مقبوض مسبغ یا عروض مقبوض معری سات ضرب مسبغ کے اور عروض مقبوض سات ضرب سالم کا اور عروض مقبوض سات ضرب مقبوض کے اور یہ اکثر ہے + اور کبھی عروض مقبوض سات ضرب مقبوض مسبغ کے اور کبھی سات ضرب محذوف کے اور کبھی عروض و ضرب دونو مقصور یا محذوف یا مختلط یعنے ایک مقصور دوسرا محذوف کذا فی معیار الاشعار اور مفاعیلن حشوی مین کہ جسکا ذکر ہوا معاقبہ ہے یعنے ثبوت ہر دو حرف ساکن سبب خفیف جائز ہے یا حذف ایک کا پس مفاعلن آئیگا یا مفاعیل ہر چند کوئی فرع تازہ نہ نکلے لیکن یہ بات معلوم ہو گئی کہ اگر دونو سبب کے حرف ساکن گرادین تو مفاعل فعولن ہو جائیگا اور یہ توالی حرکات اربع جائز نہین کہ اثقل ہے اور مجزو و مشطور کی بھی مثالین بہ ندرت لائے ہین اور النادر کالمعدوم مسلم ہے پس قول اول بہ نسبت مجزو و مشطور نہونے کے مسلم ہو سکتا ہے لیکن

موافق طبع کے بحر سالم سے ہے اور اگر یہ بحر مسمط ہو تو بہتر ہے یعنے مطلع مین چار رون
جگہ قافیہ اور ابیات مین تین قافیہ اول اور قافیہ آخر کا موافق مطلع کے یہ زیادہ
خوشنما ہے اور ارکان سوا عروض وضرب کے فارسی مین مزاحف نہ لانا چاہیے
اسلیے کہ یہ بحر فارسی نہین جب تکلف ان ارکان مزاحف کا کیا جاوے تو موجب ہو نگی نفرت طبیعت اور زیادہ
ہو گی کذا فی معیار الاشعار اس بحر کے بیان مین بعض عبارت محقق علیہ الرحمہ سے
ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ عروض اس بحر کا مقبوض ہوتا ہے لزوماً غیر مصرع مین کیونکہ
مصرع مین تو مطابقت عروض وضرب کے ضروری ہے اگرچہ اک نوع قافیہ مین
عروض مقبوض ساتھ ضرب سالم کے بھی جمع ہو سکتا ہے جیسا کہ یہ شعر محقق نے نقل
کیا ہے ع ببردی دل و جانم بیک غمزہ ناگہان ٭ نبردی کہ من دادم تو خود دیگنا
زان ٭ شبہ نہ رہے کہ عروض کا مقبوض ہونا دیگر اشعار قصیدہ وغزل مین ساتھ ضرب
سالم کے یہ طریقہ خاص عروضیان عرب کا ہوگا خاص اس بحر مین کیونکہ فارسی مین ایسا
اختلاف ہر گز جائز نہین کہ عروض مزاحف لائین ساتھ ضرب سالم کے یا عکس اسکا
بلکہ عروض وضرب اگر سالم لاتے ہین تو پھر تمام قصیدہ وغزل مین یہی التزام رہتا ہے
جملہ ارکان بحر سالم لاتے ہین اختلاف روا نہین رکھتی اور اگر کبھی ارکان ماقبل
عروض وضرب کو مزاحف لاتے ہین تو بھی عروض وضرب سالم مین اختلاف نہین
کرتے یہی قاعدہ تمام بحور مین جاری وساری ہے البتہ جب عروض وضرب مزاحف
لاتے ہین تو ارکان ماقبل کے مزاحف وغیر مزاحف لاتے ہین اختیار ہوتا ہے
مبحث فواید علم عروض مین جو محقق لکھتے ہین اوسکا ماحصل یہ ہے کہ اک ادیب کے
قصیدہ مین عروض مطلع مقبوض تھا ساتھ ضرب سالم کے اور اک درمیان کے بیت
مین عروض مقبوض اور ضرب محذوف تھی حالانکہ یہ صحیح نہ تھا اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اختلاف عروض وضرب کا غیر مصرع مین ساتھ زحاف مختلف کے جنکا وقوع
ممکن ہو روا نہین شاید یہ حکم بھی خاص بحر طویل کے عروض وضرب سے ہوگا کیونکہ عرب
وفارسی مین جاستے عروض وضرب مزاحف مین اختلاف اون زحاف کا جو ممکن الوقوع

ہیں جائز ہے چنانچہ تمام عروضی اور نحو دمحقق اسی کے قائل ہیں مثلاً بحر رمل میں عروض و ضرب
مقصود یا مخبون مقصود یا محذوف یا مشعث لاتے ہیں اور اس اختلاف سے بیت
ناموزون نہیں ہوتے بشرطیکہ ضرب کہ لامحالہ قافیہ یا محل قافیہ ہوگے متبدل نہ ہو جائے
کیونکہ ضروب مختلف نہیں ہوسکتے سات ایسے زحافات کے کہ قافیہ بدل جاسکے فقط
اب شواہد اون فرعات مذکورہ کے بیان کرتے ہیں ہم لیکن جن فرعات کے شواہد
بالفعل مہیا نہیں اونکی تحریر اور ان پر صرف اکتفا کیا جائیگا من کلام فصاحت و بلاغت
نظام لسان اللہ تعالے شانہ وجہ اللہ فے الخلق مولانا و مولی الکونین علی ابن ابی طالب کل غالب
حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلواۃ والسلام روحی فداہ

شعر

سُرُورُكَ فِي الدُّنْيَا غُرُورٌ وَحَسْرَةٌ

صدر وابتدا مقبوض
مفعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

وَعَيْشُكَ فِي الدُّنْيَا مُحَالٌ وَبَاطِلٌ

وعروض و ضرب ہم مقبوض
فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

صدر وابتدا اثلم و عروض و ضرب مقبوض۔ فعلن مفاعیلن فعولن مفاعلن دو بار
صدر وابتدا اثرم و عروض و ضرب مقبوض۔ فعل مفاعیلن فعولن مفاعلن دو بار
ابتدا مقبوض من کلام لسان اللہ امیر المومنین حضرت علی
ابن ابی طالب علیہما الصلواۃ والسلام روحی
فداہ سما سخرہ مجالس علویہ

أَلَا إِنَّمَا الدُّنْيَا كَمَنْزِلِ رَاكِبٍ

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

أَرَاحَ عَشِيًّا وَهُوَ فِي الصُّبْحِ رَاحِلُ

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

صدر وابتدا سالم ان شعار ہین من کلام قدس نظام آنحضرت روحی فداہ مندرجہ کتاب تحقیق ص س

صدر مقبوض من سعدی مندرجہ گلستان صفحہ ۱۸ س ۱۵ مطبوعہ مطبع اودھ اخبار

وان سلم الانسان من سوء نفسه ٭ فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم

فعول مفاعلن فعولن مفاعلن ٭ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

لك الحمد یا ذا الجود والمجد والعلی | تبارکت تعطی من تشاء وتمنع
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن | فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن

الٰهی اجرنی من عذابك اننی | اسیر ذلیل خائف لك اخضع
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن | فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن

الٰهی لان عذبتنی الف حجة | فحبل رجائی منك لا یتقطع
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن | فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن

ایضاً من آنحضرت مندرجہ کتاب حد تحقیق ص ۹۴ س ۶

تخیر خلیطاً من فعالك انما | قرین الفتی فی القبر ما کان یفعل
فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن | فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

من حسان بن ثابت رحمہ اللہ تعالٰی مندرجہ حد تحقیق ص ۶۲ س ۲

الهك مولانا وانت ولینا | ولا تجدان الخلق للامر عاصیا
فعول مفاعیلن فعول مفاعلن | فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

فقال لهم یا علی فاننی | رضیتك من بعدی اماما وهادیا
فعول مفاعیلن فعول مفاعلن | فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

ان امثلہ سے ارکان حشو کا سالم ہونا اور مقبوض و سالم ہونا قبل عروض و ضرب کے رکن فعولن کا ثابت ہو گیا باقی رہا مفاعیلن حشو کا مقبوض و مکفوف و اخرم ہونا اور فعولن حشو کا اخرم ہونا وہ اس طرح پر ہے مثلاً

حشو مقبوض — فعولن مفاعلن فعولن مفاعلن

حشو مکفوف — فعولن مفاعیل فعولن مفاعلن

حشو اخرم — من حسان بن ثابت رحمہ اللہ تعالٰی مندرجہ حد تحقیق ص ۶۱ س ۱

ینادیهم یوم الغدیر نبیهم | بخم واسمع بالرسول منادیا
فعولن مفعولن فعول مفاعلن | فعولن مفعولن فعول مفاعلن

حشو اخرم و اثرم من حسان بن ثابت رح

بانی مولا کم یعم ولیکم　　وقالوا لکم زید وهالك الشعیا

فعولن مفعولن فعل مفاعلن　　فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

ان نظایر سے اعاریض وضروب کا مقبوض ہونا بھی بکثرت ثابت ہو گیا باقی رہا اعاریض وضروب کا سالم ہونا یا مزاحف ہونا یا مختلط یا مسبغ یا مختلط جیسا کہ اولایسا ہوا وہ ان اوزان سے جو عنقریب بیان ہونگی واضح ہوگا اور معلوم ہو کہ اختلاط تسبیغ واذالت کا اور تسبیغ واذالت وسالم کا بیت کو نا موزون نہیں کرتا یہ کلیہ ہے بشرط مذکورہ یعنے وزن دایرہ سے خارج نہ ہو سکے یا سکے

فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان دوبار

فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن　　فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن　　فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن　　فعولن مفاعلن فعولن مفاعلان

فعولن مفاعلن فعولن مفاعلان　　فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن　　فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

من مناقب مرتضوی مندرجہ مد تحقیق ص ۲ ۵ سطر ۱۱ بجدابج حضرات ال محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین

مناقب فی شوری وسورة هل اتی　　وفی سورة الاحزاب یعرفها التالی

فعول مفاعیلن فعول مفاعلن　　فعولن مفاعیلن فعول مفاعیلن

من دعبل خزاعی علیہ الرحمہ

افاطم لو خلت الحسین مجدلا　　وقدمات عطشانا فابنطہرات

فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن　　فعولن مفاعیلن فعول فعولن

وقبر ببغداد لنفس زکیۃ　　تضمنها الرحمان للغرفات

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن　　فعول مفاعیلن فعول فعولن

من کلام القدس لسان اللہ وحجۃ اللہ فی الخلق مولانا ومولی الکونین حضرت امام موسی رضا

علیہ التحیۃ والثنا روحی فداہ کہ وعبل خزاعی سے فرمایا منقول شمس الضحی سے
وَفِیہِ بُطُوْنٌ بِالْهَنَاتِ مُضِیْئَۃٌ ۔ اَلْحَتُّ عَلَی الْاَحْشَاءِ بِالزَّفَرَاتِ
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ۔ فعولن مفاعیلن فعول فعولن
باقی اوزان فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل دو بار
فعولن مفاعیلن فعولن فعولن دو بار
فعولن مفاعیلن فعولن فعولن ۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل ۔ فعولن مفاعیلن فعولن فعولن

بیان امثلہ اشعار فارسی معلوم ہو کہ فارسی میں اسی قدر سالم و مزاحف
مستعمل ہے جو تحریر کیا جاتا ہے اور بس مثمن سالم من سلمان ساوجی از غیاث
باحسان تو لی حاتم برفعت تو لی کسری بفرمان تو لی آصف ببرہان تو لی عیسی
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دو بار
مثمن عروض ضرب مقبوض من سعدی مندرجہ گلستان ص ۱۰
سَرٰی طَیْفُ مَنْ یَّجْلُوْ بِطَلْعَتِہِ الدُّجٰی ۔ شگفت آمد از بختم کہ این دولت از کجا
فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن
اور اشعار ثقیل اس بحر کے فارسی میں یہ ہیں جو مندرج ہوتے ہیں کذا فی المعجم
عروض مقبوض ضرب سالم
نگارے چرا گوشی کزان کار مر ترا ۔ ہمی عاقبت خواہد رسیدن پشیمانی
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن
عروض و ضرب مقبوض و رکن حشو مصرع دوم بھی مقبوض
بدین عاشقے ہر کو دہد پند مر مرا ۔ ہمی جذبر کند انشا ید اسے
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ۔ فعولن مفاعلن فعولن مفاعلن
بیت طویل عروض مقبوض و ضرب محذوف

نگاری کجا ہمتا بخوبی ندانش چگوئی گرا باشد بعشقت صبوری

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن فعولن

یہ اوزان ثقیل عربی مین مستعمل ہین اور فارسی مین نامستعمل صرف واسطے معاینہ
ثقل کے لکھے گئے ورنہ اسنے فارسی مین احتراز چاہیے ہے فافہم دوم بحر مدید
یہ بحر بھی تازی ہے اور دو رکنی ہے پہلا رکن فاعلاتن فاعلن دوسرا رکن چار بار
اور فاعلاتن مجموعی کے اٹھارہ زحافو سے پانچ زحاف خارج ہو گئے عرج ربع
درس جلس جحف اسلئے کہ یہ زحاف فارسی ہین اور یہ بحر فارسی مین مستعمل نہین
لیکن تسکین اگرچہ یہ زحاف فارسی کا ہے باایہمہ عربی مین بھی پایا جاتا ہے لیس
یہ مشترک ٹھہرا لہذا باقی رہا اور زحاف مستعملہ عرب جو باقی رہے لفظاً بارہ ہین
عامہ سے خبن کف شکل معاقبت صدر عجز طرفان خاص بہ اعاریض و ضروب قصر
حذف بتر تشعیث تسبیغ فروع انکے ع مفعولن فعلاتن فاعلات بضم تا
فعلات بضم تا خ فاعلات یا فاعلان بہ سکون آخر فاعلن فعلن بہ سکون عین مفعولن
فاعلیان فعلیان مفعولان اور فاعلن کے زحاف عشرہ سے دو زحاف خارج ہو گئے
عرج اور جذ جحذ اسلئے کہ دونو فارسی ہین لیکن تسکین باقی رہا کہ مشترک ہے اور باقی رہے
زحاف مستعملہ عرب کہ تعداد مین چھ ہین عامہ سے خبن خاص اعاریض و ضروب
قطع خلع اذالت ترفیل تلمیم مزاحفات انکے ع فعلن بہ سکون عین فعلن
خ فعلن بہ سکون عین فعل بہ تحریک عین فاعلان فاعلاتن ان فروع کو اس بحر مین
امکان و وقوع ہے جو اعاریض و ضروب کے زحاف ہین وہ اعاریض و ضروب مین
اور جو زحاف عامہ ہین وہ عام طور سے واقع ہونگے ہر رکن مین از روے قیاس
لیکن از روے استعمال جو اوزان شعرا سے عرب کے کلام مین پاے گئے لکھے جاتے
ہین معلوم ہو کہ اہل عرب اس بحر کو مجزو و سالم و مزاحف استعمال کرتے ہین اور مربع
بہ مذرت ساتھ چند اوزان کے اول عروض و ضرب دونو سالم —

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دو بار

ثانی عروض محذوف و ضرب مقصور

فاعلاتن فاعلن فاعلن   فاعلاتن فاعلن فاعلات

ثالث عروض و ضرب دونو محذوف

فاعلاتن فاعلن فاعلن   دوبار

رابع عروض محذوف و ضرب ابتر

فاعلاتن فاعلن فاعلن   فاعلاتن فاعلن فعلن

خامس عروض و ضرب دونو مخبون محذوف

فاعلاتن فاعلن فعلن   دوبار

سادس عروض مخبون و محذوف و ضرب ابتر

فاعلاتن فاعلن فعِلن   فاعلاتن فاعلن فعْلن

بعضے اہل عرب اس بحر کو مشطور بہی لائین ہین اگرچہ خلیل نہین لایا ہے اور وہ اس طرح پر ہے فاعلاتن فاعلن دو بار لیکن زجاج نے اسکو رمل مجزو و محذوف الضرب والعروض قرار دیا ہے اور چونکہ یہ رمل سے نزدیک تر ہے خوش نما ہے فارسی مین اور صدر و ابتدا و حشو مین خبن و کف و شکل لاتے ہین از روے استعمال اور درمیان نون فاعلاتن اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے ثبوت ہر دو حرف ساکن سبب خفیف جائز ہے یا حذف ایک کا پس فاعلاتن فاعلن یا فاعلات فاعلن یا فاعلاتن فعلن یہ تینون شکلین جائز ہین لیکن فاعلات فعلن جائز نہین بجہت توالے حرکات اربع کہ اثقل ہے فارسی مین بھی اس بحر کو اتباعاً للعرب مجزو و مشطور لاتے ہین لیکن سببی بتر دافی و سالم یا مخبون

مدید مثمن سالم شعر من جامی از غیاث

دل ز ہجرت اے صنم خون خود ساغی خورد   جان ز دستت اے صنم جامہ برتن می درد

بروزن   فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن   دوبار

مدید مثمن مخبون من محقق علیہ الرحمہ

زلبانت لپسرا بیکے بوسہ چرا | نکنی شاد مرا نہ بتر سی زخدا

بروزن فعلاتن فعلن فعلاتن فعلن دوبار

اور ابیات ثقیل اس بحر کے فارسی مین یہ ہین کذافی المعجم

مدید مسدس بیت عروض وضرب دونو سالم

نمالید زلفے سمن عارضینے | سرو بالائے زنجیر موئے

بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دوبار

بیت عروض محذوف ضرب مقصور

زندگانی تلخ کردی مرا | زندگانی بیتو ناید بکار

بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلن | فاعلاتن فاعلن فاعلات

بیت مکفوف ومخبون وعروض وضرب مخبون ومحذوف

طبع از وفائے او نبرم | تانم جفائے او نخورم

بروزن فعلات فاعلن فعلن | فعلات فاعلن فعلن

ان اوزان ثقیل سے احتراز چاہیے ہے کہ نامطبوع ونامستعمل ہین صرف واسطے معانیہ کے لکھے گئے ہین اور واضح ہو کہ سالم ومزاحف اس بحر کے رمل سے مشابہ ہین لیکن موجب اس قاعدہ کے کہ اوزان اسجگہ سے نقل حاصل ہوتے ہین پس ان اوزان کو اس بحر سے جاننا چاہیے مثلاً فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن کہ یہ رکن مثلاً مثمن اس بحر کے ہین سات بحر رمل مربع محذوف سے کہ جسکو قبل ازین بقول زجاج مجزو لکھا ہے ہین مشابہ ہونگے اسطرح پر کہ فاعلاتن مین جب حذف لائین فاعلا رہیگا نقل ہوگا فاعلن سے اور اس جگہ رکن اصلی سے نقل حاصل ہوتا ہے پس اعتبار کرنا اس بحر سے سہل ہے اور معلوم ہو کہ مذال ومسبغ عروض وضرب نہ ہر جگہ لانا جائز ہے بشرطیکہ بیت دایرہ سے خارج نہ ہونے پاسکے اور اختلاط واختلاف اذالہ وتسبیغ وسالم کا بیت کو ناموزون نہین کرتا فافہم بسیط یہ بحر بھی تازی ہے دورکنی ہے پہلا رکن مستفعلن فاعلن دوسرا رکن چار بار۔ اور مستفعلن مطوی کے سوا نہ جانو ...

چار زحاف خارج ہوگئے رفع عرج طمس حذذ صلم باین جہت کہ یہ زحاف فارسی کے ہیں اور یہ بحر فارسی میں مستعمل نہیں لیکن تسکین باقی رہا کہ مشترک ہے بین القومین اور باقی رہے گیارہ زحاف مستعمل عرب لفظاً وہ یہ ہیں عامہ سے خبن طی خبل مکانفہ اور خاص بہ اعاریض وضروب قطع خلع کبل اذالت ترفیل تتمیم تذییل فروع انکے

مفتعلن مطوی مفاعلن مخبون مفتعلن مطوی فعلتن مخبول اسے اجتماع خبن وطی مفعولن مقطوع فعولن مکبول یا مخلع اسے مخبون و مقطوع مستفعلان مذال مستفعلاتن مرفل مفتعلان مطوی مذال مفتعلاتن مطوی مرفل مفاعلان مخبون مذال مفاعلاتن مخبون مرفل فعلتان مخبول مذال فعلتاتن اور فاعلن کے زحاف عشرہ سے تین زحاف خارج ہوگئے عرج طمس حذذ و صلم بجہت اسکے کہ فارسی ہیں لیکن تسکین باقی رہا کہ مشترک ہے بین القومین اور باقی ۷ ہے زحاف مستعمل عرب وہ یہ ہیں عامہ سے خبن خاص با عاریض وضروب قطع خلع اذالت ترفیل تتمیم فروعات انکے

فعلن مخبون فعلن بسکون العین مقطوع فعلن بسکون العین قبل متحرک العین مخلع فعلن بسکون العین مخبون مقطوع فع فاعلان مذال فاعلاتن مرفل

ان فروع کو اس بحر میں اسکان وقوع ہے زحاف خاص اعاریض وضروب میں واقع ہوسکے اور عامہ ہر رکن میں علی السویہ از روے قیاس لیکن از روے استعمال جو اوزان فصحاے عرب کے کلام میں پاے گئے لکھے جاتے ہیں اور اس بحر میں مکانفہ یعنے خبل لانا جائز ہے کذا فی شرح خزرجیہ معلوم ہو کہ اہل عرب اس بحر کو واسطے سالم و مزاحف اور مجزو سالم و مزاحف استعمال کرتے ہیں سات چند اوزان انکے

بسیط مثمن سالم

مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دوبار

سو فرزدق علیہ الرحمہ بمناقب مولانا و مولی العالمین سید الساجدین حضرت زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی فداہ

بسیط مثمن دوسرا رکن کہیں مخبون کہیں سالم

هذا الذي تعرف البطحاء وطأته ... والبيت يعرفه والحل والحرم

مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن ... مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

هذا الذي احمد المختار والده ... صلى عليه الهي ما جرى القلم

مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن ... مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

مثمن سہ دو رکن مصراع آخر بین مجنون

لو یعلم الرکن من قد جاء یلثمہ　لخرّ یلثم منہ ما وطی القدم

مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن　مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن

کلام شعر مثمن مجنون و مقطوع من سعدی مندرجہ گلستان ص ۱۰۵ س ۱۳

من کان بین یدیہ ما اشتہی ارب　یغنیہ ذلک من حکم الثانیہ

مستفعلن فعلن مفاعلن فعلن　مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

وزن مجزو سالم　مستفعلن فاعلن مستفعلن　دو بار

مجزو سالم مذال

مستفعلن فاعلن مستفعلن　مستفعلن فاعلن مستفعلان

مجزو مجنون　مفاعلن فعلن مفاعلن　دو بار

من کلام مولانا و مولی العالمین حضرت امیر المومنین علیہ التحیۃ و الثنا بیت مثمن مجنون

مخلع مقطوع

الناس من جہۃ التمثال اکفاء　ابوہم آدم و الام حواء

مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن　مفاعلن فعل مستفعلن فعلن

مجزو مخلع من سعدی مندرجہ گلستان ص ۱۳۲ س ۵

ان لم اکن راکب المواشی　اسعی لکم حامل الغواشی

مستفعلن فاعلن فعولن　دو بار

مجزو مقطوع من معیار الاشعار

مستفعلن فاعلن مستفعلن　مستفعلن فاعلن مفعولن

مجزو عروض و ضرب سہ و مقطوع مخلع من معیار الاشعار

ما ہیج الشوق من اطلال　اضحت قفارا کوحی الواحی

مستفعلن فاعلن مفعولن　دو بار

تنبیہ اصطلاحا اس بیت مقطوع الضرب و العروض کا مخلع نام ہے بحر بسیط میں

عام اس بات سے کہ عروض و ضرب مقطوع و مخبون ہوں یا نہوں نہیں اسجگہ خلع سے مراد اجتماع خبن و قطع نہیں ہے کذا فی مفتاح السکاکی کے وزن بسیط مجزو عروض مخبون احذ و ضرب مخلع من معیار الاشعار

مستفعلن فاعلن فعلن   مستفعلن فاعلن فعولن

تنبیہ اس وزن کو خلیل نہیں لایا ہے فارسی میں شعراے عجم نے اتباعاً للعرب بعض اوزان میں شعر کہے ہیں لیکن بقول صاحب المعجم خالی ثقل سے نہیں

بسیط مثمن سالم

از عشق آن بے وفا افتادہ ام در بلا   ہرگز نگویم مرا برخیز و یکدم بیا

بروزن   مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن   دوبار

بسیط مثمن رکن ثانی مخبون سب جگہ اسلیے کہ فارسی میں مطابقت ضروریات سے ہے من گلستان سعدی ص ۴۵ س ۳

دا نے چہ گفت مرا آن بلبل سحری   تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری

بروزن   مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن   دوبار

بسیط مثمن مخبون من کلیات قاآنی علیہ الرحمہ رکن ثانی سب جگہ مخبون

اے زلف یار چرا آشفتہ ذہنی   ہمخوابہ قمرے ہمسایہ چمنی

مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن   دوبار

شاید کہ از تو کند فخر آنچہ نقش وجود   کامد ز ہستی تو کامل وجود ہمہ

مستفعلن فعلن مستفعلن فعلان   مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

اور ان دو شعروں کی تقطیع بحر منسرح سے بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ ذکر اسکا آئیگا اور وہی اولے ہے

وزن بسیط مثمن رکن اول سب جگہ مخبون

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن   دوبار

وزن بسیط مثمن رکن اول سب جگہ مخبون

چہ بوفا پسرے چہ سزا ستمے کہ زبان آوری کہ تو چرا بغمے

بسیط اشتمن مخبول مخبون من المعجم فعلتن فعلن فعلتن فعلن دوبار

اور نیز وہین بھی بہ تکلف شعر کہے ہین فارسی مین لیکن مربع نہین آئے ہین مجزو من المعجم

از ہر دمان دل محوااای سپہری چون دل ببردی مکن تو داوری

مستفعلن فاعلن مستفعلن دوبار

مجزو مخلع مجنون من محقق علیہ الرحمۃ

گشتم بدر داز تو من سنگار را آن بہ کہ یکرو کنی مدارا

مستفعلن فاعلن فعولن دوبار

معلوم ہو کہ سالم و مذال کے اختلاط سے بیت ناموزون نہین ہوتی بشرطیکہ دایرہ سے خارج نہ ہو یہ کلیہ ہے اور اس بحر مین بہ تکلف عرج بھی لاتے ہین لیکن چونکہ مستعمل نہین ہین ذکر اوسکا خالی طول سے نہین اور طول فضول ہے اور یہ سب اوزان فارسی مین ثقیل ہین کذا فی المعجم البتہ بسیط مثمن رکن اول مخبون علی السویہ اور بسیط مثمن رکن ثانی مخبون علی السویہ کہ جنکا ذکر ہوا بہ نسبت اور اوزان کے ثقیل کم ہین اور اوزان دیگر سے احتراز چاہیے۔ اور بیت مجزو سالم التقطیع مین نزدیک ہے ایک نوع منسرح مطوی مکسوف سے فارسی مین اسواسطے کہ فارسی مین کسف کو روا رکھا ہے اور آخر اونکا مین بھی لاتے ہین لیکن اوس بحر مین یہ وزن بزحاف حاصل ہوتا ہے اور یہان بدون زحاف پس یہ سہل ہے لہذا بموجب قاعدہ اسی بحر سے قرار دینا چاہیے لیکن صاحب المعجم نے منسرح مطوی مکسوف کو ترجیح دی ہے بجہت مستعمل ہونے وزن منسرح کے فارسی مین اور بحر بسیط مین یہ وزن نامستعمل ہے فارسی مین اگر بالتسہیل حاصل ہوا بھی تو کیا فافہم وافر یہ بھی بحور تازی سے ہے اصل اسکی دایرہ عربی مین مفاعلتن ہے چھ بار اور وہ زحافات عرب کہ اس بحر کے ارکان کے ساتھ ملحق ہوتے ہین آٹھ ہین۔ مختص بہ اول۔ عصب بصاد معجمہ۔ قصم عقص عامہ سے۔ عصب بصاد مہملہ عقل نقص۔ خاص سے با عاریض و ضروب۔ قطف

زحافات عجم سے کوئی زحاف وضع نہیں ہوا۔ اور وہ اجزا کہ سات ان زحافات کے ارکان وافر سے منشعب ہوتے ہیں یہ ہیں م مفتعلن اعقص مفعولن اقصم فاعلن اجم مفعول اعقش ع مفاعیلن معصوبہ مفاعلن مفعول مفاعیل بضم لام منقوص ح فعولن مقطوف ان فروع عربی سے جو مختص بہ اوایل ہیں وہ اوایل ہیں اور جو عامہ ہیں وہ عام طور پر ہر رکن میں اور جو خاص بہ اعاریض وضروب ہیں وہ اعاریض وضروب میں واقع ہوتے ہیں اور یہ سب زحاف خاص ہیں اس بحر سے اور کسی بحر میں نہیں آسکتے اب ہم اوزان مستعملہ جو افصح الفصحا سے عرب کے کلام میں پائے جاتے ہیں لکھتے ہیں من کلام لسان اللہ تعالی شانہ وحجتہ اللہ تعالی شانہ فی الخلق مولانا ومولی العالمین حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

وافر وافی معصوب مقطوف

جراحات السنان لها التئام ... ولا یلتام ما جرح اللسان

مفاعیلن مفاعلتن فعولن — دوبار

وافر معصوب مقطوف من وافی

اذا عاش امرؤ ستین عاما ... فنصف العمر تمحقہ اللیالی

مفاعیلن مفاعیلن فعولن — دوبار

ونصف النصف یمضی لیس یدری ... لغفلتہ یمینا عن شمال

مفاعیلن مفاعیلن فعولن ... مفاعلتن مفاعیلن فعولن

وثلث النصف آمال وحرص ... وشغل بالمکاسب والعیال

مفاعیلن مفاعیلن فعولن ... مفاعیلن مفاعلتن فعولن

وباقی العمر اسقام وشیب ... وھم بارتحال وانتقال

مفاعیلن مفاعیلن فعولن — دوبار

من آنحضرت علیہ السلام از حد تحقیق ص ۱۴۴

وفدت علی الکریم بغیر زاد ... من الحسنات والقلب السلیم

مفاعلتن مفاعلتن فعولن ... مفاعلتن مفاعیلن فعولن

وا لخوار جسدا عجلا   حمارۃ بالوادی قد شابت

مفعول مفاعلن فعولن   دوبار

ان ابیات سے اگر کوئی گمان کرے کہ مفاعیلن مفاعیلن فعولن وزن ہزج مسدس محذوف ہے یا مفعول مفاعلن فعولن وزن ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف ہے تو یہ گمان غلط ہوگا اسلیے کہ عربی مین بحر ہزج مسدس مستعمل نہین ہے اگرچہ بالوضع مسدس ہے کما قال المحقق فی المعیار اور ہزج مجزو یعنے مربع عربی مین مستعمل **کما سیاتی ذکرہ فی فصل الہزج** اور اگر بطریق زحاف سب رکنون کو معصوب کرتے ہین تو کچھ فرق نہین ہوتا درمیان ہزج و وافر کے اور یہی سبب ہے کہ اگر کوئی صنعت ملمع مین کہتا ہے تو بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتے ہین اسلیے کہ ہزج عربی مین مسدس مستعمل نہین اور فارسی مین مسدس ہی ——— اور بیتین وافر تازی ہوتی ہین اس جہت سے کہ وافر فارسی مین مسدس نہین آئی ہی اور عربی مین مسدس آتی ہے کذا فی معیار الاشعار اور ملمع بمعنے روشن کردہ شدہ اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسے کہتے ہین کہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین اور خواہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین عربی مین باہم ہون تلفیہ ہزج مسدس کا عدم استعمال عربی مین طریقہ شعرائے متقدمین کا ہے لیکن بعض متاخرین نے مسدس استعمال کیا ہے مثلاً قطعہ شافعی کے اور وزن وافر معصوب و مقطوف مفاعیلن مفاعیلن فعولن مین جو اشعار ہوتے ہین اونمین کوئی نہ کوئی رکن کسی شعر مین سالم بھی ہوتا ہے کہ وہ دلیل ہوتا ہے وافر مین ہونے کے حالانکہ قطعہ شافعی مین کوئی رکن سالم مفاعلتن نہین ہے سوا اسکے قطعہ شافعی مین بعض ضروب مقصور ہین حالانکہ وافر مین زحاف قصر کسی اہل فن نے نہین لکھا اور نہ از روے قیاس کہسکتے ہین اسواسطے کہ قصر زحافات سبب خفیف سے ہے اور مفاعلتن کے آخر مین فاصلہ ہے نہ سبب خفیف نزدیک اہل عرب کے اور یہ بحر خاص عرب کی ہے

پس قصر لاکر تصرف فارسیہ بھی نہین کرسکتے بہرحال مقصور ہونا دلیل بیّن ہے ہزج
سے ہونے کے اگرچہ منقوص موقوف کہین مفاعیل کو تو ہوسکتا ہے لیکن وقف کو
بھی تو کسی اہل فن نے زحافات وافرسے نہین لکھا ہے البتہ محقق کے بعض کلام سے
ظاہر ہوتا ہے کہ آخر بیت مین کف لاتے ہین اور اوس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ
کف لاکر بضرورت شعریہ ساکن کر لیتے ہین جیساکہ بحث رکن فاع لات مفروقی و
مکفوف مین لکھتے ہین کہ یہ فروع مضارع مین آتے ہی اور کہہ اواسط کے قید نہین
کی اسلیے کہ کف زحاف عامہ سے ہے حالانکہ اواخر مین بغیر وقف وسکون کیونکر
آسکتا ہے باینہمہ یہ مضمون محتاج تاویل ہے اور تاویل ہی کچھ بعید پس بہتر
یہ ہی کہ کہین کہ قطعہ شافعی کی تقطیع دونو بحرون سے ہوسکتی ہے بنابر طریقہ متقدمین وافر
اور بنابر متاخرین ہزج سے تاکہ مخالفت متقدمین و متاخرین دونو کے لازم نہ آئے
من مولف فافہم۔ اور اس بحر وافر کو فصحاے عرب مجزو بھی لاے ہین اور اس جگہ
مجزو سے مراد مربع ہے اسواسطے کہ عربی مین یہ بحر دراصل مسدس ہے اور یہ حالت
تسدیس بنابر اصل وافی ہے اور فارسی مین اسکو باعتبار مثمن مجزو کہین تو مجزو سے
مراد مسدس ہوگی لیکن عربی مین مجزو کا مجزو مربع ہوگا نہ مسدس جیساکہ اس جگہ ہے
کیونکہ مجزو کے معنے ایک جزو دور کردہ شدہ کے ہین جیسے مفاعلتن مفاعلتن دوبار
پس مزاحفات مجزو کو یعنے مربع کو مزاحفات وافی یعنے مسدس پر قیاس کرنا
چاہیے یعنے زحاف اوایل اوایل مین اور اواخر اواخر مین اور عامہ عام طور سے
آینگے فافہم فارسی مین یہ بحر مثمن سالم مستعمل ہے از روے بنا اور بنا سے
دایرہ مثمن مراد ہے

من سیفی مرحوم مفاعلتن ۸ بار

چہ شد صنما کہ بسوے کسے بچشم وفا نہ نگری زرہ جفا نگذری طریق وفا نسپری

اور مربع کی مثالین بھی لاتے ہین من خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ

مفاعلتن مفاعلتن دوبار

بدی چہ کنی بجاے کسے کہ او نکند بجاے تو بد

اور فارسی مین جب یہ بحر مزاحف ہو تو استعمال سوا معصوب و معقوف کے نہین چاہیے اور خلط ارکان سالم معصوب کا بھی چاہیے لیکن علی السویہ تعدیل ہر چند کہ تسکین اوسط ہر جگہ جائز ہے لیکن اس بحر مین خاصۃً چاہیے کہ نظام ارکان سب جگہ محفوظ رہے یعنے جو رکن قصیدہ مین معصوب آئے وہ سب جگہ قصیدہ مین معصوب آئے تاکہ موقع تکلف جمع نہون ایک تکلف استعمال لغت غیر کا دوسرا تکلف بے انتظامی اوزان مین تحقیق اور نظم ارکان کا تحفظ جملہ بحور مین منجملہ ضروریات سے ہے کما قیل من مولف - اگر سب جگہ مسکن کرینگے تو بحر ہزج ہو جائیگی اور بحر وافر اصل فارسی مین نہین آئی ہے اور ہزج کثیر الاستعمال ہے پس وہ وزن ہزج سے محسوب ہوگا کذا فی معیار الاشعار اشعار ثقیل اسکے فارسی مین یہ ہین من المعجم

بیت مسدس معقوف

چہ بر گزرے بی نگرے بر دیم چرا نکنی یکے نگہ اش بکارم

مفاعلتن مفاعلتن فعولن دو بار

بیت مسدس مقطوف

نگارینا بصبر اشو کہ عالم چو روے خوب تو گشت است خرم

مفاعیلن مفاعیلن فعولن دو بار

یہ وزن ہزج مسدس محذوف کا ہے اور شیرین خسرو نظامی گنجوی اسی وزن پر ہے اور ماہران فن اسکو وافر سے قرار نہین دیتے دو وجہون سے اول یہ کہ کوئی رکن اس وزن مین اوپر مفاعلتن صحیح کے نہین پس اسکو رکن ہزج سالم و محذوف سے قرار دینا بہتر ہے کہ وافر مزاحف سے دوسرے یہ کہ وافر فارسی مین مسدس نہین مستعمل ہے کما قیل اور اگر ایک رکن اس وزن کا اور ایک رکن وافر کے لائین تو بھی ثقیل و ناسطبوع ہوگا جیسے

نگارینا مکن نگہ اش بکارم چو دیدا سے کہ از غم تو نگارم

بروزن مفاعیلن مفاعلتن فعولن دوبار

بیت منقوص

اگر یار مرا باز نوازد دلم با غم سوداش بسازد

بروزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن دوبار

یہ وزن ہزج مکفوف و محذوف و مسدس کا ہے اور اسکو ہزج سے قرار دینا
چاہیے نہ وافر سے بہر حال یہ اشعار واسطے معانیہ ثقل کے لکھے گئے ہین انسے
احتراز چاہیے اور اس بحر مین معاقبہ ہے بعصب کذا فی شرح خزرجیہ کامل یہ بھی
بحور تازی سے ہے اصل اسکی دایرہ عربی مین متفاعلن ہے چھہ بار اور دو زحافات
عرب کہ اس بحر کے سات ملحق ہوتے ہین آٹھہ ہین عامہ سے چار اضمار وقص خزل
خبل خاص یہ اجاریف وضرب چار قطع حذذ اذالت ترفیل زحاف عجم سے کوئی نہین
کیونکہ یہ بحر فارسی کے نہین ہے اور اون زحافات عربی مین مخصوصہ بحر کامل ہین
عامہ سے اضمار وقص خزل اور خاص یہ عروض وضرب ایک حذذ باقی عامہ خبل
اور خاص بعروض وضرب قطع اذالت ترفیل غیر مخصوص ہین یعنی وراسے کامل
اور بحرون مین بھی آتے ہین اور دو اجزا کر سات ان زحافات کے ارکان کامل
منشعب ہوتے ہین یہ ہین متفاعلن مستفعلن مفاعلن مفتعلن فعلتن فعلاتن مفعولن فعلن
متحرک مین فعلن سکون العین مستفعلان مفاعلان متفاعلان مفتعلان متفاعلاتن مفاعلاتن
مستفعلاتن مستفعلاتن فعلتیان اور اضمار و قص و خزل سوا اس بحر کے اور کسی بحر مین نہین
آتے زحاف خاص خاص طور پر اور عام عام طور پر واقع ہونگے اب ہم بعض اوزان
مستعمل جو حضرات کہ افصح العرب ہین اونکے کلام قدس افضل مین کثیر الوقوع ہین یا شعرا کے
کلام مین پائے جاتے ہین لکھتے ہین من کلام لسان اللہ تعالی شانہ وجہ اللہ وحجۃ اللہ
فی الخلق مولانا و مولی الکونین سید الشہدا حامی دین خدا خامس آل عبا حضرت ابی عبد اللہ
الحسین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ یہ تعریف اصحاب باوفا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

یا لیتنی کنت معھم فافوز فوزا عظیما

بیت کامل بعض ارکان سالم و بعض مضمر

قوم اذا نودوا لدفع ملمة ۔ والخیل بین مدعس ومکردس

مستفعلن مستفعلن متفاعلن ۔ مستفعلن متفاعلن متفاعلن

لبسوا القلوب علی الدروع واقبلوا ۔ یتهافتون علی ذهاب الانفس

متفاعلن متفاعلن متفاعلن ۔ متفاعلن متفاعلن مستفعلن

من کلام القدس مولانا و مولی الکونین افضل الشهداء حضرت ابی الفضل العباس علیہ السلام روحی فداہ کہ وہ حضرت معرکہ کربلا میں یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے اور جہاد فرماتے تھے کفار شام و کوفہ سے

بیت مضمر و موقوص و ہم مقطوع و مخزول مضمر مقطوع

واللہ ان قطعتموا یمینی ۔ انی احامی ابدا عن دینی

مستفعلن مفاعلن فعولن ۔ مستفعلن مفتعلن مفعولن

بیت مضمر موقوص ہم مقطوع

وعن الامام الصادق الیقینی ۔ نجل النبی الطاہر الامین

متفاعلن مستفعلن فعولن ۔ مستفعلن مستفعلن فعولن

اس فرع موقوص مقطوع کا یعنے فعولن کا ذکر عروضیوں نے نہیں کیا ہے صرف مولف حقیر مطلع ہوا ساتھ اس سند کے من کلام قدس الضمام بضعۃ النبی سیدہ نساء العالمین خیر النساء صدیقہ کبری حضرت فاطمہ زہرا علیہا التحیۃ والثناء

بیت سالم مضمر مراقی

صبت علی مصائب لو انہا ۔ صبت علی الایام صرن لیالیا

مستفعلن متفاعلن مستفعلن ۔ مستفعلن مستفعلن متفاعلن

اب شروع کرتے ہیں ہم ذکر اون شواہد کا جو کلام شعرا میں ہیں جن سعدی از گلستان

ص ۶۹ س ۱۹

بیت مضمر مقطوع

مجزو سالم یعنی مسدس سالم

چہ کند سمن چو جدا شود سمن از صنمم ۔ مگر آنکہ لالہ رخشان شکستہ بود بہ غمم

متفاعلن چھہ بار

بیت مقطوع

صنمے کہ فرقت او ہمی بکشد مرا ۔ ہمہ سال من ز فراق او بفغانم

متفاعلن متفاعلن متفاعلن ۔ متفاعلن متفاعلن فعلاتن

بیت موقوص

ازان دو چشمگان پر فریب او ۔ عجب نہ باشد از بر و شکیب او

مفاعلن مفاعلن مفاعلن ۔ دو بار

بیت مضمر

اے مہترے کہ مہتران خود بہتری ۔ وز بہتری ہر کس بباید مہتری

مستفعلن مستفعلن مستفعلن ۔ دو بار

بیت مجزو مقطوع مذال یعنی مربع مذال

ستجو شدم بجہان در ۔ ز فراق ان سفرے نگار

متفاعلن فعلاتن ۔ متفاعلن متفاعلان

اور وہ بیت باطل کہ جو پانچ متحرک اور ایک ساکن پر مبنی ہو

شکر زان ذو لیب ۔ تو بچش اگر تو یلہ کنی

مستفعلن آٹھہ بار

قایل نے اسکے الف کو گرا دیا ہے اور اپنے زعم باطل مین جانا ہے کہ یہ محل ہے حالانکہ سبب خفیف مین واقع ہوتا ہے نہ فاصلہ مین اور اس بحر مین معاقبہ ہے کذا فی شرح خزرجیہ فصل بیان سبب عدم استعمال وافر و کامل و طویل و مدید و بسیط اشعار فارسی مین سبب عدم استعمال وافر و کامل کا اشعار فارسی مین یہ ہے کہ ترکیب انکی ایک وتد اور فاصلہ سے ہے اور متحرکات اس ترکیب کے زیادہ ہین سواکن سے اور یہ زیادت خارج ہے حد اعتدال سے اس بنا پر

کہ بنا انکی اوپر پانچ متحرک غیر متوالے اور اوپر دو ساکن غیر متوالے کے ہے اور درمیان پانچ اور دو کے نسبت ضعیف سلی یعنی ضعف ہے ایسی نسبت کو درست نہیں اسواسطے کہ نسبت ضعیف اوس ترکیب سے مراد ہے کہ جسمین تعداد متحرکات غیر متوالے کے نصف سواکن غیر متوالی ہوں حالانکہ یہاں ایسا نہیں کسواسطے کہ پانچ کا نصف دو اور نیم ہوتا ہے نہ دو فافہم لیکن فارسی مین جبکہ انکو مثمن کر لیتے ہین تو لہجہ اہل فارس مین وجدانی طور پر نہایت مطبوع و بغایت دلچسپ ہوتے ہین اور اس صورت مین بجہت نہایت دلچسپ ہونے کے نسبت ضعف نادرست کا کچھ خیال نہیں ہوتا اور یہ انکی اصطلاح مین ہے و لا مشاحۃ فے الاصطلاح چنانچہ شعر مثمن سالم بحر وافر مین کیا دلچسپ ہے

سا زروے وفا نے نگری بحال شکستگان من
زرہ کرم نمیگذری بخاک تشنگان غمین

اور یہ شعر بحر مثمن کامل مین ہے

تبشش جنون پری وشے زدہ آتشے بجگر مرا
نہ خیال صبر دل مرا نہ ہواے عقل بسر مرا

اور غایت اوس چیز کی کہ شعر فارسی اوسکا تحمل کرتا ہے زیادت متحرکات کے سبب اوپر سواکن کے ایسے سواکن کہ نصف ہون متحرکات کے تعداد مین۔ اور اسی کو ضعف کہتے ہین کما قیل اور وقوع اسکا بحر مفرد مین ہوگا یا بحر مرکبہ مین لیکن بحر مفرد مین دو رکن متفق ہین جبکہ وہ مغایر ہو جائین صورت مین ایک دوسرے سے بجہت زحاف کے جیسے فعلات فاعلاتن بحر رمل سے یا جیسے مفتعلن مفاعلن بحر رجز سے۔ یا وہ دو رکن متفق جبکہ مغایر نہون ایک دوسرے سے بجہت زحاف کے جیسے مفاعلن مفاعلن بحر ہزج سے لیکن بحر مرکبہ سے وہ دو رکن کہ مزاحف ہون جیسے مفاعلن فعلاتن بحر مجتث سے پس ان بحور سے ہر بحر کے دو رکنون مین آٹھ متحرک غیر متوالی اور چار ساکن غیر متوالی ہین اور درمیان عدد ہشت و چار کے نسبت ضعف کے سبب ہے اور یہ حد اعتدال پر ہے اور جو اس نسبت ضعف سے بھی زیادہ ہو شعر فارسی اوسکا تحمل نہیں کر سکتا۔ اور اسجگہ دو رکن کا بیان اس جہت سے ہے کہ فارسی مین انتہاے کے مصراع دو رکن ہین لیکن علت ثقل طویل و مدید و بسیط کی اشعار فارسی مین یہ ہے

کہ اجزا اسکے مختلف اور نظم ارکان اونکا نامتناسب ہی سو اسطے کہ بنا ہر ایک کی ان بحور ثلثہ سے اوپر ایک رکن خماسے اور ایک رکن سباعی کے ہے نظم طویل مبنی ہے اوپر ایک وتد اور ایک سبب اور اوپر ایک وتد اور دو سبب کے اور نظم مدید مبنی ہے اوپر وتد کے کہ درمیان دو سبب کے ہے اور اوپر ایک سبب اور ایک وتد کے اور نظم بسیط مبنی ہی اوپر دو سبب اور ایک وتد کے اور اوپر ایک سبب اور وتد کے پس عدم تناسب اسباب و ارکان باہم دگر متناسب نہین اور اشعار فارسی مین عدم تناسب بلکہ تناسب اجزا و ارکان لازم ہے مثلاً بحر ہزج مین کوئی بیت بروزن مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن کہین ایک جزو سالم ایک جزو مقبوض یا بحر رجز مین کوئی بیت کہین بروزن مستفعلن مفاعلن مستفعلن مفاعلن ایک جزو سالم ایک جزو مخبون البتہ ان اوزان کو طبع قبول نکریگی اور یہ اوزان گران اور ناخوش آینگے طبیعت کو بجہت اختلاف اجزا اسکے اور بجہت اسکے کہ متحرکات اسکے آٹھ ہین اور سواکن پانچ اور درمیان ہشت و پنج کے نسبت درست نہین ہے اور اگر کہین مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن یا مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن یہ وزن مقبول و مطبوع ہونگے اسواسطے کہ اجزا اسکے متفق ہین اور نظم متحرکات و سواکن متناسب ہے جیسا کہ قبل ازین لکھا گیا اور یہی جہت ہے کہ کوئی بحر سالم بحور دایرہ مشتبہ سے شعر فارسی مین خوش نہین آتی کہ اجزا اوسکے مختلف ہین اور نظم ارکان نامتناسب ہے۔ اگر کوئی سوال کرے کہ کیا کہا جاویگا ہزج اخرب مین کہ بروزن مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن ہے یا مضارع اخرب مین کہ بروزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن ہے کہ ہر ایک مین اختلاف اجزا ہے اور عدم تناسب متحرکات و سواکن کا ہے با اینہمہ یہ وزن مقبول و مستعذب ہے کہینگے ہم جواب مین کہ اگرچہ اجزا اور متحرکات و سواکن مختلف ہین لیکن انتظام ارکان متناسب ہے اسواسطے کہ ہزج اخرب گویا کہ اوپر دو سبب اور ایک فاصلہ اور دو سبب کے منتظم ہے مفعو دو سبب مفاعلن فاصلۂ صغری عیلن دو سبب خفیف اور اسی طرح مفعو دو سبب خفیف مفاعو وتد مجموع اور علا وتد مجموع دیگر اور تن ایک سبب خفیف پس تناسب نظم

ان اوزان مین موجب عذوبت و قبول طبع ہے اور تفاوت نظم ارکان علت گرانی
شعر کی ہوتا ہے تا اینکہ یہی دو نو وزن کہ کہے ہین اگر بجائے اخرب اخرم استعمال کرین
اور کہین مفعولن مفاعیلن مفعولن مفاعیلن مقبول و مطبوع ہونگے اسلیے کہ نظم ان ارکان کا
اوپر تین سبب اور ایک وتد اور دو سبب کے ہے اور اگر مضارع مین کہین مفعولن
فاع لاتن مفعولن فاع لاتن یہ بھی ناخوش آئیگا طبع کو اسلیے کہ نظم ان ارکان کا اوپر چار
سبب اور ایک وتد اور ایک سبب کے ہے پس فارسی مین تناسب نظم ارکان
واسطے عذوبت طبع کے لازم ہے جیسا کہ بیان تسکین مین قبل ازین لکھا گیا کہ بیک نسق
لانا ارکان اہل فارس مین بیشتر اسی جہت سے ہے مفصل معلوم ہو کہ اون چودہ بحرون
کہ مدار اشعار فارسی اون پر ہے مدعیان علم عروض نے نہ چندان غلط کہا ہے تمہیدات
ناروا اور تقسیمات باطل اور استخراج بحور قلیل اور تقدیم و تاخیرات بے معنے سے کہ شرح
اونکی اس مختصر مین ہوسکے لیکن جو کچھ ضروری ہے اون کیفیات ناروا سے بیان کرتے
ہین ہم۔ اول یہ کہ ہزج کی تین بحرین قرار دی ہین سالم و مکفوف و اخرب اور رجز کی
دو بحرین سالم و مطوی اور رمل کی دو بحرین سالم و مخبون۔ اور ان بحور کے سالم کو
ایک دایرہ مین رکھا ہے اور مزاحفات کو دایرہ دیگر مین اور یہ اوستادی نخست جاہلانہ
اور تصرف نیک فاسد ہے اسواسطے کہ بحر اسم جنس ہے شعر سے کہ تحت مین اوسکے
اوزان ہین اور ہر نوع وزن کا اک نام رکھا ہے اور اوسکے جنس کے سات منسوب کیا ہے
جیسا کہ کہتے ہین مخبون رمل اور اخرب ہزج اور مطوی رجز یا خود اوسی جنس کو ان
صفات کے سات موصوف کرتے ہین جیسا کہ کہتے ہین ہزج سالم یا ہزج اخرب اور
رجز سالم یا رجز مطوی اور رمل سالم یا رمل مشکول اور مانند اسکے اور جو شخص کہ عروض
مین اوسنے ذوق رکھتا ہے جانتا ہے کہ مخبون رجز رجز ہے اور مخبون رمل رمل ہے
پس ہر نوع کو اک جنس سے کیے اوسی جنس سے متفرع و منشعب ہے اور تحت مین
اوس نوع کے کوئی اور نوع نہین ہے اسم جنس سے جداگانہ تعبیر کرنا اور دایرہ مین
علحدہ لانا کوئی معنے نہین رکھتا ہے اور جو اس جماعت نے دیکھا ہے کہ مزاحفات

بحور او نخین بحور کے دایرہ سالم سے منفک نہین ہو جاتا ہے کہ جس طرح سوالم بحور
دایرہ مین پائے جاتے ہین اوسی طرح مزاحفات کو بھی دایرہ مین لانا چاہیے
اور اس بات مین بھی غلط سمجھے ہین اسواسطے کہ ہزج مکفوف و ہزج اخرب کو ایک
دایرہ مین نہین لا سکتے اسلیے کہ جسطرح دایرہ ہزج سالم سے منفک نہین ہو سکتی
اوسی طرح ہزج مکفوف سے ہزج اخرب منفک نہین ہو سکتے۔ اور اسی طرح بحر
مضارع کے چار بحرین قرار دی ہین مثمن مکفوف اور مثمن اخرب اور مسدس مکفوف
اور اخرب۔ ولیکن مثمن مکفوف و مثمن اخرب کو ایک دایرہ مین نہین لا سکتے اور مسدس مکفوف
و مسدس اخرب کو بھی ایک دایرہ مین نہین لا سکتے اسواسطے کہ مثمن مکفوف سے مثمن
اخرب اور مسدس مکفوف سے مسدس اخرب منفک نہین ہو سکتے پس بالکلیہ مزاحفات
کا دایرہ علیحدہ نہوا البتہ بعض مزاحفات کا دایرہ علیحدہ ہوگا جیسا کہ قبل ازین لکھا گیا۔
اور سات حکم اس بات کے کہ بحور دایرہ مشتبہ اشتباہ مین بعض مثمن الاجزا ہین اور بعض
مسدس الاجزا پس انکو دو دایرہ لازم تھے جیسے کہ قبل ازین ہمنے لکھے ہین۔ اور بحکم
اس بات کے کہ بحور دایرہ مشتبہ مختلف الاجزا ہین اور ہر بحر مین ایک وتد مفروق ہے
اور تصریف ارکان دایرہ مذکور سے بہت بحور نکل سکتے ہین اگرچہ خلیل نے اکثر بحور اوسمین
نکالے ہین اور ہر ایک کے طرف اشارہ کیا ہے اور ہر ایک کو ساتھ ایک علت کے
معطل جانکر چھوڑ دیا ہے جماعت مستعربہ نے بخیال اوستادی کہ اونکو علم عروض مین تصور
کرتے ہین سعی باطل کی ہے اور چند بحور نکالے ہین ایسے کہ ابتک کسی صاحب طبع نے
اون اوزان مین شعر نہین کہے اور نہ کہینگے اور متقدمان شعرا سے عجم نے بھی مبالغہ بیشتر
کیا ہے اور استخراج اوزان ثقیل بیشتر کیے ہین اور اونکے زعم مین ہے کہ افاعیل
و تفاعیل سے ساتھ ہر ترکیب کے کہ ممکن ہو وزن شعر نکل سکتا ہے لاجرم تین بحرین
مستحدث اجزاے بحور دایرہ مشتبہ سے ترکیب دی ہین اور ہر ایک کا نام از سر اتفاق
و اندیشہ کیف ما اتفق ایک نام رکھا ہے اور اون جملہ بحور کو چار دایرہ مین لائے ہین
ایک دایرہ کا نام منتقضہ اور ایک کا نام مستلقہ اور ایک کا نام منقلبہ اور ایک کا نام منقاعہ

رکھا ہے الحق کمال جہل اون صاحبونکا بغیر اسکے کہ اشعار مستقل اونکے سنے جاوین
ان ناموزون سے اہل عقل تفرس کرسکتے ہین اور اسی سے مراد تجاوز نامناسب
و ناجائز ہے جیسا کہ قبل ازین لکھا گیا تھا انشاء اللہ تعالی بعد بیان کرنے فصل ابتلاء
بحور مستعمل کے ان بحور غیر مستعملہ و مہملہ سے بعض کو بیان کرینگے تاکہ غلط فہمی اونکا جو
اہل عقل کو معلوم ہوجاوے اور مشتاقین اوس جماعت کے اپنی غلط فہمی سے باز آوین
فصل اور جو ساتہ ان مقدمات کے اوپر بعضی تصریفات فاسد جماعت مذکور کے
اطلاع ہوئی اور تفصیل خبط و غلط جماعت مذکور کی اس فن عروض مین بطریق اجمال
معلوم ہوئی اب صلاح یہ ہے کہ ان ابواب مین ساتہ تقسیمات باطل اور تطویلات بے
حاصل جماعت مذکور کے التفات نہ کرین ہم اور اون سب بحرون کو چار دایرون مین لائین ہم
کہ جن پر مدار اشعار فارسی کا ہے ہزج رجز رمل کو ایک دایرہ مین رکھین ہم اور جملہ
مزاحفات و منشعبات ہر بحر کو ساتہ اصول اونہین مزاحفات و منشعبات کے ملحق
کرین ہم اور چونکہ بین القوسین ارکان بحور دائرہ مشتبہہ سے بعلت بے انتظامی
ارکان کوئی شعر مطبوع نہین کسی بحر کے اجزائی سالم سے معہذا
کوئی وزن اوزان مستعملہ مزاحفات و منشعبات سے کہ دوسرا وزن اوس سے منفک
ہوسکتا ہو اصل اوس دایرہ مشتبہہ کے قرار دین ہم پس منسرح مطوی اور مضارع مکفوف
اور مقتضب مطوی اور مجتث مخبون کہ فارسی مین مثمن الاجزا ہین انہین ایک دایرہ مین
لائین ہم اور سریع مطوی اور جدید مخبون اور قریب مکفوف اور خفیف مخبون اور
مشاکل مکفوف کہ مسدس الاجزا ہین انہین ایک دایرہ مین لائین ہم۔ اور متقارب سے
و متدارک کو ایک دایرہ مین لائین ہم تنبیہ ان دوایر مین جس جس بحر کو جس جس زحاف
ساتہ مقید کیا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ اگر مقید نہ کرین تو ایک دوسرے سے بحر منفک
نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ بحور دایرہ مشتبہہ سالم مطبوع نہین کما قیل پس ضرور ہوا کہ مزاحف
ہون اور مزاحف ہوتے ہین وہ زحاف لا ثانی ضرور ہوتے جو باعث عدم انفکاک بحور
از یکدگر نہ ہون بلکہ باعث انفکاک بحور از یکدگر ہون فلہذا ویسے زحاف ان بحور دایرہ

مشتبہ ہین لاے گئے اور وہی ضرورت باعث استعمال ہوے اور یہی وجہ ہے کہ تمام
عروضی اور صاحب المعجم و محقق ان بحور کو ان زحافات مذکور کے سات مقید کرتے ہین
ازبسکہ وہ اصل ہین یا حکم اصل مین ہین - حالانکہ اور زحافات بھی ان بحور مین آتے ہین
اور اسنکے سات مقید نہین کرتے اسلیے کہ وہ زحافات دیگر فروع ہین بجہت فقدان
انفکاک بحور از یکدگر - اور جس دایرہ کی بحرین سالم مطبوع ہین اوسمین ان امور کا
لحاظ نہین کیا گیا اور ارکان سالم کو اصل اون بحور کے دایرہ کی قرار دی جیسے دایرہ
متقارب - اور جس دایرہ کے بحور سالم و غیر سالم دونو طرح پر مطبوع ہین تو دونو
شکلین اوسکی اصل قرار پاینگی جیسے دایرہ ہزج کہ سالم و غیر سالم دونو طرح پر آیا ہے
جسکو دایرہ مجتلبہ اور مجتلبہ زایدہ عراجفہ قبل ازین کہا ہے پس دایرہ عراجفہ مین بضرورت
فک بحور از یکدگر بطریق استعمال یہ زحافات مشروط ہین ہزج مکفوف رجز مطوی رمل مخبون
اور اہل فارس دایرہ ہزج کو سات علم اس بات کے کہ اجزا اس دایرہ کے ترتیب
و ترکیب مین موتلف ہین موتلفہ کہتے ہین اور عربی مین یہ دایرہ مجتلبہ تھا لیکن عروض فارسی مین
اجتلاب کی ضرورت نہین کسواسطے کہ دایرہ مختلفہ عربی یعنے دایرہ طویل فارسی مین
نہین بسبب عدم استعمال بحور دایرہ مذکور پس اس دایرہ ہزج کو فارسی مین مجتلبہ کہنے کی
حاجت نہین بلکہ موتلفہ ہی کہنا چاہیے اور مختلفہ دایرہ منسرح کو بجہت اختلاف ترکیب
و ترتیب ارکان اور یہ عربی مین دایرہ مشتبہ تھا اوسکو فارسی مین مختلفہ کہنا چاہیے اسلیے
فارسی مین دایرہ مختلفہ عربی نہین پس خوف التباس علم کا نہین اور اہل فارس نے دایرہ
سریع کو منتزعہ کہا ہے اس جہت سے کہ اس دایرہ کے بحور کو دایرہ منسرح سے انتزاع
کیا ہے اور دایرہ متقارب کو بدستور قدیم عرب متفقہ کے نام کے سات رہنے دیا پس
فارسی مین بحور مستداولہ عجم کے - چار دایرہ قرار دیے گئے اسواسطے کہ دایرہ ہزج سالم اور
دایرہ غیر سالم درحقیقت ایک ہے دایرہ ہے لیکن دوایر اربع سے اول موتلفہ ثانی
مختلفہ ثالث منتزعہ رابع متفقہ ہے اور ترتیب اسامے بحور اس نسق پر موتلفہ ہزج رجز رمل
مختلفہ منسرح مضارع مقتضب مجتث منتزعہ سریع جدید قریب خفیف مشاکل - متفقہ

متقارب متدارک ہم ان بحور کے دوایر قبل ازین لکہہ چکے ہین مگر اس جگہ تکرار دوایر اربعہ
بجہت اک طرز جدا گانہ کے بائد سمجہے گئی صورت دوایر اربع یہ ہے

مختلفہ

موتلفہ

منتزعہ

متفقہ
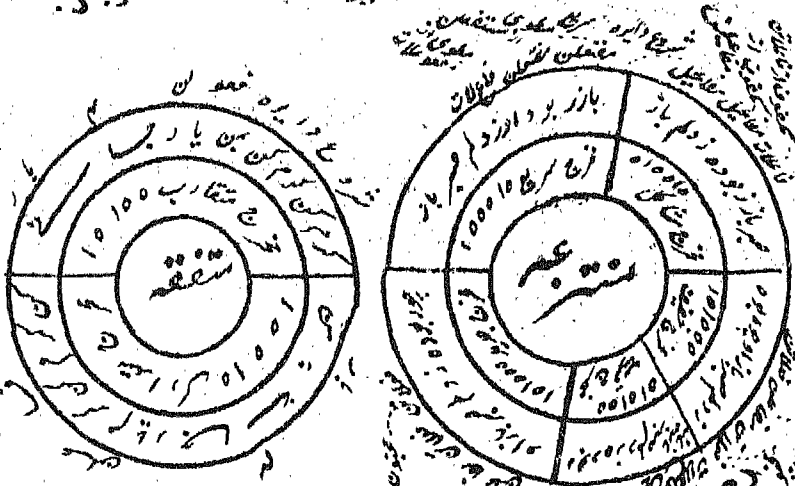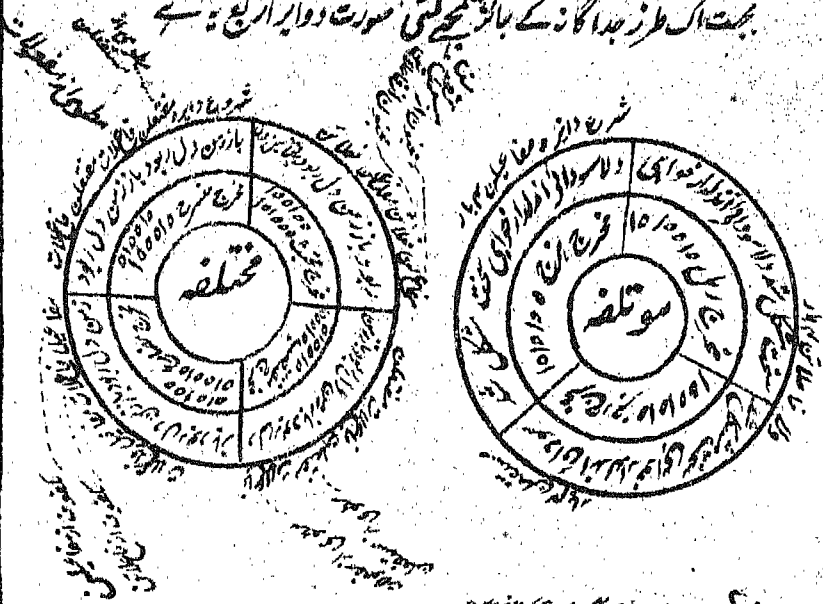
اور جو ہم تعدید بحور و نقش دوایر سے بہ نہج صواب و سبیل راستے فارغ ہوے ایک فصل
ذکر تقطیع شعر مین کر رعایت اوسکی لازم ہے لکہین اور بعد اوسکے تشریح کرین بحور مستعملہ کے
سات اثبات ابیات سالم و مزاحف کے فصل ذکر تقطیع شعر مین معلوم ہو کہ تقطیع کے
لغت مین پارہ پارہ کرنے کے ہین اور اصطلاح عروض مین برابر کرنا اجزاے بیت بحر کے

سات اجزاے افاعیل اوسی بحر کے اس نہج پر کہ ہر متحرک بجاے متحرک کے اور ہر ساکن مقابلہ مین
ساکن کے آوے یعنے اسباب کے مقابلہ مین اسباب اور اوتاد کے مقابلہ مین اوتاد اور
فواصل کے مقابلہ مین فواصل آئین اور اختلاف حرکات کا ضمہ و فتحہ و کسرہ سے معتبر نہین ہے
جیساکہ لفظ الہی جل جلالہ و عم نوالہ - بروزن فعولن ہے اور تقطیع مین حروف ملفوظ معتبر ہین
نہ مکتوب بغیر ملفوظہ فاعتبر والمسموع لا المکتوب پس جو حرف کہ تلفظ مین آئے - اگرچہ کتابت مین
نہو تقطیع مین بجاے یک حرف ساکن محسوب ہوگا اور جو حرف تلفظ مین نہ آئے اگرچہ کتابت
مین ہو تقطیع مین بجاے یک حرف وہ شمار نہ کیا جائیگا - لیکن وہ حروف کہ ملفوظ ہین اور
مکتوب نہین بہت ہین عمدہ ہین - جیسے - الف سمٰوات بعد میم کے اور الف لفظ اللہ اسم
ذات اقدس سبحانہ تعالے کا - بعد لام کے اور ہمزہ جبریل کا بعد را کے کہ اسکی کتابت
یون ہین صحیح ہے ہر چند کہ بعضے اک شوشہ بڑھا کر لکھتے ہین اور یہی چاہیے - اور الف اشباع
فتحہ جیسے آمین اور واو اشباع ضمہ جیسے لہٗ اور یاے اشباع کسرہ جیسے بہٖ - اور تشدیدات
و تنوینات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک جیسے
قیم ہمت یاے کیفیت لام ذلت راے عزت - اور نون تنوین بحقیقت اک حرف جداگانہ ہے
جیسے سمیعٌ مجیبٌ قریبٌ کہ بروزن فعولن ہین اور فارسی مین بھی جو حرکت باشباع پڑھے
جاے جیسے الف ممدودہ کہ باشباع فتحہ ہمزہ پیدا ہوتا ہے جیسے آب آفتاب اور واو
اشباع ضمہ جیسے کاؤس اور یاے اشباع کسرہ جیسے دل مین بروزن فعولن اور معلوم ہو
کہ سوا حرکت فتحہ و ضمہ و کسرہ کے فارسی مین اک حرکت مجہول بھی ہے کہ اسکو حرکت
ربودہ و حرکت مختلس کہتے ہین مانند حرکت حرف را کے لفظ فارسی مین یا لفظ پارسی مین
اول بروزن فاعلن جبکہ اثناے بیت مین واقع ہو سن قبیل حرکات شمار کی جاتی ہی
یعنے متحرک کر لیجاتی ہی یا ساقط ہو جاتی ہی جیسے سعدی کہتا ہے سہ اقلیم پارس را
غم از آسیب دہر نیست ؏ اور اگر آخر شعر مین واقع ہوتی ہے بجاے حرف ساکن محسوب
ہوتی ہے جیسے سہ رفتیم بسوے والیِ پارس - مفعول مفاعلن فعولان تنبیہ معلوم ہو
کہ نزدیک اہل فارس راے لفظ پارس و فارسی و بورد و کارد و آرد درحقیقت ساکن نہین

بلکہ ایک حرکت ربودہ ہے پس بانچوان اسکے احکام بیان کئے گئے متحرکات مین فافہم اور حرف مشدد جیسے ارہ و فرخ کہ ان کلمات مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف ملفوظ ہوتے ہین۔ جاننا چاہیے کہ تشدید فارسی مین دو مقام پر لاتے ہین ایک اصلی کلمہ مین جیسے غرّندہ و برّان و پرّان و بدرّید چنانچہ نظامی کہتا ہے ؎ بغرّیدہ بغرّیدن آمد چو ابرِ بغرّید بر سو چو بانگ هژبر ؛ سے یکے را بفر سود تا زان گردہ ؛ ببرّید سر ہیچ یکپارہ کوہ ؎ چو پرّان شود نامہ ہا سوے مرد من آن نامہ ابر کشایم فورد ؛ ؎ بدرّید خفتان زرہ پارہ کرد ؛ عمل بین کہ فولاد با خار دکرد ؛۔ دوسری دو کلمون کے درمیان مین تشدید لاتے ہین جیسا کہ حرف آخر معطوف علیہ مین مثل زرّ و سیم اور درّ و گوہر اور جیب و راست نظامی کہتا ہے ؎ ز سیرابہ و گوہر و زرّ و سیم ؛ بدان جانور داد ترسے عظیم ؛ خسرو کہتا ہے ؎ تحفہ آورد بہمہ کرور است ؛ شد چو صف آراستہ از جیب و راست ؛ اور حرف آخر مضاف مین جیسے درّ سخن و سمّ اسپ و خمّ کمند نظامی ؎ نخل زبان را رطب نوش داد ؛ درّ سخن را صدف گوش داد ؛ دلہ پہ نیروے بازو خمّ کمند ؛ درآورد گردن کشان را بہ بند ؛ اور صفت موصوف مین آخر صفت مین سعدی کہتا ہے ؎ وجود مردم دانا مثال زرّ طلاست ؛ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ؛ یا وہ کلمہ کہ سبب امر کے اور سیم نہی کا اوسکے دہان بھی تشدید لاتے ہین جیسے بکن مکن سے بکنّ و مکنّ اسے بت خوش خرام ؛ ہمّ رحم و مجبر نجیر لطف و دوام ؛ لیکن وہ حرف کہ تلفظ مین نہ آوے مانند واو کے دو اور تو مین اور مانند ہا کے ہے و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ مین پس ان مقامون کے تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین اون مقامات مذکورہ سے تشدید واجب نہین اگر لائین تو جائز ہے اور بالجملہ تشدید فارسی مین جسقدر کمتر لائین بہتر ہے اسلئے کہ تشدید لغت فارسی مین اصلی نہین ہے لیکن وہ حرف کہ مکتوبی ہین اور ملفوظ نہین ہوتے عربی مین جیسے الف آمنوا بعد واو متصلہ کے یا الف فاعتبروا بعد واو غیر متصلہ کے تاکہ فرق ہو درمیان واو جمع و واو عطف کے حالانکہ واو جس جگہ صیغہ مین ملا ہوا ہو جیسے آمنوا مین یہان خوف التباس نہین واو عاطفہ سے لیکن طرد الباب یعنے واسطے موافقت مقدمہ کے لکھتے ہین ؛

بغرّیدہ بروزن .... بمعنے نعرہ .... سن ۱۲۷۰ھ ...... اسے نزل بضم .... بمعنے فیافت ...... وحماسہ سن ۱۲۸۰

اور الف آخر لفظ انا بخیر حالت وقف مین نظیری کہتا ہے سے بدعوی انا صدیق اکبر آوردہ - اور حالت وقف مین یہ الف ملفوظ ہوگا - اور الف وصل عربی و فارسی دونو مین جیسے سمع اللہ تعالی شانہ بروزن فعلاتن اور بسر از تن بروزن فعولن جبکہ مقصود توصیل ہو والا بسر از تن بروزن مفعولن ہوگا اور فارسی مین حروف مکتوبی غیر ملفوظی پانچ ہین مصرع سے واو و ہا و یا و نون و تا یکو لیکن واو غیر ملفوظ تین طرح پر ہے واو عطف و واو بیان ضمہ و واو اشمام ضمہ لیکن واو عطف جیساکہ دلدار و دل و نیک و بد و دشمن و دوست ہ لیکن واو بیان ضمہ جیسے واو دو و تو کہ بحج لغت دری مین یہ دونو تلفظ مین نہین آتے اور کتابت مین واسطے دلالت ضمہ دال و تا کے لکھے جاتے ہین پس جب یہ درمیان بیت کے واقع ہونگے تقطیع سے ساقط ہونگے جیسے از ہجر تو پشت من دوتا شدہ اور اگر یہ آخر بیت مین واقع ہونگے ایک حرف ساکن محسوب ہونگے جیسے ہمہ سرہا بر آستانہ تو ہ واسطے کہ آخر بیت کو سوا حرف ساکن کے چارہ نہین ہے یا جب یہ دونو واو کشیدہ پڑھے جاینگے تو تقطیع مین محسوب ہونگے لیکن واو اشمام ضمہ یعنے واو معدولہ جیسے واو خواجہ و خوانچہ و خویش و خواب و خود و خوشتن و خور و خوارزم و خواست اور مانند اسکے کہ حرکت خے کے ان کلمات مین در اصل فتح ہی اور اوسکو بو ضمہ کی دی ہے اور اشمام بمعنے بو یا نیدن یہ واو اشمام ضمہ تلفظ مین نہین آتے ہمہ وجوہ بالکلیہ تقطیع مین ساقط ہوتے ہین اور لغت دری مین قبل ان واوون کے سوا خے کے کوئی اور حرف نہین ہوتا اور معلوم ہو کہ حرکت خے کے فتحہ مایل بہ ضمہ خواب و خود وغیرہ مین ہے اور در خویش و خویش مین ضمہ مایل بکسرہ ہے پس قافیہ اندونو کا اور لفظ خود کا ساتھ شد و بد دونو کے صحیح و درست ہوگا لیکن ہائے مختفی کہ واسطے اظہار حرکت کے ہوتی ہے جیسے ہمہ رمہ لالہ پیالہ خامہ جامہ رفتہ گفتہ کہ اسکو ہائے وصلی بھی کہتے ہین جیساکہ رشید سمرقندی اور ابن عتیس خوارزمی نے لکھا ہے کہ سوائے ہائے اصلی کے جمیع ہائے مہملہ کہ آخر اسما و افعال مین واقع ہوتے ہین واسطے دلالت فتحہ ماقبل کے ہوتے ہین اور وہ سب

وصلی ہین لیکن چار لفظون مین واسطے دلالت کسرہ ماقبل کے ہوتے ہین اور وہ کہ چہ نہ
ہین اسلیے کہ زبان دری مین مکسور آئے ہین نہ مفتوح بہرحال ہرھاکہ تلفظ مین نہ آئے
اگر درمیان بیت کے پڑسے بہ وجوہ بالکلیہ ساقط ہوتی ہے تقطیع مین اور اگر آخر بیت مین
پڑسے بضرورت سکون جیساکہ قبل ازین کہا گیا اک حرف ساکن محسوب ہوگی لیکن یا جیسے
کے سچے کے۔ اگر سات یا کے لکھین حال اس یا کا مثل ہا کے ہے جیساکہ کہا گیا لیکن
نون۔ وہ نون ساکن کہ لامحالہ خیشوم بینی سے نکلیگا اور وہ حرف کہ خیشوم بینی سے نکلے
اوسکو غنہ کہتے ہین پس وہ نون بعد حروف مدہ کے واقع ہو جیسے کمان کمین کمون یا بعد
حروف مدہ کے واقع نہ ہو جیسے تن دونو کو غنہ کہتے ہین اور اطلاق لفظ غنہ کچھ نون پر
منحصر نہین بلکہ مثل نون میم بھی حروف غنہ سے ہے جیسے ہم تم اور یہی دونو حروف غنہ ہین
اور بس اور یہ دونو متحمل درازی وکوتاہی زمان سکون کے ہو سکتے ہین اور خیشوم بینی
ودماغ سے ادا ہوتے ہین پس وہی نون غنہ کہ بعد مدہ کے واقع ہو اگر مضاف نہ ہو اور
حرف آخر معطوف علیہ کا نہ ہو تو ملفوظ نہ ہوگا اور تقطیع مین بھی محسوب نہ ہوگا جیسے گمان
بروم بروزن مفاعیلن اور نمون بہا بروزن فاعلن اور چنین بجبین بروزن مفتعلن
لیکن جب یہ نون مضاف ہوگا یا جب آخر معطوف علیہ مین واقع ہوگا تو ملفوظ بھی ہوگا
اور تقطیع مین محسوب بھی ہوگا مثال مضاف کی جیسے نشان من بروزن مفاعلن اور نمون دل
بروزن فاعلن چنین بروزن مفتعلن مثال عطف کے جیسے جان ومان فاعلن نمون وکم
فاعلات چنین وچنان فاعلات اور حروف مدہ حروف علت ہین کہ حرکت اونکے ماقبل کی
موافق اونکے ہو جیسے واو ساکن ماقبل مضموم اور الف کہ لامحالہ ساکن ہوتا ہے ماقبل
مفتوح اور یاے ساکن ماقبل مکسور کہ مجموع ان حروف کا لفظ واے ہے لیکن تا
ہرتا ہے ساکن کہ ماقبل اوسکا ساکن ہو جیسے رفت دست بخت جب درمیان بیت کے
واقع ہوگی متحرک ہوکر تقطیع مین محسوب ہوگی جیسے دست بروم بروزن فاعلاتن اور جب
آخر بیت مین واقع ہوگی اگر وہ جزو زیادہ وزن عروضی سے نہوگا تو سات ایک حرف
ساکن کے محسوب ہوگی یعنے ساکن محسوب ہوگی جیسے اس مصرع مین بیا اے نرگس

پرخمار توست ؛ بروزن مفعول مفاعلن مفاعیل اور اگر وزن عروضی سے زیادہ ہونگی
تقطیع مین ساقط ہو گی جیسے اس مصرع مین سہ ای چشم امیر سخت خونریز است ؛ بروزن فاعلاتن
مفاعلن فعلاتن یا جیسے اس سہ پشمینہ عالیت امیر سخ مفاعلن تعزیز پس فعلاتن چونکہ تا وزن
فعلاتن سے افزون ہے ساقط ہوگئے اور ہر تا کو قبل اوسکے دو ساکن دیگر ہون جیسے
راست خواست دوست پوست ریخت پخت جب درمیان بیت کے واقع ہو
اور تلفظ مین لاسکتے ہون پس سات ماقبل اپنے کے سات ایک حرف متحرک کے محسوب
ہو گی جیسے سہ باخست دل با تو مہر ؛ بروزن مفتعلن فاعلان۔ اور اگر تلفظ مین آئیگی
تقطیع سے ساقط ہوگی سہ مصرع نیکوست رخست بخانہ نیکوست ؛ دو توجگہ لفظ تقطیع سے
ساقط ہوتے ہین اور جب یہ تا ئے ساکن آخر بیت مین پڑی ہمہ حال ساقط ہوگے
اسواسطے کہ اوزان عروض مین تین ساکن کسی صورت سے جمع نہین ہوسکتے اور اسی
طرح اول مین وسط مین آخر مین بیت کے جہان کہین تین ساکن جمع ہون البتہ ساکن
سومین کہ وزن فعل بسکون العین واللام سے زیادہ ہوگا ساقط ہوگا مصرع سہ چو گشتاسب
ہراوادلہراسپ تخت ؛ اور مصرع سہ کار و برداشت کار او بگذارد ؛ پس پاے
گشتاسپ و لہراسپ اور دال کارد و گزارد اور تا ئے داشت کہ یہ حروف وزن فعل
بسکون العین واللام سے زیادہ واقع ہوئے ہین تقطیع سے ساقط ہوگئے کلیہ یہ ہے
کہ انتہا ئے شعر مین زیادہ ایک ساکن سے نہین واقع ہوتا اور دو ساکن تین ساکن چار
ساکن بھی جمع نہین ہوسکتے بسبب باطل ہو جانے وزن عروض کے اور اگر اثنا ئے
شعر مین واقع ہوتے ہین دوسرا ساکن متحرک ہو جاتا ہے اور تیسرا ساقط لاکن آخر شعر مین
دو ساکن جمع ہوسکتے ہین اور تیسرا ساکن آخر مین بھی ساقط ہوگا مثال دو ساکن جیسے
کار یار یہ اکثر اثنا ئے شعر مین واقع ہوتا ہے اسلئے کہ بنا لغت فارسی کے اعرابپر نہین
لہذا جمع ہونا دو ساکنون کا فارسی مین موجب کلفت نہین عبارت نثر مین لیکن وزن
عروضی مین بموافقت سوزون بہ ایک حرف ساکن محسوب ہوگا تقطیع مین دوسرا متحرک
ہو جائیگا کما قیل مثال تین ساکن کے جیسے گوشت پوست اور مثال چار ساکنون کے جیسے

خواست لیکن حق یہ ہے کہ واو و الف مخلوطا التلفظ خواست مین بجاے حرف واحد مرکب ہیں
پس زیادت تین ساکن سے سوا ممکن نہین وہ بھی آخر شعر مین اور تیسرا ساقط ہو جائیگا اور
کبھی ان تینون ساکنون مین بعض حرف بحقیقت ساکن نہین ہوتا بلکہ وہ مجہول الحرکت
ہوتا ہے مثال لفظ پارس کے کہ سے پر حرکت ربودہ و مختلسہ ہے جیسا کہ قبل ازین کہا گیا
غرض اس اطناب سے یہ ہے کہ اصول ارکان عروض مین سبب متوسط جیسے کار بار
اور وتد کثرت جیسے عیان نہان کچھ وجود نہین رکھتے پس وہ کوتہ نظر کہ جسکا یہ قول ہے
بطلان اوسکے قول کا متحقق ہو جاے اور معلوم ہو کہ تقطیع اوزان بحور و ارکان بحور کا جاننا
واجب و ضروری ہے تاکہ امتیاز تقطیع وزن حقیقی و وزن غیر حقیقی سے حاصل ہوے

فصل اب شروع کرتے ہین ہم شرح بحور و دوایر اربع مع ابیات شواہد

واسطہ بسبیل استقصا واللہ الموفق والمعین دایرہ اول عجیبی ہے جنے موتلف کہا ہے
بحرین اوسکی تین ہین ہزج رجز رمل بحر ہزج — اجزا اوسکے مفاعیلن آٹھ بار — اور
وہ زحاف کہ اس بحر کے ارکان سے ملحق ہوتے ہین سترہ ہین عربی عامہ قبض کف مفاقبت
مراقبت فارسی عامہ تحقیق عربی مختص با و اہل خرم مشتر خرب فارسی مختص ہے اور اہل کو کوئی
زحاف وضع نہین ہوا کسی رکن کے لئے اصول ارکان سے عربی خاص ہے اعاریض و
ضروب قصر حذف تسبیغ اذالت ترفیل فارسی خاص اعاریض و ضروب زلل ہتم جب بتر
فایدہ اہل فارس قصر کو بطور عامہ ہر رکن مین لاتے ہین اور منجملہ تصرفات فارسیہ سے
فافہم وہ اجزا کہ سات ان زحاف کے ارکان ہزج سے منشعب ہوتے ہین اکیس ہین
س ع مفاعلن مفاعیل مضموم اللام قص ع فاعلن مفعول مضموم اللام مفعولن س ع س
مفعولن مفعول مضموم اللام فاعلن س ع خ مفاعیل مسکون اللام فعولن مفاعیلان مفاعیلا
مفاعلان حف خ ع فعول مسکون اللام فعل متحرک العین فاع مسکون العین مفعول مسکون اللام
فعلن مسکون العین مفعولان فاعلان عربی مین یہ بحر دوائی مسدس مثمن ہے اردو مین بنا
دایرہ مختلبہ مین اور بطور یعنی مربع مستعمل ہے اور مشطور یعنی مثلث نہین آسکے لیکن اہل فارس
صنعت لمع مین بخیال وزن مصراع فارسی مصراع عربی کو بھی چار رکنی لاتے ہین جیسا حافظ

شیرازی سے حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ ❊ متی ما تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا بروزن مفاعیلن ۸ بار اشعار شافعی من حدیقہ تحقیق واقعہ صفحہ ۵۰۴ سطر ۳

ہزج وافی مقبوض

لو ان المرتضی ابدی محلہ ❊ لکان الخلق طرا سجدا لہ

مفاعیلن مفاعلن مفاعلن ❊ مفاعیلن مفاعیلن مفاعلن

ہزج وافی محذوف مقصور

کفی فی فضل مولانا علی ❊ وقوع الشک فیہ انہ اللہ

ایضا ومات الشافعی لیس یدری ❊ علی ربہ ام ربہ اللہ

ہر دو شعر بروزن

مفاعیلن مفاعیلن فعولن ❊ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

قطعہ شافعی من ہمان صفحہ ہزج مجزو سالم یعنے مربع

علی حبہ جنہ ❊ قسیم النار والجنہ
وصی المصطفی حقا ❊ امام الانس والجنہ

بروزن مفاعیلن مفاعیلن دوبار

من گلستان سعدی ص ۶۴ س ۹ ہزج وافی اخرب مقبوض محذوف

قد شابہ بالوری حمار ❊ عجلا جسدا لہ خوار

مفعول مفاعلن فعولن دوبار

فارسی مین یہ بحر مثمن ہے ازروے بنا کما قیل اور مجزو یعنے مسدس بھی مستعمل ہے اور مشطور یعنے مربع بھی لاتے ہین لیکن مثمن کو سالم و مزاحف دونو طرح لاتے ہین بخلاف مسدس کہ اوسکو سوا مزاحف کے سالم نہین لاتے اور اگر کوئی سالم لائے اتباعا للعرب تو خلاف وضع ہوگا اور مشکوک یعنے مثنے مثمن سے نہین ہوسکتا کما قیل ابیات سالم من کلیات قاآنی مرحوم بہ منقبت امام ثامن و ضامن مولانا و مولی الکونین حضرت امام موسے رضا علیہ التحیۃ والثنا روحی فداہ واقعہ ص ۱۱ س ۳

هزج مثمن سالم

بگردون تیره ابرے بامدادان بر شد از دریا | جواهر خیز و گوهر ریز و گوهر بیز و گوهر زا
چمن از فر فروردین جبیان نازان بدینسان | که طوس از فر شاه دین بر این نُه گنبد خضرا
امام تامن ضامن حریمش چون حرم امن | زمین از حزم او ساکن سپهر از عزم او پویا
نظام عالم اکبر قوام شرع پیغمبر | فروغ دیده حیدر سرور سینهٔ زهرا
نهال باغ علیین بهار مرغزار دین | نسیم روضهٔ یاسین شمیم دوحهٔ طٰه
خوشا آن عهدے که با معشوق بودم همنشین شبها | سخن قلیان پیام بوسه آنچه زان لبها

جملہ اشعار بروزن مفاعیلن هشت بار

هزج مثمن مخنق مقبوض از ناصر علی

دیدن وز خود رفتن طرز آشنائیها | پیش آن صنم بودن عالم جدائیها

فاعلن مفاعیلن چار بار

من کلیات قاآنی واقعہ ص ۲۵ س ۱۸ از هزج مثمن مقبوض

نسیم خلد میوزد مگر ز جویبارها | که بوئے مشک میدهد هوائے مرغزارها
فراز سرو بوستان نشسته اند قمریان | چو مقریان نغمه خوان بزمردین منبرها

ایضا من کلیات قاآنی ص ۵۰ ۲۳ س ۱۸

بنفشه رسته از زمین بطرف جویبارها | و یا گسسته حور عین ز زلف خویش تارها

یہ سب اشعار بروزن مفاعلن هشت بار

هزج مثمن مکفوف مقصور من الیهم

زهے حسن و زهے عشق و زهے نور و زهے نار | زهے خط و زهے زلف و زهے مور و زهے مار

بروزن مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل دو بار

هزج مثمن اخرب مکفوف و مخنق مقبوض مجذوف من قاآنی

احمق اگر از تخمہ کیان باشد | بے قدر تر از تخم ماکیان باشد

بروزن مفعول مفاعیل فاعلن فعلن دوبار

ہزج اخرب ومخنق تسبوغ از کتاب پریشان قاآنی ص ۱۴ س ۳

گر دل طلبد دلبر و گر جان طلبد جانان   اینک من و اینک دل اینک سر و اینک جان

بروزن   مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن   دوبار

ہزج اخرب مکفوف محذوف از کتاب پریشان ص ۱۹ س ۲۲

اے رفتہ پئے صید غزالان سوئے صحرا   باز آ بہ سوئے شہر پئے صید دل ما

بروزن   مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن   دوبار

ہزج اخرب مکفوف و یک رکن سالم عروض و ضرب مخنق محذوف ہمان قصیدہ

زان حقہ بود در دل من رشکے پنہان   زین سقہ بود در رخ من اشکے پیدا

بروزن   مفعول مفاعیل مفاعیلن فعلن   دوبار

ہزج اخرب مکفوف مقصور محذوف ہمین قصیدہ

گہ بر گہ روا بستم از آن اشک بدامن   گہ بر گہ عبا بستم ازین اشک بسیما

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن   دوبار

ہزج اخرب مکفوف مقصور از پریشان ص ۷ س ۸

عید آمد و آفاق پر از برگ و نوا کرد   مرغان چمن را از طرب نغمہ سرا کرد

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل   دوبار

ہزج اخرب مکفوف و عروض محذوف و ضرب مقصور از پریشان ص ۱۱ س ۱

یار از من و از رندی من بود گریزان   دو سال گریز د بمن از صحبت اغیار

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن   مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

ہزج اخرب مخنق مقبوض و مکفوف و محذوف و در مصرع اول یک رکن حشو سالم از پریشان ص

۴۸ س ۹

ماہ رمضان آمد اے ترک سیمبر   برخیز و مرا سبحہ و سجادہ بیاور

مفعول مفاعیلن مفعول فعولن   مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہزج اخرب حشو مقصور و مکفوف از پریشان ص ۳۲ س ۱۲

اے حبس
صفت عربی

در شہر رسے اسلال بہر سو کہ نہم گام — ہر کس صنمے دارد گلچہرہ گل اندام
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل — مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیل

ہزج اخرب بہمین قصیدہ عروض و ضرب مخنق مقصور

ہر شام کشد تنگ در آغوشش تا صبح — ہر صبح زند چنگ بگیسوئیش تا شام
مفعول مفاعیل مفاعیلن مفعول — دو بار

ہزج اخرب مکفوف مقصور از حد تحقیق مصنفہ مولوی روم مسمے بہ جلال الدین ص ۹ بہمن ۹

ان حرودسر افراز کہ اندر رہ اسلام — تا کار نہ شد راست نیاسود علی بود
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل — دو بار

ہزج اخرب مکفوف عروض مقصور و ضرب محذوف از گلستان سعدی ص ۴ س ۳

این مدعیان در طلبش بیخبرانند — کان را کہ خبر شد خبرش باز نیامد
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل — مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہزج اخرب مکفوف محذوف مقصور از گلستان سعدی ص ۱۵ قطعہ

اے سیر ترا نان جوین خوش نہ نماید
مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
معشوق من است آنکہ بنزدیک تو زشت است
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

ہزج اخرب ایک رکن حشو سالم مصرع اول میں باقی ارکان مکفوف مقصور

حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف — از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است
مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیل — مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

ہزج اخرب مکفوف عروض و ضرب سالم از گلستان سعدی ص ۱۲ س ۱

گو سے رگ جان میگسلد زخمہ ناسازش
ناخوشتر از آواز مرگ پدر آوازش
مفعول مفاعیل مفاعیلن — دو بار

ہزج مجزو یعنی مسدس

ہزج

غذا از ہوسے من یکشب گذاری کن — خزان گردیدہ کو نو را بہاری کن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — دوبار

ہزج مجزو محذوف مقبوض از کتاب پریشان ص ۱۲ س ۲۵

زہے احمق کہ از فرط حماقت — سواد چشم را اشناسد از مسرب

مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعلن

ایضاً — من حضرت والد علام در صنعت مقلوب مستوی

امید آشنایان شادی ما — امید آباد مہر آبادی ما

ہزج مسدس عروض و ضرب مقصور گلستان سعدی ص ۲ س ۱۱

بدریا در منافع بیشمار است — اگر خواہی سلامت بر کنار است

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل — دوبار

ایضاً — بوزن اولے از گلستان سعدی ص ۱۴ س ۱۹

چون کنعان را طبیعت بے ہنر بود — پیمبرزادگی قدرش نیفزود

ہزج مسدس عروض و ضرب محذوف قطعہ از گلستان سعدی ص ۲ س ۱۰

ازین مہ پارہ عابد فریبے — ملایک صورتے طاؤس زیبے

مفاعیلن مفاعیلن فعولن — دوبار

کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد — وجود پارسایان را شکیبے

ایضاً — بوزن اولے از گلستان ص ۲۱ س ۱

اگر صد سال گبر آتش فروزد — چو یکدم اندرو افتد بسوزد

ایضاً — بوزن اولے قطعہ از گلستان سعدی ص ۲۶ س ۹

شنیدم گوسفندے را بزرگے — رہانید از دہان و دست گرگے

شبانگہ کارد بر حلقش بمالید — روان گوسفند از وے بنالید

کہ از چنگال گرگم در ربودے — چو دیدم عاقبت خود گرگ بودے

شعر اوسط بین عروض وضرب مقصور و شعر اخیر موافق وزن اولے

ہزج مجزو اخرب مقبوض عروض مقصور ضرب محذوف قطعہ از گلستان ص ۱۰۲ س ۱۲

دونان نخورند گوشہ ارند — گویند امید بہ کہ خوردہ

مفعول مفاعلن مفاعیل — مفعول مفاعلن فعولن

اخرم و مخنق مقبوض و محذوف منہ

روزے بینی بکام دشمن — زر ماندہ و خاکسار مردہ

مفعولن فاعلن فعولن — مفعول مفاعلن فعولن منہ

از دست و زبان کہ برآید — کز عہدہ شکرش بدر آید

مفعول مفاعیل فعولن از ص ۱۸۸ — دوبار

ہزج مجزو اخرب مقبوض عروض وضرب سالم از گلستان س ۹

از دست تو دست بردہان خوردن — خوشتر کہ بدست خویش نان خوردن

مفعول مفاعلن مفاعیلن — دوبار

ایضاً

بروزن اولے از پریشان ص ۲۲ س ۶

گستردبہار زیرین ودیبا — چون چہرہ نگار شد چمن زیبا

ہمین قصیدہ اخرب مقبوض عروض مسبغ وضرب سالم

لبہائے تو بہر بوسہ خانت کرد — از حکمت خویش خالق یکتا

مفعول مفاعلن مفاعیلان — مفعول مفاعلن مفاعیلن

ہمین قصیدہ اخرم مخنق مقبوض عروض وضرب سالم

در جانسوزے چو چرخ بے مہلت — در کین تو زی چہ دہر بے پروا

مفعولن فاعلن مفاعیلن — دوبار

ہمین قصیدہ اخرب محذوف و عروض و ضرب سالم یا اخرب مکفوف و عروض و ضرب مخنق

سے ملک خلد تر ا مقطع — سے ذات ستودہ ترا مبدا

مفعول فعولن مفاعیلن دوبار — یا مفعول مفاعیل مفعولن دوبار

مجزو اخرب مکفوف عروض و ضرب از گلستان ص ۲ س

تنبیہ اس جگہ عروض و ضرب کا مقطوع لانا غرابت سے خالی نہیں لیکن کبھی ایسا اتفاق
ہمین قصیدہ مصراع اولی اخرب مقبوض و عروض سالم و مصراع ثانی اخرم مخنق مقبوض ہر سالم

با نکہت زلف عنبر افشانت — عنبر خیزد ز کام اثر در ہا

مفعول مفا علن مفاعیلن — مفعولن فا علن مفاعیلن

ہزج مربع سالم من العجم

دلم بردی روا باشد — دلم غمگین چرا باشد

مفاعیلن مفاعیلن دوبار

ہزج مربع مکفوف محذوف

چرا یار نیائی — عنا ہم چہ نمائی

مفاعیل فعولن دوبار

ہزج مربع اخرب منہ

اے شاہ ہمہ لشکر — مشاد است بتو چاکر

مفعول مفاعیلن دوبار

ہزج مربع اخرب مقصور منہ

من بے تو چنین زار — تو از دور ہمی خند

مفعول مفاعیل و مفعول مفاعیل

ہزج مشطور یعنی مربع عروض مسبغ و ضرب سالم

ہوشم بہ نگاہے برد — جانانہ چنین باید

مفعول مفاعیلان — مفعول مفاعیلن

تنبیہ حالت تربیع مین رکن دوم مین تسبیغ لائین تو ہو سکتا ہے کہ رکن دوم مقام عروض مین ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا لیکن در اصل یہ اک مصراع مسمط چار خانہ کا ہے تو اس وقت مین کیا تاویل کی جائیگی اول یہ کہ مربع کو مضاعف کر لیا ہے یعنی مستزاد ثانیاً بسبب اجتماع دو ساکن ایک ساکن تقطیع مین محسوب نہ ہوگا لیکن اس وزن کو صاحب العجم نے اوزان ثقیل مین

لکھا ہے جیسا کہ ذکر اسکا اوزان ثقیل مین آئیگا اور یہی اولے ہے کہ اسکو اوزان
ثقیل سے جانین اور بعض لوگ جو اسکے تقطیع یون کرتے ہین مفعول مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن۔ اور اس تقطیع مین دال باقی رہتا ہے لیکن صحیح نہین اسلیے کہ جب رکن
اخرب کے بعد رکن سالم آیا تو ضرور تھا کہ رکن ثالث بھی اخرب ہوتا حالانکہ یہان ایسا
نہین ہے اور حکم اسکا بتفصیل آگے اسی بحث مین آئیگا اور مثنویون اوزان پہلویات کو
کہ لحونات کو اوسکے راشیان کہتے ہین یہ ہے ۔ چمن پیشہ کنی خواہش بیکنجے ۔ مفاعیلن
مفاعیلن فعولن من انجم وانجم ہو کہ مفعول مفاعلن مفاعیل ۔ مفعول مفاعلن فعولن ۔ مفعولن
فاعلن مفاعیل ۔ مفعولن فاعلن فعولن ۔ ان چارون وزنون سے آمیزش سے باہم دگر ابیات
ناموزون نہین ہوتے چنانچہ مثنوی تحفة العراقین خاقانی و لیلی مجنون نظامی اسی
وزن پر ہے اور اسی طرح اجتماع مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل ۔ مفاعیلن مفاعیلن
فعولن کی آمیزش باہم درست ہے چنانچہ مثنوی شیرین خسرو نظامی و یوسف زلیخائے
جامی و مثنوی زلالی اسی وزن پر ہے حاصل یہ ہے کہ اجتماع قصر و حذف عروض و ضرب
مین ورا سے مصرع یعنی در مطلع کے ہر جگہ جایز ہے اور اوسی طرح اوایل مین اخرب
واخرم کا اجتماع جایز ہے بشرط تناسب یعنے نظم ارکان گسستہ ہونے پاوے اور اس
بحر مین حالت تسلیس مین کہ اخرب ہو مراقبت ہے درمیان یا و نون مفاعیلن حشو کے یس
یا مفاعلن مقبوض آئیگا یا مفاعیل مکفوف اور لا رکن سالم بعد مفعول کے نہ آئیگا یہ کلیہ ہے
کہ ہزج مسدس اخرب مین بعد مفعول کے رکن ثانی مقبوض آئیگا یا مکفوف و یہ باولز و ما
باین طور مفعول مفاعیل مفاعیلن ۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن ۔ مفعول مفاعیل فعولن
مفعول مفاعلن فعولن ۔ مفعول مفاعیل مفاعیل ۔ انمین رکن ثانی سالم بعد مفعول کے نہ آئیگا
باین جہت کہ نظم ارکان گسستہ ہو جائیگا لیکن بیت مثمن بعد مفعول کے
رکن سالم آتا ہے ساتھ شرط اس بات کے کہ اس رکن سالم حشویہ کے بعد ایک رکن اخرب
دوسرا ضرور ہونا چاہیے اور یہ قید لزوم و وجوب بہ حیثیت خوبیت شعر ہے اور جملہ ارکان
ہزج مین معاقبت ہے درمیان یا و نون کے نہین پایا جاتا باہم دونو ساقط ہون تا سہل یا

باقی رہے اور اس اسقاط یا و نون کے سبب سے چار متحرک جمع ہوجائین ایسا نہین چاہیے
جیساکہ قبل ازین کہا ہے اور ضروب ہزج متغیر نہین ہوتے یعنے وہ ضرب کہ بنا بیت اول
قصیدہ وغزل کی اوپر اوسکے ہو پس وہ درمیان جملہ قصیدہ کے لازم ہے۔ اور اگر
عروض اول مفاعیلن ہو تغیر اوسکا بھی نہین چاہیے لیکن اگر عروض اول فعولن ہو تو بحر
دیگر مین ہوسکتا ہے کہ مفاعیل اوسکے جگہ پر لائین کذا فی اعجم اور اسی طرح اگر عروض و ضرب مین
اک رکن سالم اور دوسرا مصرع لائین بشرطیکہ وزن دایرہ سے نہ خارج ہو مخل وزن نہ ہوگا
اور یہ بھی قاعدہ کلیہ ہے کہ سب اوزان مین مطلقاً جس جگہ بیت مصرع لاتے ہین مثل بیت
مثنوی و مطلع قصاید وغزل کے انمین عروض تابع ضرب ہوگا اور پھر بعد اس مطلع کے دیگر
اشعار مین ضروب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین لیکن عروض اشعار دیگر مین اختلاف
رہتا ہے جبکہ وہ مزاحف ہوتے ہین اور عروض سالم کا حکم قبل ازین کہا گیا اور فارسی مین بھی
حال کل اعاریض و ضروب کا جملہ بحور مین قیاس کرنا چاہیے **فصل بیان رباعی مین**
واضح ہو کہ مفعولن فاعلن مفاعیلن اور مفعول مفاعلن مفاعیلن ان دو وزن اخرم و اخرب
مین کہ قبل ازین مذکور ہوئے اگر اک سبب خفیف زیادہ کیا جاسے پس وزن دوبیتی کا ہوگا
اور مخترع اسکا رودکے شاعر متقدمین شعراے عجم سے ہے اور حقیقت اس وزن کے
استخراج کی یہ ہے رودکے ایک روز کہین جاتا تھا راہ مین چند اطفال کو دیکھا کہ باہم
مشغول جوز بازی ہین اور بعض اشخاص اون اطفال کے بازی طفلانہ کو تماشہ بیچ گرد اونکے
محو سیر ہین رودکے بھی اون لوگون مین شریک ہو کر ناظر حال ہوا ناگاہ
اک طفل نے چند جوز گو مین پھینکے سب جوز گو مین آئی لیکن اک جوز گو سے باہر نکل گیا اور پھر
بر جعت قہقری غلطان غلطان اوسی گو مین آگیا۔ کودک جوز انداز کے منہ سے بے ساختہ
یہ کلمات نکلے غلطان غلطان ہمے رود تا سر گو ❊ رودکے کو وزن ان کلمات کا
مطبوع ہوا پس رجوع کیا اوسنے قوانین عروض کی جانب اور اس وزن کو متفرعات
بحر ہزج مثمن سے استخراج کیا صاحبان صناعت موسیقی کو یہ وزن نہایت مطبوع و پسند ہے
اور عادت اسطرح پر ہے کہ اس جنس کی ہر غزل مبنی ہو ابیات تازی پر اوسکو قول کہتے ہین

اور اس جنس کا ہزج کے وزن پر اور ان قطعات فارسی پر تالیف ہوا ہوا اوسکو غزل وغیرہ کہتے ہین اور متاخران اہل طبع اس وزن کے ملحونات کو ترانہ کہتے ہین اور اس وزن کے شعر مجزو کو یعنے مربع کو دوبیتی کہتے ہین کیونکہ اوسکی زیادہ دو بیت سے نہین ہے۔ اور مستعمل اس وزن کو رباعی کہتے ہین اس جہت سے کہ بحر ہزج اشعار عرب مین مربع سے زیادہ نہین آئی ہے بطریق استعمال پس ہر مصراع اس وزن کا اک بیت عربی ہو سکتا ہے کذا فی العجم پس یہی وجہ ہے کہ ترانے کو قدمانی چار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چہار بیتی کہا ہے یعنے اوسمین ہر مصراع اک بیت ہے اور تازی ہین اوسکو رباعی کہتے ہین اور چارون مصرعون مین قافیہ لانا واجب جانتے ہین لیکن نزدیک متاخرین جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل ہین یہ وزن بھی مسدس ہے اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے اک مصراع شمار کرتے ہین فارسی ہین اور رباعی کو دوبیتی کہتے ہین اور تیسرے مصراع کو خصی کہتے ہین اور اوسمین قافیہ شرط نہین جانتے اور خصی لغت مین خصیہ کردہ شدہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے کذا فی معیار الاشعار اور یہ ظاہر کہ اس وزن مین بہت مستعمل شعرا سے عجم ہین اشعار عرب مین نہین اور یہ وزن رباعی اشعار عرب مین نہ تھا اور اس وزن کے جزو چہارم کے زحاف چہار ہین ہتم جب بمنزل چنانچہ تفصیل اسکی قبل ازین کی گئی۔ اور جب یہ مقدمات معلوم ہوئے جاننا چاہیئے کہ ابتدا اس وزن کے مفاعیلن کے یا مفعولن سے ہوتے ہین یا مفعول سے۔ ہرگاہ جزو اول مفعولن آئیگا جزو دوم فاعلن یا مفعول یا مفاعیلن ہوگا۔ اور ہرگاہ جزو دوم فاعلن یا مفعول ہوگا جزو سوم مفاعیلن یا مفاعیل ہوگا اور ہرگاہ جزو دوم مفاعیلن ہوگا تو جزو سوم مفعولن یا مفعول آئیگا اور بس اور ہرگاہ جزو اول مفعول آئیگا جزو دوم مفاعیلن یا مفاعلن یا مفاعیل آئیگا اور ہرگاہ جزو دوم مفاعیلن ہوگا جزو سوم مفعول یا مفعولن ہوگا اور ہرگاہ جزو دوم مفاعلن یا مفاعیل ہوگا تو جزو سوم مفاعیل یا مفاعیلن ہوگا۔ اور ان دونو شکلون مین یعنے شجرہ اخرم و اخرب مین جزو سوم مفاعیلن یا مفعولن یا مفاعیل یا مفعول ہوگا پس مفاعیلن و مفعولن کے بعد رکن چہارم فع ہوگا یا فاع اور مفاعیل ومفعول کے بعد رکن چہارم فعل ہوگا یا فعول اور بس۔ اور ان چہار قافیت دو دو صدر سے دوبیتی کے بست و چہار وزن حاصل ہوتے ہین تفصیل اس اجمال کے یہ ہے کہ وزن ترانہ

ان دس رکنون پر منحصر ہے ایک مشابہ بہ سالم اور نو مزاحف لیکن مزاحف ۱ مفعول اخرب ۲
مفعولن اخرم ۳ فعول اہتم ۴ فاع ازل ۵ فعل مجبوب ۶ فع ابتر ۷ مفاعلن مقبوض ۸ مفاعیل مکفوف
۹ فاعلن اشتر یعنے مخنق مقبوض لیکن مشابہ بہ سالم ۱۰ مفاعیلن ان دس رکنون کے سوا اور کوئی
رکن رباعی مین نہین آسکتا اگرچہ ایک رباعی سے ۱۶ رکن ہوسکتے ہین لیکن اس تعداد کے پورا کرنے
کے لیے انھین دس رکنون سے بعض رکن جو اوایل و اواخر سے مخصوص نہین مکرر ہونگے جیسا
کہ امثلہ سے ظاہر ہوگا۔ اون ارکان عشرہ سے دو رکن مفعول اخرب اور مفعولن اخرم صدر
و مطلع سے مخصوص ہین پس رباعی کا پہلا رکن اخرب ہوگا یا اخرم اسلیے کہ خرم زحاف مختص اوایل
سے ہے ہان اگر مفعول یا مفعولن حشو مین آئیگا تو اول کو مخنق مکفوف اور دوسرے کو مخنق کہینگے
اسلیے کہ تخنیق زحاف عامہ سے ہے اور اون ارکان عشرہ سے چار رکن ۱ فعول اہتم ۲ فعل ۳ فاع ازل مجبوب
۴ فع ابتر مخصوص ہین عروض و ضرب سے پس چوتھا رکن رباعی کا ایک ان ارکان اربع سے ہوگا
اب باقی رہے اون ارکان عشرہ سے چار رکن ۱ مفاعلن مقبوض ۲ مفاعیل مکفوف ۳ فاعلن اشتر
یعنے مخنق مقبوض ۴ مفاعیلن مشابہ بہ سالم یہ مقامات حشو مین آئینگے اور مفعول مخنق مکفوف ہوکر اور
مفعولن مخنق ہوکر جنکا ذکر اوپر آچکا ہے یہ بھی حشو مین آئینگے پس ارکان صدر و مطلع دو اور حشو کے
چھ اور عروض و ضرب کے چار ہاتین ہوئین اگرچہ عقلی طور پر اسکی کئی قسمین نکلتی
ہین لیکن از روے استعمال ۲۴ ہی ہین اور وجہ حصر و ضبط کی ایک مقدمہ پر موقوف ہے جو مشتمل
دو شقون پر ہے شق اول اصل مین ہر مصراع رباعی کا پہلا رکن مفعول ہوتا ہے اور دوسرا رکن یا مفاعلن
یا مفاعیلن ہوتا ہے اور تیسرا رکن فقط مفاعیل ہوتا ہے اور چوتھا رکن فعول یا فعل ہوتا ہے پس
اصل مین رباعی بجاے ارکان عشرہ جو اوپر مذکور ہوے ان ارکان خمسہ سے مخصوص سمجھے جاتے
شق ثانی سوا پہلے رکن کے باقی ارکان کے سرے کے حرف کو ساکن بھی کردیتے ہین بزحاف
تخنیق اسلیے کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ جہان تین حرکتین متوالے جمع ہوتے ہین بیچ کے حرف کو ساکن
کردیتے ہین بشرطیکہ رکن ماقبل کا آخر حرف متحرک ہو اور چونکہ ابتدا بہ سکون محال ہے اوس سرے
کے ساکن حرف کو رکن ماقبل کے حرف آخر سے جسے متحرک ہونا چاہیے ملادیتے ہین پس باقی پانچ
رکن رباعی کے آمیزش کی وجہ سے نکلتے ہین اور وہ یہ ہین ۱ مفعولن ۲ فاعلن ۳ مفاعیلن ۴ فاع

۵ فع مثلاً مفعول مفاعلن مین جب میم مفاعلن کو ساکن کر کے رکن ماقبل کے لام سے ملا ئین کہ متحرک ہے پس مفعولم فاعلن ہوگا حسب قاعدہ عروض مفعولم کو مفعولن سے نقل کرینگے اسی طور پر جب مفعول مفاعیل مین میم کو ساکن کر کے مفعول کے لام سے ملا ینگے تو مفعولم فاعیل ہوگا نقل کرینگے مفعولن مفعول سے وقس علیہذا علی ارکان الباقی ۔ ان دونون شقون پر غور کرنا چاہیے کس واسطے کہ جب رباعی کے پہلے رکن مفعول کے سات دوسرا رکن مفاعلن دو طرح سے لگایا جائیگا تو اس سے یہ دو شکلین پیدا ہونگی ۱ مفعول مفاعلن ۲ مفعولن فاعلن اور جسوقت دوسرا رکن مفاعیل دو طرح سے لگایا جائیگا تو اس سے دو شکلین پیدا ہونگی ۱ مفعول مفاعیل ۲ مفعولن مفعول الحاصل دوسرے رکن کے ملنے سے یہ چار ثنائے شکلین نکلین اب اگر ان چار شکلون سے ہر ایک شکل کے سات تیسرا رکن دو طرح سے لگایا جا سکتا تو اس سے بھی آٹھ شکلین پیدا ہوتین لیکن اول کی دو نو شکلون میں دوسرے رکن کا آخر حرف ساکن ہے یعنے نون مفاعلن و فاعلن پس ان دونو شکلون میں تیسرا رکن یعنے مفاعیل ایک ہی طرح سے لگایا جائیگا جیسے پہچان طور ۱ مفعول مفاعلن مفاعیل ۲ مفعولن فاعلن مفاعیل پس اول کے دو نو ثنائے شکلون مین تیسرے رکن کے ملنے سے دو ہی ثلاثے شکلین رہین جو ظاہر ہوئین اور چونکہ آخر کی دو نو ثنائے شکلون میں رکن دوم کا آخر حرف متحرک ہے اس سبب سے ان دونون مین تیسرا رکن دو نو طرح سے لگایا جائیگا پس تیسرے رکن کے ملنے سے ان آخر کی دو نو ثنائے شکلون سے چار شکلین نکلینگی ۱ مفعول مفاعیل مفاعیل ۲ مفعول مفاعیلن مفعول ۳ مفعولن مفعول مفاعیل ۴ مفعولن مفعولن مفعول الغرض آخر کی دو نو ثنائے شکلون سے جب تیسرا رکن ملا تو یہ چار ثلاثے شکلین نکلین اور دو شکلین ثلاثے اول کے دو نو ثنائے شکلون سے نکل چکی ہین پس مجموع چھ شکلین ہوئین ان چھ شکلون مین چوتھا رکن فعول دو نو طرح سے لگایا جائیگا تو بارہ شکلین نکلینگی اور اسی طرح جب چوتھا رکن فعل دو نو طرح سے ملایا جائیگا تو اس سے بھی بارہ شکلین نکلینگی پس کامل طور پر رباعی کی چوبیس ۲۴ شکلین ہوئین اب ہم ان چھ ثلاثے شکلون مین ترتیب وار چوتھا رکن چار طرح سے لگاتے ہین

۱	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۲	مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
۳	مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۴	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۱	مفعولن فاعلن مفاعیل فعول	۲	مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۳	مفعولن فاعلن مفاعیل فعل	۴	مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۱	مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۲	مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
۳	مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۴	مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
۱	مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۲	مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
۳	مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۴	مفعول مفاعیلن مفعولن فع
۱	مفعولن مفعول مفاعیل فعول	۲	مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
۳	مفعولن مفعول مفاعیل فعل	۴	مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۱	مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲	مفعولن مفعولن مفعولن فاع
۳	مفعولن مفعولن مفعول فعل	۴	مفعولن مفعولن مفعولن فع

ان چوبیس وزنون سے بارہ وزن جنکے سری پر مفعول ہے اخرب کہلاتے ہین اور باقی بارہ جنکے سرے پر مفعولن ہے اخرم کہلاتے ہین لیکن محقق طوسی علیہ الرحمہ سب کو اخرب فرماتے ہین کیونکہ اصل مین پہلا رکن مفعول اخرب ہی ہوتا ہے اور مفعولن اخرم دوسرے رکن کی تسکین حرف اول کی وجہ سے ہوجاتا ہے۔ ان چوبیس وزنون سے جن وزنون مین سبب وتد سے زیادہ ہین وہ ثقیل و نامطبوع ہین اور جنمین وتد سبب سے زیادہ ہین وہ خفیف و مطبوع طبع ہین اسی سبب سے عموماً اخرب کے اوزان اخرم کے اوزان سے سبک اور پسندیدہ ہین۔ اوزان اخرب مین بلکہ کل وزنون مین سب سے زیادہ خفیف وزن مفعول مفاعلن مفاعیل فعل ہے اور سب سے زیادہ ثقیل مفعول مفاعیلن مفعولن فع ہے اسلیے کہ چھہ سبب برابر آگئے ہین اور وزن اخرم مین سب سے زیادہ خفیف وزن مفعولن فاعلن مفاعیل فعول ہے کیونکہ اسمین سبب اور وتد برابر ہین اور اوزان اخرم مین بلکہ سب وزنون مین سب سے زیادہ ثقیل وزن مفعولن مفعولن مفعولن فع ہے اس سبب سے کہ

کوئی وجہ نہین ہے سبب ہی سبب ہین تنبیہ ان اوزان کے ملانے مین دقیقہ تناسب سے
غافل نہین رہنا چاہیے اور وزن لطیف کو ساتھ وزن ثقیل کے امیزش دینا چاہیے تاکہ
اجزا اعتدال ہو جائین اور متناسب رہین اور جو لازم ہے کہ تینون مصرع اس وزن کے
باقافیہ ہون نہین چاہیے کہ وہ قوافی متغیر ہون لیکن مصراع سوم مین کہ اوسکو خصی کہتے ہین
اگر بجائے فع فاع آجاوے اور بجائے مفعول فعل آجاوے جائز ہے اور تینون مصراع باقی مین
فعول کا قافیہ فاع ہو سکتا ہے لیکن اندونون کا فعل او فع قافیہ نہین ہو سکتا او فعل فع کا
قافیہ ہو سکتا ہے لیکن اندونونکا فعول و فاع قافیہ نہین ہو سکتا ان اعتبارات سے بھی بہت
اشکال نکل سکتے ہین لیکن ہمکو مقصود او نہین اشکال مستقلہ کا بیان تھا کما قلت اگرچہ اہل فن نے
رباعی کو چوبیس ۲۴ وزنون مین منحصر رکھا ہے لیکن بعض ناواقفون نے اپنے عدم وقوف کی
جہت سے چند اوزان رباعی کے اور بھی نکالے ہین انھین سے ایک وزن مفعول
مفاعلن فعولن فعلن ہے چنانچہ وہ اس مصرع کو کیا کیا نہ فلک نے خاک چھانی میری
اسی وزن پر تقطیع کرتے ہین حالانکہ اونکی یہ صحیح غلطی ہے۔ اس مصرع کا وزن مفعول
مفاعلن مفاعیلن فع ہے اونھون نے بوجہ ناواقفی مفاعیلن کے اخر سے ایک سبب
کم کرکے مفاعیلن کو فعولن بنایا اور اس سبب کو فع سے ملا کر فع کو فعلن کر لیا اور یہ نہ خیال
کیا کہ رباعی مین فعولن اور فعلن کہین نہین آتا بلکہ فعولن و فعلن پر کیا حصر ہے کوئی رکن سوا
ونکی ارکان مذکورہ بالا کے نہین آسکتا الغرض کوئی رباعی ایسی نہین جو چوبیس ۲۴ اوزان
مذکورہ بالا سے خارج ہو اور اگر ہو تو اوسکو رباعی نہ کہنا چاہیے کیونکہ رباعی ان اوزان سے
مخصوص ہے لیکن یہ اوزان رباعی سے مخصوص نہین بلکہ ان اوزان مین قطعہ وغیرہ بھی
کہہ سکتے ہین جیسا کہ امثلہ سے ظاہر ہوگا اگر ایک مصراع رباعی کا وزن اخرب مین ہو اور
دوسرا وزن اخرم مین بے خلط جائز ہے اور اسی طرح قصیدہ و غزل وغیرہ مین بھی اگر
چند شعر وزن اخرب مین ہون اور چند شعر وزن اخرم مین جائز ہے امثلہ جو اس وزن پر ہین
اور رباعی نہین ہین چنانچہ ابوطاہر خاتونی کہتا ہے

قطعہ

اوستاد گمان مبر که دل ریش نیم | از فعل تو نیک واز بد اندیش نیم
در کیش تو آئین نکوکاری نیست | ایزد داند که من بد این کیش نیم
با هیچ خودی مرا بود خویشی و بس | بیگانه طبع خویش خویش خویش نیم
تا کے بر من زنی ز بد فعلی لاف | گر تو گرگے بطبع من میش نیم
در نیکی و در بدی نیم همسر تو | بے خار نیم و لیک با نیش نیم
گفتے که چرا دوانی و باز پسے | زان باز پسم که چون تو در پیش نیم

وزن دو بیتی اور اشعار مین

وزن دو بیتی شجره اخرب سے عروض وضرب ابتر از گلستان سعدی ص ۷ س ۱ بیت

فرق است میان آنکه یارش در بر | یا آنکه دو چشم انتظارش بر در

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع دو بار

از گلستان سعدی ص ۷ س ۱۴ بیت

درد اکه طبیب صبر می فرماید | وین نفس حریص را شکر می باید

از گلستان سعدی ص ۱۸ س ۱۶ بیت

شاید پس کار خویشتن بنشستن | لیکن نتوان زبان مردم بستن

وزن دو بیتی شجره اخرم سے مصراع اول شجره اخرب سے مصراع ثانی اور عروض وضرب ابتر از گلستان سعدی ص ۱۹ س ۴

عاجز باشد که دست قدرت یابد | برخیزد و دست عاجزان بر تابد

مفعولن فاعلن مفاعیلن فع | مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

وزن دو بیتی شجره اخرب سے عروض وضرب ازل از گلستان سعدی ص ۱۹ س ۴

ما را بجهان خوشتر ازین یکدم نیست | کز نیک و بد اندیشه واز کس غم نیست
اے آنکه باقبال تو در عالم نیست | گیرم که غمت نیست غم ما هم نیست

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع دو بار

وزن دو بیتی مصراع اول شجره اخرب سے اور مصراع ثانی شجره اخرم سے عروض وضرب ازل

از گلستان سعدی ص ۱ س ۲

استاد و معلم چو بود بے آزار — خرسک بازند کودکان در بازار

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع — مفعولن فاعلن مفاعیلن فلع

وزن دوبیتی مصراع اول شجرہ اخرب سے اور مصراع ثانی شجرہ اخرم سے عروض ازل ضرب

مجبوب از گلستان سعدی ص ۶۷ س ۱۱

بے زر نتوانی که کنی بر کس زور — ور زر داری بزور محتاج نی

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع — مفعولن فاعلن مفاعیل فعل

وزن دوبیتی شجرہ اخرب سے عروض و ضرب ہر دو مجبوب از گلستان ص ۲۰ س ۱

انرا که بجاے تست ہر دم کرمے — عذرش بنه ار کند بعمرے ستمے

مفعول مفاعلن مفاعیلن فعل — دو بار

ایضاً — ہمین وزن از گلستان ص ۱۷ س ۱

صیاد نه ہر بار شغالی ببرد — باشد که یکے روز پلنگش بدرد

وزن دوبیتی شجرہ اخرب سے عروض و ضرب اہتم از گلستان ص ۴ س ۱

شخصے ہمه شب بر سر بیمار گریست — چون روز شد او بمرد و بیمار بزیست

مفعول مفاعیل مفاعیل فعول — دو بار

لیکن ابیات ثقیل که وزن ہزج ہین قد باقی کے ہے یہ ہین من المعجم بیت ہزج مثمن مقبوض

چرا همی نگارینم همیشه نزد من ناید — بتا مرا نساید زار نالیدن بدرد دلا

مفاعلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — دو بار

بیت اخرم

مر یار انگار ینا دوا خواہی بزیاری — کہ یارے کردم آن باید بکار عشق بیزاری

مفعولن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ان اوزان کے ناخوش ہونے کا باعث اختلاف نظم و عدم تناسب ارکان ہے کما قیل

اور سنبله پرازی اس شاعر نے اختلاف اجزا شعر — مین زیادہ جایز رکھا ہے بہ نسبت دیگر

شعرا نے لاجرم اپنے اشعار عذب کو اور معنے لطیف کو ساقط ازاں مستہجن وزنون کے ناخوش کیا ہے جیسا کہ مثمن اخرب مین قبض و تخنیق و تسبیغ لایا ہے بیت

نیم سخن و دیم دوست آن سایہ این خ ورد ۔۔ خوبان چو گل دو نیم تیجے سرخ نیجے زرد

مفعول مفاعلان مفعول مفعو لان ۔۔ مفعول مفاعلان مفعو لن مفاعلان

اور جیسا کہ مسدس اخرب و اخرم مین امیر شاعر نے کہا ہے

مشکین کلکی سرو بن ۔۔ بالا سے ۔۔ با دو چشم شہلا و چہ شہلا سے

بروزن مفعول مفاعیلن مفعو لن ۔۔ مفعو لن مفاعیلن مفاعیلن

اور اسی طرح اخرب مکفوف و مخرم و سالم کو جمع کیا ہے یعنے بروزن مفعول مفاعیل فعولن مفعو لن مفاعیلن فعولن رجز اجزا اسکے مستفعلن آٹھہ بار۔ اور وہ زحاف عربی و فارسی کہ اس بحر کے ارکان سے ملحق ہوتے ہین سولہ ہین عربی عامہ خبن طے خبل مکانفہ فارسی عامہ رفع تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قطع خلع قصر حذف اذالت ترفیل تسبیغ فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب جحف طمس حذذ و جدع مختصرا اول سے عربی و فارسی مین کوئی زحاف نہین وضع ہوا اور وہ اجزا کہ ساتھ ان زحافات کے ارکان رجز سے منشعب ہوتے ہین بائیس ہین ع مخبون مفاعلن مطوی فعلتن مقتعلن مرفوع فا علن مفعولن مخبون نحلع فعولن مستفعلان مذال مستفعلاتن مرفل مفاعلان مخبون مذال مفاعلاتن مخبون مرفل مفتعلان مطوی مذال مفتعلاتن مطوی مرفل فعلتان مخبول مذال فعلاتن مخبول مرفل فاعلان مرفوع مذال مفعولان مطوی مسکن مذال فعلان اشتر مفعو مطموس فعلن بسکون عین اخذ فعلن مجحوف فع اتزاز ان زحافات سے جو عام ہین وہ عام طور پر اور جو خاص ہین وہ خاص طور پر واقع ہوتی ہین اور اسکی مثالین ہم نہ لکہینگے بلحاظ ترتیب تحریر بالا کیونکہ غرض صرف بیان منے ہے سو وہ حاصل ہوگی ۔ واضح ہو کہ یہہ بحر عربی مین مسدس ہے از روے بنا اور مسدس مستعمل بھی ہے اور مجزو یعنے مربع اور مشطور یعنے مثلث اور منہوک یعنے دو رکن ایک شعر مین) اسکی مثال رجز و انی شعر اول مقبوض و مطوی و شعر ثانی سالم از گلستان سعدی شعر

ماہر من ذکر الحمی مسمعی ۔۔ لو سمعت ورق الحمی صاحت معی

مستفعلن مستفعلن مفاعلن ۔۔ مفتعلن مستفعلن مستفعلن

می شگفد گل بچمن ہا بنسیم سحری　　وہ چہ شود گر نفسے بپلوے من بادہ خوری

رجز مثمن مخبون مطوی مصنفہ جامی من غیاث

فغان کسان ہر سحری بکوی تو سیگزرم　　ہمو نیست رہ سوی تو ام بیام و ہنگرم

مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن　　دو بار

رجز مثمن مطوی مخبون مقطوع من جامی از غیاث

سرو نخوانست کہ او نیست بدین رعنائی　　ماہ نگوییت کہ مہ نیست بدین زیبائی

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفعولن　　دو بار

رجز مثمن مطوی مرفوع من المعجم

پیام کردہ است بمن بلبوس طنطنے　　کہ تو بمدح ملکان نہ از قیاس سے

مفاعلن مفتعلن فاعلن　　مفتعلن مفتعلن مفاعلن فاعلن

رجز مجزو سالم یعنی مسدس من غیاث

ساقی ببشرت گوش در دوران گل　　گذار از کف جام تا پایان گل

مستفعلن مستفعلن مستفعلن　　دو بار

رجز مجزو مطوی من غیاث

نیست مرا جز تو نگاری دگرے　　مے نکنی ہیچ بکارم نظرے

مفتعلن مفتعلن مفتعلن　　دو بار

رجز مجزو مخبون من المعجم

کنون کہ گردد از بہار خوش ہوا　　فزون شود بہر دل اندرش ہوا

مفاعلن مفاعلن مفاعلن　　دو بار

رجز مجزو مطوی مقطوع

اے دل من ہست بدرد ارزانی　　تا نکند بار دگر نادانی

مفتعلن مفتعلن مفعولن　　دو بار

رجز مجزو مخبون مطوی ضرب مذال من المعجم

زمین نشگفد نبود از آسمان — چنانکه تحمل تو زمن نشگفد است

مفاعلن مستفعلن مفاعلن — مفاعلن مفتعلن مفاعلان

رجز مجزو مقطوع من العجم

عاشق شدم بر دلبرے عیارے — شکر لبے سنگین دلے خونخوارے

مستفعلن مستفعلن مفعولن — دو بار

رجز مشطور یعنے مربع سالم من العجم

اے بہتر از سرو اوری — بکشائے گلزار ہم برآوری

مستفعلن مستفعلن — دو بار

رجز مشطور مطوی مقطوع الضرب من العجم

غالیہ زسنبلے و بر رخ — سرخ تر از گلنارے

مفتعلن مفتعلن — مفتعلن مفعولن

رجز مشطور مرفل من العجم

اے دل صبوری کن چہ سود است — اے جز تو کس عاشق نبود است

مستفعلن مستفعلات — دو بار

اس بیت میں تا آخر قافیہ سے ساقط ہے تقطیع میں محسوب نہیں اسواسطے کہ اقصے نہایۃ جزو ضرب و عروض کی مستفعلات ہے کہ اوپر اصل فعل کے ایک سبب زیادہ ہے اور حرف تا اس قافیت میں اوپر مستفعلات کے بھی زیادہ ہے پس ساقط ہوا ہے کذا فی العجم اور معلوم ہو کہ اس بحر میں مشکل نہ یعنے خبل ہے کذا فی شرح خزرجیہ

رمل اجزا اسکے فاعلاتن آٹھ بار اور وہ زحاف عربی و فارسی کہ اس بحر کے ارکان سے ملحق ہوتے ہیں اٹھارہ ہیں لفظاً عربی عامہ خبن کف شکل معاقبت صدر عجز طرفان فارسی عامہ تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قصر حذف بتر تسبیغ تشعیت فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب عرج ربع درس طمس جحف اور مخصہ اوایل سے بین القوسین کو سے زحاف و قدح نہیں ہوا اور وہ اجزا کہ سات ان

فعلاتن فعلاتن فاعلن   فعلاتن فعلاتن فعلات

رمل مجنون عروض محذوف ضرب مقصور

حنقاً منهم وقالوا اجمعوا   واحشدوا الناس الی حرب الحسین

فعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فعلاتن فاعلات

عروض مخبون و محذوف و ضرب مقصور

خیرة الله من الخلق ابی   ثم امی فانا ابن الخیرتین

فاعلاتن فعلاتن فعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

رمل مجنون عروض مخبون و محذوف و ضرب مخبون مقصور

فضة قد خلصت من ذهب   فانا الفضة وابن الذهبین

فاعلاتن فعلاتن فعلن   فعلاتن فعلاتن فعلات

ایضاً مثله

والدی شمس وامی قمر   فانا الکوکب وابن القمرین

فعلاتن فاعلاتن فعلن   فعلاتن فعلاتن فعلات

رمل مجنون عروض محذوف ضرب مشعث مقصور

عبد الله غلاما یافعا   وقریش یعبدون الوثنین

فعلاتن فعلاتن فاعلن   فعلاتن فاعلاتن فعلاتن یا فعلان

رمل مجنون عروض محذوف ضرب مقصور

یعبدون اللات والعزی معا   وعلی کان صلی القبلتین

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فعلاتن فاعلاتن علات

ایضاً من کلام معجز نظام آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی جدہ و ابیہ و امہ و اخیہ و اخوانہ و اعمامہ و ازواجہ و بناتہ و اولادہ و اخوانہ و انصارہ و لعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین

رمل مخبون بعض رکن سالم اور بعض رکن مخبون

شیعتی ما ان شربتم   ماء عذب فاذکرونی

فاعلاتن فاعلاتن — دوبار

أوَ سمعتم بغریبٍ — او تنبّهوا فانّ بونی

فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

وأنا السبط الذي من — غیر جرمٍ قتلوني

وبجرد الخیل بعد القتل عمداً سحقوني

لیتکم في یوم عاشور — جمیعاً تنظروني

کیف استسقي لطفلي — فأبوا أن یرحموني

وسقوه سهم بغيٍ — عوض الماء المعین

یا لرزءٍ ومصابٍ — هدّ ارکان الحجون

ویلکم قد جرحوا قلـ — ـب رسول الثقلین

فالعنوهم ما استطعتم — في کل حین

کلام شعر از گلستان سعدی ص ۴۹ س ۸ رمل وافی مجنون مشعث

وقائین علیها جلنار — علقت بالشجر الاخضر نار

فعلاتن فعلاتن مفعولن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن

اور فارسی میں یہ بحر رمل وافی مثمن سے از وسے بنا جیسا کہ کہا گیا اور مجزو یعنی مسدس
اور مشطور یعنی مربع بھی مستعمل ہے رمل وافی سالم از گلستان ص ۳۵ س ۹ فاعلاتن چہار بار

گر بکشی ور جرم بخشی روی و دل بر آستانم — بنده در فرمان بباشد هر چه فرمایی برانم

رمل وافی محذوف العروض والضرب ور دیگر ابیات میں بعض عروض مقصور قصیده
شاه نور الدین نعمت الله ولی ص تحقیق ص ۵۳ ۴ س ۴

دم بدم دم از ولای مرتضیٰ باید زدن — دست دل در دامن آل عبا باید زدن

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — دوبار

دم مزن با هر که او بیگانه باشد یا علی — در نفس خواهی زدن با آشنا باید زدن

رو بروی دوستان مرتضیٰ باید نهاد — مدعی را تیغ غیرت بر قفا باید زدن

لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار — این سخن را از سر صدق و صفا باید زدن

در دو عالم چهار دہ معصوم را باید گزید — پنج نوبت بر در دولت سرا باید زدن

پیشوائے باید ت جستن ز اولاد رسول — پس قدم مردانہ در راہ خدا باید زدن

از زبان نعمۃ اللہ منقبت باید شنید — بر کتِ نعلین سید بوسہا باید زدن

رمل مثمن محذوف مثل مسلع ابیات بالا منقول از مناقب مرتضوی ملا کشفی از کتاب حد تحقیق

من علی را دوست دارم خلق گوید رافضی — پس خدا و مصطفیٰ جبرئیل باشد رافضی

رمل مثمن مخبون مکرر عروض مشعث مقصور و ضرب مخبون مقصور

غرض کردم کہ بیاد تو دلم خورسند است — لا کن این دیدۂ دیدار طلب را چہ علاج

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

رمل مثمن مخبون مقصور ہر دو عروض و ضرب یعنی جناب دبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ

کلک نقاش کہ صورت گر ابروے تو بود — نقش یک بیت کہ بد تقطیعش روئے تو بود

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان دو بار

رمل مثمن عروض مقصور ضرب محذوف از پریشان قاآنی ص ۲۳۱

در شب تاریک شمع ابود پروانہ سوز — لیک چون شد روز سوز دیا و پروانہ را

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رمل مثمن مخبون ابتر یا مشعث محذوف من مثنوی میر نجات سوم پہ گل کشتی

بازدل بردن من پر فن باتدبیرے — شیر اندام سبقے تو چہ گشتے گیرے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن دو بار

فایدہ اس بحر میں معاقبت قایم ہے درمیان نون فاعلاتن اور الف فاعلاتن دیگر کے کہ پیچھے اوسکے آتے پس مسدس میں پانچ جگہ معاقبت ہوئی نون فاعلاتن اول و الف فاعلاتن ثانی سے اور نون فاعلاتن ثانی اور الف فاعلاتن ثالث سے اور نون فاعلاتن ثالث و الف فاعلاتن چہارم سے اور نون فاعلاتن چارم و الف فاعلاتن پنجم سے اور نون فاعلاتن پنجم و الف فاعلاتن ششم اور بیت مثمن میں سات جگہ معاقبت ہوگا نون فاعلاتن اول میں و الف فاعلاتن دوم

اور نون فاعلاتن دومی اور الف فاعلاتن سومی اور نون فاعلاتن سومی اور الف فاعلاتن
چارمی اور نون فاعلاتن چارمی اور الف فاعلاتن پنجمی اور نون فاعلاتن پنجمی اور الف فاعلاتن
ششمی اور نون فاعلاتن ششمے و الف فاعلاتن ہفتمی اور نون فاعلاتن ہفتمے اور الف فاعلاتن
ہشتمے رمل مثمن مشکول حافظ

بلا زبان سلطان کہ رساند این دعا را — کہ بشکر پادشاہے ز نظر مران گدا را

ایضاً من نظیری

تو بجو بیشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری — بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

ایضاً من سعدی ص گلستان ۸۷ س ۲

عجب است با وجودت کہ وجود من نماند — تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن نماند

ایضاً از پریشان قاآنی ص ۱۱ س ۹

نہ تو دست عمد دادکی ز عمر سر نتابم — بجہ جرم روے تابے کو بری ز جسم تابم

یہ چاروں بیتیں بر وزن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن دو بار

اور ان ابیات میں صدر و طرفان ہے اسواسطے کہ فعلات اول سے نون گرا ہے
بمعاقبت الف فاعلاتن دوم اور فعلات رکن اول صدر ہے اور الف اس فعلات اول کا
بغیر معاقبت ساقط ہوا ہے اسلیے کہ قبل اسکے کوئی رکن نہیں ہے کہ جسکے ساتھ معاقبت ہو
کذا فی العجم اور بموجب قول محقق علیہ الرحمہ ان میں عجز و طرفین ہے فعلات اول مکفوف ہے
بمعاقبت الف فاعلاتن دومی اور یہ سقوط آخر رکن سے ہوا ہے عجز ہے اور فعلات سومی
مجنون و مکفوف سے ہے بمعاقبت نون ما قبل و الف ما بعد یہ طرفین یا طرفان ہے کذا فی
معیار الاشعار رمل مثمن مجنون و مشعث من محقق علیہ الرحمہ از معیار الاشعار

چہ کنم ہر چہ گویم با تو نمیدارد سود دم — بجز آن حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم

فعلاتن فعلاتن فعلاتن مفعولن دو بار

رمل مثمن مجنون عروض مجنون محذوف ضرب ابتر ص پریشان ۱۶ س ۵

در دلم ہست دو صد عقدہ ز اسرار قضا — کہ بصد قرن کس از وے گرہے نکشاید

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن   وضرب فعلن

رمل مثمن مخبون وعروض وضرب مخبون مقصور کلیات قاآنی ۸۲ س ۴

غم و شادی است که با یکدگر آمیخته اند   ماه روزه به نوروز در آمیخته اند

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات   دوبار

رمل مثمن مخبون یعنی قصیده عروض مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور

در کفی رشته و تسبیح و کفی ساغر مستی   راست با عقد ثریا قمر آمیخته اند

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن وضرب فعلات

رمل مثمن مخبون محذوف ص کلیات قاآنی ۸۸ س ۵

بلبل نزدیک شد ای دل که زمستان گزرد   دور بستان شود و عهد شبستان گزرد

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن   دوبار

رمل مثمن مخبون و مسکن وعروض ابتر وضرب مخبون و محذوف یعنی قصیده

ابر بر طرف چمن گریان گریان پوید   لاله بر صحن دمن خندان خندان گزرد

فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن   وضرب فعلن

ایضاً   مثل بیت سابق ص کلیات قاآنی مرحوم ۸۷ س ۸

ناخدا کشتی بی لنگر را چون آرند   ایمن از موجه طوفان و بلا عهد شان

رمل مثمن مخبون وعروض مخبون محذوف وضرب ابتر ص گلستان ۱۲ س ۹ حکایت اول

زر بده مرد سپاهی را تا سر بنهد   و گرش زر ندهی سر بنهد در عالم

فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن   وضرب فعلن

رمل مثمن مخبون وعروض مخبون مقصور وضرب مشعث مقصور ص گلستان ۶۳ س ۱

هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد   بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات   وضرب فعلان

رمل مثمن عروض محذوف وضرب مقصور ص گلستان ۱۹ س ۱۶

ابلهی کو روز روشن شمع کافوری نهد   زود بینی کش به شب روغن نباشد در چراغ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن وضرب فاعلاتن

رمل مثمن صدر مجنون و یک حشو سالم و یک عروض و ضرب سالم و یک عروض مجنون و باقی ارکان هم مجنون ص گلستان ۸۴ س ۱۵ قطعه

نه باو شتر بر سوارم نه چو اوشتر زیر بارم | نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم
فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن | فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
غم موجود و پریشانی معدوم ندارم | نفسی میزنم آسوده و عمرے بگذارم
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن | فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعلاتن

رمل مثمن صدر و ابتدا سالم باقی جمله ارکان مجنون ص گلستان ۱۴۶ س ۱

در سر کار تو کردم دل و دین با همه دانش | مرغ زیرک بحقیقت منم امروز تو دانی

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن دوبار

رمل مثمن صدر و ابتدا سالم باقی ارکان حشو مجنون و عروض و ضرب مجنون محذوف ص گلستان ۹۶ س ۱۹-۱۹

تا نه دانی که سخن عین صواب است مگو | آنچه دانی که نه نیکوش جوابست مگو

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن دوبار

رمل مثمن صدر و ابتدا سالم باقی ارکان حشو مجنون و عروض و ضرب ابتر ص گلستان ۸۱ س ۲

پیل کوتا کتف و بازوی گردان بیند | شیر کوتا کف و سرپنجه مردان بیند

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن رمل مثمن عروض و ضرب مقصور ص گلستان ۱۲۱ س ۲۱

بادشاہے کو روا دارد ستم بر زیردست | دوستدارش روز سختی دشمن زور آور است

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دوبار

رمل مجزو سالم ص کلیات قاآنی ۱۳۹ س ۱۰

اے بہ از نوروز دیگر بهر روزگارت ٭ باد بهروزی قرین روزگارت | فاعلاتن چهه بار

رمل مجزو مقصور ص گلستان ۱۸ س ۱۹

ظالمے را خفته دیدم نیمروز ٭ گفتم این فتنه است خوابش برده به ٭ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دوبار

رمل مجزو مجنون عروض مجنون مقصور ضرب ابتر قطعه از گلستان سعدی ص ۳۹ س ۲۱

دوست تر دیگتر از من نخست   وین عجب تر کہ من از وی دورم

فاعلاتن فعلاتن فعلان   فاعلاتن فعلاتن فعلن

رمل مجزو مخبون و عروض مخبون محذوف ضرب ابتر منہ

میکنم یاد کہ تو ان لفت کہ او ۞ در کنار من و هم مجہ رم ۞   فعلاتن فعلاتن فعلن وضربہ فعلن

رمل مجزو مخبون و عروض مشعث مقصور و ضرب مخبون مقصور من المعجم

ای تنا تیرے بہ شاہان فرد ۞ مشتری طلعت و مریخ نبرد ۞   فاعلاتن فعلاتن فعلان وضربہ فعلان

رمل مجزو عروض و ضرب مقصور و عروض بیت دوم محذوف ص گلستان ص ۱۵

توانگران شنیدیم سعدی کہ در صحرای غور   بار سالارے بیفتاد از ستور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات   دو بار

گفت چشم تنگ دنیا دار را   یا قناعت پر کند یا خاک گور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   وضرب فاعلان

رمل مجزو عروض و ضرب مقصور و عروض و ضرب دو بیت اخر محذوف از مولوی جلال الدین رومی

از مد تحقیق ص ۲۲۴ س   علم ظاہر سر بسر قیل است و قال ۞ نے درو کیفیتے حاصل نہ حال

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات   پاے استدلالیان چوبین بود ۞ پاے چوبین سخت بے تمکین بود

فاعلن

گر باستدلال کار دین بدی   فخر رازی راز دار دین بدی

فاعلن

او منطق الطیر شیخ فرید الدین عطار فاعلن ۔ و حلواے شیخ بہاء الدین آملی بحیرہ میں بحر

رمل مجزو من المعجم مخبون عروض و ضرب ابتر

دلم اے دوست تو داری دانی ۞ جان بسر منبر جو جی بتوانی ۞   فعلاتن فعلاتن فعلن دو بار

اس بیت میں عجز ہے اسواسطے کہ فاعلاتن دوم و پنجم سے الف ساقط ہوا ہے بمعاقبت نون

فاعلاتن اولین و چہارمین اور الف فاعلاتن اولین سے معاقبت ساقط ہے اسلیے کہ قبل

او سکے کوئی جزو نہیں کہ سات او سکے معاقبت ہو کذا فی المعجم رمل مشطور سالم یعنی مربع من المعجم

من بیشہ مستمندم ۞ وز غم عشقت پر دردم ۞ رمل مشطور مخبون منہ دلم آوارہ تو کردی ۞ خرم پاک تو بردی

فاعلاتن دو بار   فاعلاتن فعلاتن

اور بعض نے رمل مخبون کو سولہ رکن پر بنا کیا ہے یعنے ہشت رکن کو مضاعف کر لیا ہے لیکن

خوب نہین اور نا واقفون کے زعم مین یہ بحر طویل ہے حالانکہ بحر طویل اور بحر ہے کما قال

عصمت اللہ بخاری رمل مخبون شانزدہ بار

رنگ رخسار و در گوش و خط غبغب و قد و عارض و خال لبت ای سرو پریرو ی و سیمبر

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن دو بار

شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است ہلال و طرف چشمہ کوثر

معلوم ہوگا کہ تواسے یعنے ضروب رمل جبکہ فاعلاتن و فاعلن و فاعلات ہوں مبدل نہیں ہوتے لیکن فعلن و فعلن بتحریک العین و سکون العین بجاے یکدیگر ہو سکتے ہیں ضروب مین۔ اور عروض فاعلن فاعلان یا فاعلات ہم ہو سکتا ہے سوا مقصور کے

اور بعض رکن مخبون اور بعض سالم لاتے

ہین اور عروض مخبون کو ساتھ ضرب سالم کے جمع کرتے ہین جیسا کہ قطعہ سعدی سے

نہ بر اشتر بی سوار م نہ چو اسپے آخرہ کما قیل اور اجتماع مخبون و سالم صدر و ابتدا مین درست ہے جیسے شعر گل گشتے بار دل بر و اسے آخرہ کما مر۔ اور تسبیغ و تذئیل مخل وزن نہیں بشرطیکہ بیت دایرہ سے خارج نہو اور صرف عروض مین یا عروض و ضرب دونو مین یا مختلط بہر طور جایز ہے اور یہی احکام مجزو کے بھی ہین فارسی مین لیکن تسبیغ و اذالہ کے لانے مین شرط خروج دایرہ نہیں اسواسطے کہ فارسی کا دایرہ مثمن ہے البتہ عربی مین کہ دایرہ مسدس ہے بسبب تسبیغ و تذئیل بیت دایرہ سے خارج ہوگی جبکہ وہ سالم ہوگی اور اگر بحر مزاحف ہوگی تو بیت دایرہ سے خارج نہوگی کما قیل۔ اور جاننا چاہیے کہ رمل مثمن مخبون بیت یعنے فعلاتن آٹھ بار مشتبہ ہوتے ہین بحر کامل مقطوع سے فارسی مین اسواسطے کہ قطع فارسی مین عام ہے پس جب متفاعلن کو مقطوع کرینگے متفاعل ہوگا فعلاتن سے لیکن فعلاتن رمل سے بے نقل حاصل ہوتا ہے اور کامل سے بہ نقل لہذا اعتبار کرنا اس وزن کا رمل سے اولے و انسب ہے فافہم لیکن ابیات

ثقیل رمل مثمن مخبون محذوف شعر کر چہ اے طرفہ پسر ردے نکو داری ✽ نہ بشنگاری وجفا عادت وخودداری ۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع دو بار بیت مجحوف مسبغ بقول صاحب المعجم اور مخبون محذوف مدوس بقول محقق ۔ ز تعینها را بدل بریده ترک کلاہ من زد ✽ باده پیش آور که غم ما باده دائم سود ۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلا فاع دو بار اور مخبون محجوف مشعث مسعود شعر ہے راست کن عارم وآراسته کن گلشن ✽ تازه کن جاده جهانا نه بجی روشن ۔ بیت دیگر من سلمان ساوجی سے آن کند قهر تو با ظلم که با گل دی ✽ آن کند لطف تو با عدل که با تن مے ۔

ہر دو شعر بر وزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع دو بار بیت مخبون مربع ہے بیت من گر بسر احرمت من واندی ✽ نه مرا آگه کندی خوار وگهے راندی بر وزن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعل مسدس مخبون محذوف مختلف الاجزا شعر ہے لیے اگر تو نخواهی شغل ما ✽ مے بسا کیش تو همید دن بر ماسینے ۔ فعلاتن فعلاتن فاعلن ✽ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن مجحوف مسدس شعر ہے من ترا آسنے بت خریدارم ✽ گر تو مارا نا خریداری ۔ فاعلاتن فاعلاتن فع

دائره دوم که اوسکو فارسی مین دائره مختلفه کہتے مین اور عربی مین دائره مشتبهه اسکا نام ہے بحور اسکے چار مین منسرح مضارع مقتضب مجتث دائره عربی مین یه بحور مسدس مین اور دائره فارسی مین مثمن مین اور بخلاف عربی فارسی مین یه بحور سالم متروک مین لیکن بحذف ساکن سبب دوم جمله ارکان سے بنا بر وضع دائره مشتبهه مزاحفه مثمنه مستعمل مین باین طور که منسرح ومقتضب کو مطوی مقید کرتے مین اور مضارع کو یه مکفوف اور مجتث کو یه مخبون کما قیل اور ورا اوسکے بھی بطریق زحاف مستعمل ہین بین القوم لیکن یه تسلیم زحاف مشروط فارسی مین اور اہل عرب مثمن ان بحور کو نہین لاتے عام اس سے که مزاحف ہون یا غیر مزاحف اور اہل عجم دوائی یعنی مثمن اور بعض کو مجزو یعنی مسدس اور بعض کو مشطور یعنی مربع اور بعض کو منہوک یعنی ثلثے لاتے

ہین لیکن بہوک وزن مسدس سے کرتے ہین اسلیے کہ مثمن سے ممکن نہین کیا
فیل اور یہ بحر دونون لغتون مین مستعمل ہین سوا مقتضب ہے کہ وہ خاص تازی
ہے لیکن یہ تثمین فی الجملہ فارسی مین آئی ہے منسرح — اجزا اسکے — اصل مستفعلن
مفعولات مستفعلن مفعولات سے مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات دو بار
پس مفتعلن کہ دراصل مستفعلن ہی پہلا رکن اور فاعلات کہ دراصل مفعولات
ہے دوسرا رکن پس یہ بحر مرکب ہے یعنی دو رکنی ہے — اور وہ زحاف عربی
و فارسی کہ مستفعلن مجموعی سے ملحق ہوتے ہین سولہ ہین — عربی عامہ یعنی
نہین ملے — خبل مکانفہ عامہ فارسی را فع تسکین — عربی خاص بہ اعاریض
و ضروب عرج طمس اور مختص بہ اوائل سے عربی و فارسی مین کوئی زحاف
وضع نہین ہوا اور وہ اجزا کہ سات ان زحافات کے اس مستفعلن مجموعی سے
منشعب ہوتے ہین بائیس ہین ع ع — مفاعلن — مفتعلن — فعلتن
ف ع فاعلن — مفعولن ع خ — مفعولن — فعولن — مستفعلان
مستفعلاتن — مفاعلان — مفاعلاتن — فعلتان — مفتعلان مفتعلاتن
ب ع — فاعلان — مفعولان — مفعولان — فعلان مسکون العین
فعلن — فعل — فاع — فع — اور وہ زحافات کہ رکن مفعولات سے
ملحق ہوتے ہین گیارہ ہین عربی عامہ — خبن طے خبل — فارسی عامہ
رفع تسکین — عربی خاص بہ اعاریض و ضروب وقف — کسف — صلم فارسی
خاص بہ اعاریض و ضروب — جدع نحر — اور مختص اول سے کوئی زحاف
وضع نہین ہوا اور وہ اجزا ان زحافون سے منشعب ہوتے ہین سترہ ہین
ع ع — فعولات — یا مفاعیل بضم تا و لام — فاعلات بضم تا — فعلات بتحریک
عین و ضم تا — ف ع — مفعول بضم لام — ع خ — مفعولان
فعولان — یا مفاعیل بوقف آخر — مفعولان — فعولن — فاعلان یا فاعلات
فاعلان — فعلن بتحریک عین — فعلن بسکون عین — فعلان

تا سے ثانیہ پانچ متحرک متوالی جمع ہونگے - اور مراتبہ غالب ہے یعنی کثیر ہے چنانچہ
صدر میں مفاعلن اور مفتعلن دونو آتے ہیں ہیں جیسے مفاعلن فعلات
مستفعلن یا مفتعلن فاعلات مفتعلن اور بکا نہ بھی ہے مثلاً صدر میں
فعلتن فاعلات مستفعلن کہتے ہیں کذا فی شرح خزرجیہ - فارسی میں
یہ بحر وافی مثمن ہے زحافات عربی و فارسی دونو آتے ہیں عامہ عام طور پر خاص
خاص طور پر لیکن از روے استعمال عروض و ضرب کو یا موقوف لاتے ہیں
یا مکشوف یا مجدوع یا منحور یا مقطوع - منسرح وافی مطوی موقوف عروض
و ضرب و حشو ہم مطوی موقوف از گلستان ص ۶۵ س ۳ - کس نتواند
گرفت دامن دولت بزور + کوشش بے فائدہ است وسمہ برابروی کور -
مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات دو بار -

منسرح مطوی مرفوع بعض عروض - پشت دوتائی فلک راست شد از خرمی + تا چو تو فرزند زاد مادر ایام
و ضرب مطوی موقوف و بعض عروض - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن + مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلن
و ضرب مرفوع و حشو مصراع کے چار مطوی - حکمت محض است گر بلطف جہان آفرین + خاص کند بندۂ مصلحت عام را
موقوف قطعہ از گلستان و اقتضی ہیں - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دو بار

وصف ترا گر کنند ور نکنند اہل فضل + حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات + مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلن

منسرح مطوی مرفوع عروض و ضرب - ای بلب لعل تو قیمت شکر شکست + ہمچنین الف تو رونق عنبر شکست
مطوی موقوف من شعری اوحد الدین الکرمانی - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات دو بار -
منسرح مطوی مسکن مطوی مرفوع - ای کہ بہ پیغام من تشنہ شتران برده + یک سخن از من بدان مرد سخندان ببرد
موقوف قطعہ خاقانی من البعجم   مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دو بار

گویا خاقانیا این ہمہ تشویش چیست + ہر کہ کو بدیر و نیست بخت نجات افتد برد
مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات + مفاعلن فاعلات مستفعلن فاعلن

بعض جانتے ہیں کہ یہ قطعہ بحر بسیط مطوی سے ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اسواسطے

یا فعلات بتحریک عین و سکون آخر - فعلان یا فعلات بہ سکون عین و آخر مین -
مخبول مسکن موقوف
فعلن ف خ - فاع بہ سکون عین مع - اور اس بحر مین معاقبہ و
مکانفہ بھی ہے سببی ذکر ہوا پس اس بحر کے زحافات مجموع اکیس ہوئے
خبن - طے - خبل - معاقبہ - مراقبہ - مکانفہ - رفع - تسکین - قطع - خلع
جذ - قصر - حذف - تذییل - ترفیل - تسبیغ - وقف - کشف - صلم - جدع
نحر - عربی مین یہ بحر وافی مسدس ہے اجزا اسکے مستفعلن مفعولات
مستفعلن دو بار اور منہوک یعنی مثنی مستعمل ہے اور مجزو یعنی مربع اور
مشطور یعنی مثلث مستعمل نہین اور عربی مین زحافات فارسی نہین آتے
اور جو عام ہین وہ عام طور پر اور جو خاص ہین وہ خاص طور پر آتے ہین -
بین الفریقین لیکن اوزان مستعملہ اس کے یہ ہین کذا فی معیار الاشعار -
وزن بیت وافی عروض سالم ضرب مطوی مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مستعلن
وزن بیت وافی عروض سالم ضرب مقطوع اس وزن کو خلیل نہین لایا ہے
مستفعلن مفعولات مستفعلن + مستفعلن مفعولات مفعولن -
وزن بیت وافی عروض مطوی ضرب مقطوع کذا فی المفتاح مفتعلن
فاعلات مفتعلن + مستفعلن فاعلات مفعولن -
وزن بیت منہوک یعنی مثنے ضرب موقوف مستفعلن + مفعولان
وزن بیت منہوک ضرب مخبول - مستفعلن + فعولات
اور سوا ضرب کے سب رکنون مین خبن یعنے مفاعلن و فعولات اور طے
یعنی مفتعلن و فاعلات اور خبل یعنی فعلتن و فعلات استعمال کرتے ہین
لیکن عروض مین معاقبہ ہے یعنے سین و فاسے عروض مین صرف خبن
یا فقط طے لاتے ہین اور خبل نہین لاتے اسواسطے کہ اگر خبل لائین تا
مفعولات سے ملکر پانچ حرف متحرک متوالے جمع ہون اور یہ جائز نہین کہ
کراثقل ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا و فا و عین و لام

کہ بحر بسیط میں فاعلات نہیں ہے۔

منسرح مجنول مکشوف — اے زلف یار چرا آشفتہ و درہمی + ہمچو بہ قمری ہمسایہ صنمی
من کلام قاآنی — مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن دو بار

منسرح مجنول مکشوف مطوی موقوف از ہمین قصیدہ — شاید کہ از تو کند فخر انچہ نقش وجود + کاندر ہستی تو کامل وجود ہمی
مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلات + مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

ان شعروں کو اس بحر سے تقطیع کیا اور یہ بہ نسبت بسیط کے اسلیے کہ بسیط میں رکن دوم فاعلات نہیں ہے سوا اسکے یہ بحر فارسی میں مستعمل ہے اور وہ نہیں اور اس جگہ اشکلہ میں کشف وقف کو بطور رعایہ لائے ہیں پس یہ منجملہ تصرفات فارسیہ ہے۔

منسرح مطوی عروض و ضرب — حق سماے نقش نغوانند + انکہ کند حل صد ہزار معما
منحور قطعہ از پریشان ص ل س ۱۲ — مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار
فہم شناسا بنقش چگونہ کند کس + ہست ندشاید زدل بصحیفہ معما
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار

منسرح مطوی عروض ضرب منحور و مخنوع — دوست مگو جلوہ گر شود بقیامت + ہست قیامت چو دوست جلوہ گر آید
مصراع ثانی مطوی موقوف پریشان قاآنی — مفتعلن فاعلات مفتعلن فع + مفتعلن فاعلات مفتعلن فع
مطوی منحور از گلستان ص ۸ س ۱۲ — شب بچہ گر وصل آفتاب نخواہد + رونق بازار آفتاب نکاہد
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع۔

صدر مطوی مسکن حشو مطوی عروض و ضرب منحور از پریشان ص ۲ س ۱۱ — ساقی و مینا ہو امی سبزہ زرستان + ساغر می راکن دربیع زرستان
مفعولن فاعلات مفتعلن فع + مفتعلن فاعلات مفتعلن فع
ایضاً بوزن اولی قطعہ از گلستان ص ۷ س ۹ — اول اردی بہشت ماہ جلالی + بلبل گوینده بر منابر قضبان
مفعولن فاعلات مفتعلن فع دو بار
بر گل سرخ از نم افتادہ لالے + ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار

صدر و حشو مطوی عروض مصراع اولے مجدع فع و ضرب منحور — جنبش مژگان دلیل

ابیات مسدس من الحجم صدر و ابتدا سالم حشو مطوی عروض و ضرب سالم

اے دلبر جان فزا سے تندی مکن ؛ با عاشقان خوش سرائی تندی مکن

مستفعلن فاعلات مستفعلن دو بار

مطوی و عروض مقطوع و ضرب مطموس و بقول صاحب المعاصر مسبغ

دو بیت ؛ از بس قرار و آرام ؛ تا شدم از پیش آن صنم دور

مفتعلن فاعلات مفعولن + مفتعلن فاعلات فعلان

مرفوع سالم

دار ؛ شدم مانند تار قصب ؛ از فرقتش آن ترک دیبا سلب

مستفعلن مفعول مستفعلان

دو بار

اور اس بیت مرفوع کی تقطیع مطوی مکشوف بروزن مستفعلن مستفعلن فاعلن بھی ہوتی ہے لیکن یہ بحر رجز ہے نہ منسرح فافہم

بحز و مخبون

سرا ہمی نگار اتو جفا کنی ؛ وفا کن از نہ بار سے تو جفا مکن

مفاعلن مفاعیل مفاعلن دو بار

یہ بیت مخبون الاجزا گران تر سب وزنوں سے ہے اس واسطے کہ اس میں دس وتد مجموع اور دو وتد مفروق ہیں -

بیت مربع مخبون مکشوف

حلقہ شد است پشتم + مجو دو زلفکانت

مستفعلن فعولن مفتعلن فعولن -

اور خورشیدی شاعر نے ایک بیت وافی میں کہی ہے کہ قطع وسطے مصراع اول میں اور وسطے بدون قطع مصراع

مصراع دوم مین اور عروض و ضرب مخنور شعر ــــہ تا کی گوئی ز عشق و تا کی نالی
سعود مدار دگریستن چہ سگالے + مفعولن فاعلات مفعولن فع + مفتعلن فاعلات
مفتعلن فع + اور جب مصراع اولین سے فاعلات کو سات مفعولن کے باہم ملائین
اور کہین مفعولن فاعلات مفعولن فع ہے اور بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع کے
ہوگا اور یہہ وزن دوبیتے کا ہے کما مر اور اوسی شاعر نے ایک اور بیت کہی ہے کہ
ان دونو بحرون مین اوسکی تقطیع ہو سکتی ہے شعر ــــہ دلبر اکنون عتاب دار دباز
عنبر بار د ز زلف خرمن خرمن + مفعولن فاعلات مفعولن فع اور ہزج دوبیتی مین
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور مسعود سلمان شاعر نے تین بیتین کہی ہین کہ دو بیتین
اوسکی اوپر وزن دوبیتی کے ہین قطعہ عہدے کردم کہ تا بر تو تا یم + بوسہ ندہم بر آن
عقیقین شکر ہے نشنوم زرود سازان نغمت + نے بستانم ز میگساران ساغر
جز بت روی ترانہ بنیم لالہ + جز نکہت بوئے ترا نبویم عنبر یہ دو بیت تحسین کو اگر بروزن
مفعولن فاعلات مفعولن فع کے تقطیع کرین بحر منسرح ہوگی اور اگر بروزن مفعولن
فاعلن مفاعیلن فع کے تقطیع کرین بحر ہزج سے وزن دوبیتی کا ہوگا اور اگر اول
ہر دو مصراع بیت سوم بجائے مفتعلن مفعولن ہوتا تو وہ بیت بھی اوپر وزن دوبیتی
کے ہوتی اور فع منسرح مین مخنور ہے اور ہزج مین ابتر ابیات ثقیل من
البحر بیت مطوی مخبون موقوف ــــہ بشنو و نیکو شنو نکتہ خنیا گران + بہ پہلوانی
سماع بجنسروانی طریق مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن + مفاعلن فاعلان مفاعلن
فاعلان بیت مخنور مقطوع الحشو لامع شاعر سے ــــہ تا بسلامت بجای آمد سلمی
جلوہ شد از خرمی چو جنت ماوے مفتعلن فاعلات مفعولن فع + مفتعلن فاعلات
مفتعلن فع بیت مثمن مقطوع موقوف ــــہ اورا از نیکوئی قارون کرد است باز
مارا خواہد ہمی کہ ز غم قارون کند مفعولن فاعلن مفعولن فاعلات و ضرب فاعلن
بیت مقطوع موقوف مخنور ــــہ جو زار اگر یم کن بیا بانگ مغنی + بر دین لب را
زنگ و ساده روشن + مفعولن فاعلات مفتعلن فع دو بار بیت مطوی مسکن

مکشوف مطوی اور بقول صاحب المعجم مثمن منقطع مکشوف احذ مسبغ
؎ سرو است آن یا بالا ماہ است آن یا روی + زلف است آن یا چوگان خال است
آن یا گوی مفعولن مفعولن مفعولن فعلان دو بار بیت مثمن سالم و موقوف
مطوی ؎ آن روشنائی کہ بود گشتہ نہان در زمین + آنکہ بمشرق رسید
واز طرف آن بر دمید مستفعلن فاعلات مفتعلن فاعلن + مفتعلن فاعلات
مفتعلن فاعلات ابیات مجزو و تقبیل بیت مجزو مطوی ؎ عشق تو بخت
صبر و دید مرا + رفت بر آتش نخوابید مرا مفتعلن فاعلات مفتعلن +
مفتعلن فاعلن مفتعلن شعر مسدس مقطوع ؎ تازہ تراز تازہ برگ نسرینی
دوست تراز دیدہ و دل و دینی + مفتعلن فاعلات مفعولن دو بار شعر مطوی
العروض و مقطوع الضرب ؎ دل بربودی ز من کنون چہ کنم + سود ندارد
مرا پشیمانی مفتعلن فاعلات مفتعلن + مفتعلن فاعلات مفعولن بیت مجزو
مقطوع مطوی ؎ از دل با من نماند خبر کسی + واز جانان با من نماند
خبر بوی مفعولن فاعلات مفعولن دو بار بیت مطوی احذ ؎ روی نگردان
زمن حبیبی + کز دل و جان مرا طبیبی مفتعلن فاعلات فعلن دو بار بیت
احذ مسبغ واو لے مطوی ؎ این همہ از عاشقی بقر سود + صبر ندارد مرا همی
سود + مفتعلن فاعلات فعلان دو بار بیت مرفوع الصدر والابتدا ؎ رنج
بے بر همی برد دل من + نیست خبر غم زیار حاصل من + فاعلن فاعلات مفتعلن
دو بار اور یہ بیت خفیف مجنون سے بھی ہو سکتی ہے بروزن فاعلاتن مفاعلن
فعلن بیت مطوی مقطوع ؎ ستدن من بہ چو موے در ہجران + تا بہ
سفر سوی بلخ شد جانان + مفتعلن فاعلات مفعولن دو بار ابیات مشطور
شعر مربع مطوی موقوف ؎ خیز و بیار ہے انگار + بادہ اندہ گسار مفتعلن
فاعلات دو بار شعر مربع مجنون ؎ دلبر من کجا رفت واز بر من چرا رفت
مفتعلن مفاعیل دو بار مربع سالم و مطوی موقوف ؎ خیار ان نرگس

وزن بیت مجزد عروض وضرب ہر دو سالم

صدر و ابتدا مکفوف مفاعیل فاع لاتن دو بار

وزن بیت مجزد صدر و ابتدا مقبوض مفاعلن فاع لاتن دو بار

اور درمیان یا دونون مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونو کا بہم جائز نہین لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ واجب ہے پس مفاعیلن فاع لاتن نہ ہوگا البتہ یا مفاعیل ہوگا یا مفاعلن یا مفعول اور عروض و ضرب مین کف بھی لاتے ہین جیسے مفاعیل فاع لات لیکن کف جب آخر شعر مین آئیگا آخر کو لامحالہ ساکن کرلین گے بضرورت شعر فارسی مین یہ بحر وافی یعنی مثمن مستعمل ہے اور مجزد یعنی مسدس اور مشطور یعنی مربع اور مثلث بھی لائے ہین لیکن بسبب زحاف مستعمل ہین نہ سالم

مضارع بیت مثمن مکفوف مقصور — صبا دوش آ ور بدین بوئے زلف یار جہان گشت تند بوے زلفین آن نگار — من المعجم مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات دو بار

بیت مکفوف مقصور محذوف — بیا بد بحجرہ مست نگارین و دو زہر دہ لطافت بنود دوش سنبر پرون زحد — منہ مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لن دو بار

منہ بیت رکن اول اخرب رکن ثانی

سالم از غزلیات قاآنی ص ۱۵ س ۱ — اے تیرہ زلف درہم ای نافہ تتار بے کار من از تو درہم روز من از تو تار سے مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن دو بار

آخرب مقصور من المعجم — اے عہد دین و دولت عہدت خجستہ باد + دایم مت از حوادث ایام رستہ باد — مفعول فاع لاتن مفعول فاع لات دو بار

اخرب مکفوف منہ — اے خنجر مظفر تو پشت ملک عالم + وے گوہر مطہر تو روشنی نسل آدم مفعول فاع لات مفاعیل فاع لاتن دو بار

اخرب مکفوف محذوف من جناب والد علام طاب ثراہ — چلے ہر قدم پہ ایک مہینے کی راہ ہے + رویت ہلال نعل کی اسپ گواہ ہے مفعول

فاع لات مفاعیل فاع لن دوبار۔ یہ تعریف اسپ کیخسرو شبہ بیژن

ایضاً من کلیات قاآنی ص ۲۶۶ س ۴ قصیدہ آمد بزم سحر گہ آن ترک سیمتن باطرۂ سیاہ تر از روزگار من۔

ایک رکن حشو سالم بحر مزاحف ہیں مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن۔

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن۔

یہیں قصیدہ ہمین طور سوتیش فراز رویش آرزم غالیہ + رویش بزیر مویش بیغارۂ سمن مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن۔

اخرب مکفوف مقصور از صد تحقیق من حافظ شیراز ص ۵۶ ۴ س ۶۔ انرا کہ دوستی علی نیست کافر است + گوزاہد زمانہ و گوشیخ راہ باش۔ مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات دوبار۔

اخرب مکفوف محذوف مقصور منہ۔ امروز زندہ ام بولائے تو یا علے + فردا بروح پاک اماماں گواہ باش۔ مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن ذوضرب فاع لات

قصیدہ

از کلیات قاآنی ص ۳۰ س ۲۰ دوسرے مصرع میں ایک رکن حشو سالم ہی چون نان شبے دراز کہ بیداشتے قضا + یکرہ بریدہ نافش تارو زمحشرا۔ مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن

صدر اخرب حشو مقصور اور پہر مکفوف عروض محذوف اور مصراع ثانی میں ابتدا اخرب اور ایک حشو سالم اور پہر اخرب اور ضرب محذوف ہے بے شمع و بے چراغ زروئے منورش گشتہ ہمچو روز روشن بزم منورا۔ مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن۔ آری چراغ و شمع نیاید بحکم عقل + چون چہرہ برفروزد خورشید خاورا۔ مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن۔

قصیدہ قاآنی ص ۱۵ س ۲ ۴ اخرب حشو ہمہ سالم و عروض سبنع

درخواب دوش دیدم آن سرو راستین را + بر رخ حجاب کرده از شوخی آستین را
مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن دوبار + چون گرد مہرہ سیم در دست حقہ بازان
ہر لحظہ چرخ دادی آن حقہ زرین را - مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن مفعول
فاع لاتن مفعول فاع لاتن - قاآنیا دعا گو این مدعا بپرداز + رخصت مدہ از ین
بیش سلطان راستین را - مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتان ضرب فاع لن
اخرب و بعض رکن حشو سالم و بعض مقصور قصیدہ قاآنی ص ۳۶ س ۲۲ - یا سپلے
منشرہ گفتی اشفتہ کردہ موئے + از بخت واژگون طلب سیاہ بیشتر - مفعول
فاع لاتن مفعول فاع لات + مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
ایضاً قصیدہ قاآنی ص ۳ س ۷ عکس بیت اول دو چشم مگر چہ بود کہ ہیچم
نبرد خواب + بر دین بر رخ فتادم تا لرزد آفتاب مفعول فاع لات
مفاعیل فاع لات + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن -
اخرب بعض رکن حشو مقصور و عروض و ضرب مقصور قصیدہ قاآنی ص ۲ س ۲۳
اے ترک می فروش ای ماہ میگسار + بنشین و می بنوش بر خیز و مے بیار
مفعول فاع لات مفعول فاع لات دوبار -
ہمین قصیدہ - راہ خطا مرو ترک عطا مکن + بیخ وفا مکن تخم جفا مکار مفعول فاع لن مفعول
فاع لن و ضرب فاع لات ف ان ابیات مین مقام حشو مین حذف لائے ہین پس
معلوم ہوا کہ حذف لانا فارسی مین بطور عامہ جائز ہے لیکن یہ منجملہ تصرفات فارسیہ
ہے فافہم ۱۲ ای گوہیت سخن ہر گز مست سبزہ ہی تو میت دہان ہے تو سمت عذار مفعول
فاع لن مفعول فاع لن و ضرب فاع لات - ای ترک کاشغر ای شمع خاتفر + ای سرو کاشمر
ای ماہ قندہار مفعول فاع لن مفعول فاعلن و ضرب فاع لات از غزلیات قاآنی ص ا
س ۱ عروض و ضرب سالم - ای زلف غرم سرکشی از روئے یار داری + تا از بنفشہ خورشید را دارا
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلاتن دوبار ابیات مسدس اصلح سوکہ جیسا اس بحر کو مسدس کرتے
ہین تو بنا بر معمول جو ہر رکن کہ فاع لاتن ہے اوسکو دو رکن قرار دیتے ہیں مثلاً مفاعیلن

فاع لاتن مفاعیلن اور کبھی رکن مفاعیلن حشو کو صدر کے برابر لاتے ہین اور آخرین فاع لاتن لاتے ہین جیسے مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور اسی کو ہمنے قبل ازین تسدیس بہ نوع ثانی کہا تھا اور یہ وزن بحر قریب کا ہے اور اسی وجہ سے بعض بحر قریب کا علیحدہ وجود نہین جانتے فافہم

قصیدہ قاآنی ص ۴۸ س ۲۵

صبح آفتاب چون ز فلک سر زد | ما ہم بخشم سندان بر در زد
مفعول فاع لات مفاعیلن | مفعول فاع لاتن مفاعیلن

اے کہ لبس کہ خندہ خندہ لا ینہش | بر لبتہ لبتہ قند مکرر زد
مفعول فاع لات مفاعیلن دوبار

ہم نرگسش بکینہم ترکش لبست | ہم عنبرش بجانم آذر زد
مفعول فاع لات مفاعیلان | مفعول فاع لات مفاعیلن

شیر خدا علے کہ حسام او | آتش بجان فرقہ کافر زد
مفعول فاع لات مفاعیلن دوبار

قصیدہ قاآنی ص ۱۲ س ۱۹

چون زین سپہی بکوہ آن بینی | بر پشت باد تخت سلیمان را
مفعول فاع لات مفاعیلن دوبار

خواہی عزیز مصر چنان گشتن | پدر رود گو چو یوسف کنعان را

بہ وزن اول

گیرم کہ ملک پارس گلستان است | ایدون خزان رسیدہ گلستان را
مفعول فاع لات مفاعیلان و ضرب مفاعیلن

در خصم را نہایت ثعبان است | من تیرہ ابرم آفت ثعبان را

بر وزن اول عروض مسبغ ضرب سالم

در بکنش بہ سختی سوہان است | تفتیدہ کورہ ام من سوہان را

بروزن اول عروض صحیح ضرب سالم

اخرب مخزو محذوف تا چند زین مجادله کردن + اے خون من گرفته بگردن۔

مفعول فاعلات فعولن دو بار

ابیات مخزدبہ نوع ثانے

اخرب مکفوف من الوزی از حدائق البلاغت

تا ملک جہان را بقا باشد فرماندہ آن شہریار باشد

مفعول مفاعیلن فاع لاتن دو بار۔

اخرب مکفوف محذوف من الوزی از حدائق البلاغت

کو آصف جم گو کہ تا بین بر تخت سلیمان در استین

مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

پیشش بدل دلم دام دود درہم زدہ صفہا کی حور عین

مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

ابیات ثقیل کذا فے المعجم

بیت مثمن مسلوخ

عاشق شدہ ام برآن بت ناسازگار صبرم و بادبا غم او کردگار

مفعول فاع لات مفاعیل فاع دو بار بیت مطموس معجم شعر آن خوب روئے دلبر بیدادگر + کاندر غمانش سوختہ گشتم جگر + مفعول فاع لات مفاعیل فع دو بار اس وزن مین اگر بجائے ضرب خرم استعمال کرین وزن دو بیتی کا ہو جیسا کہ منسرح مین بیان کیا گیا مثلاً شعر آن دلبر از بلا نمی پرہیزد + ہر روز مر فتنہ جو نو انگیزد مفعولن فاع لات مفعولن فع جب اسکی تقطیع کی جائے بروزن مفعول مفاعلن مفاعیلن فع وزن دو بیتی کا ہو اور فع اس بحر مین مطموس معجم ہے اور بحر ہزج مین ابتر تھا مسدس مخنق اے ماہ را بجوئی بانندہ + بنگر بہ یکی کہ ہر سو نے بندہ مفعول فاع لاتن مفعولن بیت مسدس ابتر شعر دل از یار بے وفا بکش + بود یار

یعنی نغمہ و مقام و پردہ و اصول و خوانندگی مین برہان مثال اوسکی یہ ہی بیت دل
از یار سنگدل بگسل ہ مفاعیل فاع لات فعل دوسری بیت صنم سوز غم بدہ
ز کرم بدہ اگر اس وزن مین حروف متحرکہ ثلثہ سے فا کو ساکن کرین یہ وزن ہو مفاعیل
فاع لاتن فع مثال اوسکی بیت سے بنام ردمی چراگوشتی او یا ستی وزن مین ضرب
اول بھی مسکن ہو لیکن یہ مفاعیل فاع لات مفاع مین مفاع محذوف مقصور سے
یعنی اختتم سے پس متحرک ثلثہ یعنے تا و میم و فا سے میم کو ساکن کرین تو یہ وزن ہوگا
مفاعیل فاع لاتن فلع اور فلع ازل ہی مثال اسکی سے از نیز چنین گذیدم یار
اور از پا الفتح اول و یاے مجہول فر بہ علیہ زیرامن برہان
مقتضب ۔ یہ بحر ساتھہ اہل عرب کے خاص ہے اصل اسکی دائرہ مشتبہ عربی
مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار ہی اور دائرہ مختلفہ فارسی مین اصل مفعولات
مستفعلن چار بار ہے اور اس بحر مین شعر تازی و فارسی کم ہین اور جسقدر اشعار
پائے جاتے ہین ان القوین وہ سب مرت ہین ۔ اور فارسی مین چاہیے تھا
کہ اس بحر کو دائرہ سریع سے لاتے اسواسطے کہ مجزو مسدس کا ہر ایک ہو سکتا تھا اور کوئی
بحر ایسی نہین ہے کہ اصل مین مثمن الاجزا ہو اور استعمال مین مربع الاجزا ہو لیکن چونکہ جملہ
بحرین دائرہ مختلفہ و منتزعہ کے تو ہین چار ایک دائرہ مین رہین اور پانچ ایک دائرہ
مین رہیین اور چونکہ اس وزن بحر مین شعر یاد ہین تو چندان اسکی ترتیب کی جانب
التفات نہین کیا پس ہم بھی اوسی نسق پر اس بحر کو لاے اور زحاف اس کے جو رکن
مفعولات سے ملحق ہوگئے ہین گیارہ ہین جو منسرح مین بیان ہوے لیکن اون گیارہ
مین سے مستعمل اتنے ہین عربی عامہ طی خبن اور مراقبت فارسی عامہ
رفع عربی خاص بہ اعاریض و ضروب کشف ع فاعلات فعولات
یا مفاعیل فع ع مفعول ع خ مفعولن اور وہ زحاف جو مستفعلن سی ملحق ہوئی
مین سولہ ہین جو منسرح مین بیان ہوے لیکن اونمین سے مستعمل اتنے مین عربی
عامہ طی فارسی عامہ تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قطع ع

ف ع مستفعلن ع خ مفعولن - عربی مین عروض وضرب دونوکو مطوی لاتے ہین جیسے فاعلات مفتعلن دوبار مربع مین اور صدر وابتدا مین درمیان فا و واو مفعولات کے مراقبت ہی پس دونو رکن صدر وابتدا مخبون و مطوی نہین چاہیئی ہین یعنے اسقاط دونوکا اور اثبات دونوکا معا جائز نہین بلکہ اثبات ایکا دونو سے لازم ہے پس فعلات اور مفعولات نہ ہوگا فاعلات ہوگا یا فعولات ہوگا حاصل یہہ ہی کہ بین القوسین مفعولات کو سالم نہین لاتے اور نہ خبل لاتے ہین یہ کلیہ ہے اور جب یہ بحر فارسی مین مثمن ہو درمیان مفعولات حشو کی مراقبہ رہیگا -

لیکن فارسی مین ابیات مستعملہ اسکے یہہ ہین

مقتضب مشطور مطوی یعنی مربع مطوی سے ترک خوبروی مرا + کو چرا نہ خوش منشی

فاعلات مفتعلن دوبار -

مقتضب مشطور مقطوع — اندوفا چہ برکردی + خون من بسر کردی

فاعلات مفعولن دوبار -

مقتضب مجنون — ہمی دل زمن ببرد + بکیکو دکے سفری

مفاعیل مفتعلن دوبار

مقتضب مطوی سالم — دست باز دار از دلم + ورنہ جان زتن بگسلم

فاعلات مستفعلن دوبار - اور مثمن کو سوا مطوی کے نہین لاتے بیت مثمن مطوی

اے نشستہ عاشق وبرکف نہادہ رطل زری + ہیچ اندہ غم آن روز بانہ پرس غوری

فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن دوبار

بیت مسدس مطوی موقوف بہ نسق اہل فارس کذا فی المعجم — آن بزرگوار ملک فضل کرد + درگذشت انچہ زمن دیدہ بود

فاعلات مفتعلن فاعلان دوبار -

بیت مرفوع الصدر والابتدا بہ نسق اشعار عرب ۱۲ منہ — اے سعتری بہیدہ تا کی مرا + داری ہمی زجفا اندر عنا

مفعول مستفعلن مستفعلن دوبار -

اور روا صح ہو کہ مثمن مطوی مین اگر عین مفتعلن کا ساکن کرین اور مفعولن کہین

مفعلاتن فاعلات مفعولن چار بار فرق نہ رہا اس وزن مین اور ہزج اشتر مین جیسے یہ شعر ؎ وقت راغنیمت دان آنقدر کہ بتوانی ۔ حاصل حیات ای جان یکدم است تا دانی + بروزن فاعلن مفاعیلن چار بار اور ضرب مقتضب کو ذال یعنی مفعلان اور معری یعنی مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن لانا روا رکہتے ہین بر قیاس دیگر اوزان کذا فی معیار الاشعار ۔ اور کبہی اس بحر مین ایک حرف حشو مین زائد پڑتا ہی اور اوسکو حرف مزوج کہتے ہین جیسے اس بیت مین ؎ مے پرست ایجادم نشہ ازل دارم ہمچو دانہ انگور شیشہ در بغل دارم ۔ رائی انگور زائد ہی بروزن فاعلات مفعولن چار بار

مجتث یہ بحر دونو لفظوں مستفعلن سے اصل اسکی دائرہ مشتبہہ مسدسہ عربی مین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار ہی ۔ اور دائرہ مختلفہ مثمنہ فارسی مین اجزا اسکے اصل مس تفع لن فاع لاتن سے مفاعلن فعلاتن چار بار ہین اور وہ زحافات کہ مس تفع لن مفروق سے ملحق ہوتے ہین سات ہین اور فروع بھی سات ہین عربی عامہ خبن کف شکل معاقبت عربی خاص بہ اعاریض وضروب قصر ازالہ ترفیل ع ع مفاعلن مخبون مس تفعل مکفوف مفاعل مشکول ع خ فعولن مفعولن م ۔ اور زحافات مختصہ اوایل سے کوئی زحاف اس رکن کے لیے وضع نہین ہوا بین القومین اور نہ عامہ اور نہ خاصہ سے کوئے زحاف فارسی مین وضع ہوا اور وہ زحاف کہ فاعلاتن مجموعی سے ملحق ہوتی ہین اٹھارہ ہین اور فروع اونیس ہین جو اوایل مین مذکور ہوئے اونہین سے مشتمل اتنے ہین ۔ عربی عامہ خبن فارسی عامہ تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قصر حذف تشعیث فارسی خاص بہ اعاریض وضروب طمس درس جحف ربع تبر ع ع فعلاتن مخبون ف ع مفعولن مخبون مسکن ع خ فعلان مخبون مقصور فعلن مخبون محذوف فعلان بسکون العین ۔ مفعولن ف خ فلع محذوف مطموس یا مخبون محذوف مدروس فع ل مجحوف او مجبوب مع المقول مشعث فعلن بسکون العین مقصور مشعث فعل مربوع ۔ فع مجحوف مربوع عرب کے قبلے مین یہ بحر مجزو یعنے مربع مستعمل ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلاتن

مطالبت بمنافق چه نیکی نگذرد + زیاد و گفتن نامش هزار استغفار

قطعه از گلستان سعدی ص ۴۲ — معلمت همه شوخی و دلبری آموخت + جفا و ناز و عتاب و ستمگری آموخت

س ۳ بر وزن اول بعض عروض — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان — دو بار

مخبون محذوف و بعض عروض — من آدمی بچنین شکل و قد و خوی و روش + ندیده‌ام مگر این شیوه از پری آموخت

مشعث مقصور و همه ضروب مشعث مقصور

از گلستان ص ۳۴ س ۱۳ — بعذر و توبه توان رستن از عذاب خدای + ولیک می‌نتوان از زبان مردم رست

عروض مخبون مقصور و ضرب مشعث مقصور — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان وضرب فعلان

از غزلیات قاآنی — دلم بزلف تو عهدی که بسته بود شکستی + میان ما و تو موئی علاقه بود گسستی

ص ۱۷ س ۱۶ مخبون — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن دو بار

ایضاً از غزلیات قاآنی مرحوم — مگر دریچهٔ نوری تو یا نتیجهٔ حوری + که فرق تا بقدم غرق در لطافت و نوری

ص ۶ س ۲۲ بر وزن اول

ایضاً از پریشان قاآنی — سخن مگوی که مینا بگوش ساغر و صهبا + همی اشاره بگفتن کند ز ناله قلقل

ص ۵ س ۱۰ بر وزن اول

از گلستان سعدی ص ۶۵ س ۴ — اگر بسر سرمویت هنر دو صد باشد + هنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

عروض و ضرب ابتر — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن دو بار

از گلستان سعدی ص ۴ س ۱۰ — امیدوار بود آدمی بخیر کسان + مرا بخیر تو امید نیست شر مرسان

عروض ضرب مخبون محذوف — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بیت مجتث مثمن مشعث مجحوف — سیاه چشما این دل چگونه بردی + کنون که بردی بازش بگو چه کردی

مفاعلن مفعولن مفاعلن فع دو بار

قطعه از گلستان سعدی ص ۵ س ۷ — ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز + مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی

وزن بیت اول — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات وضرب فعلن

وزن بیت ثانی — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن + مفاعلن فعلاتن

بہ صاحبتیکہ روس تازہ روی وخنداں رو + ترو بہ بندد کار کشادہ پیشانی ×

بیت اول مثمن مخبون وعروض مخبون محذوف وضرب ابتر — اور بیت ثانی
سکے مصراع اول میں بعض رکن مخبون وعروض ابتر — اور مصراع ثانی میں رکن دوم
مشعث مقصور۔ اور ایک بیت اوپر اصلم وغیرہ عرب کے جولانی ہیں ۔

بیت مسدس اسلم — اے لعبتی سرو قدے سیم ساعد ہشاید اگر یار ہی باری مساعد
ابنا ہا للعرب — مس تفع لن فاع لاتن فاعلاتن دوبار

بیت مرفوع الصدر من العجم — اے لیسر می بیاور باز بربط + مرغ مثمن بیاور باز بربط
فاع لن فاعلاتن فاعلاتن

اس جگہ سہو ہے اسلئے کہ یہاں مس تفع لن مفروقی ہے اور مفروقی میں رفع نہیں آسکتا
سوا مستفعلن مجموعی کے فافہم

بیت مشطور یعنی مربع مخبون — جفا مکن کہ نباید + رہی مکش کہ نشاید۔
مفاع لن فعلاتن دوبار

اور ابیات ثقیل ہے بیت مسدس مخبون سے بہار بود بچشم خزاں ودی ۔ کہ شاد بود بروئیم
نگار من مفاع لن فعلاتن مفاع لن دوبار ۔ اور علت اس بحر مسدس کے ثقل کی
یہ ہے کہ ارکان اسکے مثمن میں منتظم ہیں اوپر دو وتد اور ایک فاصلہ اور ایک
سبب اور دو وتد اور ایک فاصلہ اور ایک سبب کے جب ایک جزو اس میں کم
کیا گیا وہ انتظام مختل ہوگیا اسلئے کہ نظم اوس مسدس کا اوپر دو وتد اور ایک فاصلہ
اور ایک سبب اور دو وتد دیگر کے ہے اور اسمیں تناسب نہیں ہے اور اگر
ایک سبب اوپر ان سب کے بڑھایا جاوے تو وزن سبکتر ہو جاوے جیسے یہ بیت
مخبون ہے۔

بیت مثمن — اسیر حسرت آن روشنے نگارم + بدرد فرقت او تلخ روزگارم۔
مفاع لن فعلاتن مفاع لن فع دوبار

اور یہ بیت سبکتر بیت پیشتر سے ہے ہر چند کہ فاصلہ زیادہ ہے لیکن تناسب

اسمین ہے اور اکثر گرانی وناخوشی شعر کے لسبب نامتناسب ہونی اسباب کے ہوتی ہے کذا فی المعجم اور اس بحر مین معاقبہ ہے درمیان نون مس تفع لن اور الف فاعلاتن کے اور درمیان نون فاعلاتن و سین مس تفع لن کے کذا فی شرح خزرجیہ۔

دائرہ سوم کہ اوسکو منتزع کہتے ہین بحور اوسکے پانچ ہین سریع و غریب یعنی جدید و قریب و خفیف و مشاکل یا متشاکل۔ یہ بحور سب مسدس الاصل ہین عربی و فارسی مین اور سریع و خفیف انمین سے دونو لغتون مین مستعمل ہین اور جدید و قریب و مشاکل خاص فارسی مین مستعمل ہین اور مخترع متاخرین ہین بقول بعضے اور بقول اصح واضع انکا بھی خلیل ہے۔

سریع اجزا اسکے عربی و فارسی مین اصل مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے مستفعلن مستفعلن فاعلات دوبار اور اس بحر کے زحافات مجموع دس ہین طے خبن خبل تسکین قطع وقف کسف صلم جدع نحر اور مستفعلن مجموعی کے سولہ زحافون سے اس بحر مین مستعمل چھ ہین عربی عامہ طے خبن خبل مراقبت غالباً اور مکانفمر فارسی عامہ تسکین اور خاص اعاریض و ضروب کے زحاف عربی و فارسی خارج ہوگئی کہ تسکین اوائل مین ہے لیکن قطع کہ اہل فارس اوائل مین بھی لاتے ہین باقی رہا پس یہ فارسی مین عامہ ٹھرا ع خ مفتعلن (مطوی) - مفاعلن (مخبون) - فعلتن (مخبول) - ف ع مفعولن (مطوی مسکن) - مفعولن (مقطوع) - اور مفعولات کے گیارہ زحافون سے اس بحر مین چھ مستعمل ہین - عربی عامہ خبن طے خبل اور زحافات عامہ فارسی کے اس بحر مین نامستعمل ہین - لیکن عربی خاص بہ اعاریض و ضروب وقف کسف صلم فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب جدع تجزیع ع فعولات (مخبون) یا مفاعیل فاعلات (مطوی) فعلات ع خ مفعولان مفعولن - فاعلات - فاعلن - فعلن - فعلن (مجبول) ف ع خ - فاع - فع - پس زحافات عامہ عام طور پر آئینگے اوساط اعاریض و ضروب مین زحاف خاصہ آئینگے اور عروض و ضرب موقوف یا مکشوف یا مطوی موقوف یا مطوی مکشوف یا مخبول مکشوف یا اصلم یا مجدوع یا منحور آئینگے لیکن عربی مین مجدوع

وبخوبی آنکه لئی اصلی کہ یہ زحافات فارسیہ سے ہین البتہ عربی مین عروض کو مطوی
مکشوف یا مخبول مکشوف یا موقوف یا مکسوف اور ضرب کو مطوی موقوف و مطوی مکشوف
واصلم لاتے ہین اور استعمال اہل عرب مین یہ بحر وافی یعنی مسدس اور مشطور یعنی
مثلث ہے اور مجزو یعنی مربع ہے اور منہوک یعنی مثنی مستعمل نہین —

سریع وافی عروض وضرب مطوی مکشوف

وصدر وابتدا سالم وحشو مطوی از گلستان — مستفعلن مفتعلن فاعلن دوبار

ص ۴۴ س ۷ قد صار أن بین یدی یعلها × شباکا نحی شفقة الصائم

بیت صدر وابتدا مخبون حشو مطوی تقول هذا اصغر مبیت × وانما الرقیة للنائم

عروض وضرب مطوی مکشوف — مفاعلن مفتعلن فاعلن دوبار

وزن بیت وافی عروض مطوی مکشوف — مستفعلن مستفعلن فاعلن + مستفعلن

وضرب مطوی موقوف من معیار الاشعار — مستفعلن فاعلان —

وزن بیت وافی عروض مطوی مکشوف — مستفعلن مستفعلن فاعلن + مستفعلن

وضرب اصلم من معیار الاشعار — مستفعلن فعلن —

وزن بیت وافی عروض وضرب — مستفعلن مستفعلن فعلن دوبار

مخبول مکشوف من معیار الاشعار

وزن بیت موقوف مشطور یعنی مثلث — مستفعلن مستف + علن مفعولان

من معیار الاشعار

وزن بیت مشطور ضرب مکشوف — مستفعلن مستف + علن مفعولن

فارسی مین اوزان مستعمل کی ابیات عذب یہ ہین

بیت مطوی موقوف از — وہم خیال حسد و حرص کبر + گر زنو زائل شود ای مرد راه

پریشان ص ۴۴ س ۲ — مفتعلن مفتعلن فاعلان دوبار

بیت مطوی عروض وضرب — جزو سه بیتی ز عرب داز عجم + کامده جاری بزبان قلم

مکشوف از دبستان ص ۴۸ س ۱ — مفتعلن مفتعلن فاعلن دوبار

فعلاتن فعلاتن مفاع لن دو بار

بیت بموجب اصل اجزائے بحر — اے نگارین روی دلبر گرہ سنتم یمین دل من نبی رخ تو پیر شدم

فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دو بار

مجزو یعنی مربع مخبون مثل مجزوی — دل من تو چسرا بری + چون غم من نمیخوری

خفیف — فعلاتن مفاع لن دو بار

مجزوی سالم مثل مجزو — روئے داری ای سعتری + ہست گویا چون مشتری

خفیف سالم — فاعلاتن مس تفع لن دو بار

اس بحر مین مراقبہ لازم ہے پس فعلاتن لاوینگے یا فاعلات لاوینگے لیکن فاعلاتن نہ لاوینگے کذا فی شرح خزرجیہ

قریب یہ بھی منجملہ بحور مستحدث ہی کہ بقول بعض بعد خلیل وضع ہوئے اور سوئی بحر خفیف تراس سے نہین ہے اور اجزا اسکے اصل مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن سے مفاعیل مفاعیل فاع لات دوبارا ور یہ بحر خاص ہے اہل فارس سے اور اس بحر کے زحافات مستعملہ تو مین کف خرب خرم قصر حذف تسبیغ سلخ اس معجم معاقبہ لیکن زحافات مفاعیلن سے کہ سترہ مین اونمین سے وہ زحاف جو اعاریض وضروب سے خاص ہین خارج ہوجاینگے اسلئے کہ یہان رکن مفاعیلن اوائل مین ہی باقی رہی عامہ مختصہ اونمین سے چار زحاف اس بحر مین مستعمل ہین عربی عامہ کف معاقبہ مختصہ اوائل خرب خرم ع ح مفاعیل م مفعول مفعولن اور زحافات فاع لاتن مفروق کہ گیارہ ہین اون مین سے مستعملہ سات ہین عربی عامہ کف قبض + سوال اس بحر مین رکن آخر فاع لاتن ہے اور یہ فاع لاتن مین کف کو بسبب تحریک آخر رکن شعر مین نہین ہونا چاہیے اسواسطے کہ سکون آخر شعر کو لازم ہے جواب اس جگہ کف بجہت استخراج بحور از یکدگر ہے پس آخر شعر کو بعد لانے کف کے ساکن کر لین گے بضرورت لزوم سکون اور نہین کہہ سکتے اس جہت سے کہ بحور دائرہ متنزعہ از یک دگر منفک نہ سکین گے لیکن یہ کہ کہین کہ

عجم سے اس رکن مین کوئی زحاف نہین اور عربی مین یہ بحر وافی یعنی مسدس اور مجزو یعنی مربع مستعمل ہی اور عروض وضرب سالم یا محذوف یا مخبون مقصور لاتے ہین اور بطریق زحاف باقی ارکان مخبون ومکفوف ومشکول لاتے ہین - کلام ایک شاعر کا بمدائح امیر المومنین حبیب محبوب رب العالمین حضرت علی ابن ابیطالب علیہما الصلواۃ والسلام بیت مخبون عروض وضرب مشعث جمعت فی صفاتک الاضداد فلہذا عزت لک الانداد فعلاتن مفاع لن مفعولن ٭ فعلاتن مس تفع لن مفعولن بیت مخبون الحشو وصدر وابتدا وعروض وضرب سالم زاہد حاکم سلیم شجاع ٭ فاتک ناسک فقیر جواد ٭ فاعلاتن مفاع لن فاعلاتن دوبار — از گلستان سعدی ص ۴۸ س ۱۲ بیت مخبون وعروض مخبون محذوف وضرب مشعث محذوف — ہلک الناس حولہ عطشا ٭ وھو ساق یری ولا یسقی — فعلاتن مفاع لن فعلن فعلاتن مفاع لن فعلن - اس ضرب کو عروضیون نے ابتر بھی کہا ہی اور یہ سہو ہی بلکہ مشعث محذوف ہی اسلیے کہ خبن اس بحر مین لازم ہی اور بعد خبن کے بتر سے فعلن بہ سکون عین نہین ہوسکتا ہی من معیار الاشعار - وزن بیت عروض وضرب محذوف منہ فاعلاتن مس تفع لن فاعلن دوبار - وزن بیت عروض وضرب مخبون مقصور منہ - فاعلاتن مس تفع لن فعلان دوبار وزن بیت سالم منہ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار - اس بحر مین مراقبت ہی بطور جواز کے یعنے خواہ فعلاتن مفاعلن کہین اور خواہ فاعلات مس تفع لن کہین یا فاعلاتن مس تفع لن کہین کذا فی شرح خزرجیہ ہر چند کہ اس بحر مین خبن لازم ہی بایں ہمہ فاعلاتن مس تفع لن کی مثالین اہل فن لائے ہین پس یہ کہ استعمال مین کیا دخل ہی قیاس کو من مولف مجزو سالم یعنی مربع سالم من معیار الاشعار ــــہ لیت شعری ماذا انثنیہا ٭ ام عمی فی امرہا - فاعلاتن مس تفع لن دوبار - بیت مجزو وعروض سالم ضرب مخبون مقصور منہ کل خطب ان لم تکو ٭ نوا غضبتم یسیر فاعلاتن مس تفع لن وضرب فعولن ٭

در بیان حرف آخر رکن اول یعنی نون فاعلاتن اور حرف دوم رکن دوم یعنی سین مس تفع لن کے معاقبہ ہی یعنی دونو سلامت رہینگے یا ایک گر یگا نہ دونون اشعار عرب مین کذا فی معیار الاشعار فارسی مین کہ نون فاعلاتن البتہ ثابت رہیگا اور سین مس تفع لن ساقط ہوگا احتیاج معاقبت کے نہین کذا فی العجم فارسی مین کبھی یہ بحر مسدس مستعمل ہی مثمن مستعمل نہین اور جو بعض مستضعفان عجم مثمن لائے ہین وہ پایۂ اعتبار سے ساقط ہی بیت مخبون ہمہ ارکان صنما طاقت فراق ندارم ٭ جز بوصل تو اتفاق ندارم ٭ فعلاتن مفاع لن فعلاتن دوبار بیت عروض وضرب مشعث محذوف اور بقول بعض خبان ابتر پشیمان

فعلن دو بار قطعہ از پریشان فن اسی عروض وضرب شعث مقصور بقول محقق اور
بقول صاحب المعجم مقطوع مسبغ - بسکہ سرگرم حجت خویشند بد غافلند از خدا
ادلو الالباب - فاعلاتن مفاع لن فعلان دو بار ایضا عروض مخبون مقصور
وضرب شعث مقصور اور یہی اولی ہی یا مقطوع مسبغ - ای خوشا حال عارفی
کز شوق ہم بیجو دیوانہ ہر در د جلباب +
فاعلاتن مفاع لن فعلان ضرب فعلان - از گلستان سعدی ص ۱۲ س ۱۹ - راستی موجب رضای خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست + عروض وضرب مخبون مقصور - فاعلاتن مفاع لن فعلان دو بار - از
گلستان سعدی ص ۳۴ س ۲ - کس نیاموخت علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + عروض ابتر
یا مشعث محذوف - اور یہی اولی ہی اور ضرب مخبون مقصور -
فاعلاتن مفاع لن فعلن ضرب فعلان
از گلستان سعدی ص ۳ س ۱۲ عروض ابتر یا مشعث محذوف اور یہی اولی ہی
اور ضرب شعث مقصور یا ابتر مسبغ لیکن یہ خوب نہیں اور شعر دیگر ہیں عروض
وضرب شعث مقصور - غیر کیسے صفت او زمن پرس + بیدل از بی نشان چگوید باز
فاعلاتن مفاع لن فعلن وضرب فعلان ہے - بیت مخبون محذوف من المعجم - رودکی از
عاشقان نہان چہ کشی + قصد از ار بیدلان چکنی + فاعلاتن مفاع لن فعلن دو بار - بیت عروض
مخبون وضرب شعث مقصور من چشم اسیر سخت عزیزم + چہ شود گر بچشم دشمن خوارم + فاعلاتن مفاع لن
فعلاتن + ضرب مفعولن + بیت عروض مجحوف مسبغ بقول روی تو چون آئینہ ز خورشید
صاحب المعجم و بقول محقق محذوف مطموس یا مخبون محذوف داشتہ پیش نقش اذر +
مدروس اور یہی اولی ہی اور ضرب مجحوف یہی اولی ہی یا محذوف فاعلاتن مفاع لن فاع و
یا مخبون محذوف مطموس ضرب فع +
بیت مجحوف مسبغ منہ اور اولی غمزہ چون تیر زلف چون قیر + چشم پر خواب زلف پر تاب
مخبون محذوف مدروس فاعلاتن مفاع لن فاع دو بار +
رودکی اس بحر کو بہ تثمین لایا ہے لیکن ناخوش تر ہے مثال اوسکی یہ ہی شعر گر کند یاری مرا
بغم عشق آن صنم + بتواند ربود زین دل غمخوارہ رنگ غم + فاعلاتن مفاع لن فعلاتن مفاع لن دو بار
بحر در اصل مسدس ہے یعنی مربع چہ کنی با کسی جفا + کہ بود از تو مبتلا +

بحر مشاکل یا متشاکل

یہ بحور مستحدث سے ہے کہ بعد خلیل کے وضع ہوئی اشعار پہلوی اس وزن مین اکثر ہین بہ نسبت اشعار فارسی کے اور اجزا اسکے اصل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن ہے فاع لات مفاعیل مفاعیل دو بار اور یہ عکس قریب ہے زحاف اس بحر کے چار ہین کف قبض قصر حذف گیارہ زحاف فاع لاتن معروف سے صرف کف اس بحر مین مستعمل ہے مفاعیلن سے چار عامہ سے کف و قبض خاصہ سے قصر و حذف۔

بیت صدر اتہ المکفوف و حشو مکفوف و عروض و ضرب مقصور من المعجم — ای نگار سیہ چشم سیہ ہوئے ۭ سرو قد نکو روئی نکو کوئی
فاع لات مفاعیل مفاعیل دو بار

بیت محذوف الضرب العروض صدر وابتدا سالم و حشو مقبوض — اے پسر بہ بیار و باد بربط ۭ مرغ فربہ بیار و باز بربط
فاع لاتن مفاعلن فعولن دو بار

بیت مجزو مکفوف مقصور — روزگار خزان است ۭ باد سرد وزان است
فاع لات مفاعیل دو بار

بیت مثمن مکفوف مقصور اس بحر کی ثقیل تر و ناخوشتر ہی کار جان زغم خستہ است اے نگار بسامان ۭ ہست چون سر زلفین دل بہ تاب پریشان — فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل دو بار۔ لیکن باز پہلویات صحیح اوپر اس وزن ہین اور اکثر ملہوات پہلوی مربع پائی گئی ہین کذا فی المعجم اور اس بحر مین مراقبہ لازم ہے یعنے فاع لات مفاعیل مفاعیل نہ آوینگے یا فاع لاتن مفاعلن مفاعلن نہین سے مفاعیلن مفاعیلن سالم نہ لائین گے کذا فی شرح خزرجیہ

دائرہ چہارم کہ اوسکو متفقہ کہتے ہین اور اس دائرہ مین بحور قدیم سے سوا بحر متقارب کے نہین لیکن بعض متاخرین نے برعکس متقارب بحر متدارک وضع کی اور اوسکو غریب و متوالی و مشتق وغیرہ بھی کہتے ہین اور مرا و بعض متاخرین ... یہ لیکن ... اصح و اضح اسکا یہ ہے کہ ... اور اسواسطے

کرتا دائرہ متفقہ بے فائدہ ہو وہ نو بحروں کو ایک دائرہ میں لائی اگرچہ اوزان اوزان کے اشعار عرب کے کم ہیں بخلاف فارسی کے اندو نو بحروں کو واسطے تمامی دائرہ کے لائے وباللہ فی الموفق والمعین وہو حسبی ونعم الوکیل۔

بحر متقارب بنا اسکی اوپر پانچ حرف کے ہے اور ان دونوں کے اوزان خماسے مجزو میں اور اجزا اسکے عربی و فارسی میں فعولن آٹھ بار ہیں اور زحاف اس بحر کے نو ہیں عربی عامہ قبض فارسی عامہ تخنیق عربی مختصہ اوائل ثلم ثرم فارسی مختصہ اوائل سے کوئی زحاف وضع نہیں ہوا عربی خاص عاریض وضرب قصر حذف تسبیغ بتر فارسی خاص بہ اعاریض وضرب بتر مجرا ادر فرع لگے گیارہ ہیں ع ع فعول ف ع فعلن فاع یا فعل بتحریک آخر ع م فعلن فاع یا فعل بتحریک آخر ع خ فعول فعل بہ سکون لام وتحریک عین فعولان ف خ فع فعلان

پس جو زحاف کہ اوائل ابیات کے ہیں وہ اوائل میں اور جو اواخر کے ہیں وہ اواخر میں اور جو عامہ ہیں وہ عام طور پر واقع ہونگے لیکن اوزان مستعملہ اسکے یہ ہیں۔

شعر عربی سے کلام حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقت رجز معرکہ کربلا میں متقارب وافی سالم

أمیر بحی حسین ونعم الامیر لہ لمعۃ کالسراج المنیر

فعولن فعولن فعولن فعولن دو بار

شواہد فارسی من کتاب پریشان قاآنی ص ۲ س ۹ متقارب وافی سالم یعنی مثمن سالم فعولن ۸ بار

کنارافق از شفق گشت رنگین ✝ چو پہلوی سہراب از تیغ رستم

متقارب مثمن محذوف من کتاب پریشان قاآنی ص ۲ س ۶

علی بندہ خاص جان آفرین ✝ ولی در حقیقت جہان آفرین

فعولن فعولن فعولن فعل دو بار

متقارب مثمن مقصور من کتاب پریشان قاآنی ص ۷ س ۱

چو سیلے کہ آرد بدریا گزار ✝ سنانش چو روز قیامت دراز

من کتاب گلستان سعدی ص ۲۳ س ۱۵

نماند ستمگار بد روزگار ✝ نماند بر او لعنت پائدار

۱۸ از گلستان سعدی ص ۲۳ س ۱

بدست آہک تفتہ کردن خمیر + به از دست بر سینه پیشِ امیر

ہر بیت فعولن فعولن فعولن فعول دو بار

متقارب مثمن عروض محذوف ضرب مقصور قطعہ از گلستان ص ۱۱ س ۸

چه خوش باشد آہنگ نرم و حزین + بگوش حریفان مست صبوح

به از روی زیباست آواز خوش + که این حظ نفس است و آن قوت روح

فعولن فعولن فعولن فعل و ضرب فعول

بیت قدم فاعلم مقصور ثقیل شد اس جہت سے کہ اجزا اسکے مختلف ہین من المعجم

یا ہمنشین دلم را بسپرد + لیس فی رعنا و ندامت بسپرد

فعل فعولن فعولن فعول + فعلن فعل فعولن فعول

بیت اثرم و محذوف ثقیل تر بجہت اختلاف اجزا منہ

روی تو ای ماه نیکو سیر + مرا کرد از جان و دل بیخبر

فعل فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن فعولن فعل

بیت ابتر بھی ثقیل تر ہے منہ

مرا اے نگارم سخن باشد + ثنائی ثنہائی چون شکر

فعولن فعولن فعلولن فع دو بار

بیت مجزو سالم یعنی مسدس سالم

بیوسہ نگارا چو او شے + بیاسخ چو حنظل چرا ئے

فعولن فعولن فعولن دو بار

بیت مجزو محذوف

ترا گوہر اے مشک سر + بحرہ سے ندا ستی شمر

فعولن فعولن فعل دو بار

اور اردو کی شاعر نے دو بیتین مقبوض و اثلم کہی ہین صنعت تسجیع بین سے گل بہار سے بت تتا رسے سے نبید دار سے چرا نیار سے نبیذ روشن جو ابرہمن + شہر و گلشن چرا نہ بار سے بروزن فعل فعلن فعول فعلن دو بار لیکن اس جگہ مقبوض و مخنق کہین تو ہو سکتا ہے اگرچہ ضرورت نہین اسلئے کہ فارسی مین ثلم و ثرم عامہ ہے مین نہ مختصا اوائل کذا فی المعجم اور اس وزن مقبوض و اثلم کو مضاعف بھی لائے ہین من مولف سو علی کی الفت مین اے سلامی عجب طرح کا مزا ملا ہے بہشت و کوثر لوائک طرف کو قسم خدا کی خدا ملا ہے فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن دو بار اور بعض نے احتمال کیا ہی کہ یہ وزن

مفاعلاتن چار بار ہے حالانکہ یہ احتمال غلط اور سراسر باطل ہی اس جہت سے کہ ترفیل زحاف اوتاد سے ہے نہ اسباب سے اور مفاعیلن مین سبب خفیف آخر مین ہی فافہم اور ان لوگون نے اسکا مزحوف غیر مروج نام رکھا ہے اور ایک شاعر نے اس وزن مقبوض و اثلم مین ایک حرف زیادہ نظم کیا ہے مصرع اگرچہ سیال زبجو دیبا بجانب سراہت قتادہ باشم لام سال تقطیع سے زائد ہے اور یہ سراسر معیوب و باطل ہے — اور بیت شانزدہ رکنی ایک رکن اثلم اور ایک رکن سالم من حدائق البلاغت سے زلف دلاویز وہ مرد بیت تیرہ شب است و آتش ہوسے + جامہ صبرم درکف عشقت دامن یوسف دست زلیخا فعل فعولن آٹھ بار —

بحر متدارک — یا تدارک اجزا اسکے عربی و فارسی مین چار بار فاعلن مفاعلن دائرہ اسکا ثقیل تر ہے بجہت آمیختگی اسباب کے سات اوتاد کے اور ہر ایک سبب کہ متقدم ہے اوپر ایک وتد کے اور ہر ایک وتد درمیان دو سبب کے ہی طرفین سے اس بحر کے زحافات دس ہین اور فروع بارہ خبن تسکین قطع حذ خلع اذالت ترفیل تتمیم طمس عرج عربی عام خبن فارسی عام تسکین یہ زحاف عربی مین بھی پایا جاتا ہے پس اسکو مشترک کہنا چاہئی لیکن ازبسکہ فارسی مین اکثر ہے پس منسوب بفارسی ہوا مختصہ اول سے بین القومین کوئی زحاف وضع نہین ہوا عربی خاص ہی اعاریض وضروب قطع حذذ خلع اذالت ترفیل تتمیم فارسی خاص یہ اعاریض وضروب طمس عرج ع ح فعلن مخبون — ف ع — افعلن س ع خ — فعلن — فعلان — فعل ——— فاعلان مذال

مخبون مسکن — مقطوع — مخبون مذال — خلع ای خبن و قطع

فاعلاتن مرفل — فعلاتن مخبون مرفل یا مخبون متمم — فعلاتن مخبون متمم — ف ح فاع مطموس بقول محقق اور بقول فراہیدی مذال

اور یہ خوب نہین کہ بعد نقصان کے حذف کے زیادت اذالت ہو

فعول بسکون اللام مخبون اعرج کذا فی جامع القواعد — فع اشتر — فعلان مخبون مسکن مذال

بیت مشد ترکیب مثمن سالم من معیار الاشعار

سخت سرگشتہ ہم از غم ہجر تو + گر خطا مے کنم و لب اعفو کن

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دو بار

بیت مثمن مجنون کہ اسمین سبب فواصل ہین اور یہ ثقیل تر ہی وزن اول سے من المعجم

چنگلے ضیمے دل من سبرد + پس ازان لعنادبلا سپرد

فَعِلن فعِلن فعِلن فعِلن دو بار

بیت مثمن مقطوع

تا کے بار او غم داری + تا کے بر با آرہی خواری

فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن دو بار

واضح رہے کہ شعراے عجم قطع کو جملہ اجزاے بیت مین لا نادر وا رکھتے ہین کما قیل اور اس وزن کی تقطیع ہزج مسدس اخرب و مکفوف محذوف سے بھی ہو سکتی ہی جیسے مفعول مفاعیل فعولن اور رمل مجنون مسکن و ابتر سے بھی ہو سکتی ہے جیسے مفعولن مفعولن فعلن کذا فی معیار الاشعار —

بیت متدارک مثمن مخلع

سنبل سیہ بر سمن مزن + لشکر حبش بر ختن مزن —

فاعلن فعِل فاعلن فعِل دو بار

بیت متدارک مجنون شانزدہ رکنی

مے و نغمہ مسکر حوصلہ کہ قدح زن گردش سر نشود

سجل بیت سکندر آن قدرت کہ دماغ جنون زدہ سر نشود

فعِلن ۱۲ بار

متدارک مقطوع شانزدہ رکنی یا مسکن مجنون

امشب یارم آمد از در دلش دیدم چون گل گشتم

قربان کردم دل سر دلبر چون جان آمد بجان گشتم

فعلن ۱۲ بار

متدارک شانزدہ رکنی بعض رکن سالم و بعض مخلع و بعض مجنون اعرج از کلیات قاآنی

یارکے مہ تختہ زند و بدلہ گو شوخ و دلبر باخوب خوش سرشت

طرہ اش همسر کرش حریر عارضش بہار طلعتش بہشت

نقشبند روح گوئی از نخست صورت لبش باکشد درست

لعل پارہ زآب خضر سرشت لیس نخ و حل باشکر سرشت

وزن بیت اول

فاعلن فعول فاعلن فعِل فاعلن فعِل فاعلن فعول

فاعلن فعول فاعلن فعول فاعلن فعول فاعلن فعول

وزن بیت ثانی

فاعلن فعول فاعلن فعول فاعلن فعِل فاعلن فعول

فاعلن فعِل فاعلن فعول فاعلن فعِل فاعلن فعول

مجزو مجنون

دل من بد تھا سبر کی + جو دغا وہ غل بے

فعلن فعلن فعلن دو بار

مجزو مقطوع بطور فارس	جانا در دل گردم + کز مہرت برگردم
یا مخبون مسکن بطور عرب	فعلن فعلن فعلن دو بار
مربع من معیار الاشعار	سجدہ کردت بتا + آفتاب از فلک

فاعلن فاعلن دو بار

اور بہ تکلف عروض و ضرب مذال اور معری اور مخلط لائے ہین فارسی مین اور متقدمین شعرائے پارس بعض رکن مخبون اور بعض رکن مقطوع نہین لاتے کہ اعتدال سے خارج ہے جیسا کہ قول محقق کا ہے لیکن متاخرین فارس کے نزدیک لانا درست ہے چنانچہ مثنوی شیر و شکر شیخ بہائی علیہ الرحمہ کہ اسی بحر مین ہے اوسمین یہ شعر کہ بعض اجزا اوسکے مقطوع اور بعض مخبون مین وارد ہوا ہے ؎ یارب یارب بہا ئیے زار + آن نامہ سیاہ خطا کردار اس شعر کی تقطیع سابق ہے کہ بانظور را بہ بہائیکے زارم بیان مثنوی مین ہو چکی ہے اس جگہ بدون یا تقطیع کیجاتی ہے اسلئے کہ یہ شعر بدون یا اور مع الیا دو طرح دیکھا گیا ہے فعلن فعلن فعل فعلان + فعلن فعلن فعلن فعلان صدر و ابتدا مقطوع اور بعض اجزائے حشو مقطوع اور بعض مخبون اور ایک رکن حشو مصراع اولی مین مخلع اور عروض مخبون مذال اور ضرب مقطوع مذال تنبیہ یہان مقطوع مذال کہنا خوب نہین اسواسطے کہ بعد نقصان قطع کے پھر زیادت بہ اذالت شنیع ہے کما قیل پس اس جگہ مخبون مسکن مذال کہنا چاہیے یا اعرج اور یہی اولی ہے لیکن اس صورت مین ضرب مذکور بروزن مفعول ہوگی فافہم اور قطع کا لانا اوائل و جملہ ارکان مین منجملہ تصرفات فارسیہ ہے کما قیل اور عربی مین سوا آخر کے نہین لاتے البتہ تشعیث کہ بین القومین مشترک ہے اور زحاف عامہ سے ہے پس جملہ ارکان مین لانا اسکا علی السویہ بین القومین جائز ہے اور عربی مین اس بحر کو صوت الناقوس بھی کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اسکی جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں راہ شام میں سات حضرت امیر المومنین صلوات اللہ تعالیٰ شانہ وسلامہ علیہ کے جاتا تھا کہ اک دیر کی جانب گذر ہوا اک ترسا اس دیر میں ناقوس بجا رہا تھا جب آنحضرت نے صدائے ناقوس سنی فرمایا کہ ناقوس یہ کہتا ہے حقاً حقاً حقاً حقاً + صدقاً صدقاً صدقاً صدقاً۔ بروزن فعلن فعلن فعلن فعلن دو بار۔ اور آنحضرت نے چند ابیات مشتمل بے اعتباری دنیا اس وزن میں فرمائے چنانچہ ایک بیت جو مذکور ہوئی اونہیں ابیات سے ہے

فصل چونکہ پیشتر ازیں

وعدہ کیا تھا ہمنے کہ بعد تعدید بحور دو دائرہ اصلی ابیات سالم و مزاحف کی تشریح کرینگے ایک دائرہ کی دو دائر مجہول و بحور مستحدث سے کہ اوسکو عروضیان پارسی نے تخریج کیا ہے یعنی بہرامی و بزرجمہر قسمی وغیرہ نے پس وہ دائرہ منعکسہ ہے کہ بہرامی اپنی کتاب غایۃ العروضیین میں لکھتا ہی کہ اس دائرہ کو عبداللہ قرشی نے تخریج کیا ہے اور جملہ بحور اس دائرہ کے نو ہیں۔ صریم۔ کبیر۔ بدیل۔ قلیب۔ حمید۔ صغیر۔ اصم۔ سلیم۔ حمیم۔ اور یہ جملہ بحور مسدس ہیں اور ہر بحر میں دو وتد مجموع اور چار وتد مفروق ہیں بخلاف دائرہ مشتبہہ کے اور ان بحور کو اغیار دائرہ مشتبہہ سے نکالا ہے اور یہ جملہ بحور مستحدث خالی التباس سے نہیں اور فساد ہر ایک کا بیان کرتے ہیں ہم اور بحور مستحدث کو اوپر انکے قیاس کرنا چاہیئے بحر صریم مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن دو بار اور خفیف ترین ابیات صریم سے دو وزن ہیں۔ اول مکفوف و مقصور شعر سے تخریج دبدبار نالکار کند یار نالکار دلفگار۔ بروزن مفاعیل فاع لات فاع لات حالانکہ یہ بیت ہزج مکفوف اشتر مقبوض منسرح سے نکلتی ہے اور بروزن مفاعیل فاعلن مفاعلاتن کے لیکن یہ وزن بجہت اختلاف ارکان اور تفاوت نظم کے مہجور ہی واضع بحر نے اس وزن صحیح سے انحراف کر کے وزن مفاعیل ... [illegible]

جانم از دروش برآور - بروزن مفعول فاع لاتن فاع لاتن - حالانکہ یہ بیت
بحر مضارع مثمن اخرب اشتر مجحوف سے نکلتی ہے بروزن مفعول فاع لاتن فاعلن
فع **بحر کبیر** مفعولات مفعولات مستفعلن دو بار اس بحر کے سبکترین
اوزان سے ایک مطوی ہے شعر ۵ آن نگار خوب چہرہ سیم فش + روی خوب
در نہان نمود بمن - بروزن فاعلات فاعلات مفتعلن حالانکہ یہ بیت وافر اجم
معقول سے نکلتی ہے اور بروزن فاعلن مفاعلن مفاعلتن کے اور وزن
سبکترین اوزان سے مکفوف مخبون منسرح ہے شعر ۵ دلم بردیکے ترک یہ
ابروان + زخم کرد زتیمار چون زعفران - بروزن فعولات فعولات مفاعلان
حالانکہ یہ بیت ہزج مکفوف مقبوض منسرح سے نکلتی ہے اور بروزن مفاعیل
مفاعیل مفاعلان کے **بحر مذیل** مس تفع لن مس تفع لن فاعلاتن
دو بار اس بحر کے خفیف ترین اوزان سے مخبون ہے شعر ۵ نگار من سوار
من سفری شد + ہمی رود چو سر کشان بجہان در - بروزن مفاعلن مفاعلن
فعلاتن حالانکہ یہ بیت بحر کامل موقوص مقطوع سے نکلتی ہے بعینہ اور اسی
وزن کے **بحر قلیب** فاع لاتن فاع لاتن مفاعیلن دو بار اس بحر کے
سبکترین اوزان سے مکفوف مقصور ہے شعر ۵ اے صنم رہی باش کز نہفت
این جفا مکن تا کہ روا نیست - بروزن فاع لات فاع لات مفاعیل حالانکہ یہ
بیت مدید مکفوف مخبون منسرح سے نکلتی ہے اور بروزن فاعلات فاعلن
فعلیان کے اور خفیف ترین اوزان سے وزن محذوف ہے شعر ۵ مستمندم
ز ار ہستم نگارا + خستہ دارمی جان مارا ہجران + بروزن فاع لاتن فاع لاتن
فعولن حالانکہ یہ بیت مدید منسرح اقرب سے نکلتی ہے اور بروزن فاعلاتن فاعلن
فاعلیان کے **بحر حمید** مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار اس بحر کے
سبکترین اوزان سے محذوف مقصور موقوف ہے شعر ۵ دوش ... بازگشت

فاعلات حالانکہ یہ وزن مقتضب مسدس مطوی ہے بعینہ

بحر صغیر

مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن دوبار

بیت سالم اس بحر کی ؎

بیز غیر جانان بہن وہ انجام مے + کز نور او جان مارا شد روشنی +

بر وزن مذکور اور بیت مخبون

اس بحر کی ؎

بہار بود بچشم خزان و دی +

کہ شاد بود بروئیم نگار من +

یہ وزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن +

حالانکہ یہ وزن مجتث مخبون مسدس ہی بعینہ

بحر اصم

فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن اس بحر کی سب کترین ابیات سے بیت مخبون مقبوض

ہے ؎ عجمی ترک من برفت غریب +

زغم عشق او چہ زار و نزارم +

بر وزن فعلاتن مفاعلن فعلاتن +

حالانکہ یہ وزن بحر خفیف مخبون مقبوض ہے بعینہ

اور اس بحر اصم میں

الف فاع لاتن کو مخبون کیا ہے۔

حالانکہ وہ مخبون نہیں ہوسکتا اسواسطے کہ وہ الف مفروقی ہے نہ حرف دوم ساکن

سبب خفیف سے بحر سلیم

مستفعلن مفعولات مفعولات دوبار بیت مطوی موقوف اسکی ؎

اے تنگ ماہ روئے حور زاد +

بادہ بن دہ چو رنگ بامداد +
بر وزن مفتعلن فا علات فاعلات
حالانکہ یہ بیت منسرح مسدس مطوی مکشوف مجنون مذال سے نکلتی ہی
اوپر وزن مفتعلن فاعلن مفاعلان کے

بحر جمیم

فاعلاتن مس تفع لن مس تفع لن
دو بار بیت مجنون اس بحر کی +
ای بچہ تابدر رخان آن نگار من +
کہ ہمی تابدان رخش چون مشتری +
بر وزن فعلاتن مفاعلن مفاعلن ہے
حالانکہ یہ وزن بحر کامل موقوص ہے
کہ صدر و ابتدا مین قطع لائے ہین +
اس لیے کہ قطع فارسی مین زحاف عامہ سے ہے کما قیل۔
تمام ہوئین۔
تو بحرین دائرہ منعکسہ کی
ان بحور مہملہ کے ذکر سے مقصود یہ ہے
کہ جو کچھ خلیل نے وضع کیا ہے
اوس پہ کچھ اور مزید نہین ہے
اور دوسرا فائدہ انکے ذکر سے یہ ہے۔
کہ اگر کوئی بطریق امتحان کوئی وزن
ان اوزان مجہول و مہملہ سے لاسے
تخریج اوسکی آسان ہو یعنی اوسکی
تقطیع کرنے مین آسانی ہو فقط +

نوع ثانی بعلم قافیہ مین - اور اوسمین چھ باب ہین باب اول
حد قافیہ اور ذکر حروف قافیہ مین - معلوم ہو کہ قافیہ اصطلاح شعرا مین عبارت
ہے آخر کلمات ابیات سے یا اون کلمات سے جو بمنزلہ آخر ابیات ہون
کہ بنائے قافیہ اوسپر اونکے محکم ہو - اور حد قافیہ مین اختلاف بہت ہے -
بعضے صرف حرف روی تنہا کو قافیہ کہتے ہین جیسے حرف (را) نگار و بہار و گہر
وغیرہ مین - اور بعضے تمام کلمہ آخر کو قافیہ کہتے ہین اور یہ بطریق توسع مجاز کے ہے
بہتر یہ ہے کہ کہین قافیہ مجموع وہ چیز ہے کہ مکرر ہو یا حکم مکرر مین بغیر استقلال
اور مختلفہ مین بحسب لفظ و معنی - یا بحسب لفظ تنہا - یا بحسب معنی تنہا -
کہ وہ الفاظ واقع ہون آخر ابیات و مصاریع مین یا آخر ابیات و مصاریع
کے حکم مین اور وہ مجموع الفاظ ہو مؤلف ہون اون حروف و حرکات سے کہ
بعد اسکے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالے - پس قید بغیر استقلال کی اس جہت
سے ہے کہ اگر مستقل ہوگا تو ردیف ہوگی کما مذکور فی باب السادس مثال قافیہ مختلف
الالفاظ و المعنی یار و بازار اور مختلف اللفظ تنہا زبان و لسان اور مختلف المعنی
تنہا دیدہ و شوخ دیدہ - اور قید او آخر ابیات اس جہت سے ہے کہ تا قصیدے
اور غزلین اور قطعے سوا مطلعون کے شامل ہو جائین - اور قید او آخر مصاریع
اس جہت سے ہے کہ تا قوافی مطالع و مثنویات و رباعیات داخل ہو جائین
اور قید حکم تکرار اس جہت سے کہ تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہو جائین
اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملے گی تکرار قافیہ ہو جائیگی - پس
حرف آخرین کلمہ قافیہ اگر نفس و اصل کلمہ سے ہو - ماقبل اوسکا دو حال سے
خالی نہوگا یا متحرک ہوگا - یا ساکن - اگر ماقبل اوسکا حرف متحرک ہو قافیہ صحیح
اوس شعر کا ایک حرف اور ایک حرکت سے زیادہ نہ ہوگا جیسے اس مصرع
ہوبہ باغ سراپا یہ وگر دارد چونکہ کلمہ (دارد) اس شعر مین آخر ہر بیت مین مکرر
ہوتا ہے ردیف ہے اور قافیہ کلمہ وگر ہے اور چونکہ ماقبل (ر) کا مفتوح ہے

قافیہ اس شعر مین تے ہے اور حرکت کاف کی ہے۔ نہین جائز ہے کہ اس
قصیدہ مین کوئی ان دونون مین سے متغیر ہو اور ساتھ کسی دوسری چیز کے
متبدل ہو۔ اور اگر ماقبل حرف اصلی کلمہ قافیہ کا ساکن ہو جیسے اس مصرع مین
ع کار دل در عشق یار از دست رفت۔ کلمہ رفت ردیف ہے اور قافیہ
کلمہ دست مین ہے چونکہ ماقبل تے کا ساکن ہے قافیہ اس شعر کا دو حرف ہین
اور ایک حرکت یعنے تے اور سین اور فتحہ دال۔ نہین چاہیے کہ کوئی انمین سے
متغیر و متبدل ہو۔ اور اگر حرف آخر کلمہ قافیہ کا اصل و نفس کلمہ سے نہو بلکہ
از روے معنی زاید ہو اور نفس و اصل کلمہ کے اور ساتھ جزو اوسی کلمہ کے ملحق ہوا ہو
مثلاً چشم مستان مین الف و نون اصل و نفس کلمہ سے نہین ہین بلکہ واسطے معنی
جمع و کثرت کے ساتھ اس کلمہ کے ملحق ہوئی ہین پس قافیہ اسکا شعر مین حرف
نون سے تا بحرکت میم ہوگا اسواسطے کہ بنا قافیہ کی سوا حرف اصلی کے نہین چاہیے
اور کلمہ مست مین حرف تے آخر مین حروف اصلی سے ہے اور چونکہ ماقبل تا
ساکن ہے وہ بھی داخل قافیہ ہے پس قافیہ اس جگہ پانچ حرف اور ایک
حرکت ہے بیان حروف قافیہ حروف قافیہ علے المشہور نو ہین اور اول
حروف تسعہ مین روے اصل قافیہ ہے کہ قافیہ بغیر اوسکے متحقق نہین ہوتا اور
حرف ثمانیہ دیگر اوسکے ساتھ ملحق ہوتے ہین چار قبل روے کے اور چار بعد
روے کے وہ ان دو بیتون مین جمع ہین ع قافیہ در اصل یک حرف است
ہشت آنرا تبع ✣ چار پیش و چار پس این نقطہ آنہا دائرہ ✣ حرف تاسیس و
دخیل و ردف و قید آنگہ روی ✣ بعد ازان وصل و خروج است و مزید و نایرہ
من رسالہ عطائی لیکن محقق علیہ الرحمہ نے بعض حروف کو انمین سے قافیہ
مین نہین محسوب کیا ہے حرف ردف و روی مفرد و روی مضاعف
و وصل ان حروف چارگانہ کو بکار جانا ہے اور خروج و مابعد خروج یعنے

محسوب کیا ہے الحاصل لفظ روی رو اسے ماخوذ ہے اور رو الغت مین اوس رسی کو کہتے ہین کہ جسمین شترون کو باندھین یا سات اوسکے بار اوپر شتر کے باندھین پس گویا جملہ اجزائے بیت سات اوس حرف کے بستہ ہین کذا فی المعجم اور بمعنی بر ہم تابندہ پس جیسا کہ بر ہم تابندہ ریسمان اجزائے ریسمان کو جمع کرتا ہے یہ حرف بھی ابیات کو بایکدیگر جمع کرتا ہے لہذا بسبیل تشبیہ اوس تخلص کے نام رکھا اور روی در اصل بہ تشدید یا ہے لیکن شعرا نے عجم بہ تخفیف اسکو استعمال کرتے ہین اور اصطلاح مین وہ حرف اصلی کہ بناے قافیہ اور مدار قافیہ اوسپر ہو قصیدہ وغیرہ مین اور کوئی بیت قصیدہ کی اس حرف سے خالی نہین ہوسکتے اور سات کسی حرف دیگر کے متبدل نہین ہوسکتی جیسے رے اس شعر مین سفر سے بقائے تو دوران چرخ را آخر پس جو حرف کہ آخر کلمہ قافیہ مین نفس و اصل کلمہ ہو اور سات کسی علت کے ملحق نہوا ہو وہ روی ہے جیسے تاے ست و دست اور نون جہان و زمان اور راے سر و زر اور یاے راے و پاے اور شین باش و خشخاش یہ سب بر آئینہ روی ہوسکتی ہین۔ اور جو حرف کہ آخر کلمہ مین قافیہ اصل و نفس کلمہ سے نہو اور سات کسی علت کے اوسکے سات ملحق ہوا ہو اوسکی چار صورتین ہین قسم اول وہ حرف کہ مانند حروف اصلی کے تمام تلفظ مین ظاہر ہو اور بجہت کثرت استعمال کے نفس کلمہ سے مشابہ ہو جیسے رنجور و مزدور و دستور کہ معنی انکے صاحب رنج و صاحب مزد و صاحب سند و قدرت ہین اسواسطے کہ دست بمعنی سند و قدرت ہے اور ور حرف بمعنی صاحب ہے بجہت تخفیف ماقبل واو کو ساکن کیا۔ اور گوشوار و دانشمند بمعنی لائق گوش اور صاحب دانش۔ ایسے الفاظ کے حروف اواخر کو روی قرار دیتے ہین بجہت اسکے کہ کثرت استعمال نے انکو ترکیب سے خالی کردیا ہے اور بمنزلہ [illegible] قسم ثانی وہ حرف کہ اوسکے اصلی اور غیر اصلی ہونے [illegible]

اختلاف ہو اہل لغت مین جیسے ہولیشا وخدوا ستوار ودانا وبینا وگویا وشنوا و بکشا و بمان ان الفاظ کے حروف اواخر کو ردی قرار دیتے ہین قسم ثالث وہ حرف زاید کہ بجہت کثرت استعمال کے نفس و اصل کلمہ سے مشابہ ہو لیکن تلفظ مین ظاہر نہ ہو جیسے ہاے دانہ و ندانہ کہ محض واسطے دلالت فتحہ ماقبل کے لکھتے ہین اور ہاے نکرسہ کہ محض واسطے دلالت کسرہ ماقبل کے اور واو خود وکہ محض واسطے دلالت ضمہ ماقبل کے لکھتے ہین اس قسم کے حرف کو روی نہین قرار دینا چاہیے قسم رابع وہ حرف کہ مانند حرف اصلی کے تمام تلفظ مین ظاہر ہو لیکن ظاہر الترکیب نہو جیسے الف شاہا وخداوندا وشین بینش ودانش ونون کردن وگفتن اس نوع کو بھی روی قرار دینا نہین چاہیے لیکن یہ انواع باعتبارات مختلف ہین والا درحقیقت ایک ہی نوع زوایدکی ہے اور یہ انواع خواہان تفصیل ولحاظ طلب ہین پس چاہیے کہ ہم ایک فصل ان کی قرار دین اور اوس فصل مین بحسب حروف تہجی بہ ترتیب الف بے تے جو لغت پارسی دری مین مستعمل ہین بیان کرین اور وہ دو حال سے خالی نہین یا مفرد ہین یا مرکب کہ اواخر کلمات سے ملحق ہوتے ہین پس مفرد وہ حرف تعریف ہین اور مرکب کلمات ادوات ہین پس سات ذکر اون حروف زوایدمفردہ ومرکبہ کے اونکے معانے اور علت اونکے الحاق کی سات اواخر کلمات کے بیان کرین ہم تاکہ اہل طبع کو اوس چیز سے کہ ان حروف سے روی کو چاہیے یا نہین چاہیے معلوم ہو جاوے اور کوئی اشتباہ باقی نہ رہے وباللہ التوفیق

الف اپنے جنس سے اواخر کلمات مین سات جگہ زیادہ ہوتا ہے اصلی نہین ہوتا اول حرف ندا ودعا وتعجب اور وہ ایک الف مفرد ہے کہ اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے پس معنے ندا ودعا وتعجب کے دیتا ہے جیسے بزرگا وعالما وبسا الا ثانی حرف نسبت اور وہ ایک الف ہے کہ آخر

بعضے صفات سے ملحق ہوتا ہے معنے نسبت کے دیتا ہے جیسے فراخا و درازا
اور کبھی قبل اوسکے اک نون بھی بڑھاتے ہین جیسے فراخنا و درازنا تاریکنا
یعنے فراخی و درازی و تاریکی ثالث حرف فاعل اور وہ اک الف ہے
کہ اواخر بعضے کلمات فعل سے ملحق ہوتا ہے اور معنے فاعلیت کے دیتا ہے
جیسے دانا بینا گویا شنوا رابع حرف تخصیص اور وہ اک الف ہے کہ اواخر
اسما سے ملحق ہوتا ہے اور تخصیص کا فایدہ دیتا ہے جیسے اور ابار اسپ را
جامہ را خامس حرف شکل و ہیئت اور وہ اک الف ہے کہ بعد ہمزہ و سین کے
اک کلمہ مرکبہ مین ہوتا ہے کہ سات اوس کلمہ کے اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے
جیسے بادشاہ آسا مردم آسا حباب آسا کبھی اس الف کے بعد یا ہوتی ہے جیسے
فلان آسائی بزرگی دارد سادس حرف جمع اور وہ اک الف ہے کہ سات ہا کے
اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے اور دلیل ہوتا ہے جمع ہونے کی جیسے زرہا گوہرہا
سابع حرف اشباع اور وہ اک الف ہے کہ اوسکو الف اطلاق بھی کہتے ہین
اور اوسکو متقدمان شعرائے عجم مطابق اشعار عرب کے اواخر اشعار فارسی مین
لائی ہین مثلاً مثالاً لیکن اشعار عرب مین حرف آخر شعر جب متحرک ہوتا ہے تو بضرورت
سکون آخر شعر اوسکو باشباع پڑھتی ہین پس حالت فتحہ مین الف پیدا ہوتا ہے
اور حالت ضمہ مین واو اور حالت کسرہ مین یا اور اوسکو تعبیر کرتے ہین بالف
اشباع اور بواو اشباع اور بیاے اشباع لفظاً اور لکھتے نہین ۔
بخلاف اہل فارس کہ وہ الف اشباع کو لکھتے بھی ہین اور واو و یاے اشباع
فارسی مین نہین لہذا اوسکی تحریر کی بہ نسبت بھی کوئی حکم نہین ہے مثال الف
اشباع فارسی مین سے دوش شبے بود خوب درخشانا ❊ واضح ہو کہ الف
ندا و دعا و تعجب و فاعل و اشباع یہ سب مفرد ہین اور ان الفات کو بنسبت
واحد باہم دگر روی قرار دینا ہرگز جائز نہین سوا ایکبار کے سات الف مغایر المعنی کے

واسطے نفس زیادت کے اپنے کلمہ مین اصل ہے لیکن الف فاصل کو خاص لفظ
دانا و بینا و گویا و شنوا مین باہم دگر قافیہ مین بعض شعرا نے جائز رکھا ہے اس جہت سے
کہ اس الف کو ان الفاظ مین بمنزلہ نفس و اصل کلمہ شمار کیا ہے یعنے ترکیب اون لفظون
کلمات کی اسی الف سے تمام ہوئی ہے اسلیے کہ لغت دری مین بین اور دان
اور گو اور شنو صحیح نہین ہے جب تک کہ حرف یا سات اونکے الحاق نہ کرین
وہ لفظ معنے تمام نہین دیتے جیسے بین بدان بگو بشنو بین جبکہ دانا و بینا و گویا
و شنوا کے تمامی اس الف سے ہوئے یہ الف اصلی ٹھہرا اسی جہت سے انوری
اور اکثر شعرا دانا و بینا کو باہم دگر قوافے مین لائے ہین بخلاف بادشاہا اور خداوندا کے
کہ الفات اونکے کلمات تمام سے ملحق ہوئے ہین نہ یہ کہ ان الفات سے اونکی تمامی
ہوئی ہے پس یہی وجہ ہے دانا و بینا مین ایطائی خفی ہونے کی جیسا کہ اپنی جگہ پر
بیان اوسکا آئیگا انشاء اللہ تعالے اور حروف مرکبہ جیسا کہ آسا و زرہا و مرا و ترا و کرا
و چرا کہ ہر ایک کلمہ علیحدہ ہے مانند کلمات ادوات کے پس قصیدہ مین ایک اون مین سے
جائز ہے سات نہ ہونے جنس واحد کے لیکن بعضے شعرا نے قافیہ مرا و ترا و چرا
و کرا باہم جائز رکھا ہے کہ ایک قصیدہ مین لائین اسواسطے کہ ہر کلمہ سے ایک حرف
ساقط کرکے ہر کلمہ لائے ہین اور کلمہ را کو سات اونکے مرکب کیا ہے بخلاف مارا
و شمارا کے کہ کلمہ را ان کلمات مین ظاہر التر کیب ہے جب ما و شما کو کلمہ را سے
جدا کرین معنے اپنے دینگے لیکن میم مرا سے جدا کرین معنے اپنے نہ دیگا اسی جہت سے
وراق کہتا ہے شعر ❊ ہمہ ملاحت و آہستگی و شرم ترا است ❊ ہمہ ملامت
دل خستگی و عشق مرا است ❊ دل من و دل تو چون دو یار ساختہ اند ❊ مرا است
آن تو آن من اے نگار چرا است ❊ مرا نشاط قرین است تا تو پیش منے ❊ مرا
بیا رقرینے بجز انشاط کرا است ❊ قیاس یہ ہے کہ ان الفاظ کو اگرچہ ایک دوسرے
نہ رکھین الا پراگندہ استعمال کرین جائز ہے لیکن کلمات امر جیسے بیا بکشا بنما کہ صحیح

یا حذف کرین جائز ہے کہ باہم دگر تقفیہ مین الف کو روی قرار دین ساتھ شرط اس بات کے کہ بکثرت نہ ہوا اور اسی طرح الفات جمع کلام عرب سے جیسے اعدا و احشا و اعضا اور الفات ممدودہ کہ فارسی مین بقصر ملفوظ ہوتے ہین جیسے ضیا بہا و دعا و ثنا چاہیے کہ ان الفات کو باہم دگر روی قرار دین لیکن چاہیے کہ بہت نہ لائین اور وہ الفات کہ بدل تنوین ہوتے ہین جیسے رایت رجلا داشتن جلا نہین چاہیے کہ ان الفات کو روی قرار دین اور جیسے مرحبا اور اصلا کہ مرحبا کو عرب مین واسطے تعظیم مہمان کے کہتے ہین اور مرحب مصدر میمی ہے بمعنی فراخ شدن اور الف علامت نصب ہے اسواسطے کہ ترکیب مفعول مطلق مین واقع ہوا ہے بحذف فعل اور اصل مین یون تہا رحبت بلاد اللہ مرحبا یعنے فراخ شد براے تو خانہ فراخ شدنی پس بجہت تخفیف فعل کو مع متعلق حذف کیا اور نصب کو واسطے دلالت حذف اوسے محذوف کے باقی رکھا مرحبا حاصل ہوا اور اسی طرح اصلا بمعنی ہرگز اور الف کہ آخر اصلا مین ہے واسطے وقف کے ہے یا عوض تنوین کے ہے پس ان الفات کو بہ جنس واحد باہم دگر روی قرار دینا نہین جائز ہے درحقیقت ان کلمات مین اور سوا انکی حالت تثنیہ مین حالت رفع و نصب و جر مین نون تنوین ہوتا ہے جیسے جاء زید و رایت زیدا و مررت بزید پس یہ نون تنوین ساتھ نون مغایر الجنس کے روی ہو سکتے ہین بلاخلاف لیکن کلمہ امر و نہی باہم قافیہ نہین ہوسکتے جیسے بکن و مکن و بنشین و منشین اور کجا و اینجا کا باہم قافیہ کر سکتے ہین کہ ترکیب کجا و اینجا غیر ظاہر ہے لیکن ترک احوط ہے اور انجا و اینجا نہین چاہیے اور باد پا و چہار پا و چراغ پا کہ ہر ایک ساتھ دوسرے معنی کے ہے اور معنے اصلی باقی نہین رہے ہین باہم قافیہ ہو سکتے ہین سبب اس جنس سے کوئی حرف زاید نہین ہے کہ او آخر کلمات سے ملحق ہو لیکن قریب کہ اکثر جگہ متکرر ہوتا ہے جیسے گلاب بمعنی عرق گل دولاب سیلاب گرداب غرقاب سیماب خوناب زرداب نوشاب خوشاب شاداب سیراب

پایاب زرآب شوراب جلاب کوزاب تیزاب سپیداب اور
پوشیدہ نہین ہے کہ آب گرداب وسیماب و دولاب و سپیداب و سیراب
و خوشاب مین بمعنی طراوت و رونق ہے پس باہم قافیہ ہوسکتا ہے اور
آب و زرآب و گرداب و سیلاب سیراب و پایاب ان سب مین آب کے
معنے ایک ہی ہین لہذا باہم قافیہ نہین چاہیئے ہان اگر مراد غرق آب سیلاب سے
بلائے ناگہانی ہو اور گرداب کو علم تصور کرین تو باہم قافیہ ہوسکتا ہے اور
خوشاب و زرداب باہم قافیہ ہوسکتا ہے اور آب جلاب اور گلاب و جلاب
بھی ہوسکتا ہے اور آب و گلاب بھی باہم قافیہ ہوسکتا ہے جبکہ گلاب کو بمعنے
علم بحر گل لین نہ بمعنے عرق گل کیونکہ بعض متاخرین مثل انوری کے آب و گلاب کا
قافیہ باہم لائے ہین بطریق جواز اور اسی طرح آفتاب و ماہتاب باہم چاہیے
علمیت کے جہت سے اور تاب بمعنے تافتن اور تاب بمعنے طاقت
و قوت اور تاب بمعنے حرارت اور تاب بمعنے روشنائی باہم دگر قافیہ ہوسکتے ہین
بجہت مغایرت معنے کے ت جنس تا ہے جو اواخر کلمات سے ملحق ہوتے
ہین ضمیر مخاطب ہے جیسا کہ اسپت و غلامت آخر اسما مین اور زدت اور
بردت اواخر افعال مین اور حروف رابطہ سے است ایک کلمہ ہے کہ
اواخر کلمات مین فایدہ دیتا ہے ربط صفات کلمات موصفات کے اور
اور یہ اختصاص لغت فارسی سے رکھتا ہے جیسے فلان آمدہ است و فلان
رفتہ است و فلان غلام است و فلان تونگر است پس یہ تا باہم دگر بہ جنس
واحد قافیہ نہین ہوسکتین البتہ دوست و نیکوست قافیہ ہوسکتے ہین اسلیے کہ سین
و تائے دوست اصلی ہے اور نیکوست مین سین و تا حرف رابطہ ہے اور
وہ بھی اپنے حد ذات مین اصلی ہے اور اگر قافیہ واو کو کرین اور سین و تائے
اصلی کو وصل و خروج کہین ہوسکتا ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان اسکا آوے گا

قافیہ مین باہم دگر لاسکتے ہین اور اسی طرح ناست وراست وانجابت
وزیباست کو لاسکتے ہین لیکن تاے تانیث عربی کہ حالت وقف مین
ہا ہوجاتی ہے جیسے نعمت وحرمت و دولت وسعادت وغیرہ شعرا ے
ان قواعد مین تاہاے کلمات مذکورہ کے ماقبل کا التزام کیا ہے یعنے
قافیہ قسمت ساعت است و نعمت کے لاتے ہین اور تاے تانیث
قسمت کو ردی کرتے ہین لیکن تے کے ماقبل کو تمام قطعہ مین نگاہ رکھتے ہین
اسی طرح قافیہ سلامت و ملامت مین بھی میم کی رعایت رکھتے ہے اور
اسی طرح امارت واستدارت وعبارت کے تقفیہ مین حرف رے کو کہ ماقبل تا کے ہے
نگاہ رکھتے ہین اور یہ التزام صنعت ابیات سے نہین ہے کہ جسکو شعراے عجم
مالایلزم کہتے ہین بلکہ نگاہ رکھنا ماقبل تاے تانیث کا قافیہ مین لازم ہے کہ دو نو
حرف شریک ہین قافیہ مین لیکن اردو گویان نے تقفیہ انکا جائز رکھا ہے بغیر
تحفظ حرف ماقبل تا کے بطریق تعدد اور اسی طرح تاہاے مصدریکا
قافیہ باہم اور تاہاے جمع کا قافیہ باہم نہین ہوتا ہے جیسے نزہات واحیات لیکن
اردو گویون نے اسے بھی جائز سمجھا ہے البتہ تاہاے اصلی اور تاہاے جمع کا قافیہ باہم دگر
متفق علیہ ہے جیسے نزہات و آب حیات بلاخلاف ث یہ حرف فارسی
مین نہین ہے جیم فارسی یعنی چ کہ اوایل چراغ و چاکر مین ہے او
آخر مین واسطے تصغیر کے ہوتی ہے اور وہ چہ ہے موصول ساتھ ہاے بیان
حرکت کے جیسے نحلاچہ و بادامچہ وسراچہ و باغچہ اور جیم تازی و جیم عجمی کو جمع کرنا
نہین چاہیے جیسے خواجہ وسراچہ کہ ردی مختلف ہوگی اور جائز ہے کلیچہ و دریچہ
لیکن کوچہ ہ منقحہ و نفحہ جائز نہین ہے اور اسی طرح لباچہ و جاچہ وسراچہ بھی باہم جائز
نہین جبکہ جیم فارسی کو ردی قرار دین اور اسی طرح باغچہ و بادامچہ بھی جائز نہین ہے
لیکن بعض محققین کے نزدیک بادامچہ تصغیر بادام کے نہین ہے جیساکہ باغچہ تصغیر
باغ کے نہین ہے اور قیاس بھی ہے ح پارسی مین نہین ہے لیکن عربی جیسے

تخشت اور سخدونہ بمعنے سیمون نجاستے یہ فارسی اصلی ہے یا متحول اُتخ فارسی مین باحرف نہین آتی آخر کلمات مین لیکن بالکلمہ آخر کلمات مین آئی ہی جیسے سنگلاخ بمعنے سنگستان اور دیولاخ بمعنے جایگاہ دیوان ال زوایداس جنس کے دو قسم سے زیادہ نہین ہین ایک حرف نعت اور وہ میم دنون و دال ہین کہ اواخر صفات مین آتے ہین جیسے دانشمند و حاجتمند و مستمند و دردمند و مستمند و رہمند اور نزدیک اسی باب کے واو و نون و دال خویشاوند و خداوند ہے دوسری قسم حرف جمع اور وہ نون و دال ہین کہ اواخر کلمات مین فایدہ دیتے ہین رابطہ صفات کا ساتھ ایک جماعت کے جیسے عالمند و جاہلند و سے آیند و سے روند اور جب نون و دال جمع کلمہ منفصل مین ہوتا ہے بضرورت التقاء ساکنین ہمزہ مفتوحہ اول مین اوسکے لاتے ہین جیسے آمدہ اند و نشستہ اند اور جو یہ مقدمہ معلوم ہوا خداوند و خویشاوند کا قافیہ باہم جائز ہے اور حاجتمند و دردمند باہم جائز نہین لیکن حاجتمند و دانشمند باہم جائز ہے اسواسطے کہ دانشمند علم ایک عالم کا ہوا ہے اور ترکیب اوس زایل ہوگئی ہے چنانچہ انوری حاجتمند و دانشمند کا قافیہ باہم لایا ہے اور صحیح لغت دری مین ماقبل دال کے سوا رے آ زا نون) کے اور کوئی حرف نہین ہوتا جیسے گردید و خزد کارد آرد و کمند گزند اور غیرہ اوز او نون اگر ماقبل دال کے ہو وہ دال معجمہ ہے جیسا کہ بحث ذال معجمہ مین بیان اوسکا آئیگا انشاء اللہ تعالے پس دال زوایداس جنس کے تین سے زیادہ نہین ہین حرف مضارع اور وہ دال ہے کہ آخر کلمات مین فایدہ فعل مضارع کا دیتا ہے جیسے دہد کند و دہند کنند اور حرف جمع اور وہ یا دال ہین کہ اواخر کلمات مین آتے ہین اور ضمیر جماعت حاضرین کی ہوتے ہین جیسے آمدید رفتید ہے آمیدے رویداور واسطے ربط جماعت کے بھی ہوتے ہین جیسے عالمید توانگرید اور حرف دعا وہ الف و دال ہے کہ آخر کلمات مین آتا ہے اور وہ مفید معنی دعا کا ہوتا ہے جیسے بادا و برسادو بادو مباد پس ان زوایدکے نہین

باہم قافیہ لانا جائز نہین البتہ ہر ایک زواید ثلثہ سے ایکبار بساتہ مغایر الجنس کے
قافیہ ہو سکتا ہے اور کلمات واوی جیسے زود و دود و شو و بود اند ود آلود و آسود
باہم قافیہ ہو سکتے ہین کہ واو انکا اصلی ہین لیکن بود و نبود باہم قافیہ نہین ہو سکتے
اور کلمات یائے جیسے بید و خورشید و ناہید باہم قافیہ ہو سکتے ہین لیکن جنس
آئید و رسید و کنید و ہستید سے سوا ایک کے باہم قافیہ نہین ہو سکتے اور اسی طرح
قوافی مجرد جیسے لکد و نمد کہ باہم قافیہ ہو سکتے ہین لیکن جنس سے کند و رود و آید سے
سوا ایک کے باہم قافیہ نہین ہو سکتا ذال معجمہ فارسی مین واقع ہے کہ وہ دال
کہ ماقبل اوسکا متحرک ہو جیسے ندو ستد و کند و آید و برود و گوید یا وہ دال کہ ماقبل
اوسکے ایک حرف آئے حروف مد و لین سے جیسے الف قبل دال نہاد و بنیاد
و شاد و باد اور واو دود و دود و سود و بود آخر زود و اند ود و سرود رود اور یائے
خورشید و ناہید و جاوید یہ سب دال معجمہ ہین چنانچہ خواجہ نصیر الدین طوسی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین ۔ آنانکہ بپارسی سخن می رانند ❀ در معرض دال ذال را ننشانند
ماقبل وی ار ساکن جز وای بود ❀ دال است وگرنہ ذال معجم خوانند اور ابن
یمین کہتا ہے ۔ تعیین دال و ذال کہ در لفظ وی فتد ❀ ز الفاظ پارسی بشنو
زانکہ مبہم است ❀ حرفی صحیح و ساکن اگر پیش او بود ❀ دال است و ہر چہ است
جز این ذال معجم است ❀ اور نزدیک اہل غزنین و بلخ و ماوراء النہر کے فارسی
مین ذال معجمہ نہین ہے اور یہی حق ہے کذا فی المعجم مولف کہتا ہے کہ بقید حروف
مد و لین دال کو معجمہ کہنا شاید بمعنے مصطلح اہل عجم کے ہو نہ بمعنے نقطہ دار جیسا کہ خود
لفظ المعجم اپنے معنے پر شاہد ہے ۔ لیکن یہ تاویل دال معجمہ کے لیے ہو سکتی ہے
نہ ذال معجمہ کے لیے اور یہان ذکر ذال معجمہ کا ہے پس یہ کہین کہ یہ اصطلاح
بعض اہل عجم سے ہے اور مسئلہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح مسلم ہے اور ذال معجمہ اعجام
اور دال کا باہم قافیہ ہو سکتا ہے جیسے بعید و دید وغیرہ از زواید اس حرف کے
نو ہین حرف فاعل اور وہ کاف فارسی و الف و را ہے کہ اواخر افعال مین مفید

معنے فاعلیت کو ہوتا ہے جیسے کردگار و پروردگار و آفریدگار اور آخر
اسما مین صفت ہوتا ہے جیسے ستمگار و سازگار اور اسی کے نزدیک ہے
یادگار و فگار۔ اور اسی کے نزدیک کاف تازی و الف ورا ہے کہ اواخر
اسما مین مفید معنے فاعلیت کو ہوتا ہے جیسے جفاکار و زیانکار و بدکار اور اسی
قبیل سے دال و الف ورا ہے جیسے جہاندار و نگہدار و خزانہ دار و رہ دار
اسی قبیل سے ہے بختیار و دولتیار۔ حرف حرفت و صناعت اور وہ کاف
فارسی و را ہے کہ اواخر اسما مین آتے ہین جیسے زرگر تیرگر کمان گر کاسہ گر
حرف مصدر اور وہ الف و را ہے کہ اواخر افعال مین آتے ہین اور معنے
مصدری کا فایدہ دیتے ہین جیسے رفتار کردار گفتار اور معنے صفت بھی ہوتے
ہین جیسے مردار گرفتار بدرفتار گشتار۔ حرف شکل و شبیہ اور وہ سین و الف و را ہے
کہ آخر اسما مین معنے شکل و شبیہ کے دیتا ہے جیسے مردم سار دیوانہ سار
گرگ سار اور معنے صفت بھی دیتا ہے جیسے شرمسار نگونسار اور معنے موضع
کے بھی دیتا ہے جیسے کوہسار شاخسار رخسار اور حرف تفضیل اور وہ تا و را ہے
جیسے نیکوتر نزدیکتر عالمتر۔ حرف لیاقت و مشاکلت اور وہ واو الف و را
کہ اواخر اسما مین معنے لایقی و مانندگی کے دیتا ہے جیسے شہوار گوشوار مردوار
بادشاوار یعنے لایق شاہان و گوش و مرد۔ حرف صمایت اور وہ واو مفتوحہ
و را ہے کہ آخر اسما مین اوسے اسم کی خداوندی کے معنے دیتا ہے جیسے تاجور
ہنرور پیشہ ور یعنے خداوند تاج و ہنر و پیشہ اور نزدیک اسی معنے کے واو
ساکن و را ہے کہ اواخر اسما مین آتا ہے جیسے مزدور رنجور گنجور دستور۔ حرف
شہوت و موضع اور وہ ہے اور الف و را ہے مفتوحہ کہ اواخر اسما مین معنے شغف
و میل طبع کے دیتا ہے جیسے سہ پارہ سخن پارہ توت پارہ انکین ہامختفی واسطے اظہار
حرکت کے ہے حرف نسبت و غیرہ اور وہ زا و الف و را ہے کہ اواخر
اسما سے نباتات مین آتا ہے مفید معنے اختصاص ہو مجمع ساتات اور یہی نبات کے

جیسے لالہ زار و کیلا زار و گلزار اور نزدیک اسی معنے کے بار و الف بھی آتا ہے که اواخر
اسما مین آتا ہے اور فایدہ اوسی اسم کے تخصیص کا دیتا ہے جیسے ہند بار و دریا بار
زنگبار اور معنے وصفی بھی دیتا ہے جیسے گل پُر بار و ثمر بار اور بمعنے فاعلیت کے
بھی ہوتا ہے جیسے گہربار و شکربار بمعنے گہربارند و شکربارندہ اور جو حروف زوائد اس حرف کے
ہم معنی ہوتے ہیں چاہیے کہ ایک شعر مین کردگار و پروردگار جمع کرین لیکن کامگار
سازگار و یادگار و زنگار کو ہم جمع کرسکتے ہین لیکن زبان کار و بدکار نہین چاہیے اور آفتاب وار
و شاہوار باہم چاہیے اس لیے کہ ایک واسطے تشبیہ کے ہے اور ایک واسطے
لیاقت کے اور گوشوار و استوار بہم چاہیے بجہت خفا و کثرت استعمال کے
لیکن اس صورت مین بنا بر مشہور خالی ایطاے خفی سے نہوگا اور جامہ وار
و نامہ وار بروے ر باہم نہین چاہیے لیکن گفتار و کردار بہم چاہیے اور رہوار
و زنگبار نہین چاہیے اور گہربار و شکربار نہین چاہیے اور مردار و گفتار نہین چاہیے
لیکن ساتھ تند رفتار کے تقفیہ ہو سکتا ہے اور یادگار و نگار بہم چاہیے اور رخسار
و کہسار چاہیے اور سنگسار و نگونسار چاہیے اور مردم سار و گاوسار نہین چاہیے
اور کشت زار و لالہ زار نہین چاہیے اور بہانہ دار و خبردار بھی نہین چاہیے لیکن جبکہ
بہانہ دار علم ہو تو باہم تقفیہ ہو سکتا ہے اور دوست یار و بختیار نہین چاہیے لیکن جبکہ
بختیار علم ہو تقفیہ ہو سکتا ہے اور پردہ دار و بیدار نہین چاہیے لیکن آبدار و پایدار
چاہیے اس لیے کہ اول بمعنے طراوت و رونق ہے اور ثانی بمعنے مضبوط ہے اور
رنجور و مزدور و دستور باہم چاہیے جبکہ مزدور و دستور علم ہون یا بجہت کثرت
استعمال کے کما قیل لیکن بنا بر مشہور اس صورت مین خالی ایطاے خفی سے نہوگا
اور بہتر و بدتر باہم نہین چاہیے اور ناسور و تاجور باہم نہین چاہیے اور پیغمبر و راہبر
چاہیے اس لیے کہ پیغمبر علم ہے اون برگزیدگان عالم کا جو منجانب حضرت حق
سبحانہ و تعالے عز اسمہ مامور برسالت ہوے ہین اور اسی طرح دلیر و رہبر چاہیے
اور بازار و بیزار چاہیے اور برتر و بستر نہین چاہیے اور راہگیر و کفگیر و دستگیر

چاہیے اور انجیر و بید انجیر چاہیے اور گزیر و ناگزیر چاہیے تو اس جنس سے کوئی
حرف زاید نہین ہے پس قوافی مین ساز و ناساز چاہیے اور پنداز و کلوخ انداز
چاہیے اور روز و افروز چاہیے اور نوروز و اعزوز چاہیے اور گریز و نگریز نہین
چاہیے اور دمساز و دربساز چاہیے اور ہنرور و زرگشا و زر چاہیے یعنی اس جنس کے
حرف زاید نہین لیکن حرف شکل و ہیئت اور وہ دال و یا و سین ہے کہ اواخر
اسما مین آتا ہے شکل و تشبیہ کے معنے کا فایدہ دیتا ہے جیسے ترنج دیس و خایہ دیس
یعنے شکل ترنج و شکل بیضہ مرغ و مردم دیس اسے بصورت ادمی و تند دیس ای
صورت انگیختہ اور قوافی مین دستاس و خراس باہم نہین چاہیے اور ہراس
و بے ہراس نہین چاہیے اور دسترس و فریادرس چاہیے اور کس و ناکس نہین
چاہیے اور ہوس و بالہوس چاہیے اور مردم دیس و تند دیس چاہیے کہ ایک اسطے
تشبیہ کے ہے اور ایک واسطے دشنام کے ہے سات صورت بیان کے
شین حرف زاید اس جنس کے دو حرف ہین حرف تشبیہ اور وہ واو شین ہے
کہ آخر اسما مین آتا ہے فایدہ تشبیہ کا دیتا ہے جیسے ماہ وش و پری وش اور حرف
مصدر و ضمیر و اضافت ہے اور وہ شین مفرد ہے کہ اواخر اوامر مین آتا ہے یعنے
مصدریت کا فایدہ دیتا ہے جیسے روش و بینش و پرورش اور جب اواخر صیغہ ماضی
و مستقبل مین آتا ہے ضمیر غائب کی ہوتا ہے جیسے بہ برش و برکشش اور جب اواخر
اسما مین آتا ہے اضافت کا فایدہ دیتا ہے جیسے اسپش و غلامش پس باہوش
و مدہوش کا قافیہ باہم نہین چاہیے اور بخشش و دہش نہین چاہیے اور سنگتراش
و قلم تراش چاہیے اور پاش و شاباش چاہیے اس لیے کہ شاباش اصطلاح مین
تحسین کے لیے ہے ترکیب اس سے نکل گئے ہے اور سات شینہاے اصلی
جیسے باش و خشخاش اور قافیہ چفاش و پسراش چاہیے بشرطیکہ یہ ترکیب مکرر نہ ہو
اور گوش و سیاہ گوش باہم چاہیے اور جوش و سرجوش چاہیے اور سرپوش و سیہ
پوش چاہیے اور بیگانہ و خویش و از ان خویش چاہیے اور کیش و بدکیش نہین

چاہیے اور آہیش و فرا ہیش نہین چاہیے لیکن یہ کہ ایک بمعنے ماضی ہو اور بہین
اور صاد و ضاد و طا و ظا و عین مہملہ و قاف فارسی مین نہین لیکن عربی مین ہین مین نہین بعض
و فا اس جنس سے کوئی حرف زائد نہین ہے فارسی مین کاف زوائد اس جنس کے
تین ہین حرف تصغیر جیسے مردک و اسپک اور حرف کاف بدل ہاے سکتہ سے
کہ لفظ مین لاتے ہین جیسے بندگک و آہستگک کہ یہ کاف بدل ہاے بندہ و آہستہ
کے ہین اور اسی طرح بندگی اور آہستگی اور حرف صفت اور وہ نون و الف و کاف ہے
کہ او آخر اسما مین آتا ہے معنے وصفیت کے دیتا ہے جیسے غمناک شرمناک و زمین
گیاہ ناک و جامہ زرناک پس الفین بجنس واحد باہم قافیہ نہین ہوسکتا لام اس
جنس کا کوئی حرف زائد نہین ہے میم زوائد اس جنس کے چار ہین حرف ضمیر و رابطہ
و اضافت و عدد و لون اور وہ میم مفرد ہے کہ جب او آخر افعال مین آتا ہے حکایت
نفس واحد متکلم کی ہوتا ہے جیسے رفتم و گفتم و بیایم و بگویم اور جب یاے مکسور سابق
اوس میم کے ضم ہو لی ہے پس وہ میم حکایت نفس جماعت کی ہوتا ہے جیسے رفتیم
و بگوییم اور او آخر اسما مین حرف اضافت ہوتا ہے جیسے عالم و توانگرم جمع توانگریم و عالمیم
اور حرف عدد وہ میم ہے کہ آخر عدد مین تخصیص عدد کا فایدہ دیتا ہے اور اوسکو میم مابلد
سن العدد کہتے ہین جیسے ہشتم پنجم حرف لون کہ او آخر الوان مین آتا ہے طول سات
اوسی لون کے یعنے فایدہ دیتا ہے تخصیص لون کا جیسے سرخ بام زرد بام یا سرخ فام
زرد فام اور قوافی میمی مین نام و دشنام بہم چاہیے اس سبب کہ دشنام بجہت
کثرت استعمال کے بمنزلہ کلمہ واحد ہو گیا ہے دام و پا بیدام نہین چاہیے اور کام
و ناکام بہم چاہیے اگر کام بمعنے مراد ہو اور ناکام بمعنے ضرورت ہو اور دستکام
و دشنکام نہین چاہیے لیکن دم و دمادم اور ہم و باہم چاہیے اور باہم و درہم اور دم
و کردم چاہیے اور سیات زوائد سے ایک سات سیات اصلی کے جائز ہے نون
زوائد اس جنس کے گیارہ ہین حرف صفت و جمع و تعدیت و اضافت اور
وہ الف و نون ہے کہ او آخر افعال و صفات سے ملحق ہوتا ہے معنے فاعلیت کے

دیتا ہے جیسے رخشان و درخشان و گریان و خندان و افتان و خیزان اور جب
اواخر اسما مین آتا ہے معنے جمع کے دیتا ہے جیسے اسپان و مردمان و زنان
اور جب اواخر افعال امر مین آتا ہے علامت تعدیہ کے ہوتا ہے جیسے گریان
و خندان و پرسان و برہان اور جب میم ساکن اوس الف و نون کے ضم کیا جاے
ضمیر نفس جماعت کے ہو جیسے اسپمان و زرمان یعنے اسپ ما ہمہ و زر ما ہمہ اور
کبھی درمیان میم و الف کے یا بھی ہوتی ہے جیسے اسپمایان و زرمایان اور
اگر تا بجاے میم لائین ضمیر جماعت حاضرین کی ہو جیسے اسپتان و زرتان اور اگر
شین لائین ضمیر جماعت غایبین کی ہو جیسے اسپشان و زرشان اور جب الف
و نون اواخر اوقات مین لائین حرف اضافت ہو جیسے سحرگاہان یعنے سحرگاہ و ناگہان
یعنے ناگاہ و بامدادان یعنے بامداد اور اسی طرح اور نیم شبان و نیم روزان حرف
حفظ و حراست اور وہ الف نون ہے کہ اواخر اسما مین آتا ہے ایک چیز کی
وصف کے نگاہ رکھنے کا فایدہ دیتا ہے جیسے پاسبان و نگاہبان و گلہ بان حرف
ظرف اور وہ دال و الف و نون ہے کہ اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے معنے ظرف کے
دیتا ہے جیسے قلمدان و آبدان و سرمہ دان حرف مصدر ایک نون ساکن ہے
کہ اواخر افعال ماضی مین علامت مصدر کے ہوتا ہے جیسے گفتن و رفتن حرف
موضع و معدن اور وہ سین و تا و الف و نون ہے کہ اواخر اسما مین اوسی اسم کے
موضع کی تخصیص کا فایدہ دیتا ہے جیسے گلستان و سنبلستان و گورستان
حرف عدد اور وہ کاف عجمی و الف و نون ہے کہ اواخر اعداد مین تخصیص کا
فایدہ دیتا ہے جیسے یگان دوگان سہ گان یعنے یک یک و دو دو و سہ سہ
حرف تشبیہ اور وہ سین و الف ہے کہ اواخر اسما مین مشابہت کا فایدہ
دیتا ہے جیسے مردم سان و دیگر سان اور اسی معنے مین دیگرگون و گندم گون
و پیلگون مین حرف تخصیص اور وہ یا و نون ہے کہ اواخر اسما مین تخصیص ماہیت
کا ساتھ یعنے صفات کے فایدہ دیتا ہے جیسے زرین و سیمین و سنگین و چوبین

وشیرین اور نزدیک اسی معنے کے بہترین وبختین وبازپسین وبہین وششمین
و یارین اور بعض اسما مین کاف فارسی بڑہاتے ہین جیسے غمگین واندوہ گین وسہمگین
پس باغبان وآبدان اور پاسبان ونابدان چاہیے اور خندان وگریان چاہیے
بشرطیکہ ایشان اسکے قصیدہ مین بیت ہون اور بخندان وبگریان نہین چاہیے اسواسطے
کہ حرف تعدیہ ساتھ کلمات تام کے ملحق ہوا ہے بخلاف خندان وگریان کے
کہ لفظ صفت ہین اور بستان ہستان وگلستان ونیستان چاہیے اسواسطے کہ یہ
بمنزلہ ایک جزو ہوگئی ہین اور گلگون وگندم گون نہ چاہیے لیکن جبکہ گلگون کو معنے
مطلق اسپ کے لین اور درون وبرون چاہیے اور دگرگون وگوناگون چاہیے
بسبب الف اتصال کے اور زمین وفرزین وخرزین وتبرزین چاہیے اور زرین
وسیمین نہین چاہیے اور این وچنین چاہیے اگر ایک واسطے اشارت کے ہو اور
دوسرا واسطے تشبیہ کے اور این وہمین وچنین وہمچنین نہین چاہیے اور پوستین
وراستین چاہیے اور زیرین وزرین نہین چاہیے اور افعال امری جیسے بنشین و
ببین وبگزین چاہیے بجہت لازم ہونے کے استعمال فارسی مین اور نونات
نسبت جب ہاے ساکنہ کے ساتھ موصول کرتے ہین یعنے لیاقت ونسبت کے
ہین جیسے مردانہ بادشاہانہ وبیگانہ وپاسبانہ جائز ہے کہ ان نونات کو ردی کرین
جیسا کہ انوری نے کہا ہے قطعہ کہ تا روز روشن نیوشی دو گوشت پہ سماع
شراب مغانہ ٭ چو اندر وثاق امدی بانوشتہ ٭ فروریختی خردہ صوفیانہ ٭ کہ احوال
گیتی نواے ندارد ٭ دلا چند ازین حالت ابلہانہ ٭ اور جب نونات تخصیص
ہاے ساکنہ کو موصول کرتے ہین جائز ہے کہ قافیہ کرین جیسے زرینہ ولوزینہ اور نونات
مصدر باہم قافیہ نہین ہوسکتے بجنس واحد لیکن ساتھ مغایر الجنس کے ایکبار قافیہ
ہوسکتے ہین واو اس جنس کے دو حرف زائد ہین ایک حرف تصغیر ہے بعض
فارسیون کے لغت مین جیسے مردو وپسرو اسے مردک وپسرک جیسا کہ ایک
شاعر نے کہا ہے مصرع بربا نظر ہے نیکنی اسے پسرو ٭ دوسرا حرف بیان ضمہ

اور وہ واو دو تو ہے کہ صحیح لغت دری مین تلفظ مین نہین آتا ہے و اسطے بیان ضم
دال و تاے دو د تو لکھتے ہین ہو سکتا ہے کہ سات بو خو د گو کے قافیہ کرین اگرچہ
در اصل بوے و خوے و گوے ہے اور اسی طرح زانو و بازو و گیسو و رو و مو
باہم ہو سکتے ہین اگرچہ در اصل روے و موے ہین ہا دو قسم پر ہے ایک اصلی
دوسری وصلی لیکن اصلی وہ ہے کہ حالت اضافت و جمع و تصغیر و وصل مین
تلفظ مین آتے ہین اور شعر مین سات ایک حرف کے محسوب ہوتے ہین جیسے ہا
زرہ و گرہ و ماہ و شاہ و انبوہ و اندوہ کہ حالت اضافت مین مثلاً کہین زرہ من
و ماہ آسمان و اندوہ او و انبوہ فوج اور تصغیر مین زرہک و ماہک اور حالت
جمع مین ماہہا و زرہہا اور حالت وصل مین ماہست و انبوہست لیکن ہاے وصلی
وہ ہے کہ کسی صیغہ مین تلفظ مین نہ آوے اور حالت جمع و تصغیر مین کاف عجمی کے سات
بدل ہو جیسے دایگان و دوشیزگان و جامگک اور بجز ضرورت وزن شعر سات ایک
حرف کے محسوب نہین ہوتی جیسے مصرع ع خستہ ارم دیدہ در ہجرت ہمیشہ
اسی جہت سے ہاے وصلی کو روی قرار دینا نہین چاہیے اور رشیدی سمرقندی نے
قسمت ہات مین لکھا ہے کہ ہاے اصلی وہ ہے کہ کلمہ بغیر اوسکے معنے اپنے نہ دے
جیسے شانہ و بہانہ کہ اگر ہا ان کلمات سے ساقط کرین شان و بہان باقی رہیگا
بسکون نون اور معنے اپنے نہ دیگا اور ہاے وصلی وہ ہے کہ کلمہ بغیر اوسکے معنے اپنے
دے جیسے نشانہ و میانہ کہ اگر ہا ان کلمات سے ساقط کرین وہی معنے اپنے دینگے
کہ سات اوس ہا کے رکھتے تھے اور یہ قول باطل و فاسد ہے اسواسطے کہ شان و بہان
نہ اس جہت سے معنے تمام نہین دیتے کہ ہا اونسے ساقط ہوئی ہے بلکہ اس جہت سے
معنے نہین دیتے کہ نون مفتوحہ ساکن ہوا ہے اور تمامی معنے کی اون کلمات مین
حرکت نون سے ہے اور ہا کو سواے عمل نہین کرتی لیکن دلالت فتحہ نون او ر لیکن یہ جو
کہا ہے کہ بغیر ہا کے اور سات ہا کے معنے تمام دے یہ بھی غلط ہے اسواسطے
کہ نشانہ اور لفظ ہے اور نشان اور لفظ ہے اور میانہ اور لفظ ہے اور میان اور لفظ

اور وندانہ اور لفظ سے اور دزدان اور نفظ سے پس شرح ہاآت اصلی و وصلی
او پہنچ صواب ور اسکے وہ ہے کہ جو کہی گئی اور جب یہ مقدمات معلوم
ہوئے ہاآت وصلی دو طرح پر ہے نوع اول وہ ہے کہ اواخر کلمات مین اپنے
ماقبل کے حرکت پر دال ہونے کے سوا کوئی فایدہ زاید نفس کلمہ مین نہین دیتے
اور اوسکو ہاے ساکنہ بفتح تاے فوقانیہ کہتے ہین اسی کو ہاے وقف بھی کہتے ہین یعنے
متکلم حالت وقف مین اوسپر اوسکے خاموش ہوتا ہے اسواسطے کہ وقف اوپر حرف
ساکن کے درست آتا ہے جیسے ہاے وایہ وغیرہ سی کو ہاے قشبیہ کہتے ہین نوع دوم وہ ہے کہ سوا
دلالت حرکت ماقبل کے معنے زاید کا فایدہ نفس کلمہ مین دیتے ہے اور وہ پانچ طرح پر ہے
اول ہاے صفت کہ اواخر صیغہ ماضی مین آتے ہین اتصاف یعنے افعال کا فایدہ
دیتی ہے جیسے کردہ و آمدہ و آوردہ و نشستہ و خفتہ و افگندہ و افتادہ اور اسی معنے مین
سات اسم جامد کے بھی موصول ہوتے ہین جیسے مردہ و زندہ و یکسالہ و یکماہہ و بکروزہ
ثانی ہاے تخصیص کہ اواخر بعضے اسما مین آتے ہین اور اوس نوع کو اپنے جنس سے
ممتاز کرتے ہین اور اوسکو تخصیص النوع من الجنس کہتے ہین جیسے دندانہ دندان سے
اور دستہ دست سے اور پایہ پا سے اور تنہ تن سے اور چشمہ چشم سے اور
زبانہ زبان سے اور اسی معنے مین سیانہ و نشانہ و سیمینہ و زرینہ و پشمینہ و چوبینہ
و دادارہ و بنفشہ و ہفتہ و خزینہ و تراشیدہ ہین کہ ان مین ہاآت ہر نوع کو اپنے جنس سے
موصول کیا ہے ثالث و رابع ہاے لیاقت و نسبت کہ اواخر جمع اسما مین آتے ہین
معنے لیاقت و نسبت کے دیتی ہے جیسے مردانہ بادشاہانہ و ترکانہ و عالمانہ کہ یہ
ہاآت ان مواضع مین فایدہ دیتے ہین ایک کام کی لیاقت اور نسبت کا کہ جو سات
ایک جماعت کے خاص ہو خامس ہاے فاعل وہ ہے کہ اواخر بعضے افعال مین
معنے فاعلیت کا فایدہ دیتی ہے جیسے آیندہ و روندہ و کنندہ اور یہ جملہ ہاآت اپنے
ماقبل کے فتحہ پر دلالت کرتی ہین لیکن ہاآت سہ و چہ و شہ و کہ ان چار کلمات مین
دلالت کرتے ہین اپنے ماقبل کے کسرہ پر پس قواعد ہاے مین کاہ و خرگاہ

وپگاہ بھی چاہیے اور گاہ گاہ و انگاہ چاہیے اور بگاہ و بیگاہ نہ چاہیے اگرچہ اوسکے جواز کی
ایک وجہ ہو سکتی ہے اور گاہ گاہ و ہرگاہ نہ چاہیے اور گاہ و چاشتگاہ نہین چاہیے
اور نخچیرگاہ و ناگاہ چاہیے اور ستودہ و شنودہ چاہیے اور دہ و یازدہ چاہیے
اور بعض پرنا و دیبا و بگنا سے الف حذف کرتے ہین اور ہا بجاے الف لاتے
ہین جیسے پرنہ و دیبہ و بگنہ اور اسی طرح راہ و ماہ و چاہ سے الف گراتے ہین
جیسے رہ مہ شہ چہ اور بعضے ہاے زیادت سات دیبا و پرنا و بگنا اور اصل یہ ہے
کہ راہ و ماہ و شاہ و چاہ با الف ہو اور دیباہ و بگناہ و پرناہ بے ہا ہو واللہ اعلم
کذا فی المعجم یاے زایدہ اسکے پانچ ہین حرف ضمیر اور وہ یا ہے کہ اواخر اسماسے
ملحق ہوتی ہی اور مجہول ہوتی ہی جیسے اسپی خریدم و غلام مردی آمد حرف شرط و جزا
اور وہ یا ہے کہ اواخر افعال ماضی مین اتی ہی شرط و جزا کا فایدہ دیتی ہی جیسے
اگر بخواستے نداد ے و اگر نگفتے نشنودے اور اسی معنے مین ہے کاشکے بیامدے
و کاشکے برفتے حرف نسبت اور وہ یا ہے کہ اواخر اسما مین آتی ہی اور معروف
ہوتی ہی جیسے عراقی و خراسانی اور اسی معنے مین چابکی و آہستگی و نیکوئی و مردمی
و ہم کاری و ہم شہری حرف لیاقت و لزوم اور وہ یا ہے کہ اواخر صیغہ مصدر مجرد
مین آتے ہی اور معنے لزوم فعل و لایقی فعل کے دیتی ہی جیسے آن سخن گفتنی است
یعنے لازم ہی کہنا اوسکا و خوردنیست یعنے لایق ہے کہانا اوسکا اور فواید
مین مثل پاے و جاے کے جائز ہے اور بکشاے و بنماے و ورماے جائز ہے
لیکن بہت نہو اور بے و سے و ممن قدسے کا قافیہ ادیب صابر اپنے سوگندنامہ مین
لایا ہے لیکن سقے و سچے و سکے نہ چاہیے نہ لیکن وہ چار حرف کہ اول روی کے
واقع ہوتے ہین سہ تاسیس و دخیل و ردف و قید است اول تاسیس ہے
اور تاسیس لغت مین بمعنے بنیاد نہادن اور جو قافیہ کہ مشتمل بہ تاسیس ہو اوسکو
مؤسسہ بالتشدید کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ اک الف ہے کہ قبل روی کے
آتا ہے اور درمیان اوسکے اور روی کے اک حرف متحرک واسطہ ہوتا ہے

خواہ مضموم ہو خواہ مفتوح خواہ مکسور ضمہ جیسے تجاہل و تساہل فتحہ جیسے داور و یاور
کسرہ جیسے لاون و یاون ان الفات کو تاسیس اس جہت سے کہا کہ نہایت
و انتہا حروف قافیہ کی ساتھ اس الف کے ہے اور جو حرف کہ قبل اس
الف کے ہو باب قافیہ میں کوئی دخل نہیں رکھتا ہے اور چونکہ نہایتہ اساس و بنیاد
قافیہ کی شعر میں یہ حرف ہے لہذا اس کا نام تاسیس رکھا اور شعر فارسی میں
بیشتر شعرا اسکی جانب التفات کرتے ہیں جیسے رافعی کہتا ہے ۔ گشتہ از دل
من قرار تایب * کارم بنوا شد از نوایب * دل غمخوار و دل فریب شادان *
غم حاضر و غمگسار غایب * لیکن التزام تاسیس کا قافیہ میں شاعر کو ضرور نہیں ہے
یعنے واجب نہیں ہے بلکہ مستحسن ہے اگر نہ لائیں تو ہو سکتا ہے مثلا یاور کو ساتھ
گوہر کے اور دل کو ساتھ سایل کے اور گل کو ساتھ تغافل کے قافیہ کر سکتے ہیں
بخلاف ثانی دخیل اور دخیل لغت میں میانہ در آیندہ اور اصطلاح میں وہ حرف
متحرک کہ درمیان حرف روی و تاسیس کے واقع ہو جیسے واو داور و یاور
اور یاے نایل و سایل اور ہاے تجاہل و تساہل اور اشعار عرب میں دخیل
اسی جہت سے کہتے ہیں کہ درمیان دو حرف کے دخیل و لازم ہوتا ہے لیکن وہ
ساتھ اپنی جنس کے لازم نہیں ہو سکتا ہے یعنے رعایت اس حرف کے تکرار کی
لازم نہیں ہے جیسا کہ قافیہ سایل ساتھ کامل کے لا سکتے ہیں لیکن اگر شاعر نے
الف تاسیس و دخیل کو ساتھ حرف معین کے خواہ ساتھ حرف مختلف کے
اپنے اوپر لازم کر لیا ہو تمام قصیدہ و غزل وغیرہ میں پس اوسوقت میں عدول اوس سے
نہیں ہو سکتا دو ایک شعر میں اور اشعار فارسی میں دخیل کو حایل بھی کہتے ہیں اس
معنے سے کہ درمیان دو حرفوں کے حایل ہوا ہے ثالث ردف اور ردف لغت
میں ایک چیز کہ پیچھے ایک چیز کے ہو اور اصطلاح میں عبارت ہے حروف مدہ سے
یعنے الف ساکن ماقبل مفتوح اور واو ساکن ماقبل مضموم اور یاے ساکن ماقبل
مکسور کہ قبل روی کے بغیر واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہوں پس ردف اصلی

الف و واو و یائے ساکن ماقبل مفتوح و مضموم و مکسور سے عبارت ہے اور وہ
دو طرح پر ہے نوع اول یہ کہ درمیان ردف و روی کے کوئی حرف ساکن نہ آیا ہو
جیسے الف شجاع و وداع اور واو حور و طور اور یائے نگین و چین اور اسکو ردف
مفرد اور ردف اصلی کہتے ہین نوع دوم یہ کہ درمیان ردف اصلی اور حرف روی کے
کوئی حرف ساکن فاصل ہو اور واسطہ ہو مثل فائے یافت و تافت اور سین دوست
و پوست اور خائے گریخت و ریخت اسکو ردف زاید اور ردف مرکب کہتے ہین اور قوافی
مین رعایت تکرار ردف کے مطلقًا واجب ہے خواہ اصلی ہو خواہ زاید ضرور ہے کہ کوئی
اندونون سے متغیر و متبدل نہو اور جو قافیہ کہ مشتمل بہ ردف ہو اوسکو مردف بہ سکون را و
فتح دال مخفف کہتے ہین پس اگر ایک ردف رکھتا ہو یعنے ہر ایک الف و واو و یائے
ساکن مذکور سے اوسکو مردف بردف مفرد کہتے ہین اور اگر دو ردف رکھتا ہو یعنے ایک
ردف اصلی اور ایک زاید اسکو مردف بہ ردف مرکب کہتے ہین یعنے ردف اصلی و زاید سے
ترکیب دیا گیا پس حروف ردف زاید بحکم استقرا چھ ہین کہ بعد الف و واو یائے ساکن
مذکور کے آتے ہین جیسے اس بیت مین رسالہ جامی سے منقول ہے ۔ ردف زاید
شش بود اے ذوفنون ✽ خا و را و سین و شین و فا و نون ✽ اور ان ترکیب مین یہ حرف
جمع ہین شرف سخن لیکن مردف بہ الف و خا و واو و خا و یا و خا مانند تاخت ساخت
دوخت سوخت گریخت ریخت لیکن مردف بہ الف و را و واو و را جیسے کارد آرد
مورد اور فارسی مین قافیہ مورد کا دوسرا نہین ہے اور مثال یا و را کی بھی فارسی مین
نہین لیکن مردف با الف و سین و واو و سین و یا و سین جیسے کاست ماست دوست
پوست گریست زیست لیکن مردف با الف و شین و واو و شین جیسے داشت کاشت
گوشت فارسی مین قافیہ دوسرا گوشت کا نہین اور مثال یا و شین کی بھی نہین لیکن
مردف با الف و فا و واو و فا و یا و فا جیسے یافت تافت کوفت روفت شیفت
شگیفت فریفت اور یہ لغت دری مین صحیح ہے لیکن نون سوا الف کے جمع نہین
ہوتا اور حرکت ماقبل مضموم ہوتے ہی پس واو و نون اور یا و نون کے امثلہ فارسی

مین نہین مثال مردف بالف و نون خواند باندر راند اور خواجہ نصیر الدین طوسی
علیہ الرحمہ نے ردف زاید کو داخل روی کیا ہے اور روی مضاعف نام رکھا ہے
اور حروف ردف زاید مین اک حرف ثا اسے مثلثہ بڑھا کر سات حرف کہے ہین
باین نہج کہ حرف اول ایک اون حروف ہفتگانہ سے ہو اور بعد اوسکے حروف دوم
ایک ان چھ حرفون سے ہو یا و تا و جیم و دال و سین و کاف ✣ پس امثلہ مذکورہ
بعض حروف ثانی کو شامل ہین اور جو بعض حروف ثانی کہ باقی رہے اونکی امثلہ یہ ہین
کاشک کوشک بانگ پارس جاماسپ کوفج شترک غیرہ کذا فی معیار الاشعار اور
معلوم ہو کہ حرکت ماقبل واو و یائے ساکن کہ اون دونون کی جنس سے ہو دو طرح
پر ہے مشبعہ و ملینہ ضمہ مشبعہ جیسے نور طور اور ضمہ ملینہ جیسے شور گور اسی طرح کسرہ مشبعہ
جیسے نیل زنجبیل کسرہ ملینہ جیسے شیر سیر پس متقدمین شعرا ضمہ مشبعہ کو مرفوع معروف کہتے
ہین اور ضمہ ملینہ کو مرفوع مجہول کہتے ہین اور کسرہ مشبعہ کو مکسور معروف اور کسرہ ملینہ کو
مکسور مجہول پس جمع کرنا قافیہ معروف کا سات مجہول کے جائز نہین لیکن اہل عجم نے
بعض کلمات عربی مین الف ردف اصلی کو بطریق امالہ سات یائے مجہول سے تبدیل
کیا ہے پس وہ الفاظ فارسی کہ جنمین یائے مجہول ہو سات اون کلمات عربی کے
کہ جنکا امالہ زبان فارسی مین کیا ہو قافیہ کر سکتے ہین جیسے حسیب رکیب شکیب حجیب
من سعدی سے بقدرت نگہدار بالاو شیب ✣ خداوند دیوان روز حسیب ✣ من نظامی
سے بفرمانے لشکر در آمد شکیب ✣ کہ دست از عنان رفت و پا از رکیب ✣ من انوری
سے تا ماہ رویم از من رخ در حجیب دارد ✣ نے دیدہ خواب دارد نے دل شکیب دارد ✣
من حکیم سنائی سے با وجودش ازل پذیر آمد ✣ یکہ آمد ولیک دیر آمد ✣ من ظہوری
عشق آورد در ستیز مرا ✣ گند ہی عقل کرد تیز مرا ✣ من مرزا صائب مرحوم سے
اے زبون در حلقہ زنجیر زلفت شیرہا ✣ سر بصحرا دادہ چشم خوشت نخچیرہا ✣ اور جامی
اپنے رسالہ مین لکھتا ہے کہ نہ جمع کرنا قافیہ معروف کا سات مجہول کے واجب ہے
چنانچہ تقفیہ نیکی و نزدیکی مین کمال اسمعیل پر اعتراض کیا ہے رباعی کمال اسمعیل سے

بادل گفتم تو بارے ایدل نیکی * کز من دوری بیار من نزدیکی * دل گفت که یاد هان و
زلفش عمریست * تامیسازم به تنگی و تاریکی * حالانکه خود بهی کها ہے اور بکثرت کہا ہے
مین جامی سے من نه تنها خواہم این خوبان شهرآشوب را * کیست در شهر انکه خواہان نیست
روئے خوب را * ایضًا منه از کتاب یوسف زلیخا سے کلیدے را که شد دندانه از موم
بود کار کلید سوم معلوم * اور معلوم ہو که حرکت ماقبل الف ردف مین بھی تغیر ہوتا ہے
لیکن اوسکا اعتبار نہین کیا ہے جیسے بخوان بدان که کلمۂ اول مین فتحہ ماقبل الف
کو ضمہ سے رکھتا ہے اور کلمۂ دوم مین فتحہ ماقبل الف کو کسرہ سے دیتا ہے اگر اسکی رعایت
کرین تو مستحسن ہوگا سن رسالہ عطائی حق یہ ہے که اہل فارس مین جمع قافیہ معروف
با مجہول بلا خلاف جائز ہے جیسا که اونکی تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے اور اہل عرب
اجتماع واو و یاء ردف مفرد مین ایک ہی بیت مین درست جانتے ہین اور عمود
و حمید کا قافیہ اور حسود و شدید کا قافیہ باہم لاتے ہین اور اسطرح کے قافیہ اشعار
عرب مین کثیر ہین اور ردف وہ ایک چیز ہے که پیچھے روی کے آتا ہے پس اگر کوئی
کہے که ردف تو پیشِ از حرف روی ہوتا ہے پھر کس جہت سے اوسکو ردف
کہتے ہین جواب یہ ہے که ردف شعر اگرچہ لفظ و کتابت مین پیش از حرف روی ہے
لیکن حساب اوسکا بعد حرف روی کے نظر باحوال قافیہ ہے اس لئے که بنائے شعر
روی پر ہے اور ہو سکتا ہے که شعر جملہ حروف قافیہ سے خالی ہو لیکن روی سے که شعر
بے روی کے شعر نہین ہو سکتا پس جب مردم قافیہ پر نظر کرتے ہین اولاً روی کو دیکھتے
ہین که درست ہے یا نہین بعد اوسکے ردف کو دیکھتے ہین که صحیح ہے یا نہین پس جو نظر
احوال ردف پر بعد از فراغ تعرف حال روی ہے اس جہت سے اسکو ردف
کہتے ہین اگرچہ تلفظ مین پیش از روی ہے اور معلوم ہو که ردف زاید بھی دو طرح پر ہے
ردف زاید مرکب بیان اوسکا سات ردف اصلی کے ہوا یا ردف زاید مفرد
پس وہ اک حرف ساکن ہوتا ہے که قبل روی کے آتا ہے اور حروف قید و ردف
اصلی سے نہین ہوتا جیسے قوس فردوس علم عمل عقل نقل چتر ستر فعل لعل اصل فصل

رابع حرف قید اور قید لغت مین بمعنے بند ہے اور اصطلاح مین ایک حرف ساکن غیر ردف کہ بے فاصلہ قبل روی کے آئے معلوم ہو کہ وہ حروف شش گانہ ارادف کہ جنکو بحکم مجاورت الف و واو و یائے مدہ کہ یہ ارادف اصلی ہین زاید کہا تھا جبکہ وہ ارادف اصلی سے خالی ہون اونکو حروف قید کہتے ہین اور ردف نہین کہتے اور عربی مین حروف قید کثیر ہین لیکن فارسی مین حروف قید دس ہین جیسے اندو بیتون مین من علمائے سہ بودہ بہ لفظ عجم حرف قید ❊ بہ لفظ عرب گرچہ باشد کثیر ❊ بود باو خار او زا سین و شین ❊ دگر غین و فا نون و ہا یاد گیر ❊ ابر گرو بخت تخت و خرد سرد و زرد و مزد و سست درست و گشت و شست و نغز مغز و رفت ہفت و بند کمند و زہر شہر اور سوا ان دس کے حروف دیگر بھی ممکن ہین جیسے تا چنہ ہین اور حق یہ ہے کہ ہر ساکن غیر مدہ کہ قبل روی کے ہو بے فاصلہ پس وہ حرف قید ہے پس ردف زاید مفرد قید مین داخل ہو جائیگا لیکن تعداد حروف قید مین افزونی لازم آئیگی اور وہ ردّ حقیقت ہے اور التزام حروف قید کا مانند التزام حروف ردف کے لازم ہے سات کسی حرف کے بدل نہین سکتا اور اختلاف اوسکا جائز نہین مگر بضرورت تنگی قافیہ یعنے جب شاعر تبدیل حروف قید کا محتاج ہو جائے کہ قرب مخارج حروف رعایت کرے تا قبح اوسکا کمتر معلوم ہو جیسے فردوسی علیہ الرحمہ نے کہا ہے شعر سہ چہ گفت ان خداوند تنزیل و وحی ❊ خداوند امر خداوند نہی من سعدی سہ یک طاس لیسیمہ صباحی ❊ بہتر ز ہزار مرغ و ماہی ایضاً منہ سہ چہ مصر و چہ شام و چہ بر و چہ بحر ❊ ہمہ روستا یند و شیراز شہر ❊ پس قرب مخارج حادہا اس عیب کو پوشیدہ کیا ہے ایضاً منہ سہ کہ اے شاہ آفاق کسری بعدل ❊ اگر من نہ ام تو مانی بہ فضل ❊ اور اسی فصل مین ہے فصل و نسل اور فضل و عدل اور زلف و عرف اور ابر و جمر اور یہ جائز ہے بجہت قرب مخارج کے لیکن ہستا خرین لازم جانتے ہین سوا اون حروف کے جنکو شعرائی متقدین کہہ چکے ہین اگرچہ احتیاط اون حروف سے بھی انسب ہے اور جمع کرنا باہم واو ردف و واو قید کا نہین

چاہیے جیسے طوسی و فردوسی کہ واو طوسی ردف ہے اسواسطے کہ ماقبل اوسکا مرفوع ہے حرکت موافق سے ساتھ واو کے اور اسی کو مدہ کہتے ہین اور واو فردوسی قید ہے کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہے حرکت مخالف سے ساتھ واو کے اور اسی کو غیر مدہ کہتے ہین لیکن محقق علیہ الرحمہ نے حرف قید کو ردف مین داخل کیا ہے اور ردف کو بعرف شعرائے عجم باین عبارت لکھا ہے کہ ایک حرف ساکن ہے پیش از روی متصل بلا واسطہ خواہ حرف مدہ ہو خواہ غیر مدہ فافہم لیکن چار حرف کہ بعد روی کے واقع ہوتے ہین وصل و خروج و مزید و نایرہ جیسے اس بیت مین جمع ہین من فایق سہ ان چار حرف بعد روی گرفتے شمار * وصل است و ہم خروج و مزید است و نایرہ * اول اونکا حرف وصل ہے اور وصل لغت مین بمعنے پیوستن ہے اور اصطلاح مین اوس حرف زاید سے عبارت ہے کہ روی سے ملے خواہ مشہور الترکیب ہو جیسے میم قافیہ کارم و دارم مین خواہ غیر مشہور الترکیب ہو جیسے ہائے قافیہ لالہ و پرکالہ درانحالیکہ ظاہر ہو اور رعایت تکرار وصل کی واجب ہے اور بحکم پیوستگی بار روی نام اوسکا وصل رکھا اور حرف وصل فارسی مین دس ہین کہ اس بیت مین جمع ہین سہ ہم الف ہم دال و تا و یا و سین * میم و کاف و نون و ہا و حرف شین * اور ہو سکتا ہے کہ زیادہ اس سے بھی ہون پس الف جیسے یارا و پروردگارا و گویا و جویا مین اور دال جیسے یابد و تابد مین تا جیسے رویت و مویت مین یا جیسے شرابی و کبابی مین سین جیسے شناست بااست مین میم جیسے جگرم و خبرم مین کاف جیسے دندانک زنخدانک مین نون جیسے گفتن سفتن مین ہا جیسے شنودہ نمودہ مین شین جیسے کلامش پیامش مین اور معنے ملنے کے روی سے یہ ہین کہ ساتھ مابعد اپنے کے کلمہ علیحدہ نہو یا بنا کر کلمہ علیحدہ کے نہو والا ردیف ہوگی جیسے اس بیت مین سہ ہر چند فقیر و بے نوا است * درویش غنی ترا غنیا است * پس لفظ است ردیف ہے اور اس بیت مین سہ اگرچند درویش بس بینوا است * بصورت بمعنی غنی ز اغنیا ست * سین او تا ردیف نہین ہے بلکہ سین وصل ہے اور تا خروج ثانی حرف خروج لغت مین بمعنے بیرون آمدن ہے اور

اصطلاح مین وہ حرف کہ ساتھ حرف وصل کے وصل ہو بغیر فصل کے اور خروج اس
جہت سے نام رکھا کہ شاعر حرف وصل سے ساتھ اوس حرف کے باہر آتا ہے اور
تکرار خروج بھی قوافی مین واجب ہے مثال وصل کی جیسے داریم شماریم کہ یا حرف
وصل کا اور میم خروج ہے اور دیدمے چیدمے مین میم وصل ہے اور یا خروج اور دیدیمت
شنیدیمت مین میم وصل اور تا خروج ہے ثالث حرف مزید اور مزید لغت مین
یعنے زیادہ کردہ شدہ ہے اور یہ حرف از بسکہ خروج پر زیادہ کیا گیا ہے لہذا اسکا نام
مزید رکھا اور اصطلاح مین وہ حرف کہ خروج سے ملے جیسے شین نبشتیمش و پیوستیمش
مین اسجگہ تا روی ہے یا وصل ہے میم خروج ہے شین مزید ہے اور رعایت تکرار
مزید کی قافیہ مین واجب ہے مثال خروج کی اور بعض نے مزید کو زاید بھی کہا ہے
رابع حرف نایرہ اور نایرہ لغت مین معنے رسندہ ہے چونکہ یہ حرف کنارے حروف
قافیہ کے واقع ہوتا ہے گویا کہ درمیان حروف سے رسیدہ ہے اور کنارہ گرفتہ ہے
پس اسی جہت سے نایرہ نام رکھا اور نایرہ اصل مین نوار سے ہے اور آتش کو
نار کہتے ہین اس جہت سے کہ مضطرب و رمندہ بھی ہے اور عرب مین کہتے ہین امرأة نوار
یعنے زنی پارسا رمندہ از بدی اور اس معنے کو ابو مسلم کہ فحول اساتذہ سے ہے نقل کرتا ہے
کذا فی المعجم اور صراح مین ہے نوار ھی المرأة النافرة عن الرجل اور اصطلاح مین
عبارت ہے اوس حرف سے کہ مزید سے ملے خواہ ایک ہو جیسے شین سپردستمش و
بردستمش مین کہ دال روی ہے سین وصل ہے تا خروج ہے میم مزید ہے شین نایرہ ہے
خواہ زیادہ ایک سے ہو جیسے بردستیمش و سپردستیمش مین کہ دال روی ہے سین
وصل ہے تا خروج ہے یا مزید ہے میم و شین نایرہ ہین اور جو کچھ کہ بعد اسکے بھی ہو
نایرہ ہے اور رعایت تکرار نایرہ کی قافیہ مین واجب ہے مثل مزید کے اور
نایرہ کو نایر بھی کہتے ہین اور وہ قافیہ کہ اوسمین حرف نایرہ ہو فارسی مین قلیل الاستعمال ہے
تمام ہوا بیان شش حروف قافیہ کا الحمد للہ کما ہو اہلہ و مستحقہ باب الثانی بیان مین
حرکات قافیہ مین اور وہ چھ ہین اس بیت مین جمع ہین من عطائی سا رس و اشباع

وحذ واے نیکرا ئے ٭ باز توجیہہ رست وجری ونفاذ ٭ اول رس بفتح را و تشدید سین
مہملہ بمعنے ابتدا ہر چیزے اور چونکہ ابتدا ئے حرکات قافیہ اس حرکت سے ہے لہذا رس
نام رکھا اور رس بمعنے پنہان کردن چیزے ۔ و نام چاہ و بقیہ قبیلہ ثمود کہ اصحاب الرس
عبارت انہیں سے ہے و بمعنے چاہ کندن و گور کندن و اصلاح کردن میان قومی
و فساد کردن و ہو من الاضداد و دانستن چیزے و دیدن من صراح اور اصطلاح مین
حرکت ماقبل الف تاسیس ہے کہ سوا فتحہ کے نہیں ہوتی جیسے حرکت قاف
وسین قایل وسایل ۔ اور ہمراہ تکرار تاسیس تکرار حرکت ماقبل تاسیس بھی ہوگی
اور وہ لوگ کہ تاسیس کو حروف قافیہ سے نہیں شمار کرتے ہین رس کو بھی حرکات
قافیہ سے نہیں جانتے ہین دوم اشباع اور اشباع لغت مین بمعنے سیر کردن ہے
اور اصطلاح مین حرکات دخیل کو کہتے ہین بحکم اس بات کے کہ حرف دخیل مخالف
حرف تاسیس و ردف کے ہے کہ وہ دونون ساکن ہوتے ہین اور حرف دخیل
متحرک پس حرکت دخیل کا نام اشباع رکھا اور وہ حرکات ثلثہ ہوتے ہین جیسے
فتحہ واو یا ور وو اور کا اور ضمہ ہائے تجاہل وتکاہل کا اور کسرہ یائے سایل و مایل کا
اور اختلاف اشباع قوافی مین کہ مشتمل بحرف وصل نہو جائز نہیں ہے اور اگر مشتمل
بہ وصل ہو جائز ہے من سعدی سہ چو خواہد کہ ویران کند عالمے ٭ نہد ملک در پنجہ
ظالمے ٭ ولہ سہ آدمی را اذیت لازم است ٭ عود را اگر بو نباشد ہیزم است ٭
اور اگر حرف وصل نہو جیسے غالب وطالب مین کہ لام حرف دخیل ہے اور الف
تاسیس ہے اور با روی ہے اور کسرہ لام کا اشباع ۔ التزام اس حرکت کا لازم ہے
اگر کل قصیدہ مین الف تاسیس کو مرعی رکھین تو اس حرکت کو اشباع کہینگے اور اگر
الف تاسیس کا التزام نہ کرینگے پس اس حرکت کو توجیہ کہینگے جیسا کہ بعد اسکے
بیان کرینگے ہم اور نہیں چاہیے کہ حرکت ماقبل روی ساکن متغیر ہو کذا فی المعجم سوم
حذو بفتح حائے حطی و سکون ذال معجمہ بمعنے برابر کردن دو چیز و باہم چیزی برابر بودن ان
و نشستن ۔ بہ اصطلاح حرکت ماقبل الف و واو و یائے ردف ہر ار حرکت قبل

تاسیس کے ہوتی ہی لزوم مین پس اوسکا نام حذو رکھا اور اسی طرح حرکت
ماقبل حرف قید کو کہ اکثر مواضع مین برابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہوتے ہین یا
لزوم مین پس اوسکو بھی حذو کہتے ہین لہذا اصطلاح مین حرکت ماقبل ردف و قید کو
حذو کہتے ہین اور وہ ردف الف مین فتحہ یاے یار و فتحہ خاے خار ہے اور ردف
واو مین ضمہ حا و نون حور و نور اور ردف یا مین کسرہ میم و تاے میر و تیر ہے اور حرف
قید مین بھی تین طرح پر ہے جیسے فتحہ رعد و سعد و ضمہ گفت و سفت و کسرہ علم و حلم
ازانجا کہ حرف ردف متبدل و متغیر نہین ہو سکتا لہذا وہ حذو کہ ساتھ ردف کے ہوا
متغیر کرنا اوسکا ہرگز جائز نہین لیکن قید کہ بعض جا متبدل ہو سکتا ہے پس جب
حرف قید بدلجائیگا حرکت اوسکے ماقبل کی کہ اوسی کا نام حذو ہے وہ بھی بدلجائیگی
الحاصل وہ حذو کہ ساتھ حرف قید کے ہو وہ مختلف و متبدل ہو سکتا ہے اوس جگہ پر
کہ حرف ردی متحرک ہو بحرف وصل قافیہ موصول ہین جیسے کمال اسمعیل نے کہا ہے
رباعی سے گر سوز دلم یک نفس آہستہ شود ؛ از دود درون راہ نفس بستہ شود ؛
ور دیدہ ازان آب بگیرد انم ؛ تا سر چو نقش قست آن شستہ شود ؛ لیکن جبکہ
قافیہ موصول ہو تبدل حذو ہرگز جائز نہین جیسے دست و پست مین اختلاف حرکت
دال و باے فارسی - اور اوسجگہ کہ حرف قید نون ہو تغیر حذو کا جائز نہین رکھتے ہین
اسواسطے کہ بجہت غنہ کے کہ نون مین ہے اختلاف ماقبل نون فاحش تر ہوتا ہے
جیسا کہ شاعر نے کہا ہے سے شہا ز چشمہ تیغ تو چرخ نیرنگی ؛ بشست دامن دوران
باب یک رنگی ؛ اور تا آخر قصیدہ حرکت ماقبل نون کو نگاہ رکھا ہے اور باوجودیکہ
یہ قصیدہ موصول ہے حذو کو تبدیل نہین کیا کذا فی المعجم چہارم توجیہ یعنے گردانیدن
روے را بسوے چیزے سن منتخب اس حرکت کو اس جہت سے توجیہ
کہا کہ ردی دو حالتون مین دو منہ رکھتے ہین اگر مقید ہوتی ہی منہ اوسکا طرف
حرکت ماقبل کے ہوتا ہے اور اگر مطلق ہوتی ہی منہ اوسکا طرف حرکت
[illegible]

کہتے ہیں اس جہت سے کہ حرکت ماقبل روی نے اوسکو سات سکون کے مقید
کیا ہے اور روی مطلق روی متحرک کو کہتے ہیں کہ موصول بحرف وصل ہے پس گویا وہ
مطلق العنان ہے اور اصطلاح میں بھی توجیہ عبارت ہے حرکت ماقبل روی ساکن سے
جیسے یہ شعر العجم میں ہے سہ خیال آن بت خورشید روے وسیم ذقن ٭ بخواب دوش
بکے صورتے نمود بمن ٭ آن قوافے میں نون ساکن روی ہے اور فتحہ حرف ماقبل
نون کہ قاف و میم ہے ہر ایک میں حرکت توجیہ ہے اور کسی صورت سے تبدل ہونا
اوسکا جائز نہیں - اور ظاہر ہے کہ یہ تعریف صادق آتی ہے اوپر کسرہ یاے زایل
و مایل کے حالانکہ حرکت یاے زایل و مایل اشباع ہے کہ یا دونو لفظون میں
حرف دخیل ہے اور حرکت حرف دخیل کو اشباع کہتے ہیں پس تعریف توجیہ و
اشباع دونو صادق آئین پس ایک ان دو تعریفون سے ناقص ہے یا دونو ناقص
ہین لیکن اگر تعریف اشباع میں تخصیص کرین اور کہیں کہ اشباع عبارت ہے حرکت
دخیل سے اون قوافے میں کہ مشتمل ہون اوپر حروف وصل کے جیساکہ مایلی و زایلی
اور سا قیفش و باقیفش پہ سکون یا اور توجیہ میں تخصیص کرین اور کہیں کہ توجیہ عبارت ہے
حرکت ماقبل روی ساکن سے کہ مشتمل بہ حرف وصل نہو جیسے ضمہ ماقبل لام گل و مل
و کسرہ ماقبل لام دل و گل و فتحہ ماقبل لام حل و شل یہ دونو تعریفین صحیح ہوتی ہین اور
موید اس تخصیص کا یہ ہے کہ کتاب حدایق العجم میں شمس قیس آخر بیان اشباع میں
نقل کرتا ہے کہ حرکت دخیل کو قوافے موصولہ میں اشباع کہتے ہین اور قوافے مقیدہ
مین توجیہ کہتے ہین اور رعایت تکرار توجیہ قوافے میں لازم ہے اختلاف اوسکا
کسی طرح جائز نہین - اور جامی اپنے رسالہ میں نقل کرتا ہے کہ توجیہ عبارت ہے حرکت
ماقبل روی ساکن سے اور نہین چاہیے کہ وہ مختلف ہو مگر اوسوقت کہ روی متحرک ہو
بجہت حرف وصل کے جیساکہ اس قصیدہ مطلع انوری سے ا ے مسلمانان فغان از دور
چرخ چنبری ٭ و از نفاق تیر و قصد ماہ و سیر مشتری ٭ اور اسی قصیدہ میں سامری
وعنصری کا قافیہ لایا ہے اور خاقانی کہتا ہے ٭ چشمہ خضر ساز لب از لب جام کوثری

کز ظلمات بحر جست آینہ سکندری ٭ گز حجاز کعبہ را رخصت آمدن بود ٭
درحرم خدایگان کعبہ کند مجاوری ٭ پور سبکتگین تو ئے دولت آباز خدمتت ٭ بندہ
دور دولتت رشک روان عنصری ٭ سعدی کہتا ہے ؎ نیاید در ایام او بر دلے
نگویم کہ خارے کہ برگ گلے ٭ اور پر ظاہر ہے کہ یہ سخن خالی اشتباہ سے نہین ہے
اسواسطے کہ توجیہہ حرکت ماقبل روی ساکن کو کہتے ہین پس ہرگاہ روی متحرک ہو
وہ حرکت ماقبل توجیہہ نہین ہے نہ یہ کہ وہ حرکت توجیہہ ہے اور مختلف بھی ہوتی ہے
اور مقوی اس اشتباہ کا یہ ہے کہ معیار الاشعار مین اور کتاب حدایق العجم مین مذکور ہے
کہ ہرگاہ روی متحرک ہو وہ حرکت توجیہہ نہین ہے جواب یہ ہے کہ مراد جامی کی
یہ نہین ہے کہ جسوقت روی متحرک ہو چاہیئے کہ توجیہہ مختلف ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ
جسوقت روی متحرک ہو حرکت ماقبل روی کو چاہیے کہ مختلف ہو اور یہ سخن باتفاق
صحیح ہے اور یہ قول عطائی شاگرد جامی کا ہے اور معیار الاشعار مین اک جگہ فصل سوم
مین کہ احکام حروف و حرکات قافیہ مین ہے یہ عبارت لکھی ہے کہ اختلاف توجیہہ
جائز رکھا ہے اور ایک جا فصل دہم مین کہ بیان عیوب قوافی فارسی مین ہے یہ
عبارت لکھی ہے کہ اختلاف توجیہہ جیسا کہ اختر و عنصر و شاعر مین اگر را متحرک ہو یہ
عیب مرتفع ہوتا ہے کسواسطے کہ اس صورت مین حرکت ماقبل توجیہہ نہو گی پس ان دونو
قولون مین تضاد ہے اور صاحب العجم لکھتے ہین کہ توجیہہ حرکت ماقبل روی کو
کہتے ہین کہ موصول نہو اور آخر مبحث اقوا مین لکھتے ہین کہ جب روی موصول ہو حرکت
ماقبل کو اوسکی توجیہہ کہتے ہین لیکن اختلاف اوسکا عیب نہین ہے پس ان دونون
مین بھی تضاد ہے جواب یہ ہے کہ اطلاق توجیہہ کا قول اول مین تحقیق اور قول
ثانی مین صاحب العجم کے بطریق مجاز ہے ساتھ اعتبار اوس چیز کے کہ تھی یعنے قبل اسکے
یہ حرکت بوقت سکون روی بحقیقت توجیہہ ہوئی ہے مثل اطلاق کاتب کے اوس
شخص پر کہ بالفعل کتابت نکرتا ہو اور سابقاً کتابت کرتا ہو۔ مولف حقیر کہتا ہے کہ
روی موضوع کہ حرکت اوسکے ماقبل کی مختلف ہو قوافی غیر دخیل مین ہے اور اوسکا

کوئی نام اور لقب دیگر واضع نے وضع نہین کیا حالانکہ قوافے دخیل مع الوصل مین
اسی حرکت کا نام اشباع رکھا ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور قافیہ غیر دخیل مع الوصل مین
مثل اشعار مذکور انوری و خاقانی و سعدی جنکے قوافے مین حرکت ما قبل روی مجرٰی
مختلف ہے اوسکا اعتبار نہین بایںوجہ اوسکا نام بھی نہیں رکھا اور مجازاً اوسکو بھی توجیہ
کہدیتے ہین جیسا کہ رفع تضاد اقوال مین ذکر کیا گیا اور معلوم ہو کہ مبحث سناد مین مصنف
عجم مین بنا بر مذاق اہل عرب محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ اختلاف توجیہ کا جیسے قُل اور
حَل اور حِل کثیر الاستعمال ہے لیکن قبیح ہے اور بعضے اختلاف توجیہ بضم و کسر جائز کہتے ہین
جیسے قُلِ اور حِلِّ مثل اختلاف ردف بوا و و یا جیسے عمید و حمید اور جیسے وہ جائز ہے یہی
جائز ہے اور سب مواضع مین قبیح اس نوع اختلاف کا اور انواع اختلاف سے کمتر
جانتے ہین پس فارسی مین تبعاً للعرب قافیہ نیز ساتھ بز کے اور دولتش ساتھ بنش کے
اور قالب ساتھ غالب کے اور غزل ساتھ گل کے اور آخر ساتھ اختر کے جائز ہوگا
جیسا کہ شعرا نے کہا ہے من غالب دہلوی مرحوم سے ہمی در فروغ کہ چون برد ید ٭
زسیماے بیخوا زنیر دمد ٭ من کمال اسمعیل سے ٭ اے ز رایت ملک و دین در نازش و
در پرورش ٭ اے شہنشاہ فریدون فرّ و اسکندر منش ٭ سایۂ حق است یارب سایہ (جل شانہ و تعالے شانہ)
پایندہ دار ٭ آنکہ فرض است از میان جان دعاے دولتش ٭ من سعدی سے چون یکے
تا بین چہار شد غالب ٭ جان شیرین بر آید از قالب ٭ من نظامی سے شیرین چو سماع
این غزل کرد ٭ بگریست بگریہ سنگ گل کرد ٭ من حضرت والد علام طاب ثراہ سے
بے نظیر اول شدم امثال آخر بے انیس ٭ بہ قافیہ و ردیف منبر بے انیس ٭ لیکن تتبع
اہل عرب اگر مقصود ہو تو احتیاط اوسے ہے پنجم مجرا ای اور مجری اصطلاح مین حرکت
روی کو کہتے ہین جبکہ موصول ہو بہ حرف وصل اور بمعنے جائے رفتن لغت مین ہے
اور اسی جہت سے اسکو مجری کہتے ہین کہ ابتدا اجریان صوت کے حرف وصل مین
حرف روی سے ہو سکتی ہے جیسے مصرع ر ۱۵ اے سلماتان فغان از دور چرخ چنبری

اور التزام اس کا یعنی حرکت کا بجنسہ تمام قصیدہ میں مستلزم ہے یعنی
کسی وجہ سے تبدل نہیں ہو سکتا ششم نفاذ اور نفاذ لغت میں بمعنے جاری گشتن
فرمان اور اصطلاح میں حرکت وصل کو کہتے ہیں اور حرکت خروج و حرکت مزید
و حرکت نایرہ کو بھی نفاذ کہتے ہیں اور اسکو نفاذ اس جہت سے کہتے ہیں کہ سبب حرف
وصل متحرک ہو حرکت اوسکی نفوذ کرے ساتھ حرف خروج کے اور اسی اعتبار سے
اشعار فارسی میں حرکت خروج و مزید و نایرہ کو بھی نفاذ کہتے ہیں لیکن
اور یہ بہتر ہے اور برعایت تکرار نفاذ کی مطلقاً واجب ہے حرکت وصل میں
اس بیت میں عطائی کہتا ہے ۔ اے دہریم آنکہ زخم وار ہائیم * رحم آوری بیکسی
ناتوانیم * نون روی ہے یا وصل ہے کہ بسبب میم خروج متحرک ہے اور حرکت
خروج و مزید جیسے حرکت میم و شین اس بیت شمس قیس میں ۔ تا کے بخون دیدہ
و دل پرورمیشان * از رہ برون روندہ بہ آوریشان * را روی ہے یا وصل ہے
میم خروج ہے اور شین مزید ہے اور میم و شین دونو متحرک ہیں اور حرکت نایرہ کہ
کمتر ہے مانند حرکت میم کے اس بیت میں ۔ این دل کہ بدست تو
اے جان بدہ اکنون کہ بسپردستیمش * دال روی ہے سین وصل تا خروج
یا مزید ہے میم و شین نایرہ ہے اور ایک اندو نو حرف نون سے متحرک
متحرک کہینگے اور دوسرے کو ساکن اس جہت سے کہ آخر شعر کو لابدی ساکن ہونا
اور شمس الدین فقیر اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ نایرہ متحرک نہیں ہوتا حالانکہ ایسا
نہیں ہے البتہ قلیل الاستعمال ہے یہ ہیں جملہ حروف و حرکات قوافی اشعار عرب
و عجم واللہ اعلم بالصواب **باب ثالث** بیان اوصاف روی اور القاب قافیہ میں
باعتبار اوسی روی کے معلوم ہو کہ روی کی دو قسمیں ہیں ساکن و متحرک پس ساکن کو
مقید کہتے ہیں بجہت وابستہ ہونے اوس روی کے ساتھ ماقبل اپنے کے جیسے
اثر و خبر و کار و بار اور متحرک کو کہ حرکت اوسکی بجہت حرف وصل کے ہوتی ہی
مطلق کہتے ہیں بسبب اسکے کہ وہ موصول ہوتی ہی ساتھ مابعد اپنے کے جیسے

اثرم خیرم کارم یارم اور ہر ایک اس روی مقید و مطلق سے بھی دو طرح پر ہے
پس اگر کوئی حرف حروف قافیہ سے سات اوس روی کے نہو روی مقید مجرد
اور مطلق مجرد کہتے ہیں اور اگر کوئی حرف حروف قافیہ سے سات اوس روی کے
ہو تو سات اوس حرف کے نسبت کرتے ہیں پس القاب روی مقید چھ ہیں

اول	مقید مجرد مانند دل و منزل	
ثانی	مقید بتاسیس و دخیل متحد جیسے	سایل و بایل
ثالث	مقید بتاسیس و دخیل مختلف جیسے	تجاہل و تغافل
رابع	مقید بردف مفرد	مثل نور و ظہور
خامس	مقید بردف مرکب جیسے	ریخت و بیخت
سادس	مقید بحرف قید مثل	عقد و نقد

اور القاب روی مطلق کے پوہیں ہیں

اول	روی مطلق مجرد	مانند گلے و بلبلے
ثانی	مطلق بتاسیس و دخیل متحد جیسے	سایلم و مایلم
ثالث	مطلق بتاسیس و دخیل مختلف جیسے	تساھلم و تغافلم
رابع	مطلق بردف مفرد مثل	نورم و ظہورم
خامس	مطلق بردف مرکب جیسے	ریختے و بیختے
سادس	مطلق بحرف قید جیسے	عقدش و نقدش
سابع	مطلق بخروج مجرد مانند	بخریم و بہریم
ثامن	مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج	
تاسع	مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج	
عاشر	مطلق بردف مفرد باخروج	
حادی عشر	مطلق بردف مرکب باخروج	
ثانی عشر	مطلق بحرف قید باخروج	

ثالث عشر — مطلق بہ خروج و مزید مجرد جیسے — خریدیشان و بریدیشان

رابع عشر — مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج و مزید

خامس عشر — مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج و مزید

سادس عشر — مطلق بردف مفرد باخروج و مزید

سابع عشر — مطلق بردف مرکب باخروج و مزید

ثامن عشر — مطلق بحرف قید باخروج و مزید

تاسع عشر — مطلق باخروج و مزید و نایرہ مجرد — جیسے آویختیشان و بیرویشان

عشرون — مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج و مزید و نایرہ

حادی عشرون — مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج و مزید و نایرہ

ثانی عشرون — مطلق بردف مفرد باخروج و مزید و نایرہ

ثالث عشرون — مطلق بردف مرکب باخروج و مزید و نایرہ

رابع عشرون — مطلق بحرف قید باخروج و مزید و نایرہ

یہ جملہ القاب چوبیس ہین اور اول چھہ لقب روی مقید کے مذکور ہوے مجموع تیس لقب قافیہ کے ہوئے باعتبار روی کے اور جب تاسیس و دخیل کو کہ لانا اوسکا شاعر پر لازم نہین ہے اعتبار نہ کرین تو دس لقب کم ہوجاینگے بیس لقب باقی رہینگے اور بعض عروضی ان قوافی ملقبہ کو سات ان القاب کے انواع قوافی اور بعضے اصناف قوافی کہتے ہین

باب رابع

حدود قافیہ ہین باعتبار تقطیع۔ اور وہ پانچ ہین جیسے اس بیت مین ؎ متکاوس متراکب دگر آمد مترادف پس ازان شد متراکب پس ازان شد متواتر ٭ اول متکاوس اور تکاوس لغت مین بمعنے انبوہ کردن جیساکہ عرب مین کہتے ہین نبات متکاوس یعنے گیاہ نیک درہم رستہ و نیک برہم نشستہ اور بحیثیت کثرت حرکات کے اس قافیہ کو ساتھ تراجم گیاہ و درہم رستگی گیاہ سے تشبیہ کے کذا فی المعجم اور اصطلاح مین جمع ہونا چار حرف متحرک کا ساتھ ایک حرف ساکن کے کہ آخر مین ہو جیسے شکنمش مین کہ بعد چار حرف متحرک کے

ایک حرف ساکن ہے مثال اوسکی نظم مین مصرع ۔ خواہم دلا عہد و فا شکنمش ٭ بوزن مستفعلن فعلتن فعلتن اور یہ فعلتن رکن مستفعلن سے حاصل ہوتا ہے بزحاف جبن خبل جسکو ہم نوع عروض مین بیان کر چکے ہین اور یہ فاصلہ کبرے ہے اور یہ اشعار فارسی مین عذب نہین ہے لیکن بعض متقدمین بہ تکلف لائے ہین لیکن وہ اعتبار سے ساقط ہے دوم متراکب اور تراکب لغت مین بمعنے برہم نشستن ہے اور اصطلاح مین تین حرف متحرک سات ایک حرف ساکن کے کہ آخر مین ہو جیسے شکند فگند کہ بعد تین حرف متحرک کے اک حرف آخر ساکن ہے اور یہ فاصلہ شعری ہے جیسے یہ مصراع ۔ باصد قلق سوئے رخش نگرم ٭ بروزن مستفعلن فعلن ۔ اور بجہت اسکے کہ تین متحرک لفظ و شعر مین سبکتر ہین چار متحرک سے لہذا اسکا اک نام رکھا کہ تراکم تین متحرک یکاوس سے سوم مترادف اور ترادف لغت مین باہم ہونا اور اصطلاح مین باہم ہونا دو حرف ساکن کا ہے پیاپے ایک قافیہ مین جیسے بار سبار نار طلنار سیر عذیر مثال اسکے مصرع مین من سنائی علیہ الرحمہ ۔ نائب مصطفے بروز غذیر کرده در شرع خود عمر اور امیر ٭ اور یہ در اصل وتد مفروق ہے کہ بضرورت آخر شعر ساکن ہوتا ہے قافیہ مین اور مترادف اس قافیہ کو اس جہت سے کہا ہے کہ دو حرف ساکن پیاپئے اور مترادف ہین پس مترادف نام رکھنا اس قافیہ کا باعتبار او نہین دو حرف ساکن مترادف کے ہے چہارم متدارک اور تدارک لغت مین بمعنے دریافتن ہے اور اصطلاح مین دو حرف متحرک ہے ایک حرف ساکن کے اور یہ وتد مجموع ہے جیسے خرد کند چمن وطن مثال اوسکی مصراع مین ۔ بنام خداوند جان و خرد ٭ بروزن فعولن فعولن فعولن فعل ہے اور اس قافیہ کو متدارک اس جہت سے کہا کہ حرکت دوم نے اول حرکت کو پایا ہے بغیر تخلل ساکن کے یا دونو حرکتون نے ایک ساکن کو پایا ہے پنجم متواتر اور تواتر لغت مین بمعنے پیاپے شدن اور اصطلاح مین لینا دو ساکنون کا ایک متحرک کو پس و پیش اور یہ سبب خفیف ہے جیسے نگارا دارا مصرع ۔ نگارا جرا با من نہ سازی ٭ بروزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن

اس قافیہ کو متواتر کہتے ہیں اس جہت سے کہ دو ساکن ایک متحرک کے پس و پیش
پیاپے ہیں اور نہایت حروف قافیہ یہ ہے کہ اسجگہ بیان ہوئے اور زیادہ اس سے
امکان نہیں ہے اور ہر ایک ان قوافی سے کہ شمار کیے گئے سات کلمہ ردیف سے
مردف ہو سکتے ہیں اگر وزن اقتضا کرے واللہ اعلم بالصواب باب خامس
عیوب قوافی ہیں اور وہ دو طرح پر ہے ایک قسم عیوب ملقبہ قافیہ کی ہے
اور دوسرے قسم غیر ملقبہ قافیہ کی ہے لیکن عیوب ملقبہ قافیہ یعنے جن عیوب کا
نام رکھا گیا ہے اور وہ چھ ہیں اقوا اکفا سناد ایطا غلو تعدی لیکن اقوا لغت میں
بمعنے بازگشتن پیچ وتاب ریسمان و تمام شدن زاد اور جب زاد شاعر تمام ہوتا ہے
تو ایسے قافیے لاتا ہے اور اصطلاح میں اختلاف حذو کا یعنے اختلاف حرکت
ماقبل ردف و قید کا کہ اسکو حذو کہتے ہیں اور اختلاف حرکت ماقبل روی ساکن کا
کہ جسکو توجیہ کہتے ہیں پس اختلاف حذو سات حرف ردف کے جیسے دَور و دُور
اور سُور و شُور اور اختلاف سات حرف قید کے جیسے دَشت زِشت نِشَست اور
اختلاف توجیہ جیسے لشکر عنصر شاعر یہ سب صورتیں اصلا جائز نہیں لیکن جبکہ
روی موصول ہو تو اختلاف حذو ردف و قید کا اور اختلاف حرکت ماقبل
روی کا جائز ہے مثال اختلاف حذو با ردف مع الوصل جیسے طوسی و فردوسی مثال
اختلاف حذو با قید مع حرف وصل جیسے آہستہ و بستہ و شستہ مثال تغیر توجیہ
مع حرف وصل من عرفی علیہ الرحمہ ع باحسن وجمال تو پری را * دعوی نرسد برابری را
چشم تو بیک نگاہ جادو * آموختہ سحر ساحری را * اور اسی طرح اختلاف حذو
بطریق مجہول و معروف جیسے رَود و زُود و سیر و شیر اور تغیر توجیہ کا بطریق اشباع
وغیر اشباع جیسے آبرو و نیکو یہ سب جائز ہے سابقًا انکے نظایر بیچ اشعار اساتذہ
مذکور ہو چکے ہیں ثانی اکفا اور اکفا لغت میں بمعنے روی از مقصد گردانیدن
چونکہ روی اصل قافیہ ہے جب شاعر نے اوسکو تبدیل کیا تو گویا منہ مقصود سے
پھیر آیا لہذا اس عیب کا نام اکفا رکھا اور اصطلاح میں اختلاف حرف روی ہے

بغیر اعتبار مخرج خواہ بعید ہو خواہ قریب اصلا جائز نہین لیکن بعض متقدمین اختلاف
حرف روی کا ساتھ حرف قریب المخرج کے جائز جانتے ہین اور اسکا نام اجازہ
رکھا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے نہایت ناخوش و قبیح ہے ہرگز جائز نہین چنانچہ
شمس قیس کہتا ہے کہ وہ نظم جو مشتمل باین عیب ہو اوسکو شعر نہ کہینگے جیسے احتیاط
و اعتماد اور صلاح و پناہ و کاف عجمی و عربی جیسے شک و سگ اور بائے عربی و فارسی
جیسے کسب و اسپ اور خواجہ و سراچہ اور گز و گژ سن سعدی سے کسان را درم
داد و تشریف و اسپ ٭ طبیعے است اخلاق نیکو نہ کسب ٭ بیت دیگر من انجم سے
تو بیجا آراند برین کار احتیاط ٭ زانکہ جنبر بر تو ندارم اعتماد ٭ اس صورت مین چاہیے
کہ بجائے طائے حطی دال لکھین جیسے بیت ظہوری مین سے فروزد از استقاتش خراد
زندہ کرد است گوی زر نہاد ٭ پس خراد در اصل خراط تھا فارسیون نے طاکو دالکے
ساتھ بدل کیا اسجگہ بضرورت قافیہ نہ ہر جگہ بلاضرورت قافیہ جیسا کہ بعض کا قول ہے
کہ اس لفظ کو فارسی قرار دینا چاہیے حالانکہ ایسا نہین ہوسکتا ہان مضطرین کہ سکتے ہین
ثالث سناد بالکسر لغت مین یعنے اختلاف وہم پریشان رائے و پراگندہ عقل
شدن جیسا کہ عرب مین کہتے ہین خَرَجَ القَومُ مُتَسَانِدِیْنَ یعنے باہر آئے قوم باندازہائے
مختلف ورا ایسا ہی آشفتہ اور اصطلاح مین پریشان ہونا حرف ردف کا ہے
جنس اپنی سے یعنے اختلاف حرف ردف کا ہے خواہ اصلی ہو خواہ زاید پس
اختلاف ردف اصلی جیسے زندگانی و دلبری اور اختلاف ردف زاید جیسے شناخت
و شتافت اور گوشت و پوست پس فارسی مین اختلاف ردف اصلی و زاید ناجائز ہے
بلا خلاف لیکن عربی مین جائز جیسا کہ عمود و حمید اور نزول کا باہم قافیہ کرتے ہین اور یہ
اشعار عرب مین کثیر ہے اور اختلاف حرف قید کو بھی سناد کہتے ہین جیسے قدر ابر
سن بیت مین سے گرچہ در کوئے تو اشک عاشقان را قدر نیست ٭ ہیچو اشک ما بسے
ابرو وان در ابر نیست ٭ یہ بھی ناجائز ہے لیکن جبکہ اختلاف قید کا ساتھ حرف
قریب المخرج کے ہو تو عیب کم معلوم ہوتا ہے سن سعدی کہ ای شاہ افاق کسری

بہ عدل * اگر من نہ نالم تو نالی بفصل * اور سناد اختلاف اشباع کو بھی کہتے ہیں یعنے اختلاف حرکت دخیل کو اور یہ بھی جائز نہیں روی غیر موصول میں ہمثل قافیہ تجاہل و کاہل کے لیکن جبکہ روی موصول ہو جائز ہے جیسے تجاہلی و کاہلی رابع ایطا لغت میں بمعنے قدم بر قدم دیگر نہادن چونکہ یہ عیب بھی خود پامال ہے لہذا ایطا نام رکھا اور اصطلاح میں ایک ہی قافیہ کا اعادہ کرنا دوسرے قافیہ کے مقام پر اور وہ دو طرح پر ہے جلی و خفی پس ایطا ے جلی علی المشہور وہ ہے کہ تکرار ایک قافیہ کی لفظاً و معناً ظاہر ہو جیسے الف و نون جمع یاران و دوستان و مبارزان و دلیران میں اور جیسے الف و نون فاعل تابان و درخشان و خندان و گریان وغیرہ میں اور ہم سابقاً ان زوائد کو بحث روی میں بالتفصیل بیان کر چکے ہیں فارجع الیہ اور ایطا ے جلی عیوب فاحش سے ہے لیکن اشعار مردف میں اساتذہ لائے ہیں اسواسطے کہ بسبب ردیف کے عیب کم معلوم ہوتا ہے جیسے اک تا ے مصدری کلام خواجہ حافظ میں سہ دل سراپردۂ محبت اوست دیدہ آئینہ دار طلعت اوست * من کہ سر بر نیاورم بدو کون * گردنم زیر بار منت اوست گر من آلودہ دامنم چہ عجب * ہمہ عالم گواہ عصمت اوست * دوسرا کلمہ الف و نون فاعل کی کلیم کہتا ہے سہ بگوش گل چہ سخن گفتہ کہ خندانست * بعندلیب چہ فرمودہ کہ نالانست سوم یا و نون نسبت کمال اسمعیل کہتا ہے رباعی سہ از خاک چو آیند رنگین بیرون اندوہ کشم از دل غمگین بیرون * کردند نظارہ عروسان چمن * سر ہار دریچہا ے چوبین بیرون * چہارم قافیہ جمع عربی کا جیسے صفات کائنات و ابرار و اطوار و احوال و اشکال پنجم تا ے مصدری اور جمع اسے عربی کہ یہ فارسی و اردو میں مردف اور غیر مردف بھی رائج ہیں اور جواز انکا من قبیل مسلمات شعرا ہے البتہ اصناف دیگر مشتمل بر ایطا جو سوا انکے مذکور ہوے مطلقاً جائز نہیں فافہم پس ایطا ے خفی علی المشہور وہ ہے کہ تکرار اوس قافیہ کی ظاہر نہو جیسے دانا و بینا و آب و گلاب اور یہ نزدیک اکثر شعرا کے جائز ہے اوسوقت میں کہ بکثرت نہو و مع ذالک بہتر ہے کہ اس نوع کے

قوافی کو پہلو مین ایک دوسرے کے لائین اور بعض اوس تکرار کو کہ امر و نہی مین ہو
مانند بیا و بیا کے اسی قبیل ایطاے خفی سے جانتے ہین بانیوجہ کہ بسیم بیا بدون ترکیب
کوئی معنے نہین رکھتا پس تکرار اس قافیہ مین ظاہر نہوگی ۔ اور وہ تکرار کہ نفی و اثبات
مین ہو جیسے برفت نرفت یہ باتفاق اس قبیل جواز سے نہین بلکہ عیب فاحش ہے
اور بعض ترا و کرا و مرا کو بھی ایطاے خفی سے جانتے ہین اور سابقاً ذکر اسکا ہو
چکا ہے اسجگہ حاجت اعادہ کی نہین مولف ہیچمدان کہتا ہے کہ عروضیے تعریف ایطا
جلی مین کہتے ہین کہ تکرار اوس قافیہ کی جو ظاہر الترکیب ہو اور ایطاے خفی وہ
کہ تکرار اوس قافیہ کی ظاہر الترکیب نہو **فیہما نظر** اسواسطے کہ جو شخص سبب
چیز کا عالم ہے اوسپر حقیقت اوس چیز کی ظاہر ہونا چاہیے پس ظاہر الترکیب نہوتا
نزدیک اہل علم کے باوجود علم کیا معنے رکھتا ہے البتہ اگر جاہل ہے تو وہ پایہ
اعتبار سے ساقط ہے اوسکے عدم وقوف کو اصطلاح قرار دینا کیا معنے رکھتا ہے
پس باین معنے وجود ایطاے خفی ثابت نہین ہوتا اور جلی کہنے کی ضرورت نہین
جبکہ ایطاے خفی باین معنے ثابت نہوا ہان جبکہ ایطاے خفی ثابت کیا جائے تو ایطاے
جلی کہنے کی ضرورت ہوگی لہذا ہمارے نزدیک ایطاے خفی وہ ہے کہ تکرار اوس
قافیہ کی ہو کہ جسکے حرف آخر کے اصلی و غیر اصلی ہونے مین اختلاف و اشتباہ ہو
بعض کا قول ہو کہ وہ مشتمل بزواید ہے اور بعض کا قول ہو کہ وہ مشتمل بزواید نہین
یا حکم عدم انفصال زواید مین ہو جیسے گویا شنوا دانا بینا کہ بعض شعرا اس الف کو نفس
و اصل کلمہ کے حکم مین جانتے ہین کہ ترکیب ہر لفظ کی اس الف سے تمام ہوئی ہے
اس جہت سے کہ لغت دری مین گو و شنو و ان مین صحیح نہین ہین جب تک کہ حرف
یا ساتھ اوسکے الحاق نکرین وہ الفاظ معنے تمام نہین دیتے جیسے بین بدان بگو
بشنو پس جبکہ دانا بینا بگوے بشنوی کی تمامی اس الف سے ہوے یہ الف اصلی ٹھہرا
یہی باعث ہے کہ انوری اور اکثر شعرا ایسے قوافی لائے ہین بخلاف پادشاہا خداوندا

ہوی ہے اور اسی طرح کلمات امر جیسے بیا بکشا بنا کہ صحیح لغت دری مین بیا سے بکشا سے بنا سے سات یا کے ہین اگر واسطے توسع مجال قافیہ کے صرف یا حذف کرین جائز ہے اس صورت مین یہ ہر اک کلمہ جداگانہ متصور ہونگے بمقابلہ بیایات سابق کے اور اسی طرح بیا و سیا کہ سیا بفتح سیم کوئی معنے نہین رکھتا ہے اور استوار و خویشا وند کہ بعض انکو کلمہ واحد جانتے ہین اور بعضے ان کلمات مین زوائد کے قائل ہین پس ان الفاظ مین درحقیقت اشتباہ عارض ہے باعتبارات مختلفہ لہذا ان الفاظ کی تکرار مین ایطا سے خفی ہے بخلاف آب و گلاب و گل و گلرگ کہ انمین کوئی وجہ خفا نہین ہے اور قافیہ شایگان بمعنے فراخ و چیز بسیار و کار بیہودہ وارزان و سزاوار اصل مین شاہگان تھا ہا کو سات ہمزہ بلینہ کے بدلگیا اور یہ نام ایک گنج کا ہے کہ خسرو پرویز سے اور چونکہ قافیہ شایگان کثیر ہوتا ہے بہ تشبیہ فراوانی مال وزر گنج یہ نام رکھا اور اصطلاح مین شایگان من قبیل ایطا ہے پس جو قافیہ کہ مشتمل بہ شایگان ہو اوسکو شایگان کہتے ہین اور شمس قیس کہتا ہے کہ جو قافیہ کہ روی اوسکے اصلی نہو شایگان ہے جیسے فارسی مین گفتن و کردن و کندن وغیرہ اور ہم ان زوائد کو بحث ردی مین لکھ چکے ہین فاحفظ لہذا اور ہندی مین کہنا سنا پھرنا اور پھر سنا کہنا نہین ایطا ہوگا اس لیے کہ تا ... بعینہ کہنا سنا پھرنا مین پھرا سنا کہا مین الف اصلی نہین ہے اس لیے کہ انکی اکثر صیغ مین یہ الف نہین ہے مثلا پھرتا ہے پھریگا پھرنہ پھر پھرنے والا قافیہ انکا جائز ہے لیکن یہ الفاظ جب بہ تعدیہ آئینگے تو ایطا نہ ہوگا جیسے سنایا پھرایا کہوایا نہین الف اصلی ہے اس لیے کہ اکثر صیغ مین یہ الف باقی رہتا ہے مثلاً پھراتا ہے پھرایگا پھرانہ پھرا پھرانے والا پھرایا گیا اور انکے مصادر مین بھی الف ہے جیسے سنانا پھرانا کہوانا پس قافیہ انکا جائز ہے پنجم غلو بمعنے دست بلند کردن آنقدر کہ تو ان بلند کردن غیاث و بمعنے ہجوم من لطایف اور اصطلاح مین غلو وہ ہے کہ اک قافیہ مین روی متحرک ہو اور اک قافیہ مین ساکن ہو جیسے اس بیت مین من

خواجہ حافظ ع صلاح کار کجا و من خراب کجا ؛ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛
ششم تعدی یعنے از حد ور گزشتن من منتخب اور اصطلاح مین جو حرف وصل ایک قافیہ مین ساکن اور ایک قافیہ مین متحرک ہو جیسے زارم دار ؛ خوار مدار ؛ سکاکے اپنی کتاب مفتاح مین لکھتا ہے کہ غلو و تعدی جبکہ مخل وزن ہون معیوب ہین و الا نہ اور تکرار انکی واجب ہوگی کذا فی معیار الاشعار ہفتم تضمین یعنے ضامن گردانیدن کسی را - یہ ورا سے نوع شعر ہے کہ سابقاً مذکور ہوئے اور اصطلاح مین وہ قافیہ کہ از روے معنی موقوف و منحصر ہوا وپر اپنے مابعد کے جیسے اس رباعی خسرو مین سہ در حسن کسے با تو نماند الا ؛ خورشید کہ ہر صبح برون آید تا ؛ خدمت کند و پاے تو بوسد اما ؛ ناسے تو لبوسے او کہ تا بوسد پا ؛
لیکن عیوب غیر ملقبہ قافیہ یعنے جنکا کوئی نام نہین رکھا گیا وہ بہت ہین منجملہ اونکے یہ ہے کہ اک قافیہ کو تغیر دین ساتھ قافیہ دیگر کے اگر اشارت او سکے جانب ہو تو معیوب نہ ہوگا اس لیے کہ ہر عیب کہ اوسکے جانب اشارت کی جاے عیب نہین ہے و الا عیب ہوگا پس مثال اوسکی جو باشارت معیوب نہین ہے قصیدہ شیخ آذری سے تا ز شام کہ از گردش قضا و قدر ؛ ز بام چرخ بیفتاد خسرو خاور ؛ بناے قافیہ را ایک الف زیادہ کنم ؛ بشرط آنکہ نگیرند خوردہ اہل نظر ؛ سوال کردہ از ان نور دیدہ ابرار ؛ کہ اسے بذات تو آوردہ کائنات اقرار ؛ دیگر اختلاف روی ظہور و خفا مین بحسب تلفظ جیسے اس قطعہ قاضی جلال نقش بتان صحیح پیداست از بیانم ؛ ہر بیت من نگہ کن بت در میان ابجد چہ ؛ در دود دہ قلم ماند چون شمع زندہ نامم ؛ بنگر کہ ہست یکے زندہ میان دودہ ؛ قافیہ بیت اول مین مراد دہ سے حرف ی ہے کہ دس عدد رکھتے ہی جب لفظ بت مین یعنے با و تا مین ی زیادہ کرین بیت ہوا اور قافیہ بیت ثانے مین مراد دودہ سے حرف ی ہے دو مرتبہ اور زندہ سے مراد حی ہے اور جب حی کو درمیان دو یا کے لائین یحیی ہو پس معلوم ہوا کہ حرف روی ہے قافیہ بیت اول مین اور ظاہر ہے اور قافیہ بیت ثانی مین ہاے مختفی ہے اور یہ عیب ہے - اور

اسی قبیل سے ہے عدم رعایت تکرار باقی حرکات حروف قافیہ کی **باب**
سادس بیان حاجب و ردیف و قافیہ معمول مین لیکن حاجب لغت مین بمعنے
پردہ دار ہے چونکہ حاجب قبل قافیہ کے واقع ہوتا ہے گویا اوسکا پردہ دار ہے
لہذا اوسکا نام حاجب رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے اوس کلمہ مستقل سے یا
اون کلمات مستقل سے یا اون کلمات سے جو حکم مستقل مین ہون قبل قافیہ کے
تکرار پائین جیسے اس رباعی مصنفہ عطائی مین مثال حاجب مستقل لفظ یار ہے ؎
ہر چند رسد ہر نفس از یار غمے ٭ باید نشود جدا دل از یار دمے ٭ نان روکہ چو
نیک بنگری آن غمہا ٭ از جانب اوست اکثر از یار کمے ٭ مثال حاجب بحکم استقلال
لفظ ورسے زدہ عشق تو آتشم در جان ٭ سوخت جانم بوصل کن درمان ٭ اور اگر
دو قافیون کے درمیان مین حاجب ہو نہایت مستحسن ہوتا ہے جیسے رباعی امیر
معزی ؎ اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت ٭ سست است عدو تا کمان داری
سخت ٭ حملہ سبک آری و گران داری لخت ٭ پیری تو بہ تدبیر و جوان داری بخت
اور جو شعر کہ مشتمل بر **حا**جب ہو اوسکو محجوب کہتے ہین لیکن رعایت تکرار حاجب کی
واجب نہین ہے بلکہ اس باب لزوم مالا یلزم سے ہے اگر رعایت کرین اک نوع صنعت ہے
اور اگر رعایت نکرین کوئی قباحت نہین۔ البتہ تکرار ردیف کی واجب ہے کذا فی
معیار الاشعار پس ردیف لغت مین بمعنے سوار ہے کہ پس سوار نشیند بر یک اسپ
اور حال ردیف کا ساتھ قافیہ کے ایسا ہی ہوتا ہے کہ قافیہ و ردیف آگے پیچھے
برابر ہوتے ہین ایک بیت مین یا مصاریع مین اور اصطلاح شعرا مین عبارت ہے
اوس کلمہ سے یا اون کلمات سے کہ مستقل و منفصل ہون تلفظ مین بعد تمامی قافیہ کے
اور بعینہ تکرار پائین جملہ اواخر ابیات مین اس طور پر کہ شعر اوسکو صنعتاً اور وزناً احتیاج
ساتھ اوسکے اور بغیر اوسکے موزون و معنوی نہ ہو جیسے شعر ؎ گر دل و دست
بحر و کان باشد ٭ دل و دست خدائیگان باشد ٭ اور جائز ہے کہ تمام بیت ردیف
و قافیہ ہو جیسے ؎ ای دوست کہ دل زندہ بر داشتہ ٭ نیکو ست کہ دا زندہ

برداشتہ ؛ اسے دوست ونیکوست قافیہ ہے باقی اور سب ردیف- اور بعضے متقدمین ردیف ہی کو حاجب کہتے ہین کذافی العجم- اور نزدیک محقق علیہ الرحمہ کے ردیف مین تکرار لفظ معتبر ہے نہ تکرار معنے اور یہی قول اصح ہے جیسے بیت حافظ مغفور ؎ زچشم بد رخ خوب ترا خدا حافظ ؛ کہ کرد جملہ نکوئی بجا ئے ما حافظ ؛ اور نزدیک محقق کے استقلال لفظ بھی ردیف مین شرط نہین ہے اسواسطے کہ اونکے نزدیک جو کچھ بعد حرف وصل کے ہو یعنے حرف خروج و مزید و نایرہ یہ سب داخل ردیف مین بلکہ نزدیک اونکے اگر حرف وصل بھی متحرک ہو داخل ردیف ہے جیسے سپردیمش و سپردیمش مین دال روی ہے مین وصل تا خروج یا مزید اور میم و شین نایرہ اور یہ جملہ حروف ورا ے روی داخل ردیف ہین مثال تحرک وصل کی جیسے ساختمش و انداختمش مین تا روی متحرک اور میم وصل متحرک اور شین خروج پس حرف مابعد وصل اور خود وصل متحرک داخل ردیف ہے اور تکرار اونکی خواہ ہوگی کذافی معیار الاشعار اور معلوم ہو کہ ردیف مخترع اہل عجم ہے اور اہل عرب نے اس باب مین اونکی متابعت اختیار کی ہے اور اختلاف ردیف کا لفظ کسی طرح جائز نہین خواہ مستقل ہو خواہ غیر مستقل اور مستقل یعنے کلمہ تنہا بکار سے استادہ شونده یعنے ایک کلمہ جداگانہ قافیہ سے کہ مختلف نہ ہو لیکن اختلاف ردیف اوسوقت مین جائز ہے کہ اشارت اوسکے جانب کی جائے جیسے ابیات مصنفہ کمال اسمعیل مین ؎ سپیدہ دم کہ نسیم بہار می آید ؛ نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آید ؛ اسی قصیدہ مین بعد چند بیت کے ردیف کو متغیر کرکے کہا ہے ؎ زبہر فال زماضی شدم باستقبال کہ بر ایام چنین خوشگوار می آیند ؛ اور کبھی ردیف ایک جا زاید بھی آئی ہے اور اسکے بارے مین صاحب معجم لکھتے ہین کہ جو ردیف شعر مین ممکن نہ ہو اور شعر معنا اوس سے مستغنے ہو معیب و قبیح ہے حالانکہ شعراے متقدمین و متاخرین کے کلام مین ایسی ردیف بطریق شاذ آئی ہے مثل خاقانی ؎ صبح زری از پے بہار ا ؛ مر حلقہ دریم مصطفے را ؛ مثل انوری ؎ یا ہر غمے کہ آید راضی سواے دار آخر ؛ ما را نسا فرید ند از بہر غمے را ؛

مین حافظ مرحوم سے محرم راز دل شیدا ے خود * کس نمے بینم ز خاص و عام را *
مین میرزا صائب مغفور سے کشتہ تا ز تو می غلطد بخون تا روز حشر * بر نیاید زود
خون از زخم تیغ تیز را * درصورتیکہ زخم کو اضافت دین اور کہتے ہین کہ بعض اشعار
اساتذہ مین قافیہ بھی زائد آیا ہے جیسے سعدی نے کہا ہے سے بدرگاہ لطف و
بزرگیش بر * بزرگان نہادہ بزرگی ز سر * لیکن ظاہر یہ ہے کہ لفظ بر واسطے تاکید
معنے کے ہے کہ موقوف اوپر قافیہ کے نہین ہے ایضاً مین سعدی سے بدیباچہ
بر اشک یاقوت فام * بحسرت ببارید و گفت اے غلام * حق یہ ہے کہ زیادت
ردیف و قافیہ معیب و قبیح ہے کما قیل — اور معلوم ہو کہ جو شعر مشتمل بر قافیہ ہو اوسکو
مقفے کہتے ہین اور جو شعر کہ مشتمل بر قافیہ و ردیف ہو اوسکو مقفے و مردف کہتے ہین اور
جیساکہ واجب ہے کہ قافیہ مختلف نہ ہو اوسی طرح واجب ہے کہ ردیف بھی مختلف
نہ ہو اگرچہ دراصل ذکر ردیف واجب نہین بلکہ مستحسن ہے اور ایک صورت اشتراک
قافیہ و ردیف کی ہے اور اوسکے قافیہ معمولہ کہتے ہین اور معمولہ ماخوذ عمل سے اور
عمل لغت مین معنے کار کردہ شدہ و درخشندہ ہے اور قافیہ معمول نزدیک متقدمین
معیوب ہے تھا اور نزدیک متاخرین صنعت سے ہے اور اصطلاح مین بمقابلہ
قافیہ اصلی اک قافیہ ہوتا ہے ساتھ اک ترکیب و تصرف مناسب و شائستہ کے
یعنے اک لفظ کو ساتھ دوسرے لفظ کے یا ایک لفظ کو ساتھ کسی حرف کے
مرکب کرتے ہین تاکہ شائستہ ہو جاوے اس امر مین کہ قافیہ بھی ہو سکے اور ردیف
بھی ہو سکے مثال ترکیب لفظ با لفظ جیسے اس شعر مین عادل اور بادل سے از الطاف
خفی شاہ عادل * ہر دم ہمے برد از دست بادل * مثال ترکیب لفظ با حرف جیسے
اس بیت مین ملنا زمن اور زمن سے بافسون و عشوہ و ناز آن بت ملنا زمن *
دل ز دست عاشقے برداشت تنہا زمن * لیکن تکرار اس قافیہ کی نہین چاہیئے
ورنہ ایطا ہوگا مین امیر خسرو سے بہارش گرد رخسارش ہمی شمس و قمر خیزد * نگاہے
گویا قوتش ہمی شہد و شکر خیزد * خروش از شہر بنشاند نگاہے کہ بنشیند * ہزار آتش

بہا انگیز دہر نگا ہے کہ برخیز دہ ان ابیات مین قافیہ شکر وقمر ہے اور خیزد ردیف ہے
کہ منفصل ہے قافیہ سے اور بیت دوم مین برخیزد ہم قافیہ و ہم ردیف ہے اور بعضی
اکابر شعرا سے ہے اس باب مین اوسکا اقتدا کر سکتے ہین چنانچہ شرف الدین شاعر نے
ایک قصیدہ مین کہ قافیہ اوسکا در اور خور ہے اور ردیف آئینہ ہے ساتھ لفظ ہر آئینہ
قافیہ لایا ہے اور استخراج قافیہ و ردیف کا جائز رکھا ہے شعر سا گر عکس روی
خوب تو افتد ہر آئینہ ❊ گردد ز فیض نور چو قرص خور آئینہ ❊ از لفظ تحل و معنے بکرم اُمید
کافر شجہ بدر آید ہر آئینہ ❊ پس قافیہ برخیزد وہر آئینہ داخل مثال ترکیب لفظ با لفظ مین
ہوگا اور اک نوع معمول کی ہے کہ اوسکو تصرف تحلیلی کہتے ہین اور تصرف تحلیلی وہ ہے
کہ ایک لفظ کے دو حصہ کرین اول حصہ کو قافیہ اور حصہ دیگر کو ردیف کرین جیسے
خواجہ حافظ فرماتی ہین سہ شب از مطرب کہ دل خوش باد وے را ❊ شنیدم
نالۂ سوز نے را ❊ عفا اللہ مِن مَثانی المثانی ❊ جزی اللہ فی الدنیا حسبنا
اور اک نوع معمول سے تحریف ہے اگر اوسکی طرف اشارت نکی ہو عیب ہے
و الا عیب نہین جیسے ابیات مصنفہ سید عماد الدین موسوی علیہ الرحمہ سہ پرواز
معرفت ہا سے چہ اثر بود ❊ سر بار الکن اسے شیخ کالیو ❊ تعلیلا گفتم درین صورت کہ گفتم ❊
تحفہ ان نگار خویش را سیو ❊ پس لفظ سیب کو متغیر کرکے سیو کہا ہے اور قافیہ
معمول کو بعضے مستشعرین و مولفین نے مثل عطائی وغیرہ کے قسم غیر ملقبہ قافیہ مین
لکھا ہے حالانکہ یہ غیر ملقبہ سے نہین اسواسطے کہ لقب اسکا معمول رکھا گیا ہے مگر یہ
کہ کہین کہ یہ نام رکھا ہوا متاخرین کا ہے متقدمین اسکو استخراج قافیہ یا ردیف کہتے تھے
حالانکہ یہ عبارت بھی حکم علم مین ہے خاتمہ بیان تاریخ گوئی مین جاننا چاہیے
کہ تاریخ تو ریخ (یعنے وقت چیزی پدید کردن) لغت مین ہے اور اصطلاح مین
اک مصراع خواہ ایک بیت خواہ اک فقرہ نثر کا جو مشتمل ہو وقوع حوادث عظیمہ کا
ساتھ تعین ماہ و سال و ایام کے (اور مراد وقوع حوادث عظیمہ) سے طوفان
یا زلزلہ یا ولادت یا وفات یا تصنیف و تالیف کتب یا بناے مکانات وغیرہ ہے۔ پھر چاننا

تاریخ کی تین قسمیں ہیں۔ اول صوری ثانی معنوی ثالث صوری و معنوی لیکن
صوری جسکے الفاظ سے تاریخ ظاہر طور پر نکلسکتی ہو بغیر اعداد حروف جیسے یہ مصرع
سالکہ تاریخ سعدی در ایام قست یا جیسے یہ تاریخ گلستان کی سہ در ان مدت
کہ مارا وقت خوش بود * ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود * یا جیسے رد ہیں یہ
سے مصرع سہ چرخ نے نوابی سہراب کو اولٹا (یعنے بارہ سے باون) ہیں نواب
سہراب معزول ہوے یا جیسے فارسی میں ہیں جناب عظیم تلمیذ رشید حضرت والد مرحوم
تاریخ وفات جناب قبلہ و کعبہ سید محمد طلب ثراہ سہ چار مصحف ہشت جنت اوصیا
اثنا عشر * سیر دیوان ازل نوشت بر لوح حساب * ز درقم در ہندسہ چون این عدد
کلک عظیم * شد عیان سال وفات حضرت رضوان مآب * لیکن معنوی جسکے اعداد
حروف سے حساب جمل کے بموجب تاریخ نکلسکتی ہو۔ اور اوسکی تین قسمیں ہیں
ایک بحروف معجمہ جسے منقوطہ بھی کہتے ہیں دوسرے بحروف مہملہ جسے معطلہ اور غیر
منقوطہ بھی کہتے ہیں تیسری وہ جو حروف معجمہ و مہملہ دونوں کو شامل ہو۔ مثال اول
معجمہ کی قطعہ میں مولف ساخت چون ناموس انما حیدر جنت مکان * این سطلے
بارگاہ بادشاہ کربلا * حرف منقوطی شمرده اوج تاریخش نوشت * شد بنا بیت الفزا
اہل بیت مصطفیٰ * ش ب ن ی ت ز ی ب ی ت ف ی ان حروف معجمہ سے
بارہ سو تراسی سنہ ہجری حاصل ہوتے ہیں مثال ثانی مہملہ کی میں مولف سہ گفتم بحروف
مہملہ سال * در قصر ارم نمود آرام ۔ د ر ص ر ا ر م ود ا ر ا م ان حروف مہملہ سے
سنہ عیسوی ایکہزار ۔ ستائیس برآمد ہوتے ہیں مطابق سنہ حال بارہ سو بانوے
ہجرے کے مثال ثالث جو حرف معجمہ و مہملہ دونو کو شامل ہے قطعہ میں مولف سہ
خاک بر سر کن صبا در ماتم سلطان نظم * حیف شد برباد اقلیم بلاغت بے دبیر * سنگر
اندر بوستان ہر سرو نخل ماتم است * در چمن نرگس سراپا چشم حیرت بے دبیر * سے دل
مہجور را آرام بے وصل حبیب * نے مذاق زندگانی را حلاوت بے دبیر * نیست
ان بسم اللہ دیباچہ معنی و لفظ * ہست اکنون ابترا جزائے طلاقت بے دبیر * غیر ممکن

طالب دیدار را شام و سحر ❊ اندرین فرقت سرا یک لحظہ راحت بے دبیر ❊ مصرع تاریخ
قوتش منشی گردون نوشت ❊ آسمان سبے مہر و دبیم فصاحت بے دبیر ❊ لیکن صوری
و ہم معنوی یعنے جسکے الفاظ سے اور اعداد حروف سے دونو طرح پر تاریخ نکلتی ہو مثال
تاریخ مسجد سے بنائش یکہزار و دو صد و ہفت ❊ اس مصرع کے الفاظ و اعداد دونو سے بارہ سو
سات حاصل ہوتے ہیں اور یہ اخیر کی دونو قسمیں تین حال سے خالی نہیں ہوتیں
یا مساوی الاعداد ہوتے ہیں۔ انھیں مطلق تاریخ کہتے ہیں امثلہ انکی وہی ہیں جو اوپر مذکور
ہوئے ورا امثلہ صوری کے۔ یا ناقص الاعداد ہوتے ہیں جب اونھیں پورا کرتے
ہیں تو اوسے تعمیہ کہتے ہیں اور تعمیہ داخلی بھی جیسے یہ قطعہ من مولفہ ❊ منت خدائے را
کہ درین خفتہ ہائے سعد ❊ گل گل حدیقہ دل تلمیذ یا شگفت ❊ تاریخ طبع اوج مخمور بقلب
صاف ❊ جام گل گرفت ز شمع ہلال گفت ❊ بارہ سو چھیاسی سنہ اس سے حاصل ہوتے
ہیں یہ الف کہ صاف کے درمیان ہیں ہے گویا وہ اوسکا قلب ہے یا زاید الاعداد ہوتے
ہیں جب اونھیں سے وہ اعداد زاید و خارج کرتے ہیں تو اوسے تخرجہ کہتے ہیں اور تعمیہ
خارجی بھی جیسے یہ قطعہ من مولفہ ❊ چون ششیہ غلام ساہ شفیقم کہ نام او ❊ بار اسے
دریا بدوست حزین سنگین ❊ تالاب تازہ کرد بدریا دے بنا ❊ بر فیض جاریش ہمہ گفتند آفرین
آمد روان تازہ در اجسام رہروان ❊ ہم گرد او دو چند شد آبادی زمین ❊ بر داشت آب و
گفت بسالش ز خضر اوج ❊ در شہر ہند چشمہ آب بقا ببین ❊ انھیں سے تین آب کے خارج
کرکے بارہ سو تراسی حاصل ہوتے ہیں یا جیسے یہ قطعہ ❊ در باغ فرح بخش گذر کن شاہا ❊
بر حسن گل و سبزہ نظر کن شاہا ❊ نعمت خان را برائے سال تاریخ ❊ از باغ فرح بخش
بدر کن شاہا ❊ کذا فی میزان التاریخ کہتے ہیں کہ داروغہ باغ سے شاعر کو دشمنی تھی
اس تاریخ میں اعداد نعمت خان کا تخرجہ کیا ہے یا جیسے یہ رباعی من جناب والد علام
طاب ثراہ ❊ اعداد علی گاہ خفی گاہ جلی ست ❊ بر من ز ازل عین عنایات علی ست ❊
چون مادہ وضع شد بگفتم تاریخ ❊ چشم بد دور عین اعجاز علی ست ❊ اس تاریخ سے لفظ مادہ کے
عدد پچاس خارج کرکے بارہ سو اکانوے حاصل ہوتے ہیں یہ رباعی سال گذشتہ بنا ہو گئی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۷	اوسکو	اسکو	۲۶	۱۹	اوراوسے	اوسے
۶	۸	اثادہم	اثارہم	۲۷	۱	ونے	وہی
//	۱۳	بہی کہ کرتا ہہر	بہی کرتا ہہر	//	۶	جزوص	جزوصل
۹	۱	سے	سے	۳۰	۱۰	دلم	الم
//	۴	وجوہ د	وجود	۳۱	۲۳	مثال ہی	مثال
//	۱۹	ہولار	ہولاء	۳۲	۶	لبجر	کبر
۱۱	۶	خسن	حسن	۳۹	۲۱	امثلہ اسکی	امثلہ انکی
//	۱۲	ابوبکر عمر	ابوبکر وعمر	۴۰	۱۶	نبرنبائی	برنبائی
۱۲	۶	لیا	کیا	۴۲	۳	ضروریب	ضروب
//	۲۲	مغیراً	مغبراً	۴۶	۶	اورا	اور
//	۱۸	رباعی مستزاد	رباعی وفرد	۵۰	۴	لبست وچہارم مجموع	لبست وچہارم کہ مجموع
۱۳	۸	ابتدای دوبیتین	ابتدای یہ دوبیتین				
حاشیہ	//	دوبیین	//	۵۴	۴	طرفان	طرفان یا طرفین
۱۵	۱۹	اصطلاح الفارسین بین	اصطلاح مین	//	۱۰	مصنف معجم	مصنف المعجم
۱۶	للدامع حاشیہ	مجدد عبارت ہے	مجدد دو متقضب بہی	//	۱۱	جودو زحاف	جودہ زحافون
				۵۹	۱۵	متفاعن	متفعل
۱۷	۷	بیاد	بباد	۶۷	۱۱	سالن	ساکن
۱۸	۱۳	شوق	سوق	۷۷	۶	سبب	سبب
۰	۱۸	وصفت	وصف	۰	۱۶	بالالی چیز	بالائی ہرچیز
۱۹	۱۴	لونتزاد	دیونتزاد	۸۰	۱۴	متولی	متوالی
۲۴	۱۴	جبیبے	جبیے	۸۱	۱۵	اسن	اس
۲۵	۳	جفاحاصہ	جفاروا	۸۲	۲۳	تتبع	تتبع
۰	۱۴	اون	اوس	۸۳	۷	ہین	یین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۶	۱	فاعلان	مفاعلان	۱۸۲	۱۸	حضرت زین العابدین	حضرت امام زین العابدین
ایضاً	۲۰	آ	آئیگا				
۱۴۷	۲	او	اور	۱۸۵	۳	ہیں	ہی
ایضاً	ایضاً	تنا	تناسب	۱۸۸	۱۱	تازی ہوتے	تازی سے ہوتے ہیں
ایضاً	۳	ایضاً	نہ محل و محل				
ایضاً	ایضاً	رراز	دراز	۱۹۲	۲	لوزدوا	لودوا
۱۴۸	۱۱	بلو	بلوبہ	۱۹۴	۷	اڑ	ار
۱۵۰	۱۱	واقع	ہیں واقع	۱۹۵	حاشیہ	نکلا	نکلی
۱۵۱	۲۰	وقنوی	قنوجی	۰	۶	ہیں	ہم
ایضاً	۲۳	لئے	لیتے	۱۹۷	۱۶	کا وزن	وزن کا
۱۵۲	۹	مشتلو	مشتلوبہ	۱۹۸		سی شنک	سے تنرج کوفت (شنک)
۱۵۴	۱۴	دوائر	فاصلہ				
۱۵۸	۱۹	حر	آخر	۰	۷	ولیکن	لیکن
۱۶۰	۱	غذا	غنا	۲۲	۵	الاالمکتوب	لاالمکتوب
ایضاً	۲	برزانیدن	لرزانیدن	۲۰۴	۹	بجر	ہجر
ایضاً	۵	چاہتے	چاہیے	۲۰۶	۷	باخت	باختہ
ایضاً	۱۴	مفاعیلن	مفاعیل	۲۱۹	۸	نہو سکے	نہ ہوگی
۱۶۳	۹	اخزی	اخزائی	۲۱۹	۵	دل	دل ما
ایضاً	۰	عربی مفاعی	ل مفاعی	۰	۲۱	سیمبر	سمنبر
۱۶۸	۲	اول	اون	۲۱۳	۱۱	مست	مشت
۱۶۵	۳	مقصود	مقصور	۲۱۴	۲۲	مضاف	مضاعف
ایضاً	ایضاً	مقصود	مقصور	۲۱۵	۲۳	مفاعیل	مفاعل
ایضاً	۲۳	مدر	صدر	۲۱۷	۱۱	خصیم	خصیمہ
ایضاً	ایضاً	فدا	فداہ	۲۲۴	۹	اخروب	اخرب مکفوف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۰	۱۸	ور	اور	۲۵۱	۱۹	چوتو	چونو
۲۳۱	۵	مبلغ	مطلع	۲۵۲	۱۰ حاشیہ		شعبدہ کنندہ
۲۳۴	×	صد	صدر	۲۵۴	۱۶	مالے	لاتے
۲۳۶	۲۰	ہوگا	نقل ہوگا	〃	۱۷	اداہ	انغرہ
۲۳۷	۱۹	دو	و	〃	۲۱	غنا	عنا
۲۴۳	۱۷	وقد	وتد	۲۶۲	۲	لیین	کہ این
۲۴۴	۹	اوسلی	اوسکی	۲۶۳	۲	و	اور
〃	۱۴	بجابی	ہین بجاہے	〃	۱۸	مغیالے	مغانی
۲۴۵	۲۱	الگار	لگار	〃	۲۰	تنئین	تنن تنانی
۲۴۶	۱۸	ضروت	ضروب				
۲۴۸	۱	کیسے	کسی	۲۷۱	۱۹	حسر	عبیر
۲۴۹	۱۵	بکن	بکن	۲۷۷	۵	ضرب	ضرف
〃	۱۸	کرمت	گیرمت	۳۱۷	۱۸	جائز	ناجائز
۲۵۰	۶	دزد	دررزد				

تنبیہ اس کتاب مین جہان کہین گلستان کا حوالہ کیا گیا ہے وہان (از گلستان) لکھا ہے لیکن اہل مطبع نے (من گلستان) لکھدیا ہے پس از گلستان بنانا چاہیے کہ یہی فصیح ہے — اس کتاب مین اہل مطبع جعفری کی خوبی فہم سے اکثر غلطیان رہگئین ہین چنانچہ بعض کی صحت کی گئی اور بعض رہ گئین ہون تو تعجب نہین پس ناظرین جہان کہین اشتباہ عارض ہو اوس مضمون کو دامن عفو مین نہ چھپائین بلکہ مصنف سے دریافت فرمائین فقط

اعلان - اس کتاب کا حق محفوظ ہے کوئی صاحب بدون اجازت مصنف قصد طبع نفرمائین

نوبہار

یہ اعلیٰ درجے کی مثنوی مصنفہ جناب مرزا محمد ہادی صاحب افضا اشراقی جسکا ہر فقرہ دل کے کہینچنے مین مثل آہن ربا ہر شعر طبیعت پھڑکا دینے مین لاجواب قدرتی خیالات کا نمونہ نیچرل مذاق مین ہر شعر ہر شعر ۲ کہنچنے پر لکھی ہے کاغذ خط شل نقرہ بہا

بعد قدح جشم کے مشتمل بہ مضمون جو دبصارت تصنیف فرمائی گئی ہی تنبیہ اگران خوبیون
کے سات تخرجہ ہو مشتمل باین زیادت جو مذکور ہوی مضایقہ نہین والا تعمیہ و تخرجہ
دونوین تین عدد تک کمی و زیادتی بہتر ہے کہ حد اعتدال سے متجاوز نہین - اور اہل
سخن تاریخ غم مین کمی اور تاریخ خوشی مین زیادت اسی مقدار تک معیوب نہین سمجھتے اگرچہ
یہ امور عجز طبیعت شاعر پر دال ہین اور اونہین اخیر کی دو نو قسمون کے تحت مین وہین
تین حالتون کے سات نوعین تاریخ کے اور بھی ہین ایک زبر دوسری بینہ تیسری زبر و بینہ
جو دو نو کو شامل ہو چوتھی نوع خلط بعض فقرات زبر کا سات فقرات بینہ کے یا سات
فقرات زبر و بینہ کے لیکن شاعر کو ان صورتون کی طرف اشارہ کرنا لازم ہے اور اشارہ
عام ہے کسی قسم سے ہو چنانچہ میزان التاریخ مین ہے یجوز فی المعمی و التاریخ ان یوخذ
اعداد الحروف بحساب الجمل و ان یوخذ بطریق الزبر و البینات و ان یوخذ اعداد بعض
الکلمات بحساب الجمل و بعضہا بالزبر و البینات و یجب ان یشار الیہما بوجہ ما
لئلا یلزم خلاف المقصود جائز ہے معمے اور تاریخ مین یہ کہ لئے جائین اعداد
حروف کے بہ احساب ابجد یا یہ کہ لئے جائین اعداد بطریق زبر و بینات یا یہ کہ لئے
جائین اعداد بعض و بعضین کلمات کے بحساب ابجد اور اعداد بعض بطریق زبر و بینات اور
اوسوقت مین واجب ہے یہ کہ اشارہ کیا جائے اونھین دونو کی طرف سات کسی اشارہ
کے تاکہ نہ لازم آئے خلاف مقصود اور التباس نہو لیکن زبر بفتحتین و بضم اول و
سکون ثانی حروف اول اسمائے تہجی کذافی المنتخب و در اصطلاح مین باعتبار تلفظ
اسمائی حروف سر حروف کے عدد لینا چونکہ ہر حرف کے نام مین سرے پر نام کے وہی
حرف ہوتا ہے جسکا وہ نام ہوتا ہے مثلاً (الف) کہ اسکے سرے پر الف ہے اس الف
کے عدد لئے جائین لام و فا چھوڑ کر یا مثلاً دو حرفی حروف سے (با) اسکا سر حرف (ب)
ہے اس (ب) کے عدد لئے جائین (الف) چھوڑ کر - اسے زبر کہتے ہین جیسے اسم شریف
امیر المومنین علیہ السلام کا (علی) ہے اسکے عدد بحساب ابجد ایکسو دس ہوتے ہین اور یہی زبر ہے
لیکن بینہ یا بینات بفتح اول و تشدید یائے مکسورہ بمعنی روشن و آشکار کذافی المنتخب

اور اصطلاح میں باعتبار تلفظ اسمائے حروف کے سر حروف چھوڑ کر باقی حروف کے عدد لینا یعنے دو حرفی حروف سے حرف دوم کے اعداد اور سہ حرفی حروف سے حرف دوم وسوم کے اعداد لینا مثلاً با کا سر حرف (بے) چھوڑ کر الف کا ایک لین یا (الف) کا سر حرف (ا) چھوڑ کر لام فا کے عدد لئے جائیں جیسے اعداد اوسی اسم شریف علی کے بحساب بینات ایکسو دو ہوتے ہیں لیس یہ اسم شریف ہم عدد ہوگا لفظ ایمان سے کہ اعداد جسکے بحساب زبر ایکسو دو ہیں اور اسیطرح اسم مبارک حضرت خیر المرسلین (محمّد) صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اعداد بحساب بینات ایکسو بتیس ۱۳۲ ہیں لیس یہ اسم اقدس ہم عدد ہوگا لفظ اسلام سے کہ اسلام کے اعداد بحساب زبر اسی قدر ہیں ایکو زبر و بینہ دونو کے عدد لئے جائیں جیسے اسم مبارک (محمد) صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اعداد بحساب زبر و بینات دو سو چھبیس ہیں اور یہ اسم مبارک ہم عدد ہے دو رسے (سبھا) یا (قبلہ دفا) سے کہ ان کلمات کے بھی اعداد بحساب زبر اسیقدر ہیں لیکن خلط زبر کا سات بینات کے یا سات زبر و بینات کے جیسے بیت مصنف والد علام طاب ثراہ سے سال تاریخش بہ زبر و بینہ شد زیب نظم طور سینا الی کلیم الہدو منیری انیس ۴ سنہ ۱۲۹۱ ہجری

×۱۳۱ ×۴۱۳ ×۱۸۴ × ۵ ۷۲

اور اک نوع انہیں اقسام صوری و معنوی سے صنعت توشیح میں ہوتی ہے یعنے مورخ قطعہ یا رباعی یا بطور مثنوی چند بیتیں کہی اور ہر مصرع کے پہلے حرف اگر جمع کریں تو اونسے تاریخ حاصل ہوگی مشہور اور ایک نوع انہیں اقسام صوری و معنوی سے دایرہ کی تاریخ ہے کما شہر ہمنے اوپر بتعریف تاریخ میں تعیین سال کو بحساب جمل کہا تھا پس ان دونوں کی تصریح بھی چاہئے لیکن بیان سال واضح ہو کہ مراد سال سے مسلمانوں کے لئے سنہ ہجری اور مومنین کے لئے سنہ مہدوی ہے اور عیسائیوں کے لئے سنہ عیسوی ہے اور اہل ہنود کے لئے سنہ بکرماجیت ہے اور اسیطرح اور جانڈا اور مذاہب کے بھی سنین ہیں مراد

مکہ معظمہ سے اور تشریف لانا مدینہ منورہ مین جسے الحال بارہ سو بانوے برس کا زمانہ
منقضی ہوتا ہے اور اس سنہ کا آغاز غرہ محرم یوم پنجشنبہ سے ہوا ہے پس ہر محرم کی
پہلی تاریخ سے نیا سال شروع ہوگا۔ اور یہ سنہ مجوزہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
ہے کذا فی الغیاث اور سنہ مہدوی سے مراد زمانہ ولادت باسعادت حضرت صاحب
الزمان امام ادام اللہ ظلہ العالی کا ہے اور ولادت آنحضرت کی عجل اللہ ظہورہ سنہ دو سو
پچپن ۲۵۵ ہجری مین مذکور ہے اور موافق دوسرے قول کے سنہ دو سو اٹھاون ۲۵۸ ہجری مین مسطور
ہے چنانچہ موافق روایت اولی کے فی الحال سنہ مہدوی ایکہزار سینتیس ۱۰۳۷ ہین اور
روایت ثانی کے بموجب الحال سنہ مہدوی ایکہزار چونتیس ۱۰۳۴ ہین اور یا سنہ مہدوی
سے مراد زمانہ آنحضرت کی ابتدائے غیبت کا ہوتا ہے اور اسمین بھی دو قول ہین
ایک روایت مین سنہ دو سو باسٹھ ۲۶۲ ہجری تحریر ہین اور دوسری روایت مین
سنہ دو سو پینسٹھ ۲۶۵ ہجری تحریر ہین پس بنا بر قول اول کے الحال سنہ مہدوی ایکہزا
تیس ۱۰۳۰ ہین اور بر بنائے قول ثانی الحال سنہ مہدوی ایکہزار ستائیس ہین تنبیہ سنہ
ولادت پندرہوین شعبان المعظم سے شروع ہوتا ہے اور مقصود سنہ عیسوی سے
زمانہ ولادت بابرکت ہے حضرت عیسی علی نبینا وآلہ علیہ السلام کا اور وہ الحال
اٹھارہ سو پچہتر ۱۸۷۵ ہین (آنحضرت کا یوم تولد روز یکشنبہ تھا۔ ولادت کے دس
دنکے بعد سے یہ سنہ معین ہوا اور ہر جنوری کی پہلی سے شروع سال ہوتا ہے) اور
مراد سنہ بکرماجیت سے تاریخ جلوس بکرماجیت ہے اسی کو سمت کہتے ہین اور وہ
الحال انیس سو اکتیس ہین اور یہ سنہ چیت سدی سے شروع ہوتا ہے اور سنہ
فصلی سنہ ہجری سے نکالا گیا ہے اور یہ تجویز زمانہ اکبر بادشاہ سے ہوئی ہے اور
یہ سنہ کوار کے مہینہ سے شروع ہوتا ہے لیکن
وہ الحال بارہ سو بیاسی ہین اور اسی
بیان جمل واضح ہو کہ جمل بضم جیم و تشدید و فتحہ میم بمعنی حساب حروف ابجد اور اسی
معنی مین بہ تخفیف میم بھی آیا ہے اور انہین حروف ابجد کو حروف ہجا و تہجی و مفرد
و مبسوطہ بھی کہتے ہین اور ابجد مین دو ہین ایک منسوب بحضرت آدم صفی اللہ

علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام ہکذا ابتث جحخ ذ د ز رس ش ص ض ط ظ ع غ ف
ق ک ل م ن و ہ ی دوسرے ابجد منسوب بحضرت ادریس علیہ السلام ہے (ابجد
ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ) اور یہ سب گنتی مین اٹھائیس حرف ہین
باین نہج ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک
ل م ن و ہ ی ۔ اور یہ سب حروف لفظاً دو حال سے خالی نہین یا دو حرفی
ہوتے ہین یا سہ حرفی لیکن دو حرفی بارہ حرف ہین (با تا ثا حا خا را زا طا
ظا فا ہا یا) انہین مسروری کہتے ہین اور یہ مع الیا ہی ملفوظ ہوتے ہین
مثلاً بے تے ثے الی آخرہ تنبیہ اور یہ تینون حرف مع الف و مع
الیا دونون طرح پر فارسی ہین لیکن سہ حرفی کی دو قسمین ہین ایک جو
مقلوب ہو کر بعینہ حاصل نہین ہوتے وہ تیرہ ہین (الف جیم دال
ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام) انہین
ملفوظی کہتے ہین دوسرے وہ جو مقلوب ہو کر بعینہ حاصل ہوتے ہین وہ تین
ہین (میم نون واو) انہین مکتوبی کہتے ہین ۔ اور فارسی کے چار حروف مخصوصہ
(پے ژای مثلثہ چی گاف) اور ہندی کے تین حروف مختصہ ۔ (ٹے ڈال ڑے)
پس یہ ساتون حرف ہم جنس و ہم مخرج ہین ۔ حروف سبعہ عربیہ یعنے
(بے رے جیم کاف تے دال رے) سے اب ہم انکو اعداد کے سات لکھتے
ہین (الف کا ایک) بے کے دو) جیم کے تین) دال کے چار) ہے کے پانچ)
واو کے چھ) زے کے سات) حے کے آٹھ) طا کے نو) یے کے دس) کاف کے بیس
لام کے تیس) میم کے چالیس) نون کے پچاس) سین کے ساٹھ) عین کے ستر) فے
کے اسی) صاد کے نوے) قاف کے سو) رے کے دوسو) شین کے تین سو) تے کی
چارسو) ثے کے پانچسو) خے کے چھ سو) ذال کے سات سو) ضاد کے آٹھ سو) ظا کی
نوسو) غین کے ہزار) لیکن اہل مغرب نے بعض حروف کے اعداد

سین کے تین سو (م) ظا کے آٹھ سو (م) عین کے نوسو (م) شین کے ہزار لیتے ہین (اور باقی
حروف کے اعداد اوسی حساب اوسی کے موافق لیتے ہین بعض شعرائے عرب نے
زمانہ سابق مین بموجب حساب ابجد مغرب تاریخین کہین ہین پس اونہین اوسے اختلاف
مذکور کا لحاظ رکہنا چاہیے تاکہ حساب مین عجز نہ ہو اور اہل مغرب سے مراد ساکنان
جزایر خالدات و ملک افریقہ وغیرہ ہین کمافی العیاث اور میزان التاریخ مین ہے
اِنَّ حرفَ الکافَ وَقَعَ فیہ الخلافُ اِذاکُتِبَ مُنفرِدًا کما فی ھذا الشعر
بیا آنکہ عمرت بہ ہفتاد رفت ٭ مگر خفتہ بودی کہ بر باد رفت ٭ فالاکثر علی ان عددہٗ
عشرون وقیل خمسۃ وعشرون وکذا الاختلاف فی الجیم الفارسیۃ
کما فی ھذا المصراع بروبیکار خود اے واعظ این چہ فریاد است
فالاکثر علی ان عددہٗ ثلثۃ والبعض علی ان ثمانیۃ حاصل ترجمہ یہ ہے
کہ حرف کاف کہ اس صورت سے تحریر ہو (ک) اسکے اعداد مین اختلاف ہے اکثر کے
نزدیک بیس ہین اور بعض کے نزدیک پچیس ہین اور اسی طرح جیم فارسی کہ اس صورت سے
لکہے جاے (چ) اسمین بہی اختلاف ہے اکثر کے نزدیک عدد اسکے تین ہین اور
اور بعض کے نزدیک آٹھ اور صاحب میزان التاریخ لکہتے ہین کہ تحقیق اس کاف
وجیم کے جو املاے حروف کے وضع کرنے والون سے کی تو بالاتفاق اونکو یون
لکہا کہ ہم کاف مفرد وجیم فارسی مفرد کو اس ہیئت پر لکہتے ہین مقصود انکا یہ ہے کہ ہوز کا
شامل کرنا نہین التباس ہو بعث ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اعداد ان دونو حرفون کے
مقام ضرورت سے تعلق رکہتے ہین اور دونو طرح پر عدد لینا جائز ہے لیکن کاف کے
بیس لینا قوی ہے اگرچہ قول صحیح یہی ہے کہ تاریخ مین حروف مکتوبی معتبر ہین نہ
ملفوظی چنانچہ الف ممدودہ کو اگر مد کے سات لکہینگے تو دو عدد لینگے ورنہ ایک لیکن
اکثر کے نزدیک دو عدد ہین جیسے مرزا طالب علی کلیم نے تاریخ ولادت جو عالمگیر کی
کہی تو اوسکو الف ممدودہ جو لفظ آفتاب مین ہے اوسکے دو عدد لیکر ایک کا تخرجہ

داد ایزد بپادشاه جہان ✽ خلفے ہمچو نو گل شاداب ✽ چون باین مژدہ آفتاب امید ✽ بسر خویش بر ہوا چو حباب ✽ طبع دریافت سال تاریخش ✽ زد رقم آفتاب عالمتاب
اسی طرح الف وصل است کا اگر لکھا جائے گا عدد اسکا لیا جائیگا والا فلا اور تائی
مطولہ جسکی صورت یہ ہے (ت) اسکے عدد چارسو متفق علیہ ہین لیکن تائے مدورہ
جسکی شکل یہ ہے (ۃ) اسکے عدد پانچ ہین مگر اساتذہ نے جو تاریخین نظم کین ہین
تو بعض نے تائے مدورہ کے بھی چارسو لیے ہین چنانچہ تاریخ ولادت کسی شاہزادۂ
دہلی کی ہے ✽ بگوشم عقل گفتہ درۃ التاج ✽ ان کلمات سے ایکہزار اوتالیس حاصل
ہوتے ہین اور اسی طور پر بعض متاخرین کے تصنیفات مین سے مسجد جہور کی تاریخ
جو مشہور ہے سہ تاریخ خضر گفت کہ قد قامت الصلواۃ ✽ انمین بھی تائے مدورہ
کے چارسو لیے ہین پس اسجگہ قاعدہ مکتوبی و ملفوظی مین جو تفاوت ہے ظاہر ہے
لا یخفے علی ماہر الفن التماس ہوتی جو تائے مدورہ حالت وقف مین (ہے)
ہو کر پڑھی جائے جیسے خطا بونین ہے یمین الدولہ (یمین الدولہ) اسکے پانچ عدد لیے
ہین اتفاق جمہور ہے۔ اسی طرح الف لام (کریم الدین) کہ رسم الخط مین ہے اعداد
انکے لیے جائینگے اگرچہ ملفوظ نہین ہوتے اور اسی طرح فرخ کے (رے) اگرچہ
تلفظ مین دو بار ہے لیکن ایک ہے رے کے عدد لیے جائینگے اور یہی جملہ حروف
مشدد و مدغم پر قیاس کرنا چاہیے بیان ہمزہ کہ در اصل الفہ ہے بموجب قاعدہ
سرحرف کے علم ہین البعض نے اسکو الف سمجھکر ایک عدد لیا ہے چنانچہ نعمت خان عالی
رحمہ اللہ تعالے نے کامگار وزیر زادہ کی شادی کتخدائی کی تاریخ لکھکر ہمزہ کا ایک عدد لیا
قطعہ باخرد گفتم سخن را دستگاہ ہے شہ وسیع ✽ پیش اہل دل بود تاریخ گفتن فرض عین ✽
حرف عدد را ساخت مدغم پیر عقل آنگاہ گفت ✽ نحو جائز کرد اینجا التقاء ساکنین ✽ اس
مادہ مین التقاء ساکنین کا ہمزہ بجائے الف محسوب ہوا ہے اور سنہ ایکہزار اثنا نوی
[illegible]

ہمزہ کو چھوڑ کر ایک ہزار چھ سو الو بے سے ہیں اور بعض اس ہمزہ کو بشکل یا لکھ کر دس عدد
لیتے ہیں جیسے عطائی عطائی خوشبوئی نکوئی گدائی پارسائی وغیرہ میں اور اسمین ہمزہ
اندر دو لفظ نہیں دو یا کے بیس سے لیے جاتے ہیں اور جس یا پر خواہ ہندی ہو خواہ فارسی ہمزہ
لکھا جاوے اوسکے بیس عدد لیے جاتے ہیں بشرطیکہ یا اشباع پڑھی جاوے جیسے
سیکھیے لیجیے اور اگر وہ یا بہ اشباع نہ پڑھی جاوے جیسے سپاہی کا دی ر تو اسکے عدد
نہیں لیے جاوینگے اور بعضے الف ہیں کہ ملفوظ ہوتے ہیں اور کتابت میں نہیں آتے
جیسے (اسحق) یہ بھی محسوب نہیں ہوتے اور اسی طرح حروف مقطعات جنکے اسم
ملفوظ ہوتے ہیں اور اعداد بموجب کتابت کے لیے جاتے ہیں اور الف مقصورہ
جو بشکل یا لکھا جاتا ہے جیسے موسیٰ عیسیٰ اسکے دس عدد لیے جاتے ہیں اور اسم
اقدس (اللہ) جل جلالہ و عم نوالہ کے اعداد میں ایک الف اور ایک (ہے) اور
دو لام محسوب ہوتے ہیں چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے ع اللہ بود یک الف و ہا و دو لام

تمت هذه الکتاب باسمه سبحانه کما شرعت باسمه تعالی هو الاول و هو الآخر والیه المرجع والمآب

قطعات تاریخ مقیاس الاشعار سال طبع کتاب ۱۲۹۲ھ
مصنفہ گوہر درج کمال سخنور بے مثال جناب شیخ التفات حسین صاحب متخلص گوہر رئیس جونپور

اوج والا شرف چو کرد رقم ۔۔۔ نسخہ نو بہ لطف و حسن تمام
از عروج کلام او فاخر ۔۔۔ مہر و مہ عبشی بلند مقام
شد دبیر فلک ثنا خوانش ۔۔۔ بلبل سدرہ داد داد کلام
وصف مقیاس از قیاس برون ۔۔۔ ارمغان تحفہ بہ خاص و بہ عام
دم سالش دعا نمود گہر ۔۔۔ یا الہی شود بخیر انجام
بلبل نطق بود صرف دعا ۔۔۔ کہ یکا یک ز غیب شد الہام
دل من گفت غنچہ مقصد ۱۲۹۲ ۔۔۔ قلم گل فشان ریاض مرام ۱۲۹۲ھ

الضاد صنعت توشیح

بیاب گوهر مضمون بنازم — که سال ارمغان تحریر سازم
نگر در محنت تاریخ صنائع — تمام صنعت توشیح شائع
ز حرف اول مصرع اول — معمائی سن هجری شود حل
حروف آخرش گر هم به بینی — سن هجری میان هم به بینی
ز حرف اول مصراع آخر — مسیحی سن بدان ای ذوالمفاخر
ز حرف اول مصراع ثلثے — همان تاریخ هجری باز خوانی
زبان را ای گهر گوهر فشان کن — ثنائے نیر کامل بیان کن

شروع قطعه

سلیمان اوج قدسی دم فلک شان — مسیحائی بلاغت فخر سحبان
سخن پرور زبان دان اهل انصاف — سحاب رحمت و دریای اوصاف
وحید عصر لاثانی و یکتا — تر و تازه سخن خوشتر ز حلوا
لبش دو ماه نور روشن کلامی — فلک رفعت بیان ماه نمائی
تجلی در مضمون سخن رس — بهم حسن فصاحت طبع اقدس
منور قلب روشن مهر آسا — ضیائی کان مضمون لعل لبها
شمیم عطر معنی دلکش گل — معطر زان مشام روح بلبل
کرم با همتش ملزوم و لازم — در ایوان عطائے او ملازم
لوائے مهر مطلع ماه مقطع — میان فارسان نظم اشجع
ادیب عقل می باشد تراغیظ — اساس عدل بے چون و چرا غیظ
توئی عرش سخن راغوث تمکین — تجلی بخش مصباح مضامین

ایضاً در صنعت توشیح

ساختنت خورشید طبع اوج پسند — صبح توشیح چون شعاع بلند
اولین حروف مصرع اول